وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

تاریخ ابن خلدون

قبل از اسلام ◉ تاریخ الانبیاء

حصہ اول و دوم

علامہ ابن خلدون کی شہرۂ آفاق تاریخ کا پہلا حصہ جس میں مورخ نے حضرت نوح علیہ السلام سے جناب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تک پیغمبروں [illegible] کے حالات و انساب درج کئے ہیں۔ انبیائے بنی اسرائیل [illegible] قوم [illegible] فراعنہ مصر [illegible] وغیرہ کے انساب، حکومت اور ان کے سچے اور صحیح واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

علامہ ابن خلدون کی شہرۂ آفاق تاریخ کا دوسرا حصہ جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر ظہور اسلام یعنی ولادت حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک تقریباً چھ سو سال کے مکمل حالات [illegible] اسلام کے ابتدائی [illegible] کی تفصیل [illegible] کے ساتھ [illegible] کیا گیا ہے۔

تصنیف: رئیس المورخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدونؒ

(۷۳۲ - ۸۰۸ھ)

ترجمہ: حکیم احمد حسین الہ آبادی

نفیس اکیڈمی

اردو بازار کراچی

کتاب العبر و دیوان المبتداء والخبر
من احوال العرب والعجم والبربر ومن عاصرھم من
معروف التاریخی علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ
کے
اردو ترجمے کے جملہ حقوق قانونی اشاعت و طباعت بحق
تصحیح و ترتیب و تبویب

چوھدری طارق اقبال گاھندری

مالک نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب : ــــــ تاریخ ابن خلدون
مصنف : ــــــ رئیس المورخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون
ناشر : ــــــ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع : ــــــ جدید کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن جنوری ۲۰۰۴ء
ایڈیشن : ــــــ آفسٹ

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

فہرست

باب: ۱ [illegible]
انساب عالم ۹
حضرت آدم اور حضرت نوح
طوفان نوح
حضرت نوح کی اولاد
آل سام بن نوح ۔ یافث کی اولاد ۲۰
شجرہ نسب بنی سام ۲۲
یافث کی اولاد
شجرہ نسب بنی یافث
حام کی اولاد
تبدیلی خط ۲۳
شجرہ نسب بنی حام ۲۳
باب: ۲
عرب کی کل قومیں ۲۴
عربوں کے چار طبقے
عربیت کی وجہ تسمیہ
عرب عاربہ
عرب مستعربہ ۲۴
قبیلہ جرہم
عرب تابعہ
عرب مستعجمہ ۲۵
ترتیب کتاب ۲۸
عرب عاربہ کا حال ۲۹
قوم عاد
باغ ارم ۳۰
شداد بن عاد ۳۱
حضرت ہود
حضرت ہود کا زمانہ نبوت ۳۳
یعرب بن قحطان
عرب کا بانی ۳۴
عبد شمس ۳۵
قوم عاد اور حضرت ہود کا شجرہ
باب: ۳ ۳۶
ثمود
حضرت صالح ۳۶
ہلاکت قوم ثمود ۳۸
بنی جدیس
بنی طسم کا قتل عام ۴۰
ریاح بن مرہ کا بنی جدیس پر حملہ
بنی جدیس کی تباہی

شجرہ نسب قوم ثمود وصالح ۴۱
باب : ۴ ۴۲
عمالقہ
عمالقہ کا نسب
بنی اسرائیل کی فتوحات
عمالقہ کا مصر پر قبضہ
عمالقہ کا زوال ۴۳
آمیم
شجرۂ نسب عمالقہ
حضرت شعیب ۴۴
جرہم کی ولایت حجاز
عمرو ذوالاضعب کی امارت ۴۵
قد مجل بن ذو مجل والی حضرت موت
عمارہ بن بدمجل کا فارس پر حملہ
بنی جرہم کے متعلق روایت ۴۷
آلِ سبا
باب : ۵ ۴۸
حضرت ابراہیم علیہ السلام
قحطان اور عربی زبان
حضرت ابراہیم کا نسب
آزر
حضرت ابراہیم کے متعلق توریت کی روایت
شہر بابل کی تعمیر
عابر بن شالخ اور نمرود کی جنگ ۴۹
آلِ عابر بن شالخ
حضرت ابراہیم کی جائے پیدائش
حضرت ابراہیم کی پیدائش ۵۰
حضرت ابراہیم کی ہجرت
حضرت سارہؑ ۵۳
حضرت ابراہیمؑ کی مصر میں آمد
حضرت سارہؑ کی گرفتاری اور رہائی
حضرت ہاجرہؑ
حضرت ابراہیمؑ کی کنعان میں آمد
حضرت لوطؑ کی علیحدگی ۵۴
باب : ۶
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ۵۵
حضرت اسمٰعیل کی پیدائش
حضرت ہاجرہ کی روانگی مکہ
حضرت ہاجرہؑ کی پریشانی
چشمۂ زمزم ۵۸
بنی جرہم کی آمد
ولادت اسحٰق کی بشارت
حضرت ابراہیم کا سارہ کے متعلق فیصلہ ۵۹
حضرت اسمٰعیل کا عہد جوانی
تعمیر کعبہ ۶۰
حکم قربانی ۶۱
تحقیق ذبح
حضرت سارہؑ کی وفات ۶۳
حضرت ابراہیم کی ازدواج ۶۴
حضرت ابراہیم کی وفات
حضرت اسمٰعیل کی وفات
بنی اسمٰعیل
باب : ۷ ۶۵
حضرت یعقوب علیہ السلام ۶۶

حضرت یعقوب مصر میں اقامت
حضرت یعقوب کی اولاد
حضرت یعقوب کی مراجعت کنعان
حضرت اسحاق کا انتقال ۶۷
حضرت یوسف / رویائے یوسف
حضرت یعقوب کی وفات
حضرت یوسف کی وفات [illegible]
آل یعقوب
مصر میں حضرت یوسف کی حیثیت [illegible]
آل عیصو کا اتفاق
بنی عیصو کا زوال [illegible]
آل مدین بن ابراہیم
حضرت لوط
آل لوط ۷۳
قطورا زوجہ ابراہیم کی اولاد ۷۴
شجرہ نسب ذریت ابراہیم ۷۵
باب دوم ۷۶
عرب مستعربہ و طوائف تبابعہ
عرب مستعربہ کی وجہ تسمیہ
قحطان کے متعلق مختلف آراء
بنو قحطان اور عرب عاربہ میں جنگ ۷۷
یعرب بن قحطان
حمیر بن سبا
واثل بن حمیر و سکسک بن واثل
یعفر بن سکسک
نعمان بن یعفر
بنی کہلان اور بنی حمیر میں جنگ ۷۹
حسان بن عمرو سے متعلق روایت
حروب تبابعہ
سیلاب کی تباہی ۸۰
تبابعہ کی وجہ تسمیہ
حارث رائش [illegible]
ابرہہ ذوالمنار
افریقش بن ابرہہ
ہدہاد کی وجہ تسمیہ
شرحبیل بن ابرہہ
ملکہ بلقیس [illegible]
حضرت سلیمان کے ملک پر تسلط
سمرقند کی وجہ تسمیہ
شمر یرعش
تبع بن اقرن
حیرہ کی وجہ تسمیہ
تبان بن اسعد کی فتوحات ۸۳
تبان بن اسعد کے یہودی ہونے کا واقعہ
تبان اسعد کی مکہ میں آمد
تبان اسعد کی مراجعت یمن ۸۴
تبان اسعد کے اشعار
تبان اسعد کا قتل
ربیعہ بن نصر کا خواب
حسان بن تبان کا قتل [illegible]
عمرو بن تبان
یمن پر عبد کلال کا قبضہ
مرثد بن عبد کلال
لخنیعہ کا قتل ۸۵

تر بعد تبع بن حسان
اہل نجران کا قبول عیسائیت
ذو نواس کا نجران پر حملہ
باب : ٩ ٩٦
ملوک حبشہ
ذونواس کی نجران پر فوج کشی
نجاشی کا یمن پر حملہ
ذونواس کا خاتمہ
ابرہہ کا یمن پر قبضہ ٩٨
ارباط کا قتل
بنی حمیر پر ظلم و تشدد
بنی حمیر کی تذلیل و اہانت
واقعہ اصحاب فیل
ابرہہ کی حجاز پر فوج کشی
ابرہہ کا پیغام ٩٩
عبدالمطلب کا ابرہہ سے مطالبہ
عبدالمطلب کی عاجزی
ابابیلوں کی آمد ١٠٠
یمن کی حبشی حکومت کا خاتمہ
سیف بن ذی یزن کی کسریٰ سے امداد طلبی
کسریٰ کی یمن پر فوج کشی
کسریٰ کی فوج کشی کی دوسری روایت
وہرز دیلمی اور مسروق بن ابرہہ کی جنگ
مسروق بن ابرہہ کا قتل
سیف بن ذی یزن کو اکابر عرب کا خراج تحسین ١٠٣
باذان کی امارت یمن ١٠٦
باب : ١٠ ١٠٧
ملوک بابل موصل و نینویٰ
کنعان بن کوش بن حام
واقعہ بابل
موصل بن جرموق کا بابل پر قبضہ
نینویٰ کی تعمیر
زبان بن ساطرون ١٠٨
زبان بن ساطرون کا قتل
سنجاریب
سنجاریب کی بیت المقدس پر فوج کشی
سنجاریب کا خاتمہ
نمرود
بخت نصر کا بیت المقدس پر حملہ ١٠٩
ایرانیوں کا بابل پر تسلط
سریانی
نبط
نمرود کے متعلق طبری کا بیان ١١٠
بابل
نمرود کے متعلق دوسری روایت
ملوک بابل و موصل کا مذہب ١١١
شجرہ نسب ملوک بابل موصل و نینویٰ ١١٣
باب : ١١ ١١٤
ملوک قبط
قبطی
قبطیوں کی سیاسی حالت
قبطیوں کی اصل
مصر بن بیصر

اہل اقباط قبطیہ بنی مصر
شداد بن عاد کی مصر پر فوج کشی ١٠٣
اشمون بن قفطیم
عیم الملوک کے قتل میں مصر یا
فرعون اول
حوریانت ترطیش
[illegible]
ولید بن دومع کا مصر پر قبضہ ١٠٥
قطفیر عزیز مصر
حضرت یوسف کی وزارت
مصعب بن ریان
ایوب کی بیوی کی حکایت
حالیہ لیجور
دلوکا عجوز کی حکمرانی
فرعون اعرج ١٠٩
بخت نصر کا اسرائیلیوں پر ظلم و ستم
بخت نصر کا مصر پر حملہ
مقوقس
مقوقس کی معزولی ١١٢
اہل مصر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت
مصر پر عمرو بن العاص کا قبضہ
مقوقس کی رہائی
قبطیوں کا زوال
عبد شمس ١١٦
مصر کی وجہ تسمیہ
عمالقہ کا مختصر نسب ١١٨
[illegible] ١٢٠
حضرت موسیٰ علیہ السلام
حضرت یعقوب بن حضرت اسحاقؑ
بنی اسرائیل پر فرعون کا عتاب
حضرت موسیٰؑ
حضرت موسیٰؑ کی گرفتاری کا حکم ١٢١
حضرت موسیٰؑ کا نکاح ١٢٢
حضرت موسیٰؑ کی ہجرت کا حکم
بنی اسرائیل کو ہدایات ١٢٤
عید فصح
بنی اسرائیل کی ہجرت
فرعون کا تعاقب اور غرقابی
بنی اسرائیل کا [illegible] اور عمالقہ قوم ١٣٠
ابن عباس و حضرت جبرئیل کے متعلق روایت
حضرت موسیٰؑ کی بے ہوشی ١٣١
حضرت ہارونؑ کی قائم مقامی
گئوسالہ کی پوجا
حضرت موسیٰؑ کی تجلی ١٣٢
حضرت شعیبؑ کی آمد
[illegible] ١٣٣
بنی اسرائیل کی روانگی شام
بنی اسرائیل کی بزدلی ١٣٥
بنی اسرائیل کا بیت المقدس جانے سے انکار
بنی اسرائیل پر عتاب الٰہی
مخالفین حضرت موسیٰؑ کی تباہی ١٣٦
حضرت ہارونؑ کی وفات
بنی اسرائیل کے معرکے ١٣٧

بنی اسرائیل پر عذاب ۱۳۰
بنی اسرائیل [illegible]
حضرت موسیٰ کی وفات ۱۳۶
بلعام بن باعور ۱۳۴
بنی اسرائیل کے شہروں پر قبضہ
حضرت یوشع کی عمالقہ سے جنگ
[illegible] کا قصہ
بنی اسرائیل کی [illegible]
باب پنجم
امارت بنی اسرائیل
بنی اسرائیل کی سیاسی حالت
[illegible]
[illegible]
حضرت یوشع کی وفات
[illegible]
[illegible]
عمالقہ کا بنی اسرائیل پر حملہ
بنی اسرائیل کی دشمنوں سے جنگ
[illegible]
بنی اسرائیل پر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
بنی اسرائیل کی گمراہی
[illegible]
[illegible]
بنی اسرائیل کا [illegible] ۱۴۵
حضرت [illegible]
[illegible] بنی اسرائیل
[illegible]
[illegible] ۱۴۶
حضرت شمویل بن القانہ کی ولادت
حضرت شمویل بن القانہ
[illegible] بنی اسرائیل ۱۴۷
باب ششم
[illegible] بنی اسرائیل
[illegible]
طالوت کی حکومت
حضرت شمویل کی [illegible]
حضرت شمویل کی وفات
حضرت داؤد اور جالوت کی جنگ
حضرت داؤد
حضرت داؤد [illegible]
حضرت داؤد کی [illegible]
بنی اسرائیل کی [illegible]
حضرت داؤد [illegible] ۱۵۰
[illegible]
حضرت داؤد کی [illegible]
حضرت داؤد [illegible]
[illegible]
[illegible] کا قتل
[illegible]
حضرت داؤد کی وفات ۱۵۳

حضرت سلیمان علیہ السلام
تعمیر بیت المقدس
قصبہ البلقان ۱۵۴
قوم بابل
ملکہ بلقیس ۱۵۵
ملکہ بلقیس کی اطاعت
یمن پر قبضہ کرنے کی دوسری روایت ۱۵۵
یربعام بن نباط کا فرار
حضرت سلیمان کی وفات
شجرہ نسب حضرت سلیمان بن داؤد ۱۵۶
رحبعام بن حضرت سلیمان ۱۵۷
شاہ مصر شیشاق کی بیت المقدس پر فوج کشی ۱۵۷
ابیاہ بن رحبعام
اسا بن ابیاہ
یہوشافاط بن اسا
ادومیوں کی بد عہدی ۱۵۸
بنی مواب پر فوج کشی
اخزیاہ بن یہورام اور موصل پر فوج کشی
اخزیاہ کا خاتمہ
عثلیاث بنت عمری کی حکومت ۱۵۹
یوآش بن اخزیاہ
بیت المقدس کی تاراجی ۱۶۰
مختلف واقعات
یواب بن عزریہ ۱۶۱
احاز بن یواب
حزقیاہ بن احاز
سنحاریب کا محاصرہ بیت المقدس
سنحاریب کا خاتمہ
منسا بن حزقیاہ
یوشیا بن اموان ۱۶۲
فرعون اعرج
بخت نصر کا حملہ
بنی اسرائیل کی غلامی ۱۶۳
حزقیل کی بد دعا
بخت نصر کی بیت المقدس شریف پر فوج کشی
صدقیاہ پر عتاب
تباہی بخت نصر کی دوسری روایت
فرعون اعرج کا قتل
جدیا بن احیقام کی حکومت ۱۶۴
بنی اسرائیل کی مراجعت
بیت المقدس
بخت نصر کا نسب
بخت نصر کے متعلق بنی اسرائیل کی روایت ۱۶۵
کورش کے متعلق مختلف روایات
بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر
کورش بن بیلقا کا بنی اسرائیل سے حسن سلوک
حضرت دانیال کی امارت ۱۶۶
ربعام کی بیعت
یویاداع بن یہوعام
یوحانا بن احیاہ ۱۶۷
ایلیا بن یوحانا کا قتل
سی بن کسانت کا قتل
بنی اسرائیل میں اختلافات
حضرت ایلیا کی علیحدگی

اسا و بعشا پر عذاب
احاب بن عمری ۱۶۸
حضرت الیسع کی شہادت
متفرق واقعات
ازیاہو شاہ یہودا کا قتل
بنی احاب کا قتل عام
یوآش کا بیت المقدس پر حملہ
یربعام بن یوآش اور امصیا کی جنگ ۱۶۹
زکریا بن یربعام کا قتل
فتح حماۃ
فول کی موصل پر لشکر کشی
فاقح بن رملیا کا قتل
ہوشع کی اسیری
متفرق واقعات ۱۷۰
اہل سامرہ پر عذاب
[illegible]
باب (۱۲) ۱۷۲
امارت بنی حشمونائی
یوسف بن کریون
یہودیوں کی گرفتاری اور رہائی
بنی حشمونائی و قتل ہیرودس
حضرت ارمیا کی پیشین گوئی ۱۷۳
حضرت شعیا بن اموص کی بعثت
بنی اسرائیل کی مراجعت بیت المقدس
بیت المقدس کی از سر نو تعمیر
اہل سامرہ کی تعمیر بیت المقدس میں مزاحمت
بختنصر بن بخت نصر ۱۷۴
بختنصر کا قتل
کورش کا بنی اسرائیل سے حسن سلوک
وزیر ہامان کی بنی اسرائیل سے مخاصمت
سکندر مقدونی کا ظہور
سکندر کی خواہش ۱۷۵
سکندر کی بنی اسرائیل پر نوازشات
اسرائیل کی جلاوطنی کا منصوبہ
توریت کا یونانی ترجمہ
یہودیوں پر شہروں کا تسلط ۱۷۶
حنیا اور بطلیموس کی جنگ
یہوذا بن متیا اور نیقانور کی جنگ
بنی اسرائیل کی فتح
بیت المقدس کی تعمیر ۱۷۷
عید احنا کر
یہودیوں کا انقلابی دور
انطیوخس قیصر کی یہوذا بن متیا پر فوج کشی
یہوذا بن متیا اور انطیوخس میں مصالحت ۱۷۸
دمتریاس کا انطاکیہ پر حملہ
یہوذا اور نیقانور
نیقانور کی شکست و قتل
یہوذا کا قتل
یوناثان اور دمتریاس کی جنگ
شمعون اور دمتریاس کی جنگ ۱۷۹
ہرقانوس کا خروج
دمتریاس اور ہرقانوس میں مصالحت
بنی حشمونائی کا پہلا بادشاہ
سامرہ کی تسخیر ۱۸۰

بنی اسرائیل کے فرقے
ہرقانوس کا فرقہ ربنیین سے بے رخی
ارسطوبولس بن ہرقانوس
انطیگونس بن ہرقانوس کے خلاف سازش
ارسطوبولس کی پشیمانی اور انتقال ۱۶۱
اسکندر بن ہرقانوس
رومی امراء کی اطاعت
ربنیین کی شورش اور سرکوبی
دمشق والوں اور اسکندر کی جنگ
جریان کا قتل ۱۶۲
اسکندر کی وفات
ہرقانوس اور ارسطوبولس
بیوہ اسکندر
ہرقانوس اور ارسطوبولس میں اختلاف و مصالحت
انطپاتر ادومی
انطپاتر کی معزولی
ہرقانوس کی عرب سے امداد طلبی ۱۶۳
ہرقانوس کی عہد شکنی
یانیوں کی سرکوبی و دعوت
انطیگونس اور انطپاتر کے مابین سازش
ارسطوبولس کی ضمانت کی پیش کش ۱۶۴
انطیگونس کے ہاتھوں قتل
انطیگونس کا ہیکل پر قبضہ
انطیگونس کی مراجعت
پومپی کا بیت المقدس پر قبضہ
اسکندر کی امان طلبی
ارسطوبولس کا فرار اور گرفتاری ۱۶۵
ارسطوبولس کا خاتمہ
بطلیموس شاہ مصر کی معزولی و بحالی
اسرائیلی ہیکل پر رومیوں کا قبضہ
رومی سپہ سالار کراسس کی گرفتاری
جولیس قیصر (جولیس سیزر) ۱۶۶
جولیس قیصر کی فتوحات
شاہ ارمن انطپاتر کی اطاعت
انطیگونس بن ارسطوبولس کا خاتمہ
ہرقانوس اور انطپاتر کی بحالی
حزقیا کا قتل ۱۶۷
ہرقانوس کا قیصر سے تجدید معاہدہ
قیصر کا قتل ۱۶۸
انطپاتر کا قتل
ملیخا اور کاسیوس کا قتل
ہرقانوس کی انطونی سے تجدید معاہدہ کی درخواست
کلیوپطرہ (قلوپطرہ)
انطیگونس کا بیت المقدس پر قبضہ
ہرقانوس کا انجام ۱۶۹
ہیرودس کی قیصر روم سے امداد طلبی
انطیگونس کی پیش قدمی
ہیرودس کا محاصرہ بیت المقدس
انطیگونس کی شکست ۱۷۰
سوسیا کا بیت المقدس پر قبضہ
آل حشمونائی کا زوال ۱۷۱

وقائع : ۱۱۱

امارت ہیرودس
ہرقانوس کی شاہ عرب سے امداد طلبی

نئی حکومت کا آخری تاجدار
[illegible] پر حملہ ۱۹۰
[illegible] کی گرفتاری اور رہائی
ارسطوبلس کی گرفتاری اور رہائی
ارسطوبلس کا فرار
انٹی پاٹر [illegible] ۱۹۲
یہودیوں کے خلاف سازش
انٹی پاٹر کا قتل
ہیرودیس کی قیصر سے معذرت خواہی
[illegible] کی سازش کا [illegible]
[illegible] کا قتل
[illegible]
[illegible] کا قتل ۱۹۳
[illegible] کے خاندان کا [illegible]
ہیرودیس کے خلاف [illegible]
بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر
[illegible]
[illegible] ۱۹۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۱۹۶
[illegible]
[illegible] کا قتل
[illegible] کی جانشینی
[illegible] ۱۹۸
[illegible]
انطیوخس کے خلاف [illegible]
[illegible]
بیت المقدس میں قربانی [illegible] ۱۹۸
[illegible]
[illegible]
[illegible] بیت المقدس سے [illegible]
[illegible] سے ملاقات
[illegible]
[illegible] ۱۹۹
یہودیوں کی [illegible]
[illegible]
[illegible] ۲۰۰
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۲۰۱
[illegible]
[illegible]
[illegible] بیت المقدس [illegible] ۲۰۱
[illegible] کا قتل
[illegible]
[illegible] بیت المقدس [illegible] ۲۰۲
[illegible] ۲۰۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۲۰۵

تاریخ قبل از اسلام

از چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری

تاریخ ابن خلدون کے دو ابتدائی حصے اب پیش کیے جا رہے ہیں تو فوراً آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوگا کہ تاریخ ابن خلدون کے سات حصے بعد اسلام کے جب پیش کیے جا چکے تو ان ابتدائی حصوں کی اشاعت میں دیر کیوں عمل میں آئی۔ اس سوال کا جواب خود ابن خلدون کی تاریخ ہے اسلام سے پہلے کی جو تاریخ ہے وہ حقیقتاً منضبط یا مکتوب تاریخ نہیں ہے بلکہ افسانوی اور قیاسی حصہ اس میں ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ ابن خلدون جیسا عظیم الشان مؤرخ سلسلۂ کلام کو نزول قرآن تک لانے کے لیے انتہائی تحقیق و تلاش کے ساتھ اس حصہ کو مکمل کرتا ہے مگر بایں ہمہ یہ تاریخ اسلام کے بعد کی تاریخ کے برابر مرتبے میں نہیں پہنچ سکی۔ اس لیے خود ابن خلدون نے بھی جب یہ تاریخ لکھنی شروع کی تھی تو سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع کی تھی۔ جب اس کی اشاعت کا آغاز کیا تو ادارہ نے وہی حصہ پہلے شائع کیا جو ابن خلدون نے خود پہلے لکھا تھا اور جو سب سے زیادہ صحیح طریقہ کار ہماری نظر میں تھا۔

بہر حال یہ اس وقت بھی مقصود تھا کہ آخر میں یہ دونوں حصے قبل از اسلام کی تاریخ سے متعلق ہیں جن میں علم الانساب اور قومی و نسلی روایات کا بڑا حصہ محفوظ ہو گیا ہے شائع کر دیا جائے لوگوں کا تقاضا بھی اس سلسلہ میں شدید ہے ہم خوش ہیں کہ تاریخ ابن خلدون کا ترجمہ ان دونوں حصوں کی اشاعت کے ساتھ مکمل ہو گیا ہے۔

تاریخ ایک ایسا فن ہے کہ جس میں گزشتہ واقعات اس کے علل و اسباب سے بحث کی جاتی ہے۔ آپ کو یہ معلوم ہے کہ ابن خلدون سب سے بڑا فلسفی مورخ ہے اس نے قبل از اسلام کے ان تمام حالات اور واقعات کو جو بے شمار کتابوں میں اور مختلف اقوام کی روایات میں موجود تھے فلسفیانہ ترتیب اور منطقی اسباب و علل کے ساتھ مرتب کر کے اس خوبی سے پیش کر دیا ہے کہ دنیا کے تمام مورخین نے اس کو اپنا راہنما بنا کر مختلف زبانوں میں تاریخیں لکھی ہیں اور پورے وثوق کے ساتھ یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ ابن خلدون کے بعد دنیا میں کوئی مورخ ایسا نہیں ہے جس کے سامنے رہنمائی اور استفادہ کے لیے یہ دو حصے موجود نہیں تھے۔ اس لیے ان دو حصوں کی حیثیت اصل اصول تاریخ کی ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس سے خاطر خواہ بھی فائدہ اٹھائیں گے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ ترجمہ جو آپ لوگوں کے روبرو پیش کیے جانے کی عزت حاصل کر رہا ہوں علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون مغربی کی مشہور تاریخ کتاب "العبر و دیوان المبتداء والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر ومن عاصرھم من ذوی السلطان الاکبر" کی کتاب کی ابتدائی جلد کا ترجمہ ہے۔ جو ماہ جنوری ۱۸۹۸ء سے اکتوبر ۱۸۹۹ء تک رسالہ الاسلام الٰہ آباد میں شائع ہوا ہے۔ مقدمہ کا ترجمہ میں نے فی الوقت قصداً ترک کر دیا ہے[1] اگر اللہ جل شانہ نے اس ترجمہ کو پورا کر دیا تو وہ بھی اختتام ترجمہ تاریخ پر ہدیۂ ناظرین کیا جائے گا۔

میں نے اکثر مقامات پر جہاں مورخ نے کسی واقعہ کو اس کی شہرت کی وجہ سے مختصر بیان کیا ہے وہاں تاریخی مضامین اور معتبر تواریخ سے وہ واقعہ اخذ کر کے بطور حاشیہ کے اور بعض جگہ متن میں بڑھا دیا ہے۔ میں نے صرف اختصار ہی پر بس نہیں کیا بلکہ بعض مقامات پر اختلاف آراء سے قطع نظر کر کے صرف صاف اصلی تحقیق لکھ دی ہے۔

اس میں حضرت نوح علیہ السلام کے وقت سے جناب عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے بعد تقریباً چھٹی صدی عیسوی تک کے حالات اور انساب لکھے ہوئے ہیں۔ انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام اور عرب، مصر، یمن، بابل، نینوا، اہل موصل، فراعنہ مصر، عمالقہ وغیرہ وغیرہ کے انساب و حکومت اور ان کے سچے اور صحیح واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ ذٰلک الفضل من اللہ و علیہ التکلان۔

احمد حسین غفر اللہ ذنوبہ
الٰہ آبادی
۲۰ اکتوبر ۱۹۲۸ء

---

[1] نفیس اکیڈمی نے مقدمہ کا علیحدہ ترجمہ شائع کر دیا ہے۔ نفیس اکیڈمی کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علامہ ابن خلدون

[illegible]

نام ونسب وولادت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دور میں بنی خلدون کا خاندان سے امارت و شوکت باقی رہی تھی لیکن جب ابن عباد کا اشبیلیہ پر قبضہ ہوا تو پھر بنو خلدون وزارت و امارت سے مشرف نہ کئے گئے۔ ساتویں صدی کے وسط میں جس وقت بلاد اندلس افرنج کے حملوں سے اشبیلیہ پامال ہونے لگا اور ان کو قیام کرنے کے لئے دار الامان نہ رہا تو یہ بہت سے خاندان اشبیلیہ سے جلا وطن ہو کر سبتہ میں چلے گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد یہاں سے بھی افریقہ ہو کر تونس میں آ گئے۔ ابو زکریا سلطان تونس بنو خلدون کی اس وجہ سے عزت کرتا تھا کہ جب کبھی وہ تونس سے باہر جاتا تھا تو خلدون ہی کو اپنا قائم مقام بنا کر جاتا تھا۔ لیکن اس خدمت سے علامہ کے والد محمد بن ابو بکر محمد نے انکار کیا اور اپنے اسلاف کی عادت کو چھوڑ کر علم و فضل میں دل لگایا اور گوشہ نشینی اختیار کی۔ ابتدائے رمضان ۷۳۲ھ میں تونس میں پیدا ہوا تھا۔ ۷۴۹ھ میں اس کے والد کا انتقال ہوا۔

تعلیم و تربیت: اس نے علامہ ابو عبداللہ محمد بن برال انصاری سے قرآن شریف تجوید و تحقیق کے ساتھ پڑھا۔ قرأت سبعہ کے ساتھ اور کتاب تیسیر الاحادیث اور کتاب التقصی، کتاب التسہیل مصنفہ ابن مالک وغیرہ پڑھیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ علاوہ ان کے شیخ ابو عبداللہ محمد بن العربی الحصائری ابو عبداللہ محمد الشواش الزواوی ابو العباس احمد بن القصار سے کتب عربیہ اصول اور فقہ ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الجیانی اور ابو القاسم محمد قصیر سے پڑھیں۔ تفسیر و حدیث وغیرہ علوم ابو محمد سے۔ علوم لغت و ادب ابو عبداللہ محمد بن بحر سے حاصل کئے۔ کتب متداولہ پڑھیں اور بہت سے اشعار حفظ کئے اور جیسے اشعار کتاب الاغانی کے حفظ کئے اور احادیث شریف کی اجازت امام المحدثین شیخ ابو عبداللہ محمد بن جابر سے حاصل کی اور فقہ سے علامہ کو اجازت عامہ حاصل ہوئی۔ ۷۴۸ھ میں ابو الحسن تونس پر قابض ہو گیا۔ تو اس کے ساتھ جو علماء و فضلاء آئے تھے ان سے علامہ نے استفادہ کیا۔ جب وہ واپس ہوا تو تمام علماء و اصحاب لے گیا۔ علامہ بیان کیا کرتے تھے کہ میرا ارادہ تھا کہ محمد بن عبدون قاضی تونس کے پاس چلا جاؤں۔ ابن عبدون نے مجھ کو اپنی ملازمت میں لے لیا اور ایک سال تک میں نے اس کی طرف سے کتابت کی۔ قاضی شیخ ابن عرفہ ابن عربی کے انتقال کے بعد جب شیخ الاسلام مقرر ہوئے تو آپ کی طرف مائل ہوئے مقام حمایت پر دونوں کا ساتھ رہا۔ ان کو زیادہ حصہ تنخواہ کا ملتا رہا۔ علامہ اس کے بعد تلمسان چلا گیا اور وہاں ابن ابو عمرو کی صحبت اختیار کی۔ ۷۵۵ھ میں سلطان ابو عنان امیر المؤمنین جس وقت فاس میں آیا تو اس نے علامہ کی قدر و منزلت کی اور ان کی کتابت سے نکال کر ترقی دے کر اپنے اہل مجلس میں داخل کیا اور اپنے دربار میں مقرر کیا۔ علامہ نے اس کی تعریف میں قصیدہ لکھا۔ وقت ملازمت یہاں بھی اس نے ان علماء سے تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رکھا۔ مثلاً شیخ علم ابو عبداللہ محمد بن الصفار مراکشی، ابو عبداللہ المقری، ابو القاسم الشریف السبتی، ابو عبداللہ محمد بن احمد شریف الحسنی، ابو القاسم محمد بن یحییٰ البرجی اور ابو عبداللہ محمد بن عبدالرزاق۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی خدمت میں ہر وقت استفادہ کے لئے حاضر ہوتا رہا۔

قید اور رہائی: اوائل ۷۵۷ھ میں حاسدین کی آنکھوں میں علامہ کانٹے کی طرح کھٹکنے لگا۔ سلطان سے شکایتیں کیں اور غیبت کرنے لگے۔ سلطان کو ان کی طرف سے کوئی بدگمانی پیدا نہیں ہوئی۔ اتفاق سے انہی اوقات کے دوران علامہ کے بڑی ملاقات امیر محمد والی بجایہ سے ہو گئی اس سے ان کو حکومت موحدین میں علامہ کے خاندان کو اس نے

خاندان سے بہت زیادہ تعلق تھا۔ حاسدین نے مناسب موقع پا کر سلطان سے شکایت کی کہ "امیر محمد صاحب بجایہ بھاگنے والا ہے اور ابن خلدون اس کا مشیر و معین ہے"۔ سلطان نے بلا تحقیق واقعہ دونوں کو قید کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد امیر کو تو آزاد کر دیا گیا لیکن یہ ناکردہ گناہ بدستور پابہ زنجیر رہا۔ یہاں تک کہ سلطان کے انتقال کے بعد وزیر حسن بن عمرو نے اخیر ۷۵۹ھ میں قید سے رہا کیا۔ علامہ نے اپنے وطن کا قصد کیا۔ لیکن وزیر موصوف نے روک لیا اور اسے اس کے عہدے پر بحال کر دیا۔ اس کے بعد ۷۶۰ھ میں سلطان ابو سالم مرینی لے آیا۔ ملک گیری کی غرض سے اندلس سے تلمسان میں آیا اور علامہ کو اپنے ہمراہ تلمسان سے فاس لے آیا۔ اتفاق زمانہ سے کہتے ہیں کہ چند روز بھی آزادی سے بسر کرنے پایا تھا کہ خطیب ابن مرزوق سلطان پر غالب آیا اور اس نے چاہا کہ پھر قید کی سیر کرنی پڑی۔ کچھ عرصہ بعد وزیر عمر بن عبداللہ نے پرانے تعلقات کے باعث اسے قید سے آزاد کر کے اس کے عہدے پر بحال کیا۔

سفر و سیاحت۔ اوائل ۷۶۴ھ میں اس کا دل اندلس کے پرفضا مقامات کی سیر پر مائل ہوا۔ حالانکہ وزیر عمرو نے اس ارادے کی مخالفت کی لیکن اس کے مشتاق دل نے اسے چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ جبل الفتح (جبل الطارق) کی خوشنما اور پرفضا مقامات کی سیر کرتے ہوئے ۸ ربیع الاول سنہ مذکور میں غرناطہ پہنچا۔ سلطان ابو عبداللہ المخلوع نے اس کی تشریف آوری کو غنیمت شمار کر کے انتہائی خوشی اور مسرت سے اس کا استقبال کیا اور اپنے خاص محل میں ٹھہرایا۔ بظاہر یہاں کی حکومت سے جیسا اعزاز ہو رہا تھا کہ اب علامہ غرناطہ میں ہی متوطن ہوگا لیکن کسی غیر ضروری اور خلاف توقع وجہ سے دل برداشتہ ہو کر غرناطہ سے رخصت ہوا اور فاس میں ہوتا ہوا ۷۶۶ھ میں تلمسان پہنچا۔ ان تمام مقامات پر علامہ کی بڑی آؤ بھگت ہوئی۔ بڑے بڑے معزز عہدوں سے ممتاز کیا گیا۔ حکام نے مقبولیت اور اعزاز کی آنکھوں سے دیکھا۔ درحقیقت یہ اسی امر کا نتیجہ تھا کہ وہ سلاطین اور عام خواص کے درمیان ایک دوسرے سے تعلق اور محبت پیدا کرنے کا واسطہ ہوتا تھا۔ امیر عبداللہ کا اس کو اپنا حاجب (وکیل) بنانا نہایت ٹھیک اور امراء کا اسے اپنا سفیر مقرر کرنا بے حد موزوں تھا۔

تاریخ کی تالیف۔ تلمسان کے لئے یہ شرف حاصل ہونا تھا کہ علامہ نے بعد سفر و سیاحت کے اس مقام پر بہ تمام چار برس تک قیام کیا اور یہیں اس نے اپنی معتبر و مستند مشہور تاریخ لکھنی شروع کی۔ مقدمہ تاریخ خاطر خواہ مرتب کر کے بیماری کی شدت کے باعث سلطان ابی حمو سے اجازت لے کر ۷۸۰ھ میں تونس کی طرف اس غرض سے چلا آیا کہ انتقال کے بعد اپنے بزرگوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ تونس کی آب و ہوا صحت بخش ہونے کی وجہ سے اس کے رگ و ریشہ میں ایک حرارت پیدا ہو گئی کہ تھوڑے سے ہی دنوں میں چنگا و درست ہو کر حسب معمول درس و تدریس اور تالیف میں مشغول ہو گیا۔ اخبار بربر، تاریخ دولتین عباسیہ و امویہ اور عجم الاسلام کے حالات یہیں تحریر کئے۔

سفر اسکندریہ و حج کعبہ۔ شعبان ۷۸۴ھ کی ۱۵ تاریخ میں جس وقت کہ سلطان تونس دوسرے سفر کی تیاری کر رہا تھا علامہ بھی حاسدین کے حسد کے باعث دل برداشتہ ہو کر سلطان کی اجازت سے اسکندریہ روانہ ہوا۔ چالیس روز کے بعد اسکندریہ پہنچا۔ ایک مہینہ کامل حج بیت اللہ کے خیال سے ٹھہرا رہا لیکن اتفاق زمانہ نے حج سے روک کر اسے قاہرہ پہنچا دیا۔ ابتداءً دارالعلوم جامع ازہر میں جس کی شہرت آج تک آپ لوگوں کے کانوں کو محظوظ کر رہی ہے درس و تدریس میں مصروف ہوا۔ کچھ عرصہ بعد سلطان مصر نے طلب کر کے ۷۸۶ھ میں مذہب مالکیہ کا قاضی مقرر کیا۔ اسی زمانہ میں اس کے اہل و عیال

مغرب سے بذریعہ دریا مصر آ رہے تھے لیکن مصر کے قریب پہنچ کر جہاز کے تلف ہونے سے تمام کشتی والے غرق ہو گئے۔ علامہ کو اس اچانک حادثہ نے ایسا پریشان کیا کہ اس نے قاہرہ سے چلے جانے کا ارادہ کر لیا لیکن تاہم تین برس تک سلطان اور احباب کے کہنے سننے سے قاہرہ ہی میں ٹھہرا رہا۔ رمضان ۷۸۹ھ میں حج کرنے کے لئے گیا۔ ۷۹۰ھ ماہ جمادی الاولیٰ میں حج کے سفر واپس آیا اور اپنی معتبر و مستند تالیف (یعنی تاریخ) کو ۷۹۹ھ میں ختم کر کے سلطان ابوفارس عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن المرینی کی خدمت میں بھیج دیا اس کے بعد اہل اندلس اور مغرب نے بہت ہاتھ پاؤں مارے، سینکڑوں خطوط لکھے لیکن اس نے مصر سے مفر کا بوجہ خدمت کے خیال سے حرکت تک بھی نہ کی۔ یہاں تک کہ ۸۰۸ھ میں رحمت الٰہی سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

* * *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ علی آلائہ و نصلی علی سید انبیائہ و علی آلہ و اصحابہ

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدونؒ

باب : اوّل

انساب عالم

(ترتیب غیر جدولی)

یہ بات باتفاق علماء نسب ثابت ہو چکی ہے کہ ابوالبشر (آدمیوں کے باپ) آدم علیہ السلام ہیں۔ ان کی اولاد نسلاً بعد نسل نوح علیہ السلام تک [illegible] رہی اور زمین آباد ہوتی رہی [illegible] ورثہ پا کر زندگی بسر کرتے رہے۔ جب ان لوگوں میں بت پرستی [illegible] کفر اور الحاد سے [illegible] تو نوح علیہ السلام نے ان کو [illegible] رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا [illegible] "اے میرے پروردگار! زمین پر کسی کافر کے گھر کو [illegible]" [illegible] سوا ان کے جو کشتی میں تھے کوئی متنفس [illegible]۔ چونکہ کشتی والوں نے نہ تو اپنے پیچھے کوئی اولاد چھوڑی اور نہ ان سے توالد و تناسل کا سلسلہ چلا [illegible] تمام بنی آدم نوح کی نسل سے ہیں۔ [illegible] مسعودی تمام [illegible] ان کا نسب توریت کی اور عبرانی انساب کے اتفاق سے [illegible] (یافث [illegible] [illegible] اہل نسب [illegible] کے معنی عطیۃ اللہ کے ہیں [illegible] اور اہل انساب [illegible] اختلاف [illegible] مشہور ہیں [illegible] اختلاف کی وجہ [illegible] اہل عرب [illegible] اہل توریت [illegible] توریت کے [illegible] حروف اور اہل عرب کے مخارج حروف میں بہت بڑا فرق ہے۔

طوفان نوح: [illegible] مجوسی [illegible] طوفان کے واقعے سے انکار کرتے ہیں [illegible] طوفان صرف بابل کی [illegible] تھا [illegible] حالانکہ [illegible] طوفان [illegible] نوح علیہ السلام کے صرف تین لڑکے [illegible] دنیا کی تمام قومیں پیدا ہوئیں [illegible] تھے۔

حضرت نوح کی اولاد: طبری نے [illegible] احادیث مرفوعہ [illegible] نقل کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ سام ابوالعرب (یعنی

عرب) اور یافث ابو الروم (یعنی روم) اور حام ابو الحبش والزنج (یعنی حبش و زنگ) اور بعض میں یوں مذکور ہے کہ سام ابو العرب و فارس والروم (یعنی عرب و فارس و روم) اور یافث ابو الترک والصقالبہ و یاجوج و ماجوج (یعنی ترک و صقالبہ یاجوج و ماجوج) اور حام ابو القبط والسودان والبربر (یعنی قبط و سوڈان و بربر) ہے۔ اسی طرح ابن مسیب اور وہب ابن منبہ سے روایت کی جاتی ہے۔ یہ حالات اگر بیان حدیث صحیح مان لی جائیں تو یہ اجمالی انساب ہیں۔ محققین نساب نے جو انساب کی تفصیل ذکر کی ہیں ان کے لئے اس کا صحیح نقل ہونا ضروری ہے۔ طبری نے لکھا ہے کہ نوح کا ایک لڑکا کنعان تھا۔ جسے عرب یام کہتے تھے طوفان میں ہلاک ہوا، دوسرا لڑکا عابر تھا کہ جو طوفان سے قبل انتقال کر چکا تھا۔ ہشام نے لکھا ہے کہ نوح کے ایک لڑکا اور تھا جس کا نام بوناطر تھا۔ جس سے [illegible] تمام علماء انساب نے اتفاق کیا ہے وہ یہ ہے کہ سلسلہ توالد و تناسل انہیں تینوں سام حام یافث سے چلا اور یہی ابو البشر ثانی نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد تمام عالم کے مورث اعلیٰ ہیں۔

آل سام بن نوح ۔ سام بن نوح کی اولاد سے عرب اور ابراہیم علیہ السلام کے آباء ہیں۔ ابن اسحاق نے نقل کیا ہے کہ سام کے پانچ لڑکے ارفخشد، لاوذ، ارم، اشوذ اور غلیم تھے۔ لاوذ ابن سام کو توریت میں لود کہتے ہیں [illegible] کہتے ہیں کہ لاوذ سے طسم، عملیق، جرجان اور فارس پیدا ہوئے۔ عملیق سے عمالقہ کا گروہ ہے جن میں سے فراعنہ مصر تھے [illegible] جبابرہ شام [illegible] بحرین و عمان [illegible] عرب ہیں۔ ارم بن سام کے چار لڑکے عوص، کاثر (یا غاثر) اور حول ہوئے۔ عاد بن عوص [illegible] احقاف میں حضرموت کے گرد و نواح میں رہتا تھا اور [illegible] ثمود [illegible] ہیں۔ ثمود کا مسکن شام و حجاز کے درمیان مقام حجر میں تھا۔ جس کی روایت کرتے ہیں کہ عاد، ثمود، عبیل، طسم، جدیس، امیم، عملیق [illegible] نے زبان عربی اصطلاحی تھی۔ یہی لوگ عرب عاربہ کہلاتے ہیں اور بنی قحطان کو بھی عرب عاربہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور عرب عاربہ کو عرب بائدہ بھی کہتے ہیں۔ ان کا وجود اب کہیں نہیں پایا جاتا۔ سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ ہشام ابن کلبی کا یہ خیال ہے کہ نبطی اولاد نبیط بن ماش بن ارم سے ہے اور سریانی بن نبیط سے ہیں۔ اشوذ بن سام کے پوتوں سے ایران نبط جرموق [illegible] ہیں۔ ایران سے فارس، کرد اور خزر نبط سے نبط اور سریانی جرموق سے جرامقہ اور اہل موصل بابل سے اہل دیلم اور جیل ہیں [illegible] غلیم ابن سام کے لڑکے فارس [illegible] ہیں اور لاوذ کے تین لڑکے طسم، امیم، عملاق مشہور ہیں۔ ارفخشد ابن سام بڑا بزرگ تھا۔ تمام عالم میں یہ شرف حاصل ہوا کہ اسی کی نسل سے انبیاء کرام [illegible] ہوئے۔ اس کے خاندان میں جس طرح نبوت کا سلسلہ نسلا بعد نسل چلا گیا نظر آتا ہے۔ اسی طرح سلطنت سے بھی اس کا حصہ ملا ہے۔ اس کی پشت سے شالح اور شالح کی پشت سے عابر پیدا ہوا۔ عابر کے دو لڑکے تھے ایک فالغ اور دوسرا یقطن۔ محققین انساب کے نزدیک اسی کو قحطان کہتے ہیں۔ کیونکہ عرب نے یقطن کو معرب کر کے قحطان بنا لیا ہے۔ فالغ سے ابراہیم اور ان کی نسلیں ہیں جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائے گا اور یقطن سے بہت سی شاخیں نکلی ہیں۔ توریت میں ان میں سے تیرہ [illegible] کا ذکر ہے [illegible] حضرموت [illegible]

(نوٹ) کنعان کا توریت میں [illegible]

افریقیا تک ابو قیرہ یا یونان والی ادی عقلی ابن سام کی نسل سے تھا۔ حضور اور سالار اعلیٰ سلطنات کے سرحد افق ہیں اور سبا یمن و حمیر و بابل کے اکثر قبیلے ہندوستان کا جداعلیٰ ہے (شجرہ نسب نبی سام)

یافث کی اولاد۔ یافث ابن نوح کی اولاد سے باتفاق اہل انساب ایالیان ترک، چینی، ختائی، ترک، یاجوج و ماجوج ہیں اور ان دونوں قبیلوں (یاجوج و ماجوج) میں کچھ اختلاف ہے جیسا کہ آگے بیان کیا جائے گا۔ یافث کے بیٹے ترک کے کومر یا دان یاجوج، قطوریا، ماشخ، ماذا نے طیراس تھے جیسا کہ توریت میں ہے اور ابن اسحاق نے بھی انہی کو ذکر کیا ہے۔ اسرائیلیات کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ توغرما ابن ترک ابن کومر سے اہل خزر اور اشبان ابن ترک سے صقالبہ اور ریفات ابن ترک سے فرنج ہیں۔ ترک کی تمام نسلیں کومر کی اولاد سے ہیں۔ علامہ ابن سعید ترک کو عامور ابن سویل ابن یافث کی طرف منسوب کرتا ہے۔ حالانکہ عامور اور کومر دو شخص نہیں ہیں کومر کو عامور بھی کہا کرتے تھے۔ ہمارے نسخوں میں پھر بھی ان دونوں میں اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ علامہ ابن سعید کی تحریر صاف طور سے شہادت دے رہی ہے کہ عامور یافث کا پوتا ہے اور توریت سے پتہ چلتا ہے کہ کومر یافث کا لڑکا ہے واللہ اعلم۔ غرض تحقیق یہ ہے کہ کومر ابن یافث سے ترک پیدا ہوا اور ترک کے بیٹوں سے غز، خزر، قپچاق (یا خفشاخ) یغمک، علان جن کو غز بھی کہتے ہیں۔ ترکس (یا برطاس) اور کش، غطرغر (جن کو تغزغز بھی کہتے ہیں اور ارض پر قابض ہیں، جیسے ختا، الغز، قزاق، ترکمان، رہانت، ہیاطلہ ہیں۔

شجرہ نسب

آدم علیہ السلام

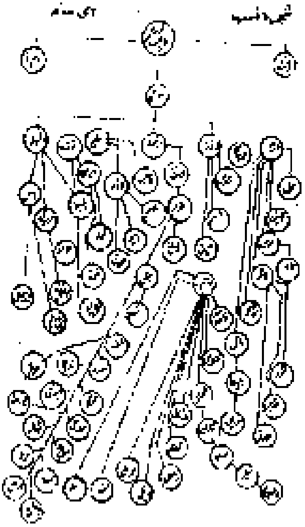

[illegible]

[illegible]

شجرۂ نسب نسلِ یافث

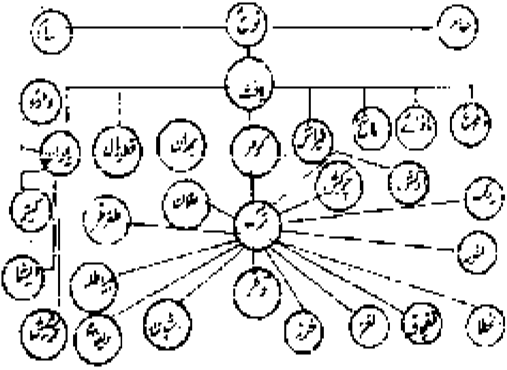
سام
نوح
حام
یافث

حام کی اولاد: حام ابن نوح کی اولاد سے سوڈان، حبش، قبط، کنعان ہیں۔ تفصیل [illegible] میں اختلاف ہے جیسے کہ تورات میں ہے: ان کے چار لڑکے مصر (یا مصرائم)، کنعان، کوش، قوط تھے۔

مصرائم کے سات لڑکوں میں سے لہابیم، نفتوحیم، لودیم کا کچھ حال نہ تو کتب تواریخ سے معلوم ہوتا ہے اور نہ ان کا کچھ ذکر تورات میں ہے۔ باقی رہے فتروسیم، کسلوحیم، عنامیم، یہ سب اسکندریہ اور اطراف اسکندریہ میں آباد ہو کر حکومت پذیر ہوئے۔ کنعان ابن حام کے بارہ لڑکے مشہور اور کتب تواریخ میں مذکور ہیں (۱) صیدون اطراف صیدا میں ان کی نسل پھیلی (۲) ایموری (۳) کرشان (ان دونوں کی اولاد نے شام میں ریاستیں قائم کیں لیکن یوشع کے غلبے کے بعد افریقہ کی طرف چلی گئیں) (۴) یبوسا، بیت المقدس میں آباد ہوا، یہیں اس کی نسل پھیلی۔ داؤد کے غلبے کے بعد اس کی اولاد افریقہ اور مغرب کی طرف چلی گئی۔

ظاہر اتنی بات تو ثابت ہے کہ [illegible] ان کی [illegible] کی اولاد سے ہیں، محققین علمائے نسب نے ان کو [illegible] بن لحیان کی اولاد سے بتایا ہے۔ تحقیق یہ ہے کہ [illegible] ان لوگوں میں سے ہو (۵) [illegible] (۶) حث [illegible] ان کی نسل کا مشہور بادشاہ ہے (۷) عرقانی (۸) اروادی (۹) حمی ان لوگوں نے اپنی قیام گاہ کا نام [illegible] رکھا (۱۰) [illegible] (۱۱) صماری (انہوں نے [illegible] حکومت قائم کی) (۱۲) حماتی (انہیں کی قوم کا [illegible]) کوش بن حام کے پانچ لڑکوں [illegible] کا ذکر تورات میں بھی ہے لیکن ہشام ابن محمد کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ نمرود کوش بن حام کا چھٹا لڑکا ہے۔

قبط ابن قوط: قوط ابن حام سے ایک لڑکا قبط پیدا ہوا اور یہی بعض علمائے نسب قبطیوں کے خیال میں قبطیوں کا جد اعلیٰ ہے۔ مورخین اور محققین کی [illegible] کی روایت کافی طور سے ثابت ہے [illegible] یہ دونوں ایک ہی شخص ہیں [illegible] کے شاخ [illegible] حام ابن نوح کی اولاد سے ہیں۔ ہشام [illegible] تحریر کرتا ہے کہ کنعان ابن حام کا ایک لڑکا ان بارہ لڑکوں کے علاوہ کوش نامی تھا جس کی اولاد سے نمرود پیدا ہوا تھا۔

شجرۂ نسب بنی حام

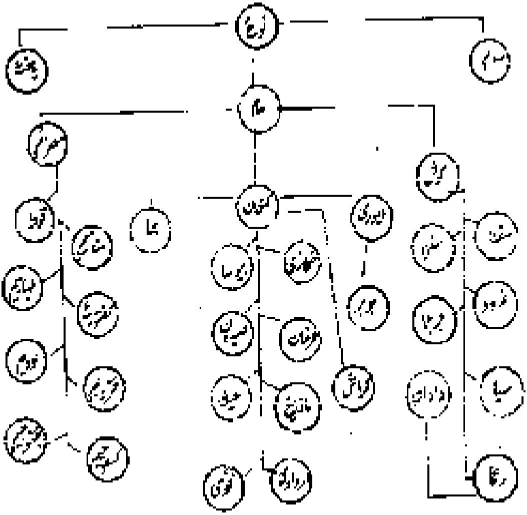
نوح
یافث
سام
حام
مصرایم
کنعان
کوش

[illegible]

[illegible]

ہے لیکن بدنصیب قوم نے گمراہی کفر و الحاد کو نہ چھوڑا۔

نبی ہوئے۔ نو سو پچاس برس تک وعظ و پند کرتے رہے

آخر الامر آپ کی دعا کے بعد جب آپ کی عمر چھ سو برس سے متجاوز ہو کر سرکشی کی نحوست کی وجہ

سے ایک عالمگیر طوفان آیا۔ جس سے کفار غرق ہوئے اور مومنین نے نجات پائی۔ طوفان کے واقعات بوجہ شہرت کے

ہم ذکر نہیں کرتے۔ ہاں البتہ اس قدر لکھ دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ پانی کا یہ طوفان ایک سو پچاس دن تک رہا

جب کشتی پر جناب نوح اپنے اہل و عیال اور چالیس آدمیوں کے ساتھ سوار تھے۔ جبل جودی (جودی کے پہاڑ) پر جو کہ

سرزمین جزیرہ موصل ہے، ٹھہری اور سب لوگ کشتی سے اتر کر قریہ قرد میں فروکش ہوئے اور اس کا نام سوق ثمانین رکھا۔

آباد کیا تھا جو اس وقت اسی نام سے موسوم ہے۔

اس وجہ سے کہ اس وقت وہ قریہ اسی آدمیوں سے

الغرض کشتی سے اتر کر قوم کے برباد ہونے کے بعد آپ نے اور اہل کشتی نے حکم خداوندی کے مطابق قربانی کی اور

جب طوفان کا زمانہ آیا تو آپ نے روزے رکھے اور طوفان کے بعد تین سو پچاس برس زندہ رہے۔ اسی حساب سے آپ کی

عمر پوری ایک ہزار سال کی ہوئی جیسا کہ کلام مجید فرقان حمید کی اس آیت کریمہ۔ فلبث فیہم الف سنۃ الا خمسین

عاماً سے ظاہر ہے۔ یعنی اپنی قوم میں نوح ایک ہزار سال رہے باستثناء پچاس برس کے یعنی نو سو پچاس برس نبوت کے بعد

اور پچاس برس نبوت سے قبل تمام عمر ہے۔ آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کے انتقال کے وقت سے غرض آدم سے

طوفان تک ایک ہزار دو سو چھپن برس ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم

ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ ہم نقل ترجمہ کریں گے اور اختلافات سے کچھ بحث نہ کریں گے لیکن کسی تاریخی

واقعہ کو بھی ترک نہ کریں گے۔ آخر مقامات پر ہم اپنے مشہور مؤرخ ابن خلدون کی عادت کی پابندی بھی نہ کریں گے۔ لیکن

اس سے مطلب خبط اور عبارت بے ربط نہ ہوگی۔ جس سے ابن خلدون کی تاریخ کے قدردانوں کی دلچسپی میں کمی واقع ہو۔ اب ہم ان تمام

باتوں سے قطع نظر کرکے جن کا تعلق تاریخ سے کچھ تعلق نہیں اور ان سے آپ کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ عرب کے (جو کہ ہم لوگوں

کے آباؤ اجداد کا اصلی مسکن ہے۔ جس کے دیدار پر ہر مسلمان جان فدا کرنے کے لئے ہر وقت مستعد رہتا ہے اور جہاں ہمارے

روحی فداہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے) حالات اسی طرح تحریر کریں گے جس طرح ہمارے مشہور مؤرخ

نے اس کتاب میں اس کے تمام حالات کا نقشہ کھینچ کر دکھلایا ہے۔

باب ۲:

عرب

عرب کے حدود اربعہ (چاروں حدیں) جہاں کسی عام فہم کتاب سے الگ کر کے بیان کرنے والے ہیں۔ یوں بیان کی جاتی ہیں کہ اس جزیرہ نما عرب کو پچھم کی طرف سے آبنائے باب المندب و بحر احمر (بحر قلزم) اور مغربی طرف افریقہ ہے، مشرق و جنوب میں خلیج فارس اور آگے سے فلسطین و ملک شام اور یمن سے بحر عرب گھیرے ہوئے ہے۔

عربوں کے چار حصے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عرب چار طبقوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا گروہ وہ عرب عاربہ کہلاتے ہیں۔ یعنی سامجه فی عروبته کقولک لیل لیل و صوم صائم او بمعنی الفاعلة للعروبة و المبتدعة لها" یعنی اس گروہ کو عرب عاربہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس گروہ کو عربیت میں بہت دخل تھا۔ جیسا کہ عرب تجھنا کہتے ہیں (لیل الیل صوم صائم) یا اس وجہ سے اس گروہ پر عرب عاربہ کا اطلاق ہوا کہ یہی گروہ عربیت کا ایجاد کرنے والا اور موجد ہے۔ اور کبھی اس گروہ کو عرب بائدہ (یعنی ہلاک شدہ) سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ اس گروہ کا کوئی شخص بھی اب دنیا میں باقی نہیں رہا۔

عرب کی وجہ تسمیہ اب باقی رہی یہ بات کہ عرب کو عرب کیوں کہتے ہیں اور عرب کے عاربہ اگر کسی دوسرے نام سے موسوم کئے تو کیا حرج تھا۔ اس کی وجہ علماء، محققین اور مورخین نے یہ ظاہر کی ہے کہ چونکہ وہ اپنے معاصرین میں بیان، فصاحت و بلاغت کلام اور عمدہ گفتگو کی وجہ سے مشہور عالم تھے اور ظاہر تھا اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ تاہم ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نکتہ اس وجہ کے ظاہر ہونے کے بعد پیدا ہوا۔

عرب عاربہ بعض لوگ یہ گروہ جن کو عرب عاربہ کہتے ہیں ان کا بہت ہی تھوڑا حال معلوم ہے ان میں سے چند مشہور قبائل یہ ہیں: عاد اول، ثمود، عمالقہ، طسم، امیم، جرہم، حضرموت یہی ہیں اور عرب عاربہ سے جو لوگ بھی ان کی طرف منسوب ہوتے ہیں وہ سب کے سب لا ذ بن سام ابن نوح کی اولاد سے ہیں۔

ان گروہوں نے نہ تو اپنے رہنے کے لئے کوئی مکان بنایا تھا اور نہ بارہ مہینے کسی ایک مقام پر کبھی قیام کیا تھا۔ اگر دو تین ان کا مصلحت وقت کے تقاضے سے کسی صاف میدان میں قیام ہے تو کل یہ لوگ اونٹوں کے خیال سے ہرے بھرے میدانوں

---

1 چونکہ یہ لفظ بعض تاریخ نویسوں نے عرب میں [illegible] بھی استعمال ہوا ہے [illegible] کے لئے بھی لکھا جاتا ہے [illegible] زبان کی [illegible] کیا [illegible] کا [illegible] ہے جس کے معنی [illegible] عرب [illegible] ہے۔

میں ہوگا کھانے پینے کے بھی زیادہ محتاج نہ تھے کیونکہ قوم اور زمین کی تنگی میں سرگرداں پھرتے تھے۔ وہ بوقت ضرورت بکریوں کے دودھ اور گوشت سے اپنا پیٹ بھرتے تھے۔ کبھی کبھی جنگلی میووں اور صحرائی پھلوں سے بھی اپنے وقتی ضرورت کو رفع کرتے تھے۔ غرض یہ کہ مصلحت وقت اور ان کی ضرورتوں نے انہیں اقلیم ثالث میں جزیرہ نما کے درمیان مغرب سے اقصائے یمن تک اور مشرق میں حدود بحرین تک رکھا۔ اس گروہ میں بھی حسب ضرورت و حیثیت ایزدی انبیاء کرام مبعوث ہوتے تھے جیسا کہ ہم آئندہ بالتفصیل بیان کریں گے۔

عرب مستعربہ دوسرا گروہ عرب مستعربہ کہلاتا ہے۔ یہ گروہ جیسا کہ عرب عاربہ سے قریب ہے ویسا ہی زمانہ بھی اس سے قریب متصل ہے۔ اس گروہ نے بھی خوب خوب ترقیاں کیں۔ دولت، حکومت، عزت نے بھی مدتوں اس گروہ کا ساتھ دیا۔ حمیر اور کہلان اسی گروہ کے نامی خاندانوں میں سے ہیں۔ یہی وہ گروہ ہے جس نے کہ عرب کے پہلے طبقہ (یعنی عرب عاربہ) پر غالب آ کر ان کی حکومت اور دولت کا نام صفحہ ہستی سے ایسا مٹا دیا کہ صرف نام کے سوا ان کا نشان تک زمانے سے بالکل مٹ گیا۔

قبیلہ جرہم جرہم اسی دوسرے طبقے میں شمار کیا جاتا ہے جس میں کہ آنے والے طبقہ عالیہ کی مورث اعلیٰ حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئے تھے اور انہی سے عربی زبان سیکھی تھی اور انہی کی جانب بعثت بھی ہوئی تھی۔ ان کا مسکن و مادہ سرزمین یمن تھی۔ یہ حدود جزیرہ نما عرب سے باہر نہیں ہے بلکہ اسی جزیرہ نما کا ایک ٹکڑا اور جنوب کے جانب واقع ہے۔ یہ لوگ اپنے جد بزرگوار کو یقطن کہتے تھے۔ کلام عرب کے بولنے میں اسی قوم کا تذکرہ کیا ہے قحطان و حمیر وغیرہ اور تمام دیگر لوگ جو عرب تابعہ سے ان کی طرف منسوب ہوتے ہیں سب کے سب علمائے انساب [illegible] تمام اہل یمن و [illegible] جو اسلام کی ابتدا سے شمار کئے جاتے ہیں۔

عرب تابعہ تیسرے طبقہ کا نام عرب تابعہ عرب ہے۔ اس کے مورث اعلیٰ حضرت اسمٰعیل ہیں جو فرزند ابراہیم کے تھے اور جن کی زبان عربی تھی۔ ان کو ان کی والدہ ہاجرہ علیہا السلام کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام نے سارہ علیہا السلام کی خواہش سے مکہ مقام حرم میں چھوڑ دیا تھا۔ آپ نے بنی جرہم میں جس کا ذکر ابھی عرب مستعربہ میں ہو چکا ہے پرورش پائی۔ آپ نے انہی سے عربی زبان سیکھی انہی خاندان میں آپ کی شادی ہوئی۔ اسی سرزمین میں آپ کی آئندہ نسلوں نے نشو و نما پایا اور حاصل

---

۱ جرہم بن قحطان [illegible]
[illegible]

۲ [illegible]
[illegible]

تیسرا یہ طبقہ المستعربہ جس کا نسب قحطان ابن عابر ابن شالخ ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح سے تعلق ہے کیونکہ طبقہ تابعہ والے یعنی عرب مستعربہ سے زمانہ اور نسبا بہت ہی قریب ہے۔ کیونکہ طبقہ تابعہ والے عابر ابن شالخ کی اولاد سے ہیں اور طبقہ ثالثہ والے فالغ ابن عابر ابن شالخ کی نسل سے ہیں۔

چوتھا طبقہ جو کہ درحقیقت طبقہ ثالثہ کی اولاد سے ہے عرب مستعجمہ کہلاتا ہے اور اس کی وجہ یہ ظاہر کی جاتی ہے کہ جب اسلام کا زمانہ آیا۔ جس میں عرب کو شرف [illegible] حاصل ہوئی [illegible] ایک نئے طرز کی دولت و حکومت کی بنیاد ان اور ان کے خلفاء راشدین کی ترقی کرنے والی نسلوں نے مشرق سے مغرب تک تسلط کر کے فتح و کامیابی کے پھریرے بڑے بڑے شاہی اور ممالک کے بلند میناروں پر اڑائے اور عجمیوں کی مخالطت اور میل جول سے ان لوگوں اس زبان و محاورات عربی زبان کے تمام مقام عربی کی ایسی بگڑ کر تبدیل ہو گیا کہ بظاہر بالکل مخالف ہو گئی۔ اس وقت ان چوتھے طبقے کی موجودہ اور آئندہ نسلوں کو عرب مستعجمہ سے تعبیر کیا گیا۔ ایک بات یہ دیکھنے کے لائق ہے کہ (اوپر) عرب علی العموم اب تک ہر اس شخص کو جو کہ جزیرۃ العرب کا رہنے والا ہو عرب ہی کہتے ہیں اور (ماننا) عرب ہر قسم کی حالات کے اعتبار سے چار طبقوں پر تقسیم ہیں اور دیکھا زبان عرب کے دو ہی طبقے مشہور ہیں ایک عرب عاربہ اور دوسرا عرب مستعربہ۔

ترتیب کتاب: پہلے ہم طبقہ اولیٰ یعنی عرب عاربہ کے انساب اور ان کی دولت و حکومت کے حالات بیان کریں گے۔ اس کے بعد طبقہ ثانیہ یعنی عرب مستعربہ [illegible] کے انساب اور ان کے ملوک تابعین کی حکومت و دولت کے تذکرے کریں گے ان کے معاصرین ملوک بابل، مصر [illegible] کنعان، قبط اور بنی اسرائیل [illegible] دولت یونان [illegible] روم کے حالات و انساب لکھیں گے۔ پھر طبقہ ثالثہ عرب [illegible] یعنی قضاعہ، قحطان و عدنان اور ان کی [illegible] مصر کے حالات لکھنے کی طرف متوجہ ہوں گے۔ سب سے پہلے قضاعہ کے انساب اور ان کی حکومت جو کہ [illegible] کی حیرہ و عراق [illegible] لکھیں گے۔ اس کے بعد عدنان کے انساب اور ان کی حکومت کا حال جو کہ مکہ میں قریش کے قبضے میں تھی تحریر کریں گے۔ اس کے بعد ہم ان شرافت و کرامت کو بیان کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے قریش کو نبوت و ہجرت کی قسم سے مرحمت فرمائی ہے۔ اس قدر لکھنے کے بعد خلفاء اربعہ کے خلافت اور ان کے زمانہ کے حوادث واقعات و فتوحات کے تذکرے تحریر کریں گے۔

پھر خلفائے اسلام بنی امیہ و عباسیہ کا، پھر دولت عبیدیہ اسماعیلیہ کا جو کہ قیروان و مصر میں تھی۔ پھر قرامطہ کا جو کہ بحرین میں تھی۔ پھر [illegible] علویوں کی اس حکومت کا بیان ہوگا جو کہ [illegible] میں تھی۔ پھر ان بنو امیہ کو لکھیں گے جو اندلس میں بنو عباس کے مخالف تھے۔ پھر [illegible] دولت [illegible] ابن اغلب جو کہ افریقہ میں تھے اور بنی حمدان جو کہ شام میں تھے اور بنی مقلد جو کہ موصل میں تھے اور [illegible] جو کہ حلب میں تھے [illegible] جو کہ [illegible] میں تھے اور بنی [illegible] جو کہ [illegible] میں تھے اور بنی [illegible] جو کہ اندلس میں تھے ان کے حالات لکھیں گے۔

اور اس قدر لکھنے کے بعد ہم [illegible] دولت شیعہ یعنی [illegible] کے جو کہ [illegible] میں تھے اور بنی ابی الحسن کلبی کے حالات جو کہ صقلیہ اور اطراف مغرب میں تھے تحریر کر کے پھر ان لوگوں کے حالات لکھیں گے جو دولت عباسیہ کی دعوت قبول کر رہے تھے یعنی بنی طولون مصر میں اور [illegible] اور [illegible] طبرستان میں اور

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیکھتے سلطنت وحکومت کرتے رہے۔ مسعودی کا بھی یہی خیال ہے کہ شداد بن عاد کے بعد بادشاہ ہوا اور ملک شام و یمن و عراق کو اس نے فتح کیا۔

باغ ارم: علامہ زمخشری اسی شداد ابن عاد کی نسبت تحریر کرتا ہے کہ اس نے صحرائے عدن میں [illegible] ارم [illegible] بنوایا [illegible] جس میں سونے چاندی کی اینٹیں اور یاقوت و زبرجد کے ستون تھے اور اس کا قصہ اس طرح بیان کیا ہے کہ شداد نے [illegible] ایک روز اس نے خدا کے نبی سے جنت کی تعریف سن کے کہا [illegible] کے عوض اللہ تعالیٰ مجھے جنت دے گا۔ شداد نے کہا "میں خود ایسی جنت بنا سکتا ہوں مجھے تیرے اللہ کی جنت کی ضرورت نہیں ہے" شداد نے یہ باغ صحرائے عدن میں [illegible] بنوایا۔ [illegible] سے روایت کرتا ہے کہ باغ ارم کا بانی ارم بن شداد ابن عاد ہے۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ صحرائے عدن میں نہ تو کوئی عمارت ہے نہ ارم نام کا کوئی باغ ہے۔ یہ سب بے اصل خرافات قصے ہیں اور ضعیف مفسرین کی من مانی اور دل بہلانے کی باتیں ہیں اور [illegible] قول باری تعالیٰ بعاد ارم ذات العماد [illegible] سے قبیلہ ارم مراد ہے نہ کہ شہر یا باغ۔

مسعودی نے لکھا ہے کہ [illegible] حکومت [illegible] کی۔ اس کے بعد [illegible] حکمران ہوا [illegible] بن عاد ثانی کا ایک بادشاہ تھا جس نے [illegible] ایک مکان بنایا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نعیم ابن ہزال ابن ہزیل ابن عتیل ابن صد ابن عاد اور [illegible] اور مرثد بن سعد اور لقمان بن عاد۔ ان میں سے دو مسلمان اور باقی سب کافر اور بت پرست تھے۔ مکہ کی طرف روانہ کیا۔ جب یہ وفد یہاں پہنچ گئے اور معاویہ بن بکر کے مکان پر مقیم ہوئے معاویہ بن بکر [illegible] ہم مذہب تھا اس نے مہمان داری کے [illegible] ٹھہرا [illegible] جب سفر کی تھکان دور ہو جائے تو اس وقت اطمینان سے حاضر ہو کر [illegible] دعا کریں۔ ان لوگوں نے [illegible] سے قبول کر لیا۔

[illegible] ہوا کہ یہ لوگ دعوت و رقص و سرود میں ایسے [illegible] اپنی [illegible] ذکر [illegible] سے [illegible] جب ان لوگوں کا [illegible] تھا اور یہ بھول گئے کہ ہم کس کام کے لئے آئے تھے انہوں نے [illegible] یہ اشعار [illegible] سے [illegible] ہوئے اور اپنی غفلت اور خود فراموشی پر نادم ہوئے۔

مرثد بن سعد نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ [illegible] ایمان لاؤ گے [illegible] نجات [illegible] مرثد کے ساتھیوں نے [illegible] ایک سرخ دوسرا سفید تیسرا سیاہ [illegible] ان کے [illegible] سرخ ابر کا حال [illegible] معلوم [illegible] باقی رہا [illegible] پانی کا [illegible] ان لوگوں نے سیاہ ابر کی خواہش کی [illegible] مرثد کے [illegible] باقی رہے گی۔

یہ [illegible] وقت قوم عاد کے قریب پہنچا [illegible] سمجھ گئے کہ یہ عذاب الٰہی ہے اور قوم عاد [illegible] سمجھی کہ یہ ابر باراں ہے۔ [illegible] خوشی خوشی اس کی طرف دوڑے۔ [illegible] لوگوں سے [illegible] بل هو ما استعجلتم به ريح فيها عذاب أليم (احقاف ۲۴) بلکہ [illegible] جس کی تم جلدی کرتے تھے یہ ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے [illegible] قوم عاد نے [illegible] جب [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible] یہ اشعار [illegible] ہیں۔

[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

[illegible]

پہاڑ پایا۔ اپنی قوت اور طاقت پر اپنے [illegible] ہو کر کہا کہ [illegible] کی امیدوں سے [illegible] کی باقی تھی اللہ تعالیٰ نے [illegible] سے [illegible] اللہ [illegible] عمرو بن عاد [illegible] بعض تابعین نے ہود کا سلسلۂ نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ ہود [illegible] کے بیٹے تھے اور [illegible] شالخ ارفخشد ابن سام کے بیٹے تھے

یعرب بن قحطان ایک مدت تک یہی قوم عرب الاقحاح تخت نشین حکومت و سلطنت رہی۔ ان پر یعرب بن قحطان غالب آیا اور یہ قوم حضرموت کے پہاڑوں میں جا چھپی اور ان کا خاتمہ ہو گیا۔ صاحب تاریخ [illegible] نے لکھا ہے کہ ان کا بادشاہ [illegible] یعرب بن قحطان سے [illegible] جب [illegible] تو [illegible] میں تھا [illegible] از قبل [illegible] علیہ السلام قوم عاد کے [illegible] عرب [illegible] میں مبعوث ہوئے تھے اور عرب قوم عاد نے [illegible] ختم ہو گئے [illegible] وقت غالب آیا تھا۔ [illegible] نے لکھا ہے کہ قوم عاد [illegible] بن [illegible] سعد [illegible] اور ان کے [illegible] بادشاہ بھی تھے [illegible]۔

یعرب کا بیٹا [illegible] جام کا بیٹا [illegible] سے [illegible] تھا۔ [illegible] ان کا [illegible] تھا۔ [illegible] کے [illegible] عرب [illegible] ایک [illegible] تھا [illegible] یعرب بن [illegible] تھا۔

....

وفد قوم عاد

آندھی چلنے کا [illegible] ہے

[illegible] نے [illegible] کا قوم [illegible] لیکن جناب [illegible] یہ خیال تھا ان کے [illegible] تھے [illegible] جیسا کہ [illegible]
فی عاد اذ ارسلنا علیہم الریح العقیم ما تذر من شیء اتت علیہ الا جعلتہ کالرمیم (الذاریات ۴۲،۴۱) اور قوم عاد میں [illegible] سے [illegible] ہوتا ہے۔

[illegible] ایمان لائے تھے [illegible] جواب دیا [illegible] قوم کی ہلاکت کے بعد [illegible] ایک [illegible] ان کو [illegible] پہاڑ [illegible] بیٹھ رہا۔

عبد ضخم: عبد ضخم ارض طائف میں رہتے تھے۔ یہ لوگ ان ہی دنوں کے ساتھ ہلاک ہوئے جو کفر و الحاد میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کی عمریں بہت لمبی ہوتی تھیں۔ قد و قامت اور جسامت میں بے مثل تھے۔ سب سے پہلے جس نے عربی خط لکھا تھا وہ بنی عبد ضخم کا ایک آدمی تھا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوم عاد اور حضرت ہودؑ کا شجرۂ نسب

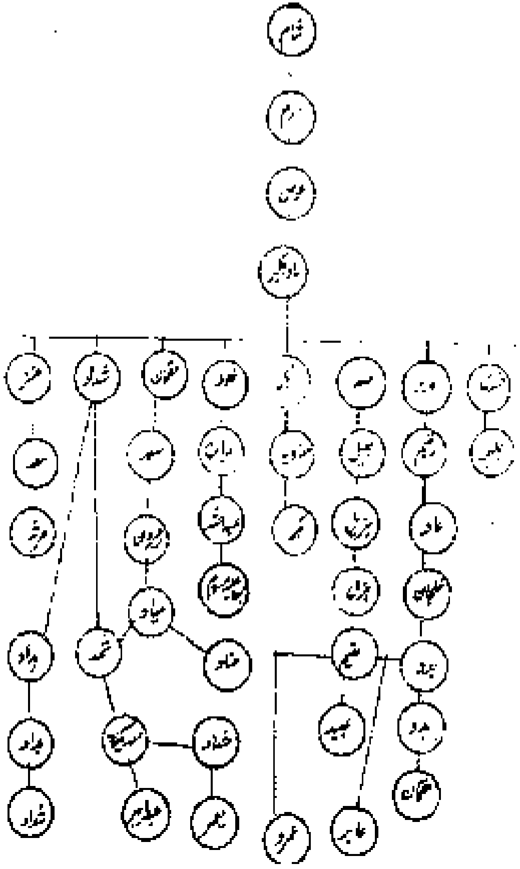
سام
ارم
عوص
عاد اکبر
شداد
لقمان
شداد

باب : ۳

ثمود

حضرت صالحؑ: ثمود ابن کاثر (یا جاثر) ابن ارم مقام حجر اور وادی القریٰ میں حجاز و شام کے درمیان رہتا تھا۔ یہ بھی عرب عاربہ کے ایک بہت بڑے قبیلہ کا مورث اعلیٰ ہے۔ اس کا قبیلہ اسی کے نام سے مشہور ہے۔ صالحؑ اسی گروہ کی طرف

گئے۔ صالحؑ نہایت حلیم منکسر المزاج تھے۔ آپ کا رنگ سرخ سفیدی کی طرف مائل، بال بالکل سیدھے [illegible] ظاہر ہوتا تھا۔ ننگے پاؤں چلا کرتے تھے، مکان کوئی نہیں بنایا، عمر بھر مسجد ہی میں شب باش رہتے تھے۔ جب آپ ثمود میں پہنچے اور منصب نبوت سے سرفراز فرمائے گئے اور ان کو غیر اللہ کی پرستش سے ممانعت کرنے لگے اور توحید اور اللہ کی عبادت کی طرف رہنمائی کرنے لگے تو ان لوگوں نے کہا: وانا لفی شک مما تدعونا الیہ مریب (ہود: ۶۲) "اور ہم تحقیق اس امر میں شک میں ہیں جس چیز کی تم ہم کو دعوت دیتے ہو" [illegible] اپنے خداؤں (بتوں) کی پرستش نہ چھوڑیں گے۔ ایک زمانہ تک وعظ و پند کرتے رہے [illegible] چند آدمیوں کے جو ان کی قوم میں سے تھے اور کوئی ایمان نہ لایا۔ سب کے سب بدستور اپنے کفر پر جمے رہے۔ [illegible] کہنے لگے کہ اگر تم نبی برحق ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ۔ صالحؑ نے کہا کیا چاہتے ہو؟ ثمود نے کہا "اس پہاڑ سے ایک اونٹنی پیدا ہو اور اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی ہو [illegible]"۔

جناب موصوف نے دعا کی، اسی وقت پہاڑ سے ایک آواز نکلی، اس کے بعد ایک پتھر کا ٹکڑا اس سے جدا ہوا اور ناقہ نکل آئی۔ [illegible] کہ پتھر سے اونٹنی کا پیدا ہونا بالکل خلاف عقل ہے۔ صالحؑ پیغمبر نہیں بلکہ بہت بڑے ساحر ہیں۔ [illegible] آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے [illegible] اونٹنی [illegible] بچے کے ساتھ [illegible] صالحؑ [illegible] پہاڑ سے پیدا ہو گیا [illegible] صالحؑ نے ہماری آنکھوں پر جادو کر دیا ہے۔

ان لوگوں کی یہ باتیں ختم نہ ہونے پائی تھیں کہ اونٹنی بچے کے ساتھ اس چشمہ پر آئی جو [illegible] کے قبضہ میں تھا اور سارا پانی پی گئی [illegible] صالحؑ سے [illegible] صالحؑ نے فرمایا کہ ایک روز اس چشمہ سے تم پانی پیو اور ایک روز اونٹنی پیے۔ [illegible] جب تک یہ [illegible] پانی سے [illegible] لہا شرب ولکم شرب یوم معلوم (الشعراء) [illegible] اونٹنی کی طرف [illegible] تکلیف نہ پہنچے۔

یوسف سے یعقوب نے کہا تھا: لا تقصص رؤیاک علی اخوتک (یوسف: ۵) "اپنے خواب کا حال اپنے بھائیوں سے نہ کہنا" یوسف کے بھائیوں نے کہا تھا: والقوہ فی غیابت الجب (یوسف: ۱۰) "تم اسے کسی اندھے کنویں میں ڈال دو" [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مبعوث ہوئے تھے۔ چونکہ یہ لوگ بھی اپنے معاصرین کی طرح عرب العاربہ (دیکھو مقدمہ) [illegible] (؟) [illegible] تھے۔ یہ لوگ [illegible] بڑے بڑے عالیشان مکانات بنا کر رہتے تھے۔ [illegible] یہ خاندان آباد تھا [illegible] دولت [illegible] قوت حکومت سب کچھ ان کو [illegible] الحجر میں سوائے ایک چشمہ کے اور دوسرا کوئی چشمہ تھا۔ سب سے پہلے ان کی قوم میں جس نے اپنی بادشاہت [illegible] سب سے مشہور [illegible] ان کے بعد [illegible] صدیوں تک [illegible] حکومت کی۔ ان کے بعد [illegible] بن عمرو [illegible] بادشاہ ہوا [illegible] صدیوں تک سلطنت کرتا رہا۔ اس کے عہد حکومت میں حضرت صالح [illegible] ان [illegible] مبعوث ہوئے تھے۔

بقایائے قوم ثمود [illegible] ثمود [illegible] بادشاہوں [illegible] ان کی حکومت [illegible] جب [illegible] عرب [illegible] اور [illegible] مورخین [illegible] اصحاب الرس [illegible] اصحاب الرس [illegible] قوم [illegible] بیان [illegible] ثمود [illegible] حجاج بن یوسف [illegible] قوم [illegible] اولاد [illegible] صالح علیہ السلام [illegible] معلوم ہوتی ہے [illegible] درمیان [illegible] واقع ہوا۔

طسم و جدیس [illegible] روایت [illegible] بیان [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] طبری [illegible] ہشام بن محمد [illegible] بن اسحاق [illegible] جدیس [illegible] دونوں [illegible] رہتے تھے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

کیا جاتا تھا۔

بنی طسم کا قتل عام: بنی طسم میں ایک بادشاہ عملیق نامی تھا اور اسی کو عملوق بھی کہتے تھے۔ وہ بنی جدیس کو بہت ذلیل و خوار سمجھتا تھا۔ چھوٹی بڑی کسی کو بھی عزت کی نظر سے نہ دیکھتا تھا۔ اس کے ظلم اور تشدد کی کوئی انتہا نہ تھی اس نے ان کو اس قدر ذلیل و خوار کر رکھا تھا کہ بنی جدیس کی کوئی باکرہ عورت اپنے شوہر کے پاس اس وقت تک نہ جا سکتی تھی۔ جب تک عملوق اس سے خلوت نہ کر لیتا تھا ایک مدت تک یہی دستور جاری رہا۔ کچھ عرصہ بعد عفیرہ بنت عفار بن جدیس کی شادی ہوئی۔ عملوق نے حسب دستور سابق اس کو روک لیا۔ اس کا بھائی اسود بن غفار اس امر سے بہت جھلایا اور روسائے جدیس کو ایک خاص جلسہ میں جمع کر کے کہنے لگا کہ تم لوگوں کو کچھ شرم نہیں آتی اس قدر ذلت اور رسوائی کیسے ہی پسند کر لیں گے تم میرا کہا مانو تو میں تمہیں اس ذلت سے نکال کر عزت کے خوش نما باغ کی سیر کراؤں۔ حاضرین نے کہا کہ اس کی کیا صورت ہوگی۔ اسود نے کہا عملوق کی اس کی قوم کے ساتھ دعوت کرو اور جب وہ کھانے میں مصروف ہوں تو ان کو نیست و نابود کر دو۔ سب نے اس امر پر اتفاق کر لیا اور جب عملوق اپنی قوم کے ساتھ کھانے میں مصروف ہوا۔ اسود نے حملہ کر کے عملوق کو قتل کر ڈالا اور باقی سب کو روسائے بنی جدیس نے نیست و نابود کر دیا۔

رباح بن مرہ کا بنی جدیس پر حملہ: ان میں سے صرف رباح بن مرہ بن طسم خدا جانے کس طرح اس واقعہ سے بچ کر حسان بن تبع کے پاس چلا گیا۔ اس نے اس کا خوشی کے ساتھ استقبال کیا اور اس کی اعانت کی غرض سے بنی حمیر کو لے کر یمامہ کی طرف روانہ ہوا۔ اثناء راہ میں رباح بن مرہ نے کہا کہ میری ایک بہن یمامہ نامی بنی جدیس میں بیاہی ہے اس سے زیادہ دور تک دنیا میں کوئی دیکھ نہیں سکتا۔ وہ تین مرحلے سے سوار کو دیکھ سکتی ہے۔ مجھے اس امر کا اندیشہ ہے کہ کہیں تم لوگوں کو وہ دیکھ نہ لے مناسب ہے کہ ہر شخص ایک درخت کاٹ کر اپنے اپنے ہاتھوں میں لے کر یمامہ کی طرف چلے لیکن اس کے باوجود یمامہ نے دیکھ لیا اور بنی جدیس سے کہنے لگی کہ تمہاری طرف حمیری آ رہے ہیں۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ بہت سے آدمی اپنے اپنے ہاتھوں میں درخت لئے ہوئے ان کے پیچھے آ رہے ہیں۔

بنی جدیس کی تباہی: بنی جدیس نے اس امر کو خلاف عقل سمجھ کر نہ تو اپنی حفاظت کا کچھ انتظام کیا اور نہ مقابلہ کی تیاری کی۔ اس کے دوسرے روز تبع یعنی حسان بن تبع اپنے لشکر کے ساتھ بنی جدیس کے سر پر پہنچ گیا اور بہت سخت خونریزی کے ساتھ ان کو نیست و نابود کر دیا اور ان کے قلعوں اور مکانات کو بھی ویران کر دیا۔ بنی جدیس سے اکیلا اسود بن غفار طے کے پہاڑوں کی طرف بھاگ کر چلا گیا۔ لڑائی کے ختم ہونے کے بعد تبع نے یمامہ کو بلوا کر اس کی آنکھیں نکلوا لیں۔ اس شہر کا نام پہلے "جو" تھا اس واقعہ کے بعد یمامہ کے نام سے مشہور ہوا۔ طبری نے اور مورخین سے روایت کیا ہے کہ جس تبع نے بنی جدیس سے مقابلہ کیا تھا وہ حسان کا بیٹا تبع تبان اسعد ابو کرب بن ملکی کرب تھا ہم اس کے حالات ملوک یمن کے سلسلہ میں بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور بعضوں نے یہ بیان کیا ہے کہ جس وقت حسان بن تبع بنی حمیر کے ساتھ یمامہ کی طرف روانہ ہوا تو اس نے مقدمۃ الجیش کا افسر عبد کلال بن مثوب بن حجر بن ذی رعین کو مقرر کیا۔ رباح بن مرہ نے اپنی بہن کا قصہ اسی عبد کلال سے بیان کیا تھا اور اس کی بہن کا اصلی نام زرقا تھا اسی کو زرقاء یمامہ بھی کہا کرتے تھے۔

شجرۂ نسب قوم ثمود و صالح ؑ

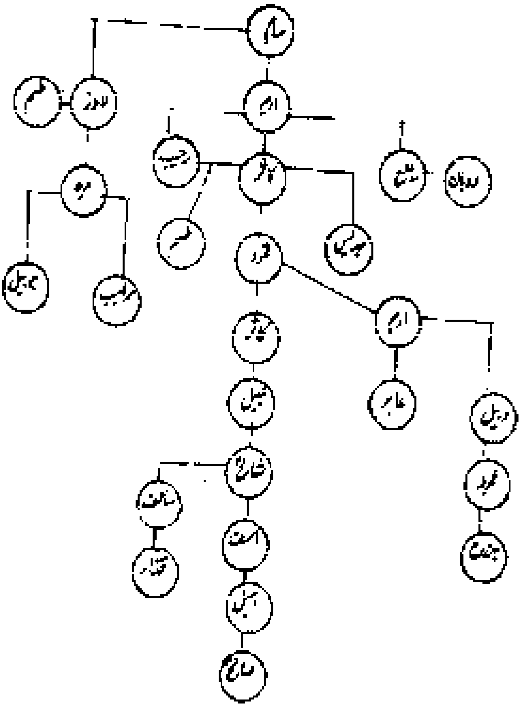
سام
لاوذ
طسم
ارم
جدیس
جاثر
ثمود
ارم
عابر
جندع
سالف
قدار
صالح

باب : ۴

عمالقہ

عمالقہ کا نسب: عمالقہ عملیق بن لاوذ کی اولاد سے ہیں۔ [illegible] اور جماعت میں ان لوگوں کا تفصیلاً ذکر کیا جاتا ہے۔ طبری نے لکھا ہے کہ عملیق پدر عمالقہ ہے جس کے قبائل مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اہلِ مشرق و اہلِ عمان و بحرین و حجاز و مصر میں فراعنہ و شام میں جبابرہ جن کو کنعانی کہتے ہیں انہی کی نسل سے ہیں۔ [illegible] اور عمان اور مدینہ میں جو لوگ ان میں سے رہتے تھے ان کو [illegible] کہتے تھے۔ [illegible] سے مدینہ میں [illegible] سعد بن [illegible] ارقم [illegible] بنی اسرائیل [illegible] حجاز میں بنی ارقم [illegible] کہے جاتے ہیں [illegible] رہتے تھے اور ان کے بادشاہ کا نام ارقم تھا اور طائف میں بنی عبد ضخم [illegible] رہتا تھا۔

بنی اسرائیل کی فتوحات: علامہ ابن خلدون لکھتا ہے کہ میں نے [illegible] کی کتب [illegible] میں تاریخ کی کتابیں دیکھی ہیں جن سے یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ عمالقہ کا مقام تیماء (ارض حجاز) میں قیام رہا۔ اس وقت سے جب یہ بنی اسرائیل کے ہاتھوں شکست کھا چکے ہیں۔ پہلے آئے تھے یہاں [illegible] حجاز میں آئے اور [illegible] ہے اکثر جن کی قسمت میں [illegible] ایمان لانے اور حکومت و دولت کے ساتھ زندگی گزارتے رہے۔ یہاں تک کہ سمیدع بن ہوبر [illegible] بادشاہ ہوا [illegible] جرہم نے جو کہ قحطان کے قبیلہ سے تھے۔ عمالقہ کو حرم سے نکال دیا۔ ان لوگوں میں سے بنی [illegible] مدینہ میں پائے [illegible] عملیق کی قوم پیدا ہوئے اور [illegible] حکومت [illegible] آخری سمیدع [illegible] بادشاہ تھا [illegible] یوشع نے قتل کیا تھا جو بنی اسرائیل نے موسیٰ کے بعد ملک شام پر حملہ کیا تھا۔ عمالقہ پر یوشع اور بنی اسرائیل نے اس مقام پر بہت بڑی لڑائیاں [illegible] کہ عمالقہ پر یوشع غالب آئے اور [illegible] پر قبضہ کر لیا جو کہ بیت المقدس کے قریب ہے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل نے ملک حجاز [illegible] عمالقہ سے [illegible] یثرب اور اس کے پاس اور خیبر وغیرہ پر قبضہ کر لیا [illegible] اور مقام [illegible] حجاز [illegible] انہی لوگوں میں سے ہیں۔

عمالقہ کا مصر پر قبضہ: اس کے بعد ان کی حکومت [illegible] سمیدع [illegible] شام اور جزیرہ کا حکمران تھا۔ اس کے بعد [illegible] حسان [illegible] عمرو [illegible] طرف [illegible] حکومت کرتے رہے [illegible] عمرو [illegible] طرف [illegible] جزیرۃ العرب سے [illegible] کامیاب ہوا اور عمرو [illegible] طرف گرفتار [illegible]

کے بار حیات سے معطل ہو گیا [illegible] جیسا کہ لوگ گمان کرتے ہیں حالانکہ مصر پر عمالقہ اس وقت سے قابض ہو گئے تھے جب کہ [illegible] بادشاہ نے عمالقہ کے کسی بادشاہ سے جو کہ ان دنوں شام میں رہتا تھا اور اس کا نام ولید بن دومع تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام ریان بن اراشہ بن فاران بن عمرو بن عملاق تھا۔ [illegible] مدد کا خواستگار ہوا اور وہ عظیم لشکر لے کر مصر آ گیا اور [illegible] سے نکال دیا تھا۔

عمالقہ کا زوال جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں [illegible] اس وقت سے مصر کے بادشاہ [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] ابراہیم کا فرعون سنان ابن علوان ابن عبید ابن عویج ابن عملیق اور یوسف کا فرعون ریان ابن ولید ابن ثرون اور موسیٰ کا فرعون ولید ابن مصعب بن ابی اھون [illegible] تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ فرعون موسیٰ قابوس بن مصعب [illegible] تھا [illegible] فاران تھا [illegible] ریان ابن ولید کے بعد [illegible] انتہی۔ کلام ابن جرجانی [illegible] ولید بن مصعب کی نسبت [illegible] فرعون مصر [illegible] تھا [illegible] خلافت [illegible] اس کے بعد [illegible] انقلاب [illegible] موسیٰ کا تعاقب کیا [illegible] جیسا کہ ہم آئندہ [illegible] عمالقہ شام کی جہت [illegible] ابن اسحاق [illegible] طبری نے عمالقہ [illegible] بنی اسرائیل نے [illegible] صحیح نہیں ہے۔

آل امیم [illegible] وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے پتھروں کے ٹکڑوں سے مکان بنایا تھا اور اس کی چھت لکڑیوں سے تیار کی تھی [illegible] فارس کے بعض [illegible] صاحب یہ خیال کرتے تھے کہ [illegible] یہ قول بالکل ناقابل اعتبار اور غیر صحیح ہے [illegible] کے درمیانی علاقے میں [illegible] مصر سے ہلاک کیا۔ واللہ اعلم

شجرہ نسب عمالقہ

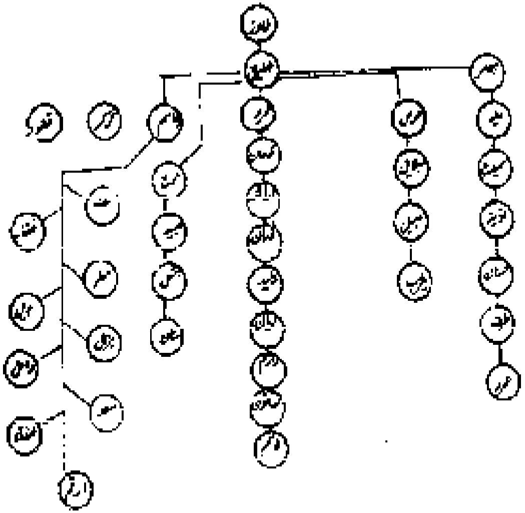

حضرت شعیب: [illegible] مدین [illegible] بن نابت [illegible] محقق لکھتے ہیں ان کے [illegible] [illegible] تھے [illegible] ان کی طرف شعیب نبی بن [illegible] ان کو ان لوگوں نے [illegible] سے [illegible] انجام [illegible] اور [illegible] کی طرح [illegible] ہلاک ہو گئے۔

([illegible] شعیب کا [illegible] تھا۔ [illegible] بعضوں نے [illegible] کے [illegible] نام [illegible] ہے [illegible] ابراہیم [illegible] کیا ہے شعیب ان لوگوں میں سے [illegible] ابراہیم [illegible] ہجرت کر کے چلے گئے تھے۔ علامہ ابن اثیر [illegible] شعیب [illegible] روایت [illegible] ایک ہی خاندان سے [illegible] ہم اپنے [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] شعیب [illegible]

سے ہیں۔ جیسے کہ علامہ ابن خلدون نے [illegible] کہ ایک مقام پر [illegible] شعیب [illegible] و نسب [illegible] بن [illegible] بن [illegible] بن [illegible] مدین (دوسرا شعیب [illegible]) [illegible] مدین کے [illegible] ذکر کیا ہے۔

شعیب [illegible] خطیب [illegible] حق باتوں کے کہنے میں [illegible] کامل ہے [illegible] تھے [illegible] آپ کے علاوہ [illegible] کے باوجود [illegible] نہیں رہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کا یہ قول ﴿وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا﴾ (ھود ۹۱) "اور ہم تم کو اپنے میں ضعیف [illegible] دیکھتے ہیں" [illegible] کلام پاک میں ذکر کیا ہے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم شعیب کا ذکر [illegible] کے وقت ان کے [illegible] فصیح [illegible] تھے [illegible] فرمایا کرتے تھے (ذاک خطیب الانبیاء) "یہ نبیوں کے خطیب ہیں"۔ تاریخی کتب کی ورق گردانی سے یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ شعیب علیہ السلام اہل مدین اور اصحاب ایکہ اور اہل الرس کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ پہلے دو یعنی اہل مدین اور اصحاب ایکہ کا ذکر کلام مجید میں [illegible] گیا ہے کہ آپ ان کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔

باقی رہے اصحاب الرس ان کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے لیکن اس سے یہ بات نہیں [illegible] کہ آپ موصوف ان کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ البتہ تاریخی کتابوں [illegible] سے یہ [illegible] ہوتا ہے کہ شعیب اصحاب الرس کی طرف بھی بھیجے گئے تھے۔ چنانچہ علامہ ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں ایک مقام پر لکھا ہے: (و بعث الیھم نبی منھم اسمہ شعیب) "ان کی طرف ان ہی میں سے ایک نبی [illegible] شعیب [illegible] بھیجے گئے تھے"۔

اہل مدین اور اصحاب [illegible] کی طرف زیادہ مائل تھے [illegible] لینے کے وقت زیادہ لیتے اور دیتے وقت کم دیتے تھے۔ اس کے علاوہ [illegible] کیا کرتے تھے۔ راستوں پر بیٹھ جاتے تھے لوگوں کو شعیب کے پاس آنے جانے سے روکتے تھے اور جو لوگ ایمان لاتے تھے انہیں تنگ کرتے تھے۔ جب ان لوگوں کی شرارت سے شعیب نے [illegible] وعظ و نصیحت [illegible] آپ کی طرف [illegible] تو [illegible] شعیب کے پاس آئے اور دھمکی دی: ﴿لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا﴾ (الاعراف ۸۸) "اے شعیب ہم تم کو اور ان لوگوں کو جو تمہارے ساتھ ایمان لائے ہیں [illegible] اپنے گاؤں سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب میں پھر آجاؤ"۔

شعیب [illegible] کا [illegible] اس وقت [illegible] نے یہ کہا اور [illegible] ﴿وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ﴾ (ھود ۹۱) "اگر تمہارے [illegible] نہ ہوتے تو ہم تم کو [illegible]" ﴿وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ﴾ "اور تم ہم پر کچھ غالب نہیں ہو"۔ [illegible] قوم پر عذاب [illegible] سے شعیب اور ان لوگوں کے علاوہ جو آپ پر ایمان لائے تھے کوئی جانبر نہ ہوا۔

[illegible] ﴿فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ﴾ (الشعراء ۱۸۹) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] گرمی اور تمازت اس قدر [illegible] کہ سب [illegible] گھروں سے گھبرا کر باہر نکلے۔ [illegible] فاصلے پر ایک ابر [illegible] ان کی طرف [illegible] جب [illegible] آفتاب کی تمازت سے ان کو [illegible] محسوس ہونے لگی [illegible] اپنی قوم کو بلایا۔ تمام لوگ [illegible] کے نیچے [illegible] آگ [illegible] سب کے سب [illegible] جل کر خاک ہو گئے [illegible] مدین (جو [illegible]) [illegible]

[illegible]

جرہم کی ولایت مکہ [illegible]

[illegible] کی حکومت [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

اور یشرح بن جذیمہ بن منتم اور عمرو بن یشرح ان کے بعد صاحبان معروف بہ قیر یکے بعد دیگرے حسب ترتیب مذکور حکومت کرتے رہے اور صاحبان کے زمانہ حکومت میں حبشہ یمن پر غالب آ گئے۔

بنی جرہم کے متعلق روایت: جرہم کی بابت علامہ ابن سعید کی روایت بہ ثبوت رسیدہ ہے کہ جرہم کا ایک گروہ عاد کے زمانہ میں گزرا ہے جسے علماء نسب عرب عاربہ میں سے شمار کرتے ہیں اور یہ جرہم جو یمن میں رہتا اور قحطان ابن عابر کا لڑکا تھا اسے عرب بن قحطان نے اپنے زمانہ حکومت میں حجاز کا حاکم مقرر کیا اس کے بعد عبد یالیل اس کا لڑکا اس کے بعد ابو المدان بن جرہم اور ثعلبہ بن عبد المدان اور عبدالمسیح ابن ثعلبہ اور مضاض ابن عبدالمسیح اور حرث یکے بعد دیگرے حسب ترتیب مذکور والی حجاز ہوتے رہے۔ ان لوگوں کے بعد جرہم بن عبد یالیل ان کے بعد ان کا لڑکا عمرو ابن الحرث بعد اس کے بشیر ابن الحرث اس کا بھائی اور مضاض بن عمرو بن مضاض حاکم حجاز ہوئے۔ اسماعیل علیہ السلام نے جو کہ عرب کے تیسرے گروہ کے مورث اعلیٰ ہیں۔ جرہم والوں میں نشو و نما پائی تھی اور انہیں کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ اسی قبیلہ میں آپ کی شادی ہوئی تھی۔

آل سبا

اولاد سبا قبائل سابق کی طرح نہ ختم ہوئی نہ ان کی یادگار نسل میں پائی جاتی ہیں اور دنیا۔ دوسرے طبقہ کی باقی ماندہ چلتی پھرتی تصویریں ہیں۔ کسی نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سبا کی نسبت دریافت کیا تھا کہ وہ مرد تھا یا عورت یا کسی زمین کے ٹکڑے کا نام ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ سبا ایک شخص تھا جس کے دس لڑکے ہوئے تھے۔ منجملہ ان کے چھ یعنی مذحج کندہ ازد و اشعر و انمار حمیر یمن میں سکونت پذیر رہے اور چار یعنی لخم جذام عاملہ غسان شام میں مقیم ہوئے۔

باب: (۵)

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کلدان اور عربی زبان [illegible] طوفان سے پہلے [illegible] تک [illegible] [illegible] [illegible] طوفان [illegible]

حضرت ابراہیمؑ کا نسب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حضرت ابراہیمؑ سے متعلق توریت کی روایت توریت میں [illegible] [illegible] [illegible] کے وقت [illegible] (۵۳) [illegible] طوفان کے [illegible] بعد [illegible]

ارفخشد کی عمر پینتیس سال کی ہوئی تو شالخ پیدا ہوا۔ شالخ کی عمر تیس برس کی تھی کہ عابر پیدا ہوا اور چونتیس برس کی عمر میں عابر سے فالغ اور فالغ کی عمر تیس برس کی تھی کہ ارغو اور ارغو کی بتیس برس کی عمر میں شاروغ اور شاروغ کی تیس برس کی عمر میں ناحور اور ناحور کی انتیس برس کی عمر میں تارح پیدا ہوا اور اس وقت تارح کی عمر پچھتر (۷۵) برس کی ہوئی جناب ابراہیم پیدا ہوئے۔ اس حساب سے توریت کے مطابق ولادت ابراہیم تک دو سو بانوے برس ہوتے ہیں اور نوح طوفان کے بعد تین سو پچاس برس زندہ رہے تو نوح کے انتقال کے وقت ابراہیم اٹھاون برس کے تھے اور آپ نے اپنے جد اعلیٰ کا زمانہ پایا ہے۔ بعض مؤرخین کا بیان ہے کہ ابراہیم تمام اولاد آدم کے طوفان کے بعد ہوئے ہیں جد اعلیٰ ہیں۔ اس اعتبار سے جناب موصوف تیسرے جد ہیں نوح اور آدم علیہ السلام کے بعد قرار پائے۔

شہر بابل کی تعمیر علامہ ابن سعید کتاب البدء سے نقل کرتا ہے کہ بیہقی نے لکھا ہے: عام اولاد نوح سے پہلے بادشاہت کی اور حکومت و سلطنت کی بنیاد ڈالی وہ کنعان بن کوش ابن حام بن نوح تھا۔ یہ علوم نجوم کی تعلیم کی وجہ سے کسی زمانہ میں اپنی جائے ولادت شام سے زمین کے اس حصہ کی طرف چلا آیا جس کو اب عراق میں بابل کہتے ہیں اور یہ شہر تھا۔ اس نے عراق میں بابل کو آباد کیا۔ اس کے بعد نمرود بن کنعان کا لڑکا تخت حکومت پر بیٹھا۔ یہ بہت بڑا عظیم الشان بادشاہ ہوا اس نے تمام معمورہ عالم پر قبضہ کر لیا۔ اس کی عمر چھ سو برس سے زیادہ ہوئی۔ یہی نمرود عالم میں سب سے پہلا شخص ہے کہ جس نے تاج بنوا کر تیار کر لیا تھا اس کی دیکھا دیکھی تمام بادشاہوں اور اولاد سام بھی اس مذہب کی طرف مائل ہو گئی تھی۔

عابر بن شالخ اور نمرود کی جنگ سام بن نوح دجلہ کے مشرقی جانب مقیم ہوا۔ یہ اپنے باپ کا جانشین اور ولی تھا۔ اس کے بعد ارفخشد بن سام اس کا قائم مقام ہوا۔ ارفخشد روشن ضمیر کہے جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑا عابد و زاہد و متقی تھا۔ اس کے بعد شالخ ابن ارفخشد اس کا جانشین ہوا اور ایک مدت دراز تک زندہ رہا۔ اس کے بعد عابر بن شالخ اس کی قائم مقامی پر مامور ہوا۔ جس عہد میں انہوں نے نمرود سے مقابلہ کیا لیکن نمرود اس پر غالب آیا اور اسے جزیرہ سے نکال دیا۔ عابر اپنے ساتھیوں کے ساتھ جزیرہ کی طرف جو فرات اور دجلہ کے درمیان واقع ہے چلا آیا۔

آل عابر بن شالخ عابر کے بعد فالغ بن عابر کی حکومت جزیرہ میں قائم ہوئی۔ اس کے بعد فالغ ابن عابر اس کا وارث و جانشین ہوا۔ یہ وہی ہے جس نے اولاد نوح پر ملک کو تقسیم کیا تھا۔ اسی کے زمانہ میں نمرود نے بابل میں ایک برج بنوایا جس کا ذکر صحف پارسی میں آیا ہے۔ فالغ کے بعد بقول اکثر مؤرخین اس کا لڑکا ملکان جانشین ہوا۔ اس کے زمانہ میں نبطی اور جرامقہ اس خاندان پر غالب آئے اور بابل میں اپنے مذہب صابیت کا سکہ جمایا۔ ملکان اسی حالت میں ایک لڑکا جس کا نام جعفر کہا جاتا ہے چھوڑ کر انتقال کر گیا۔ باقی رہا ارغو ابن فالغ وہ اس واقعہ کے بعد کلواذی کی طرف چلا آیا اور وہیں اس نے اپنے بیٹے کو چھوڑا۔ کہتے ہیں نبطیوں کا مذہب اختیار کیا اور انہی میں اپنا نکاح کر لیا۔ اس کی بیوی سے اس کا لڑکا شاروغ ہوا اور شاروغ سے ناحور اور ناحور سے تارح پیدا ہوا۔ تارح ابن ناحور کو آزر کہتے تھے۔ نمرود نے اسے کال نامی اپنے بت خانہ (بیت خانہ) کا داروغہ مقرر کیا اور نمرود جو جرامقہ سے ہے اس کا نام ماش تھا اور کوش ابن حام کا لڑکا تھا۔ انتہی کلام ابن سعید (کلام ابن سعید کا تمام ہوا)

حضرت ابراہیم کی جائے پیدائش تارح جسے آزر کہتے ہیں بروایت توریت اس کے تین لڑکے ابراہیم، ناحور،

[illegible] ابراہیمؑ [illegible]

[illegible] کا حکم دے دیا۔

حضرت ابراہیمؑ کی پیدائش [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے قابل ہوگا۔

اس کے علاوہ [illegible] (الانعام [illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سے پوچھا، باپ دادا سے ان کو ہم پوجتے پایا ہے اسی وجہ سے ہم بھی انہیں پوجتے ہیں۔ ﴿قال لقد كنتم انتم وآباؤكم في ضلال مبين﴾ (الانبیاء: ۵۴) "ابراہیم نے ان کو جواب دیا کہ جب تم لوگ ان بتوں کو خدا سمجھ کر پوجتے ہو تو بے شک تم اور تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی میں تھے"۔ ﴿قالوا اجئتنا بالحق ام انت من اللعبين﴾ (الانبیاء: ۵۵) اور ان بت پرستوں نے ابراہیم سے یہ کہا کہ "تم اور تمہارے آباؤ اجداد کھلی گمراہی میں تھے"۔ یہ سن کر بت پرست کہنے لگے۔ چنانچہ اس خطرہ پر ان لوگوں نے تعجب کیا یا ناراض ہو کر کہنے لگے کہ تم ہمارے پاس سچی بات لے کر آئے ہو یا دل لگی کرتے ہو ﴿قال بل ربكم رب السموت والارض الذي فطرهن وانا على ذلكم من الشهدين﴾ (الانبیاء: ۵۶) "ابراہیم تو تعلیم و ہدایت کے لئے آئے تھے اس وجہ سے ان لوگوں کے اس خیال کو کہ آپ نے مذاق کیا ہے اس طرح رد فرمایا کہ میں تم سے تمسخر نہیں کرتا۔ تمہارا خدا وہی ہے جو تمہارا رب ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں اس بات کا قائل ہوں۔

اس تقریر کے بعد جب ان لوگوں کا تہوار شروع ہونے لگا تو ابراہیم نے ان لوگوں کو یہ کہہ کر ٹال دیا تاکہ ان بتوں کو شکست و نقصان پہنچا سکیں تاکہ ان کے خیالات اور تصورات ٹوٹ جائیں اور ان لوگوں کو یہ خیال پیدا ہو کہ ان بتوں کی بے کسی اور بے حقیقتی ان لوگوں پر ظاہر ہو جائے اور یہ سمجھ جائیں کہ خدا کو چھوڑ کر اپنے بیہودہ خیال سے باز آ جائیں گے۔

چنانچہ جب ان لوگوں کی عید کا دن آیا تو سب لوگ ابراہیم کے پاس گئے اور کہنے لگے "ابراہیم! ہم عید (عید) کی طرف روانہ ہو رہے ہیں تم بھی اپنے خداؤں (بتوں) کا جاہ و جلال دیکھ لو" ابراہیم نے ان لوگوں کو "انی سقیم" "میں بیمار ہوں" کہہ کر ٹال دیا اور جب سب لوگ ابراہیم کے پاس سے عید گاہ روانہ ہو گئے تب ابراہیم نے دل ہی دل میں فرمایا ﴿وتالله لاكيدن اصنامكم بعد ان تولوا مدبرين﴾ (الانبیاء: ۵۷) "اور اللہ کی قسم ہے میں تمہارے بتوں کا علاج کروں گا جب تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے" ان کلمات کو ایک شخص نے ان میں سے سن لیا تھا۔

ابراہیم ان لوگوں کے چلے جانے کے بعد بت خانہ میں گئے جو کہ ایک بڑے دالان میں واقع تھا دیکھا کہ ایک بڑا بت ایک مرصع تخت پر رکھا ہوا تھا اس کے دائیں بائیں طرف چھوٹے بڑے بت ترتیب وار رکھے ہوئے تھے اور سب کے سامنے کھانے دودھ وغیرہ چڑھے ہوئے تھے پہنچ کر آپ نے ان بتوں سے مذاقاً فرمایا ﴿الا تاكلون﴾ (الصفت: ۹۱) "تم لوگ کیوں نہیں کھاتے؟" جب ان کا جواب کچھ نہ ملا تو دوبارہ آپ نے فرمایا ﴿ما لكم لا تنطقون﴾ (الصفت: ۹۲) "تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم بولتے بھی نہیں"۔ جب ان کا کچھ بھی جواب نہ پایا تو آپ ان کے توڑنے کی طرف متوجہ ہوئے جیسے کہ آیت کریمہ ﴿فراغ عليهم ضربا باليمين﴾ (الصفت: ۹۳) "پھر جھپٹ کر ان پر داہنے ہاتھ سے پاش پاش کر دیا" سے مفہوم ہوتا ہے اس بت کے سوا جو سب سے بڑا تھا باقی سب کو توڑ ڈالا اور اسی کے کاندھے پر آپ اپنا تبر رکھ کر چلے آئے۔

جس وقت وہ لوگ عید گاہ سے واپس آئے تو بتوں کو خراب حالت میں پایا کہنے لگے ﴿من فعل هذا بالهتنا انه لمن الظلمين﴾ (الانبیاء: ۵۹) "کس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ ایسا کیا ہے؟ بے شک وہ ظالموں میں سے ہے"۔ ایک نے ان میں سے کہا "کل کو ہم نے ایک جوان کو جسے ابراہیم کہتے ہیں ان بتوں کی برائیاں کرتے ہوئے سنا تھا"۔

---

۱ [illegible] میں ایک [illegible] بت [illegible] تھے [illegible] سامنے [illegible] کھانے رکھ دیئے جاتے تھے [illegible] میں جاتے تھے [illegible] واپس آتے تو [illegible] کھاتے تھے۔

لوگوں نے اس واقعہ سے نمرود کو مطلع کیا۔ اس نے ابراہیمؑ کو ظاہری حجت اور دلیل کے ذریعہ گرفتار کر لینا مناسب سمجھ کر کہا ”اچھا اسے ہمارے سامنے لاؤ تاکہ سب لوگ دیکھیں اس کی شہادت دے سکیں“۔

چنانچہ وہ سب لوگ ابراہیمؑ کے پاس گئے اور انہیں نمرود کے دربار میں گرفتار کر لائے۔ نمرود نے دریافت کیا ﴿ءَأَنتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ﴾ (الانبیاء: ۶۲) ”اے ابراہیمؑ! کیا تو نے ہمارے معبودوں (بتوں) کے ساتھ یہ کام کیا ہے“۔ ابراہیمؑ نے اس کے جواب میں صریحاً انکار نہ کیا بلکہ اشارۃً فرمایا ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ﴾ (الانبیاء: ۶۳) ”بلکہ کیا ہے یہ کام ان کے اس بڑے نے سو ان سے پوچھ لو اگر وہ بولتے ہوں“۔ ابراہیمؑ کے اس خیال کے ظاہر کرنے سے بعض لوگوں کے چہروں پر فکر و تشویش کے آثار نمایاں ہو گئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے ﴿إِنَّكُمْ أَنتُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (الانبیاء: ۶۴) ”بے شک تم ہی بے انصاف والوں میں ہو“۔

پھر چند لمحہ بعد جو شیطان نے ان کی عقل کو آ گھیرا پھر اسی شان کے پردے ڈال رہے تھے ابراہیمؑ سے مخاطب ہو کر کہا ﴿لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَٰؤُلَاءِ يَنطِقُونَ﴾ (الانبیاء: ۶۵) ”بے شک تجھ کو معلوم ہے کہ یہ بولتے نہیں“۔ اسی وجہ سے ان بتوں سے دریافت کرنے کو کہتے ہو۔ پھر ابراہیمؑ کی یہی تو غرض تھی کہ یہی ان کا اعتراف تھا۔ ابراہیمؑ ان لوگوں کی بے جا حالت پر متعجب ہو کر بولے ﴿أَفَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (الانبیاء: ۶۷) ”کیا پھر تم سوائے اللہ کے کسی اور ایسے کو پوجتے ہو جو کہ تم کو نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، تف ہے تم پر اور ان پر جن کی تم عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے، کیا تم نہیں سمجھتے ہو“۔

پھر نمرود ابراہیمؑ سے مخاطب ہو کر بولا ”کیا تم نے اپنے اس رب کو دیکھا ہے جس کی عبادت کرتے ہو اور وہ رب تمہارا کون ہے جس کی طرف تم لوگوں کو بلاتے ہو؟“

ابراہیمؑ ﴿رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ﴾ (البقرہ: ۲۵۸) ”میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے“۔ نمرود ”یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں“۔ ابراہیمؑ یہ سن کر خاموش ہو گئے اور نمرود نے ان دو شخصوں کو طلب کیا جو واجب القتل ہو چکے تھے ان دونوں میں سے ایک کے قتل کا حکم دیا اور دوسرے کی خطا معاف کر کے ابراہیمؑ سے متوجہ ہو کر بولا ”ابراہیمؑ تم نے دیکھا کہ میں نے تمہیں ایک کو مار ڈالا اور ایک کو زندہ کیا۔ کیا اب بھی تم مجھے مرنے اور زندہ کرنے والا نہیں سمجھتے۔ تمہارے رب میں مجھ سے زائد کوئی صفت نہیں ہے وہ بات بتلاؤ جو تمہارے رب میں ہو اور مجھ میں نہ ہو“۔

ابراہیمؑ نے کہا ﴿فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ﴾ (البقرہ: ۲۵۸) ”بے شک اللہ تعالیٰ آفتاب کو مشرق سے طلوع کرتا ہے تم تو مغرب سے نکال لاؤ“۔ نمرود سے اس سوال کا جواب کچھ بن نہ آیا اپنا سا منہ لے کر خاموش ہو گیا اور ابراہیمؑ نمرود کے دربار سے اٹھ کر چلے آئے۔ تب ان لوگوں میں مشورے ہونے لگے۔ بعضوں نے قتل کر دینے کے لئے کہا اور کسی نے قید کرنے کی طرف اشارہ کیا اور کثیر لوگ اس رائے سے متفق ہوئے کہ زندہ بے محابا جلا دیئے جائیں۔ چنانچہ نمرود نے بھی اس رائے سے اتفاق ظاہر کیا اور لکڑیاں جمع کئے جانے کا حکم صادر کیا۔

ہمارے خیال ناقص میں نمرود کی سلطنت میں شاید ایسا کوئی شخص نہ تھا جس نے تمام ایندھن اس قسم کی لکڑیاں جمع نہ کی ہوں۔ اس وجہ سے نہایت قلیل مدت میں بے انتہا لکڑیاں جمع ہو گئیں اور آگ مشتعل کی گئی جس وقت ابراہیمؑ منجنیق میں رکھ کر اس آگ میں

---

[1] بعض روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ میدان میں ایک شخص ابراہیمؑ کے قتل پر مامور کیا گیا تھا لیکن جونہی اس وقت ابراہیمؑ کے قتل کا ارادہ کیا فوراً اللہ تعالیٰ نے زمین میں دھنسا دیا۔ واللہ اعلم

تھے ایک عالم کے بت پرستوں نے مشتعل کیا تھا لائے گئے۔ اس وقت عجیب کیفیت تھی ہوا کے فرشتے (جن جن و انس) کے تمام مخلوق اپنی حالت سے جناب باری میں کہہ رہا تھا: "اگر ابراہیم آگ میں جلا دیئے گئے تو کوئی شخص دنیا میں تیرا نام لینے والا نہ رہ جائے گا تو ہم کو اجازت دے تو ہم ابراہیم کی مدد کریں"۔ جناب باری سے حکم ہوا: ان استغاث بشئ منکم فلینصرہ و ان لم یدع غیری فانا لہ "اگر وہ تم میں سے کسی سے مدد چاہے تو اجازت ہے کہ اس کی مدد کرو اور اگر اس نے میرے سوا کسی دوسرے کو نہ بلایا تو ہم اس کی مدد کو موجود ہیں"۔ اس اجازت کے بعد بعض نے ابراہیم سے کہا: الک حاجۃ "کیا تم کو کچھ ضرورت ہے"۔ لیکن ابراہیم نے صاف یہی جواب دیا: اما الیک فلا "ہاں ہے مگر تم سے نہیں"۔ یہ ایسا جواب تھا جو در حقیقت ابراہیم اور ان کی شان کے موافق تھا۔ کائنات ہوا کے فرشتے جن و انس کے تماشے حیرت و افسوس کی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔

جس وقت ابراہیم آگ کے ڈھیر کے قریب پہنچے تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر جناب باری میں عرض کیا: اللھم انت الواحد فی السماء و انا الواحد فی الارض لیس احد یعبدک غیری حسبی اللہ و نعم الوکیل "اے خدا! تو اکیلا ہے آسمان میں اور تو اکیلا ہے زمین میں کافی ہے مجھ کو اللہ اور وہ بہت ہی اچھا وکیل ہے"۔ پھر آگ کے شعلوں کا آپ کے بدن تک پہنچنا ہی تھا کہ جناب باری سے قلنا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم (انبیاء: ۶۹) "ہم نے کہا اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی والی ہو جا ابراہیم کے لئے"۔ کے خطاب نے آگ کو گلزار بنا دیا۔ جس خدا کی کیا شان ہے۔

حضرت ابن عباس وغیرہ اس امر پر اتفاق ظاہر کرتے ہیں کہ اگر بردا کے بعد سلاما کا لفظ نہ ہوتا تو ابراہیم کو شدت سردی سے ہلاک ہونے کا احتمال تھا یعنی آگ کی ٹھنڈک ہلاکت کا باعث ہوتا اور اسی طرح اگر اس حکم کو مطلق چھوڑ دیا جاتا اور "علی ابراہیم" کے ساتھ مقید نہ کیا جاتا تو بے شک دنیا بھر کی آگ ٹھنڈی ہو جاتی اور آج تک آگ کا نام و نشان نہ ہوتا۔ واللہ اعلم

نمرود نے بالاخانے پر سے دیکھا۔ اس کا یہ خیال تھا کہ صورت آتش نے ابراہیم کا کام تمام کر دیا ہوگا۔ لیکن ایک روز نظر غور سے دیکھا تو جناب موصوف بیٹھے ہوئے ہیں نمرود کو تعجب ہوا اسی وقت ابراہیم کو طلب کر کے کہا: مجھ کو تعجب معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم زندہ ہے۔ یہ وجہ سے نہیں جا سکتا ہوں کہ تم آگ میں ہو۔ میرے لئے ایک بلند مکان بناؤ کہ جس سے میں ابراہیم کو دیکھ سکوں۔

نمرود کی زبان سے یہ فقرہ تمام ہونے بھی نہ پایا تھا کہ لوگ دوڑ پڑے اور مکان بنانے میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی مدت کے اندر ہی ایک مکان اس کا تیار ہو گیا۔ نمرود اس مکان پر چڑھا اور آگ کی طرف دیکھنے لگا۔ دیکھا تو تعجب سے ہوا کہ آگ کے اندر ابراہیم کے پہلو میں ابراہیم کی صورت و شکل کا ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے۔ تھوڑی دیر تک خاموشی کے عالم میں دیکھا کیا۔ جب صبر نہ ہو سکا تو پکار کر کہنے لگا: "اے ابراہیم تیرا خدا بہت قوی ہے۔ اس کی قدرت اور عظمت ایسی بڑھی ہوئی ہے کہ اس نے وہ چیز پیدا کی جو تجھ میں اور آگ میں حائل ہو گئی ہے۔ کیا تم میں اس قدر طاقت ہے کہ آگ سے صحیح سالم نکل آؤ؟"۔ ابراہیم نے جواب دیا: "ہاں ممکن ہے جس خدا نے مجھے یہ مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ اس کی قدرت سے میں باہر بھی آ سکتا ہوں"۔ ابراہیم یہ کہہ کر اٹھے اور بے تکلف ٹہلتے ہوئے آگ کے ڈھیر سے باہر آ گئے۔ نمرود نے دریافت کیا: "اے ابراہیم! تمہارے پاس تمہاری ہی ہم شکل کون شخص بیٹھا ہوا تھا؟" آپ نے فرمایا: "یہ ملک الظل تھا جس کو اللہ جل شانہ نے اسے میرے پاس انس کی غرض سے بھیجا تھا کہ وہ مجھ سے باتیں کرے تاکہ میری تنہائی کی تکلیف کم ہو جائے"۔ (مترجم)

حضرت ابراہیم کی ہجرت : اس واقعہ کے بعد نمرود نے ابراہیم سے کہا میں اب چاہتا ہوں کہ تم جس کی طرف تم بھیجے

بارے میں تمہارے رب کے لیے قربانی کرنا چاہتا ہوں۔ ابراہیم نے جواب دیا کہ جب تک تم اس ذات وحدہ پر ایمان نہ لے آؤ گے اللہ جل شانہ تمہاری کسی عبادت کو قبول نہ کرے گا۔ نمرود نے کہا کہ میں ایسا امر تو نہیں کر سکتا کیونکہ یہ میری شان کے خلاف ہے۔ اس کے بعد اس نے چار ہزار گایوں کی قربانی کی اور جناب موصوف کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دی۔ پھر اللہ جل شانہ نے ابراہیم کو ہجرت کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ اپنے باپ تارخ اور [illegible] ناحور اور ان کی بیوی ملکا جو ہاران (تارخ کے بیٹے) اور لوط بن ہاران اور سارہ زوجہ ابراہیم کے ساتھ کلدانیوں کی سرزمین سے ہجرت کر کے حران چلے آئے۔

حضرت سارہ: لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سارہ تو ہاران کی بیٹی تھیں اور بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ شاہ حران کی بیٹی تھیں۔ جب دین ابراہیمی قبول کیا۔ کسی وجہ سے ان کی قوم نے ان پر طعنہ زنی کی تو ابراہیم نے ان سے اس شرط پر عقد کیا کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی جائے گی۔ لیکن توریت میں ہے کہ سارہ نمرود کی سرزمین کلدانیوں سے ابراہیم کے ساتھ حران آئیں اور یہاں پر ابراہیم سے ان کا عقد ہوا۔ [illegible] نے لکھا ہے کہ سارہ دین ہاران کی بیٹی تھیں جو ابراہیم کے چچا تھے اور جن کو ہاران اکبر [illegible] کہتے ہیں۔ [illegible] حران میں قیام ابراہیم کے زمانہ میں تارخ (آزر) کا دو سو پانچ برس کی عمر میں انتقال ہو گیا۔

حضرت ابراہیم کی مصر میں آمد پھر ابراہیم نے اللہ کے حکم سے کنعان کی طرف ہجرت کی (جہاں پر ان کی نسل کی ترقی ہونے والی اور یہیں سکونت کرنی تھی۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ تم کو اس ملک کا مالک کریں گے)۔ آپ نے یہاں آکر قیام کیا۔ جہاں اب بیت المقدس ہے۔ پھر تھوڑے دنوں بعد جب کنعان میں قحط پڑا تو آپ اپنے اہل بیت کے ساتھ مصر چلے گئے۔

حضرت سارہ کی گرفتاری اور رہائی مصر پہنچ کر ابراہیم اپنے اہل بیت کے ساتھ مصر میں ایک مقام پر سکونت پذیر ہوئے تھے یہاں پر آپ کو کوئی پہچانتا نہ تھا لیکن سارہ کا حسن و جمال چھپا ہوا تو تھا نہیں رفتہ رفتہ اس کی خبر فرعون مصر کو پہنچی۔ اس نے ابراہیم کو طلب کر کے سارہ کے بارے میں دریافت کیا۔ ابراہیم نے اس خیال سے کہ مبادا یہ مجھ کو قتل کر کے سارہ کو چھین لے یہ کہہ دیا کہ یہ میری بہن ہے۔ لیکن فرعون نے اس پر خیال نہ کیا اور سارہ کو اپنے آدمیوں سے اپنے خلوت خانہ میں گرفتار کر کے منگوا لیا۔ جب اس نے ایک بار بدنیتی سے سارہ کا قصد کیا تو اس کے ہاتھ پاؤں خشک ہو گئے یا کہ اس پر صرع (مرگی والی) کیفیت طاری ہو گئی اور حضرت سارہ کی دعا سے اپنی اصلی حالت پر آ گئے۔ تب بھی باز نہ آیا دوسری بار اس نے سارہ سے اپنی اس بے ادبی کی معافی چاہی اور ہاجرہ کو آپ کی نذر کر کے حضرت ابراہیم کے پاس بھیج دیا۔

حضرت ہاجرہ: طبری نے لکھا ہے کہ جس فرعون نے سارہ کا ارادہ کیا تھا وہ سنان بن علوان بن عبید بن عولج تھا۔ ظاہر یہ ہے

---

[1] موصوف توریت کے بموجب سب سے پہلے [illegible] بتایا جاتا ہے۔

[2] [illegible] کا نام عبرانی زبان میں [illegible] مصری [illegible] تھیں۔ [illegible]
[illegible]
پہلے اس کا لقب [illegible] تھی [illegible] ابراہیم خلیل اللہ [illegible]
[illegible]

[3] [illegible]

کنعان کو قحط سے بچا۔ اس واقعہ کے بعد ابراہیم اپنے اہل بیت کے ساتھ شام یعنی کنعان کی طرف چلے گئے بعضوں نے لکھا ہے کہ جس نے سارہ کا قصد کیا تھا اور جس کے ہاتھ خشک ہو گئے یا وہ مرض میں مبتلا ہو گیا تھا وہ شاہ وادیاں ہے اور اس نے بعد افاقہ ہاجرہ کو آپ کی خدمت کے لئے آپ کو دے کر رخصت کیا جو بعض کے نزدیک قبطی لونڈی تھیں۔

حضرت ابراہیم کی کنعان میں آمد: پھر ابراہیم مصر سے نکل کر اپنے متعلقین کے ساتھ کنعان کی طرف روانہ ہوئے اور مقام حبرون میں (جس کو اب مقام خلیل کہتے ہیں) پہنچ کر قیام کیا۔ یہ وہی مقام ہے جس کو صاحب خلیل مشہور اور مذبح کہتے تھے اور جس کے پتھر کو وغیرہ جلاتے تھے۔ عبرانیوں نے اسی کا نام ایلیا (اللہ کا گھر) رکھ لیا۔

حضرت لوطؑ کی علیحدگی: لوطؑ یہاں تک تو ابراہیمؑ کے ساتھ رہے لیکن اب یہ مویشیوں کی کثرت اور چراگاہوں کی قلت کی وجہ سے ابراہیم سے علیحدہ ہو کر فلسطین کی طرف جانے والے ہیں۔ اگرچہ ہمارے مورخین نے ان کی سرگزشت اسی مقام پر ختم کر دی ہے لیکن ہم ان کا حال مستقل طور سے آئندہ لکھیں گے اس موقع پر اس قدر جو کہ ابراہیم علیہ السلام کے حال سے پیدا ہو رہی ہے ہاتھ سے نکل رہا ہے

پوجا کیا کرتے تھے۔

مفسرین اور مورخین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب: ۶

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

حضرت اسمٰعیل کی پیدائش: ہجرت یا ملک بدری کے بعد دسویں سال سارہ نے ابراہیمؑ کو ہاجرہ سے نکاح کرنے کی اجازت دی اور یہ خیال کیا کہ شاید اللہ تعالیٰ انہی سے کوئی اولاد عطا فرمائے۔ کیونکہ جناب سارہ موصوف کے لڑکا ہونے کی امید باقی نہ تھی اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا اور سارہ کی عمر زیادہ ہو گئی تھی۔ وہ لڑکا ہونے سے ناامید ہو گئی تھیں۔ جب ابراہیمؑ نے ہاجرہ سے نکاح کیا تو آپ کی عمر چھیاسی برس کی تھی جب اسمٰعیل علیہ السلام ہاجرہ سے پیدا ہوئے۔ جناب سارہ کو اس سے ملال ہوا کہ ان کے لڑکے کی پیدائش ہوئی اور ان کی ہاجرہ سے [illegible] غرض ان کے بعد غیرت نے ان کو مجبور کیا انہوں نے ابراہیمؑ سے ہاجرہ کے نکالنے کا تقاضا کیا۔

حضرت ہاجرہ کی روانگی مکہ: ابراہیمؑ کو تعجب ہوا کیونکہ سارہ [illegible] اللہ [illegible] نے آپ کی بیوی کو [illegible] کہ سارہ کی اس بات [illegible] ابراہیم ہاجرہ کو لے کر [illegible] اسمٰعیل [illegible] روانہ ہوئے اور [illegible] اللہ کے حکم سے [illegible] زمین کا [illegible] چھوڑ کر لوٹے۔ [illegible] رخصت کے وقت ہاجرہ نے کہا اے ابراہیمؑ [illegible] کیا یہ حکم [illegible] تم ہم کو ایسی زمین میں چھوڑے جاتے ہو جہاں نہ کوئی درخت ہے اور نہ پانی ہے"۔ ابراہیم نے جواب دیا (ربی امرنی) "میرے خدا نے حکم دیا ہے"۔ ہاجرہ نے جواب دیا: فلن یضیعنا "وہ بے شک ہم کو ضائع نہ کرے گا"۔ اور حضرت ابراہیم چلے گئے۔ ابراہیمؑ نے [illegible] کے وقت ہجرت کے تقاضے یا الٰہ العالمین سے مخاطب ہو کر یہ دعا کی ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون (۱۴: ۳۷) "اے رب میں نے اپنی ایک اولاد بیابان بے کھیتی میں تیرے عزت والے گھر کے پاس [illegible] اے رب ہمارے تاکہ وہ نماز قائم کریں [illegible] لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو روزی دے میووں سے تاکہ وہ شکر کریں"۔ اللہ جل شانہ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی۔

---

۱ [illegible]

حضرت ہاجرہ کی پریشانی: ابراہیمؑ کے چلے جانے کے بعد بی بی ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ اس بیابان میں تنہا رہ گئے۔ ایک شب و روز یا اس سے زیادہ پانی ختم ہو گیا جس کو واپسی کے وقت حضرت ابراہیمؑ ان کے ہمراہ لائے تھے اور اسمٰعیل کو تشنگی نے بے تاب کیا۔ ہاجرہ نے جب پریشانی کی تو پانی کی تلاش میں کوہ صفا پر چڑھ جاتی تھیں جب وہاں پانی کا کچھ نشان نہ ملتا تو اسی پریشانی کی حالت میں مروہ کی چوٹی پر پہنچ جاتی تھیں۔ یہاں تک کہ سات مرتبہ صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا کی چوٹیوں پر آئیں گئیں۔ آخر [illegible] پایا تھا کہ آپ نے [illegible] بچے کی رونے کی آواز سن کر دوڑی آئیں۔ اسمٰعیل اس وقت رو رہے تھے اور زمین پر پاؤں مار رہے تھے جس سے دفعتاً یہ چشمہ زمزم ابل پڑا۔

چشمہ زمزم: بعض سے روایت ہوتی ہے کہ اسمٰعیل کو ہاجرہ مقام حجر میں چھوڑ گئی تھیں اور ان کے لئے ایک چھپر بنا دیا تھا اور جبرئیل نے آ کر ہاجرہ کے لئے چشمہ کھول دیا تھا اور انہوں نے کہا ہے کہ ہاجرہ کو اس سے آگاہ کیا اور یہ بتلایا کہ اس چشمہ سے اللہ کے مہمان سیراب ہوں گے اور تھوڑے دنوں بعد اس بچے کا باپ آئے گا اور دونوں مل کر اللہ تعالیٰ کا گھر بنائیں گے۔ [illegible] جرہم کا [illegible] ان کے اس بیابان کی طرف سے گزرے۔ پرندوں کو [illegible] پانی پر اڑتے ہوئے دیکھ کر تعجب سے کہنے لگے "اس وادی میں تو پانی نہ تھا یہ چڑیاں کیوں اڑ رہی ہیں" چنانچہ انہوں نے جستجو میں چل کر اور مقام حجر میں پہنچ کر ایک عورت اور ایک بچہ اور چشمہ دیکھا اور [illegible] ہاجرہ نے [illegible] اپنے بچے کو جب [illegible] اور اس ابلتے ہوئے پانی کے چاروں طرف مٹی کی ایک مینڈھ سی بنا دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] فرماتے تھے: یرحمھا اللہ لو ترکتھا لکانت عینا معینا "اللہ ہاجرہ پر رحم کرے اگر وہ اس چشمہ کو یونہی چھوڑ دیتیں تو ایک چشمہ جاری ہو جاتا"۔

بنی جرہم کی آمد: بنی جرہم [illegible] پانی ملنے کی وجہ سے اس [illegible] ریگستان میں پریشان پھر رہے تھے، پرندوں کو اڑتے ہوئے دیکھ کر اس طرف آئے جہاں بی بی ہاجرہ اپنے بچے اسمٰعیل کے ساتھ مقیم ہوئی تھیں۔ بنی جرہم نے پہلے تو چشمہ کو تعجب بھری نگاہوں سے دیکھا۔ اس کے بعد جب ان کی نظر بی بی ہاجرہ پر پڑی تو وہ بہت متعجب ہوئے۔ تھوڑی دیر سکوت کے عالم میں رہے۔ اس کے بعد ان لوگوں نے ہاجرہ کی اجازت سے اسی مقام پر قیام اختیار کیا اور ان کا یہاں آ کر رہنا فی الحال ان کی تنہائی رفع کرنے کا باعث ہوا۔ اسمٰعیل نے اسی گروہ میں پرورش پائی۔ جوان ہوئے تو انہی لوگوں سے زبان عربی سیکھی۔ ان لوگوں نے [illegible] چونکہ ان کی [illegible] ایک عورت سے آپ کا عقد کر دیا۔ پھر ہاجرہ کا انتقال ہو گیا۔ اسمٰعیل نے ان کو مقام حجر میں دفن کر دیا۔

ولادت اسحاقؑ کی بشارت: جس وقت ابراہیمؑ بی بی ہاجرہ کو مکہ میں تنہا چھوڑ کر شام کو واپس ہوئے وہ بیت المقدس میں مقیم ہو گئے۔ اسی اثناء میں جہاں لوطؑ اپنے چچا ابراہیمؑ سے علیحدہ ہو کر چلے گئے تھے۔ سدوم اور عمورہ والوں کے ارتکاب معاصی حد سے بڑھ گئے۔ لوطؑ نے ان کو سمجھایا اللہ کی طرف بلایا۔ ان لوگوں نے بات نہ سنی تو فرشتے ان کے ہلاک کرنے کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور یہ سب ابراہیمؑ کی طرف ہو کر گزرے۔ ابراہیمؑ نے ان کی دعوت کی۔ [illegible] خدمت میں [illegible] سے معروف ہوئے۔ سارہ کے بیٹے اور ملائکہ نے بشارت دی [illegible] اسحاقؑ و یعقوبؑ کے واقعات پیش آئے۔ جیسا کہ قرآن

۱؎ قرآن شریف کے [illegible] میں یہ [illegible] اسی طرح مذکور ہے [illegible] جب ملائکہ قوم لوط کے ہلاک کرنے [illegible]

[illegible]

حضرت ابراہیم کا فاران [illegible] سے متعلق فیصلہ: [illegible]

[illegible]

حضرت اسمٰعیل کا عقد ثانی [illegible]

[illegible]

جس وقت شکار کھیل کر واپس آئے۔ بیوی نے ان کی تعظیم سے ابراہیم علیہ السلام کا نام لیا اور تمام ماجرا لفظ بلفظ کہہ سنایا۔ اسمٰعیل علیہ السلام نے سن کر فرمایا ''وہ میرے باپ تھے وہ مجھے ہدایت کر گئے ہیں کہ میں تمہیں اپنے سے کبھی جدا نہ کروں''۔

تعمیر کعبہ ان واقعات کے بعد خانہ کعبہ بنانے کا حکم ہوا۔ ابراہیم علیہ السلام شام سے حجاز اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس مکہ آئے اور دونوں باپ بیٹوں یعنی ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام نے خانہ کعبہ اس طرح بنانا شروع کیا کہ ابراہیم علیہ السلام تو چنائی کا کام کرتے تھے اور اسمٰعیل گارا اور پتھر اٹھا اٹھا کر دیتے تھے۔ یہ دونوں بزرگ بناتے وقت اپنے رب سے یہ دعا کرتے جاتے تھے ﴿ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم﴾ (بقرہ ۱۲۷)

''اے ہمارے رب یہ کام ہمارا قبول کر بے شک تو سمیع و علیم ہے''۔

جس وقت دیوار کسی قدر بلند ہوگئی اور ابراہیم چنائی سے مجبور ہوگئے تو ایک پتھر پر کھڑے ہو کر کام کرنے لگے یہ وہی مقام ہے جس کو اب مقام ابراہیم کہتے ہیں۔ خانہ کعبہ جب تیار ہونے کے قریب پہنچا تو ابراہیمؑ نے اسمٰعیل سے کہا کہ کوئی اچھا پتھر کا ٹکڑا ڈھونڈ کر لاؤ تاکہ اس کو رکن پر رکھ دوں جس سے لوگوں کو امتیاز باقی رہے۔ علماء کہتے ہیں کہ جبل ابو قبیس نے آواز دی تھی کہ ''میرے پاس تمہاری امانت رکھی ہے'' لیکن بعض یہ کہتے ہیں کہ جبرئیلؑ نے پتھر لا کر دیا تھا۔ بہرحال جو کچھ ہوا اسمٰعیل اس پتھر کو اٹھا لائے اور ابراہیم نے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مقام رکن پر رکھ دیا یہی حجر اسود ہے جس کا طواف کے وقت بوسہ لیا جاتا ہے۔ بیت اللہ کے بننے کے بعد ابراہیم حسب حکم باری تعالیٰ مکہ مکرمہ کے قریب ایک پہاڑ کی بلند چوٹی پر چڑھ گئے اور آواز بلند فرمایا یا ایہا الناس ان اللہ قد بنی لکم بیتا و دعاکم الی حجہ فاجیبوہ ''اے لوگو بے شک اللہ نے تمہارے لئے گھر

---

[1] [illegible]

[2] [illegible] ہیں۔

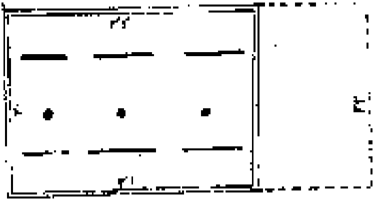

بلایا ہے۔ ابراہیمؑ کو اس کے حج و زیارت کے لئے بلایا ہے بس تم لوگ آجاؤ"۔ اس کے بعد یہ وفد [illegible] وہاں لوگوں کے جو آپ پر ایمان لا چکے تھے ملاقات کی اور عرفات کی طرف گئے قربانی کی۔ خانہ کعبہ کا طواف کیا بعد ازاں ابراہیمؑ شام کی طرف پلٹ گئے اور تاحیات ہر سال خانہ کعبہ کی زیارت اور حج کو آتے رہے۔

حکم قربانی: خانہ کعبہ بنانے کے بعد ابراہیمؑ کو یہ خواب جو کہ درحقیقت وحی الٰہی تھی، [illegible] ذبح کرنے کا حکم ہوا۔ چنانچہ ابراہیمؑ نے اس کی تعمیل کی اور جنت سے اس کا فدیہ آیا اور وہ ذبح [illegible] کیا جس کا کلام پاک کے [illegible] سے معلوم ہوتا ہے۔ [illegible] نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ تھے اور بعض کا گمان ہے کہ اسحاقؑ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرنے کا حکم ہوا تھا۔ یہ بات نہ صرف [illegible] بلکہ [illegible] صحابہ مثلاً [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس میں شریک ہیں۔ ابن عباس، ابن [illegible]، الشعبی، مجاہد، حسن، محمد بن کعب القرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کے قائل ہیں [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible] [illegible] [illegible] فبشرنٰها باسحٰق ومن وراء اسحٰق يعقوب (۱۱:۷۱) [illegible] اسحاق کے بعد یعقوب کی پیدائش کی خوشخبری [illegible] یعقوب کی بشارت کے [illegible] [illegible] بتایا گیا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۱) ''ہم نے بشارت دی ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی'' سے دی ہے کیونکہ یہ آیت اصل میں اس دعا کی قبولیت کی خبر دے رہی ہے جو ابراہیم نے بابل سے ہجرت کرنے کے وقت جناب باری میں کی تھی آپ لوگ بخوبی طرح سے سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سب ہاجرہ سے پہلے کے ہیں۔ کیونکہ ہجرت کے بعد ہاجرہ مصر میں سارہ کو دی گئیں اور مصر سے واپسی کے دس سال بعد ہاجرہ کو سارہ نے ابراہیم کو دیا۔ اس صورت میں بشارت دینے کے حق اسحاق ہوں گے نہ کہ اسمٰعیل اور وہی ذبیح اللہ ہوں گے بلکہ یہ ملائکہ نے جس وقت کہ وہ ابراہیم کے یہاں مہمان تھے اور وہ قوم لوط کے ہلاک کرنے جا رہے تھے سارہ کو لڑکا پیدا ہونے کی بشارت دی تھی۔ یہ اسی پہلی بشارت کی تجدید ہے جو کہ ہجرت کے وقت ابراہیم کو دی گئی تھی۔ انتھی کلام الطبری (کلام طبری ختم ہوا)۔

حضرت سارہ کی وفات ان واقعات کے بعد ایک سو ستائیس برس کی عمر میں بی بی سارہ کا قریہ جیرون بلاد بنی حیث کنعان میں انتقال ہوا۔ ابراہیم نے عفرون بن صحر سے ایک قطعہ زمین باوجودیکہ وہ بلا دیے پر راضی تھا چار سو مثقال چاندی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (والصفت ۱۰۷) [illegible]

[illegible] اسحاق کی ولادت کی بشارت دی۔

دے کر رخصت کیا اور اس میں سارہ کو دفن کیا۔ اس کے بعد ابراہیمؑ نے قطورا (یا قطورہ) بنت یقطن کنعانیہ سے عقد کیا۔ حسب روایت توریت اس کے بطن سے چھ لڑکے زمران، یقشان، مدان، مدین، اشباق، سوخ پیدا ہوئے۔ توریت میں لکھا ہے کہ یقشان کے دو لڑکے سبا اور ددان پیدا ہوئے اور ددان سے اشوریم، لطوشیم، لاسیم پیدا ہوئے اور مدین سے پانچ لڑکے عیفا، عفر، حنوخ، ابیداع، الدعاہ وجود میں آئے۔

حضرت ابراہیمؑ کی اولاد: علامہ سہیلی کا یہ خیال ہے کہ ان لڑکوں کے علاوہ ابراہیمؑ کی ایک چوتھی بی بی حجون یا قنطون بنت اہیب تازی سے اور پانچ لڑکے کیسان، فروخ، امیم، لوطان، نافس پیدا ہوئے تھے۔ علامہ طبری نے قطورا کا ذکر کرتے ہوئے یقشان کو ضرور تحریر کیا ہے اور باقی سب ابراہیمؑ کی بی بی حجون کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ ابراہیم کے لڑکوں کی کل تعداد اس بنا پر تیرہ ہوئی۔ اسمٰعیل جو سب لڑکوں سے بڑے تھے۔ بی بی ہاجرہ سے اور اسحاق بطن سارہ سے اور چھ قطورا سے جیسا کہ توریت میں ہے اور پانچ لڑکے بروایت سہیلی حجون اور بقول طبری دوسرے بطن سے پیدا ہوئے۔

حضرت ابراہیمؑ کی وفات: چونکہ ابراہیمؑ نے اسحاقؑ سے اس امر کا اقرار لے لیا تھا کہ کنعانیوں میں وہ شادی نہ کریں گے۔ اس وجہ سے حران میں جہاں آپ کی قوم کے لوگ تھے اور جہاں آپ کے قبیلہ (قوم) کے لوگ رہتے تھے اسحاق کو لے گئے اور رفقاء بنت بتوئیل بن ناحور بن آزر سے اسحاق کا نکاح کر دیا۔ اسحاق اس وقت چالیس برس کے تھے۔ ابراہیمؑ کی حالت حیات ہی میں یعقوب اور عیصو توام پیدا ہوئے تھے۔ اس کے بعد ایک سو پچھتر برس کی عمر میں ابراہیمؑ کا سرزمین شام میں انتقال ہوا اور سارہ بی بی کے پاس اسی زمین کے قطعہ میں دفن کئے گئے اب اسی مقام کو خلیل کہتے ہیں۔ اللہ جل شانہ نے ان کی نسل کو نبوت اور کتاب سے آخر زمانہ تک سرفراز فرمایا۔

حضرت اسماعیلؑ کی وفات: اسماعیلؑ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ابراہیمؑ کی زندگی میں رہتے تھے اور ان کے بعد انتقال تک مکہ میں رہے

[illegible]

اور انہیں بنی جرہم میں نشو و نما پایا کہ ان کی اور نیز ان عمالقہ کی طرف جو اطراف مکہ میں رہتے تھے اور وہاں یمن کی طرف سے مبعوث ہوئے ان میں سے کچھ لوگ تو ایمان لائے اور بعض بدستور کفر و الحاد ہی کے راستہ پر رہے۔ وقت انتقال جیسا کہ توریت میں مذکور ہے آپ بنی جرہم میں بارہ لڑکے بنابیوت (جس کو عرب نابت یا نابت کہتے ہیں) قیدار، اوربئل، بسام، مشمع، دومہ، مسا، حدار، تیما، یطور، نافیس، قدما چھوڑ گئے۔ ابن اسحاق کی روایت شہادت دیتی ہے کہ اسماعیل کی عمر ایک سو تیس برس کی ہوئی اور اپنی ماں کے پاس حجر اسود کے درمیان میں دفن کئے گئے۔ توریت میں ان کی عمر ایک سو سینتیس سال لکھی ہے اور یہ لکھا ہے کہ ان کی اولاد حویلہ سے شور تک جو مصر کے مقابل اثور کی جانب آباد ہوئی اور اہل توریت کے نزدیک حویلہ سے جنوب مشرق اور شور سے ارض حجاز اور اثور سے بلاد موصل و جزیرہ مراد ہے۔

بنی اسماعیل: اسمعیل کے بعد نابت بن اسمعیل بیت اللہ کا متولی ہوا اور مکہ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ مقیم رہا۔ یہاں تک کہ ان کی نسل میں اس درجہ ترقی ہوئی کہ مکہ میں نہ سما سکے اور حجاز کے اطراف و جوانب میں پھیل گئے۔ بطون عمالقہ کی تباہی اکثر علماء کا یہ خیال ہے کہ نابت ابن اسمعیل کی طرف منسوب ہیں۔ اگرچہ بعض نے اس قول سے اختلاف بھی کیا ہے اور یہ ظاہر کیا ہے کہ عدنانی عرب تمام قیدار بن اسماعیل کی اولاد سے ہیں۔ علاوہ ازیں توریت نے سوائے نابت کے اسمعیل کے کسی اور دوسرے بیٹے کی اولاد کا کچھ تذکرہ نہیں کیا۔ مگر علماء کا خیال یہی ہے کہ عدنانی عرب بھی اسمعیل کی تمام اولاد کی نسل سے ہیں اس لحاظ سے اسماعیل تمام عرب کے (جو ان کے بعد قحطانی آئے) مورث اعلیٰ اور جد اکبر ہوئے۔ واللہ اعلم

---

۱ اسماعیل علیہ السلام [illegible]

باب : ۷

حضرت یعقوب علیہ السلام

حضرت یعقوب اور عیصو میں مخاصمت بڑھی۔ حضرت اسحاق فلسطین میں رہے اور وہیں عمر پائی۔ آخر عمر میں آپ نابینا ہو گئے تھے۔ چونکہ آپ نے یعقوب کے لیے دعا و برکت کی تھی۔ اس وجہ سے عیصو برہم ہو کر یعقوب کے قتل کے درپے ہوئے۔ رفقہ بنت بتوئیل نے یعقوب کو اس سے آگاہ کر کے حران چلے جانے کی رائے دی۔ چنانچہ یعقوب رات کو گھر سے نکل کر حران کی طرف روانہ ہوئے۔ شام سے صبح تک سفر کرتے تھے۔ جب صبح ہو جاتی تھی تو چھپ جاتے تھے۔ اسی وجہ سے اللہ جل شانہ نے ان کو اسرائیل کے لقب سے یاد کیا ہے۔ رفتہ رفتہ سفر کرتے ہوئے حران میں اپنے ماموں لابان بن بتوئیل کے پاس پہنچ کر مقیم ہوئے۔ لابان کی بیٹیوں میں سے ایک بڑی لڑکی لیا کا نکاح یعقوب سے کر دیا اور خدمت کے لیے زلفہ کو دیا۔ اس کے بعد چھوٹی لڑکی راحیل کو اپنے بھانجے یعقوب کے نکاح میں دیا اور خدمت میں بلہہ کو دیا۔

حضرت یعقوب کی اولاد: سب سے پہلا بیٹا روبن اس کے بعد شمعون پھر لاوی اس کے بعد یہودا کے بعد دیگرے پیدا ہوئے۔ چونکہ راحیل سے اس وقت تک کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی تھی اس وجہ سے اس نے اپنی خادمہ یعقوب کو ہبہ کر دی۔ جس کے بطن سے دان اور نفتالی پیدا ہوئے۔ لیا نے بھی یہ دیکھ کر اپنی زلفہ یعقوب کو دے دی۔ تھوڑے دن بعد اس کے بطن سے جاد و آشر پیدا ہوئے۔ ان کے بعد پھر لیا کے بطن سے یساکر اور زبولون گھر میں آ گئے۔ یعقوب کے ہاں دس بیٹے ہو چکے تھے۔ راحیل نے جناب باری میں اولاد کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی اور ان کے بطن سے یوسف پیدا ہوئے۔

حضرت یعقوب کی مراجعت کنعان: یعقوب بیس برس تک حران میں رہے۔ اس کے بعد حکم الٰہی کنعان کی طرف روانہ ہوئے۔ اگرچہ لابان (یعقوب کا ماموں) اس ارادے کا مخالف تھا۔ چنانچہ واپس لانے کی غرض سے وہ پیچھے حران سے یعقوب کے ساتھ ساتھ ہو لیا۔ لیکن جب اس نے یعقوب کو واپس ہوتے نہ دیکھا تو چار بیس بکریوں کا ایک گلہ دے کر حران کی طرف واپس ہو گیا اور یعقوب منزل بمنزل کوچ کرتے ہوئے روانہ ہوئے۔ حتی کہ سکم کے شہر کے قریب پہنچے۔ جب ان

[illegible]

[illegible] اس کے بعد یعقوب [illegible]

[illegible] یعقوب کی طرف سے معاف نہ کیا۔

حضرت اسحاق کا انتقال اسی زمانے میں [illegible] یعقوب [illegible] اختیار کر لی۔ [illegible] انتقال کیا [illegible] بیت لحم میں دفن کی گئیں۔ اس کے بعد یعقوب [illegible] اسحاق کے [illegible] کی عمر میں انتقال ہو گیا [illegible]

حضرت یوسف یعقوب اپنے باپ [illegible]

[illegible] حضرت یوسف [illegible]

[illegible]

ورنہ وہ لوگ حسد کی وجہ سے تمہارے ہلاک کرنے کا حیلہ ڈھونڈیں گے"۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا۔ ﴿وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ﴾ (یوسف: ۶) "یعنی جیسا کہ اللہ جل شانہ نے تجھ کو اس خواب کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ نبوت اور اہم امور کے انتظام کے لئے تجھے منتخب کرے گا اور سکھلائے گا تجھ کو احادیث کی تاویل یعنی خوابوں کی تعبیر اور پوری کرے گا اپنی نعمت کو تجھ پر یعنی دین اور دنیا کی دونوں کو ملا دے گا"۔

یعقوب تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ باتیں تنہائی میں ہو رہی ہیں اور یوسف کو منع کر دیا ہے لیکن بعد کو یہ معلوم ہوا کہ یوسف کی سرگزشت سن لیا یا باتیں ان کو معلوم ہو گئی تھیں چنانچہ انہوں نے چپکے سے واپس ہونے کے بعد یوسف کے سوتیلے بھائیوں سے تمام ماجرا بیان کر دیا۔ ان لوگوں نے سن کر کہا "یوسف نے آفتاب سے باپ کو تعبیر کیا ہے اور ماہتاب کو تجھے مراد لیا ہے اور ستاروں سے ہمارے سوا کس کو مراد لے سکتا ہے؟ بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہ ابھی سے ہم پر اپنی فضیلت ثابت کرنا چاہتا ہے تعجب ہے کہ ہم سے زیادہ ہمارا باپ یوسف اور اس کے بھائی کو پیار کرتا ہے حالانکہ وہ چھوٹے چھوٹے بچے کسی کام کے نہیں ہیں اور ہم قوی اور تن آور ہیں۔ بے شک ہمارا باپ غلطی میں پڑا ہوا ہے مناسب ہے کہ یوسف کو قتل کر ڈالو یا کسی زمین میں اسے پھینک دو تاکہ باپ سے وہ بالکل علیحدہ ہو جائے اس کے بعد تم سب باپ کے نزدیک محبوب ہو جاؤ گے"۔

یہودا نے جو سب بھائیوں میں عقلمند تھا یہ اقرار کہا "یوسف کو قتل نہ کرو کیونکہ قتل ایک گناہ کبیرہ ہے بہتر ہوگا کہ رات کی تاریکی میں اسے کنوئیں میں لے جا کر ڈال دو۔ راہگیر اسے نکال کر لے جائیں گے"۔ سب نے اس رائے کو پسند کیا اور آپس میں معاہدہ کر کے دسوں بھائی حضرت یعقوب کے پاس گئے اور کہنے لگے ﴿يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ﴾ (یوسف: ۱۱) "اے باپ ہمارے تجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ یوسف پر ہمارا اعتبار نہیں کرتا حالانکہ ہم اس کے خیرخواہ ہیں"۔ ﴿أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (یوسف: ۱۲) "یوسف کو ہمارے ساتھ صحرا کی طرف بھیج دے چرائے گا اور کھیلے گا اور ہم اس کے نگہبان رہیں گے"۔

حضرت یعقوب ان کی چال کیا سمجھ کر بولے ﴿إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ﴾ (یوسف: ۱۳) "مجھ کو یہ خیال رنجیدہ کر رہا ہے کہ تم اس کو لے جاؤ اور مجھ کو خوف ہے کہ کہیں تمہاری غفلت سے اس کو بھیڑیا کھا جائے"۔ یعقوب نے یہ جواب اس وجہ سے دیا تھا کہ آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ گویا یوسف ایک پہاڑ کی چوٹی پر ہیں اور ان کو دس بھیڑیوں نے گھیر لیا ہے اور قریب ہے اسے کھا جانا چاہتے ہیں بعض وحشی حملہ میں سے ایک بھیڑیے نے یوسف کی حمایت کی اور کا یکا یک زمین شق ہو گئی اور یوسف اس میں جا کے پھر تین دن کے بعد اس زمین سے نکلے۔

یوسف کے بھائیوں نے جس وقت اپنے باپ کو یہ جواب مذکورہ دیتے سنا ایک زبان ہو کر بول اٹھے یہ عجیب بات ہے کہ یوسف کو بھیڑیا کھا جائے اور ہم قوی اور توانا ہوں اگر ایسا پیش آ جائے تو ہم سے بڑھ کر اور کون بے غیرت ہو سکتا ہے۔ یعقوب کو اس جواب سے کسی قدر اطمینان ہوا اور یوسف نے بھی بھائیوں کے ساتھ جانے پر اصرار کیا۔ ناچار یعقوب نے اجازت دے دی۔ چنانچہ یوسف بڑے شوق سے بھائیوں کے ساتھ جنگل کو تشریف لے گئے۔

جس وقت یہ دسوں بھائی یوسف کو ہمراہ لئے ہوئے ایک سنسان میدان میں پہنچے۔ سب نے آنکھیں چرانا چاہا

کر مارنا شروع کر دیا۔ جب ایک ان میں سے آپ پر حملہ کرتا تھا تو دوسرے سے پناہ مانگتے تھے اور جب وہ بھی مارنا شروع کرتا تھا تو تیسرے سے پناہ مانگتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کو قریب المرگ کر دیا۔ اس وقت یہودا نے کہا "تم نے تو عہد کیا تھا کہ ہم کسی کو تکلیف نہ دیں گے اور نہ ماریں گے اب یہ کیا کر رہے ہو بے حیائی کی حرکت۔ باز آؤ"۔ سب نے مارنے سے ہاتھ روک لیا اور کنوئیں پر لے جا کر آپ کی قمیص اتاری بازو باندھے۔ یوسف نے کہا: اخوتاہ ردوا علی قمیصی اتواری به في الجب "اے بھائیو میری قمیص مجھ کو دے دو تاکہ اس کنوئیں میں میں چھپا رہوں"۔ بھائیوں نے کہا کہ آفتاب و ماہتاب اور گیارہ ستاروں کو بلاؤ جو تجھ کو چھپا لیں گے"۔

یوسف نے کہا بھائی میں نے تو خواب دیکھا تھا مجھ کو معاف کرو لیکن انھوں نے ایک بھی نہ سنی اور کنوئیں میں رسی سے باندھ کر لٹکا دیا۔ جتنا جتنا اتارا جب نصف کے قریب رہ گیا تو رسی چھوڑ دی۔ قدرت الٰہی سے ایک ٹکڑا پتھر کا پانی کے اوپر نکلا ہوا تھا جس پر یوسف پہنچ کر ٹھہر گئے اور یہی سبب ان کی جان بچنے کا ہوا۔

پھر بھائیوں کو یہ خیال پیدا ہوا کہ چونکہ یوسف کو کنوئیں میں گرانے سے پہلے ہم مار چکے تھے اور اب تو اس کی روح ضرور فنا ہو گئی ہو گی اور اس خیال کی تصدیق کے لئے یوسف کو پکارا۔ یوسف نے یہ سمجھ کر کہ شاید اب بھائیوں کو میرے حال پر رحم آ گیا ہے مجھ کو اس تکلیف سے نجات دیں گے اور کنوئیں سے نکال لیں گے جواب دیا۔ تب پھر ان بھائیوں نے پھر مارنے کا ارادہ کیا۔ لیکن یہودا نے انھیں اس فعل سے روکا اور ایک ملامت کے بعد سب کے سب واپس ہوئے۔

ادھر تو برادران یوسف اپنے گھروں کی طرف واپس ہوئے اور ادھر جناب باری نے یوسف پر وحی نازل فرمائی "کہ ایک دن وہ بھی آئے گا کہ تو ان کو ان کے افعال کی خبر دے گا اور تیرا ایسا مرتبہ ہو جائے گا کہ تجھے نہ جانیں گے کہ تو یوسف ہے"۔ یوسف کے بھائی بکریوں کے گلہ کے پاس آئے اور ایک بکری ذبح کر کے اس کے خون سے یوسف کے پیراہن کو رنگا اور قریب عشاء کے وقت روتے ہوئے یعقوب کے پاس آئے اور کہنے لگے: ﴿یابانا انا ذهبنا نستبق و ترکنا یوسف عند متاعنا فاکله الذئب وما انت بمؤمن لنا ولو کنا صدقین﴾ (یوسف ۱۷) "اے ہمارے باپ ہم آگے بڑھ گئے اور یوسف کو کپڑوں کے پاس چھوڑ گئے بھیڑیے نے اس کو کھا لیا ہم ہر چند سچ کہیں گے لیکن تم کو یقین نہ ہو گا"۔

یعقوب کو یہ سن کر سکتہ سا ہو گیا تھوڑی دیر کے بعد اپنے شکستہ دل کو سنبھال کر فرمایا "یہ ایسا واقعہ نہیں ہوا بلکہ تم نے یہ کام اپنی طبیعت سے کیا ہے میں صبر کرتا ہوں صبر کا درجہ بڑا ہوتا ہے اچھا لاؤ اس کی قمیص مجھ کو دکھاؤ"۔ یوسف کے بھائیوں نے جس وقت قمیص دکھائی یعقوب غور سے دیکھ کر بولے: تاللہ ما رایت ذئبا احلم من هذا اکل ابنی ولم یشق قمیصه "خدا کی قسم میں نے اس بھیڑیے سا کسی کو حلیم نہیں دیکھا کہ اس نے میرے لڑکے کو تو کھا لیا اور اس کی قمیص کو نہ پھاڑا" اور چیخ مار کر بے ہوش ہو کر گر پڑے تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا تو بہت روئے اور قمیص کو بار بار اٹھا کر دیکھتے تھے اور آنکھوں سے لگا کر روتے تھے۔

تین روز تک یوسف کنوئیں میں رہے اس اثناء میں ایک فرشتہ نے آ کر بازو کھول دیئے۔ چوتھے روز عرب کا ایک قافلہ مصر جا رہا تھا وہ اتفاقاً اس کنوئیں کے قریب پہنچ کر ٹھہرا اور دو شخصوں کو بھیجا جن میں سے ایک کا نام مالک بن ذعر اور دوسرے

کا نام بشریٰ تھا۔ پانی پینے کو بھیجا، مالک بن ذعر نے پانی کھینچنے کی غرض سے کنویں میں ڈول ڈالا۔ یوسف اس کے ڈول کی رسی کو پکڑ کر کنویں سے باہر نکل آئے۔ جس وقت مالک بن ذعر کی آنکھ یوسف پر پڑی پہلے پہل جھجکا لیکن پھر سنبھل کر چلا اٹھا ﴿یٰبُشْرٰی هٰذَا غُلٰمٌ﴾ (یوسف ۱۹) ”اے بشریٰ یہ تو ایک لڑکا ہے“۔

علماء و مورخین نے بشریٰ میں اختلاف کیا ہے بعض کا تو یہ خیال ہے کہ بشریٰ مالک بن ذعر کے ساتھی کا نام تھا جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا ہے اور اکثر یہ فرماتے ہیں کہ بشریٰ سے مقصود کوئی شخص معین نہیں ہے اور نہ مالک ابن ذعر کے ساتھی کا نام بشریٰ تھا۔ آیت کریمہ میں بشریٰ کے معنی بشارت یعنی خوشخبری کے ہیں۔ واللہ اعلم

الغرض مالک اور بشریٰ یوسف کو امیر قافلہ کے پاس لے آئے قافلہ والے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ وہ ابھی یہیں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ اسی اثناء میں یہودا پہنچے اور یوسف کو امیر قافلہ کے پاس دیکھ کر اپنے بھائیوں کو اس کی خبر سے آگاہ کیا۔ چنانچہ دسوں بھائی امیر قافلہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ”یہ تو ہمارا غلام ہے جسے تم لوگوں نے پکڑ پایا۔ وہ چار روز ہوئے کہ بھاگ آیا ہے“۔ یوسف ڈر کے مارے کچھ نہ بولے اور ان لوگوں نے امیر قافلہ کے ہاتھ ان کو بیس یا بائیس یا چالیس درہم کے عوض فروخت کر دیا اور درہم لے کر گھر کے چلتے پھرتے نظر آئے۔

یوسف قافلہ کے ساتھ ساتھ مصر پہنچے۔ مالک بن ذعر بن یوبب بن عفقان بن مدین جس نے آپ کو آپ کے بھائیوں سے خریدا تھا۔ نہلا دھلا کر اچھے کپڑے پہنا کر فروخت کرنے کی غرض سے بازار میں پیش کیا۔ اطفیر بن روحیب یا قطفیر نے جو فرعون مصر کا وزیر اور عزیز مصر کے لقب سے مشہور تھا خرید لیا اور اپنے مکان پر لا کر اپنی بی بی زلیخا یا راعیل سے کہا ﴿اَکْرِمِیْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤی اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا﴾ (یوسف ۲۱) ”اس کو آرام و عزت سے رکھو عجب نہیں کہ آئندہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے اپنا لڑکا بنا لیں“۔

ان دنوں مصر کی زمام حکومت عمالقہ کے خاندان میں تھی۔ ریان بن ولید بن دومع مصر کا فرعون تھا۔ علامہ سہیلی کا بیان ہے کہ یہ فرعون مصر یوسف پر جب کہ انہیں نبوت عطا ہوئی تھی ایمان لایا تھا اور آپ کی حالت حیات میں انتقال بھی کر گیا اور اس کے بعد قابوس بن مصعب مصر کا فرعون ہوا اور یہ باوجود دعوت ایمان یوسف پر ایمان نہ لایا۔ بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ قابوس ہی موسیٰ کے زمانہ میں فرعون مصر تھا اور اس کی چار سو برس کی عمر ہوئی تھی۔ اس دلیل سے کہ اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے ﴿وَلَقَدْ جَآءَکُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنٰتِ﴾ (المؤمن ۳۴) ”اور بے شک اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف دلائل لے کر آئے“۔ اس بنا پر اگر یوسف اور موسیٰ کا فرعون ایک نہ ہوگا تو اس آیت کے معنی درست نہ ہوں گے۔ میرے نزدیک ان کا یہ خیال ان کی نافہمی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ قرآن پاک میں اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اولادوں کو آباؤ اجداد کے حال سے مخاطب کیا ہے۔ واللہ اعلم

یوسف جس وقت سن شباب کو پہنچے اور ابھی آپ کی عمر تیس برس سے زیادہ نہ ہوئی تھی اور علم و حکمت و نبوت سے سرفراز کئے گئے تھے کہ زلیخا آپ پر مائل ہو گئیں اور ایک دن خلوت میں بلا کر اپنا خیال ظاہر کیا۔ یوسف نے فرمایا ﴿قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْ﴾ (یوسف ۲۳) ”خدا سے پناہ مانگتا ہوں بے شک وہ تیرا شوہر میرا مربی ہے“۔ ﴿اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (یوسف ۲۳) ”بے شک اللہ ظالموں کو یعنی خیانت کرنے والوں کو فلاح نہیں دیتا“۔ زلیخا نے چوکھٹ دروازے

بچپن سے بڑا ہوتے دیکھا تھا۔ مطمئن ہو کر تعبیر پھر شروع کر دی۔ کبھی تو کہتی تھی یا یوسف ما احسن شعرک "اے یوسف تمہارے کیا اچھے بال ہیں" اور یوسف فرماتے تھے: هو اول ما ينتثر من جسدي "یہ سب سے پہلے میرے بدن سے پراگندہ ہوں گے" کبھی کہتی تھی: ((یا یوسف ما احسن عینیک)) "اے یوسف تیری آنکھیں کیا اچھی ہیں" اور آپ یہ جواب دیتے تھے: هما اول ما يسيلان من جسدي "یہ میرے جسم سے سب سے پہلے بہہ جائیں گی"۔ زلیخا اس قسم کی تعبیر پھر کرتی رہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد یوسف کی پاک طبیعت پر بھی میلان کا اثر نمایاں ہوا لیکن فضل الٰہی شامل حال تھا آپ پاک وصاف بچ گئے۔

ہمارے اس بیان سے کہ یوسف کی پاک طبیعت پر بھی میلان کا اثر نمایاں ہوا ہرگز ہرگز یہ نہ سمجھا جائے کہ معاذ اللہ یوسف بھی زلیخا کے ساتھ کسی فعل کے کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔ بلکہ جبلّی [illegible] کی ابھار تھی اور دل سے نکل گئی۔ کیونکہ کلام پاک کا طرز بیان اس کے خلاف شہادت دے رہا ہے۔ یوسف ہرگز ہرگز زلیخا کی طرح فریفتہ و شیدا نہیں ہوئے تھے اور نہ انہوں نے ارادہ بد کیا [illegible] کہ انہوں نے غلطی سے [illegible] پر تیار ہوئے تھے اور نہ زلیخا نے [illegible] اس لئے بلایا تھا [illegible] دونوں میں کوئی بات [illegible] ہونے کے تمام موجب کی وجہ سے [illegible] اور یوسف کے دل میں کسی فعل کے کرنے کا خطرہ تک نہ آیا تھا۔

ہاں یہ ضرور ہوا کہ زلیخا کی چھیڑ چھاڑ سے ایک قسم کا خیال پیدا ہو گیا تھا جسے آپ نے [illegible] سے تعبیر کیجئے اور یہ قصد و ارادہ سے تعبیر کیجئے لیکن اصل بات یہ ہے کہ یوسف کا یہ قصد اضطراری (یعنی [illegible]) نہ تھا بلکہ اس خیال کے ساتھ ان کے دل پر اللہ تعالیٰ کا خوف [illegible] تھا [illegible] اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی [illegible] سب [illegible] کو دور ہٹا دیا ہے۔

علمائے تفسیر نے [illegible] قصد [illegible] انہوں نے بھی اس کا قصد کیا ترجمہ کیا ہے [illegible] کیونکہ قصد اور عزیمت میں بہت بڑا فرق ہے۔ عزیمت کا دل سے تعلق ہے [illegible] قصد سے [illegible] اور قصد [illegible] قلبیہ سے [illegible] ہے اس کے علاوہ آیۂ کریمہ ﴿ولقد همت به وهم بها لولا ان رای برهان ربه﴾ (یوسف ۲۴) سے یہ بھی ظاہر ہے [illegible] کہ بے شک اس نے زلیخا نے قصد کیا اور یوسف بھی اس کا قصد کرتے لیکن انہوں نے اپنے رب کی برہان دیکھ لیا اور اس سے باز رہے۔

برہان کی نسبت لوگوں کے مختلف خیالات ظاہر کئے ہیں۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ یوسف صدیق نے یعقوب کو انگشت بدنداں افسوس کرتے ہوئے دیکھا، اور بعضوں کا یہ خیال ہے کہ یوسف صدیق نے یعقوب کو نہیں دیکھا بلکہ [illegible] تھا کہ ((یا یوسف [illegible])) "اے یوسف [illegible]" [illegible] بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یوسف صدیق آیۂ ﴿ولا تقربوا الزنى انه كان فاحشة وساء سبيلا﴾ (بنی اسرائیل ۳۲) لکھی ہوئی دیوار پر دیکھ کر اس قصد [illegible] سے باز رہے۔

ہماری رائے یہ ہے کہ یوسف صدیق نے [illegible] دیکھا تھا وہ [illegible] اپنے رب کا [illegible]

ہو جاتا تو کچھ عجیب نہیں ہے لیکن اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ یوسف صدیق کے خیال میں زلیخا کی تجویز بہت ہی بے جا ایک امر تھا اور یہ تقاضا ان کا [illegible] ان کے قلب پر قدرت [illegible] سے محفوظ رہے اللہ تعالیٰ کے وقوع کے لئے تمام [illegible] تھی اور انبیاء الٰہی اس عصمت کو [illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] ان کے قلب میں [illegible] دلائل کی طرف سے [illegible] تھی

الغرض یوسف صدیق اپنے دامن عصمت کو زلیخا کے ہر وسوسے کی گرد سے پاک و صاف بچا کر بھاگے۔ زلیخا نے یوسف صدیق کو پکڑنا چاہا لیکن اس کوشش میں یوسف صدیق کی قمیص کا پچھلا دامن پھٹ گیا۔ اتفاق یہ کہ دروازہ پر عزیز مصر (زلیخا کا شوہر) زلیخا کے چچا زاد بھائی کے ساتھ کھڑا ہوا ملا۔ زلیخا اور یوسف کو دیکھ کر [illegible] تعجب سے کہ یوسف صدیق ابھی کچھ سوچتے ہی تھے اور کوئی بات منہ سے نکلنے پائی تھی کہ زلیخا بول اٹھی: ما جزاء من اراد باھلک سوءا الا ان یسجن او عذاب الیم (یوسف: ۲۵) "جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اس کی سزا یہی ہے کہ قید کیا جائے یا دردناک عذاب دیا جائے۔" یوسف صدیق نے کہا: ھی راودتنی عن نفسی (یوسف: ۲۶) "اسی زلیخا نے مجھ کو معصیت کی طرف بلایا تھا۔"

عزیز مصر یوسف صدیق کی [illegible] زلیخا کے چچا زاد بھائی نے کہا کہ اس معاملہ میں ان دونوں کی صداقت کی تحقیق بہت آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر یوسف کا قمیص آگے سے پھٹا ہے تو زلیخا سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے اور اگر قمیص پیچھے سے پھٹا ہے تو زلیخا جھوٹی ہے اور یوسف سچا ہے۔ تحقیق معاملہ سے یوسف صدیق سچے ثابت ہوئے اور زلیخا مجرم ثابت ہوئی۔ عزیز مصر نے یوسف کو اس واقعہ کے چھپانے کی ہدایت کی اور زلیخا سے استغفار کرنے کو کہا۔

اس موقع پر بھی بعض لوگوں نے یہ قصہ گھڑ لیا ہے کہ یوسف صدیق کی پاکدامنی کی گواہی ایک شیر خوار بچے نے دی تھی لیکن یہ سب کہانیاں ہیں جس واقعہ کی آیت وشھد شاھد من اھلھا (یوسف: ۲۶) سے استدلال کیا جاتا ہے اس آیت سے صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ زلیخا کے قرابت داروں میں سے کسی نے شہادت دی۔ یہ قصہ [illegible] ہوتا ہے اور بعض لوگ ایک حدیث کی نقل کرتے ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چند بچوں نے شیر خوارگی کے زمانہ میں باتیں کی تھیں [illegible] شیر خوارگی میں کلام الٰہی [illegible] تھے جو قدرت خداوندی سے [illegible] ہے لیکن اصل واقعہ وہی ہے جو ہم اوپر لکھ چکے ہیں۔

رفتہ رفتہ جب زلیخا کا عشق یوسف کا راز افشا ہو گیا اور عورتوں نے طعن و تشنیع شروع کی۔ چنانچہ زلیخا ان کے طعنوں کا جواب دینے کے لئے [illegible] ایک روز مصری عورتوں کی دعوت کی [illegible] اس کے بعد ان کے ہاتھوں میں ترنج اور چھریاں دیں کہ کاٹیں اور یوسف صدیق کو حکم دیا کہ ان کے سامنے سے ہو کر گزرے۔ وہ عورتیں جمال یوسفی کو دیکھ کر [illegible] ترنج کے بجائے انہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور بے ساختہ زبان سے نکلا: حاش للہ ما ھذا بشرا ان ھذا

[illegible] کہ [illegible] سے یہ ان باتوں [illegible] ہے [illegible] تحقیق [illegible]
[illegible] کی [illegible] تھی۔ واللہ اعلم۔

إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ﴾ (یوسف: ۳۱) "ماشاءاللہ یہ آدمی نہیں ہے یہ تو بزرگ فرشتہ ہے یہ نیک خصلت ہے"۔ تب زلیخا نے ان سے مخاطب ہو کر کہا: ﴿فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ﴾ (یوسف ۳۲) "یہ وہی ہے جس کے لیے تم مجھے ملامت کیا کرتی تھیں"۔

اس واقعہ کے بعد زلیخا نے یوسف سے بجبر دوبارہ اپنی خواہش پوری کرنے کی التجا کی اور یہ دھمکی دی کہ "اگر ہمارے حکم کی تعمیل نہ کرو گے تو تمہیں قید خانہ میں بھیج کر سخت ذلیل و رسوا کروں گی"۔ یوسف صدیق نے قید میں جانے کو اس فعل پر ترجیح دی اور جناب باری میں یوں التجا کے ذریعے گزارش کی ﴿وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ﴾ (یوسف: ۳۳) "اے میرے اللہ! اگر تو ان عورتوں کے مکر کو مجھ سے دفع نہ کرے گا تو میں کہیں ان کی طرف مائل ہو جاؤں اور نادانوں میں [illegible] ہو جاؤں [illegible] تھا"۔

جناب باری نے آپ کی دعا قبول کر لی اور ان کے مکر سے بچا لیا۔ الغرض یوسف صدیق قید خانہ میں بھیج دیے گئے۔ تھوڑے دنوں بعد اسی قید خانہ میں فرعون مصر کے دو ملازم (ایک نانبائی اور دوسرا شراب دار) بخیال بادشاہ کی زہر خورانی کے جرم میں ماخوذ ہو کر داخل کیے گئے۔

یوسف صدیق قید خانہ میں بھی خوش خلقی کی وجہ سے قابل عزت سمجھے جاتے تھے اور [illegible] مصروف رہتے تھے ہر وقت قیدیوں کو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے اور کبھی کبھی قیدیوں کے خوابوں کی تعبیر بیان فرمایا کرتے تھے۔ جس وقت شراب دار اور نانبائی قید خانہ میں داخل ہوئے یوسف صدیق کے اوصاف سن کر [illegible] تھوڑے دنوں بعد ان دونوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ یوسف صدیق سے جو ہم نے خواب دیکھے ہیں بیان کر کے تعبیر دریافت کرنی چاہیے چنانچہ پہلے شراب دار نے کہا "آج میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں شراب نچوڑ رہا ہوں"۔ اس کے بعد نانبائی نے کہا "میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر روٹیوں کا خوان ہے اور پرندے اس کو کھا رہے ہیں"۔

یوسف صدیق نے شراب دار کے خواب کی تعبیر یہ بتائی کہ شراب دار تو اپنی ملازمت پر بحال کر دیا جائے گا اور نانبائی جس نے روٹیوں کا خوان اپنے سر پر رکھا ہے اور چڑیاں اس کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے وہ دار پر کھینچ دیا جائے گا۔ ان دونوں نے جس وقت یہ تعبیر سنی متعجب ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے یوں ہی جھوٹے خواب بیان کیے تھے۔ یوسف صدیق نے کہا جس بارے میں تم مجھ سے دریافت کرتے تھے تو وہ ہو چکا جو حکم ہونا تھا۔ اتفاق یہ کہ بعد تفتیش تحقیق حال یہی مقصود پورا ہوا کہ شراب دار تو اپنی ملازمت پر مقرر کیا گیا اور نانبائی کو سولی دی گئی۔

قید سے رہائی: یوسف صدیق نے شراب دار سے کہا تھا کہ جس وقت تم بحال ہو جانا اس وقت اپنے بادشاہ سے میرا ذکر ضرور کرنا لیکن مشیت ایزدی اس وقت اس کے خلاف تھی کہ شراب دار اپنا وعدہ بھول گیا۔ یوسف صدیق کا یہ خیال

---

[1] [illegible] نانبائی کا لقب [illegible] شراب دار [illegible]

[2] تعبیر [illegible]

[illegible]

ختم کر دیا۔

مفسرین کی جماعت کا قول اس مقام پر یہ ہے [illegible] فرماتے ہیں کہ یوسف صدیق قید خانہ میں زیادہ مدت تک اس لیے رہے کہ انہوں نے مسبب حقیقی کو [illegible] ظاہری سبب کو وسیلۂ نجات بنا لیا تھا [illegible] قید خانہ [illegible] سات برس تک قید خانہ میں [illegible] یوسف صدیق کے اس خیال پر [illegible] ظاہر ہوتا تھا [illegible] اور [illegible] سال تک قید خانہ میں رہے۔

آخر اللہ تعالیٰ کا ارادہ پورا ہوا اور مسبب حقیقی نے وہ سبب پیدا کر دیا [illegible] یوسف صدیق کی [illegible] تھا [illegible] ایک شب یہ خواب دیکھا کہ سات موٹی تازی گائیں ایک نہر سے نکلیں پھر ان کے بعد ہی سات دوسری گائیں دبلی پتلی اس نہر سے نکلیں اور ان موٹی گایوں کو کھا گئیں [illegible] سات خوشے [illegible] خشک [illegible] خواب [illegible]۔

[illegible] تعبیر [illegible] اضغاث احلام وما نحن بتاویل الاحلام بعالمین (یوسف: ۴۴) [illegible] قید خانہ [illegible] خواب [illegible] یوسف صدیق [illegible] تعبیر [illegible] خواب کی تعبیر [illegible] آ کر تعبیر بیان کی۔

فرعون مصر نے خواب کی تعبیر سن کر یوسف کا [illegible] مشتاق ہوا [illegible] یوسف کو [illegible] یوسف نے قاصد سے کہا [illegible] ارجع الی ربک فاسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیھن (یوسف: ۵۰) [illegible]

[illegible] یوسف صدیق کا یہ پیام [illegible] مصر [illegible] حقیقت [illegible] عورتوں نے [illegible] حاش للہ ما علمنا علیہ من سوء [illegible] یوسف

۵۱) "حاشا للہ یوسف کی کوئی برائی سے اس وقت تک ہم آگاہ نہیں ہوئے"۔ فرعون مصر نے زلیخا کی طرف دیکھا تو زلیخا نے زبان سے یوں کہی ﴿ انا راودتہ عن نفسہ وانہ لمن الصادقین ﴾ (یوسف ۵۱) "میں نے از خود یوسف کی خواہش کی تھی اور بے شک وہ سچا ہے"۔

اب فرعون نے شراب دار کو بھیج کر قید خانہ سے یوسف صدیق کو بلوایا اور عزیز مصر سے یوسف کو خرید کر آزاد کر دیا جیسا کہ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے ﴿ وقال الملک ائتونی بہ استخلصہ لنفسی ﴾ (یوسف ۵۴) "اور فرعون نے کہا اس کو (یعنی یوسف کو) میرے پاس لاؤ تاکہ اس کو میں اپنے لئے خالص (آزاد) کروں"۔ الغرض یوسف صدیق فرعون مصر کے امین و معتمد بنائے گئے اور ہفت سالہ آئندہ قحط کا انتظام آپ کے سپرد کیا گیا۔

یوسف صدیق بہ ہم کا غلہ خرید کر کے تھوڑا سے سال کے ذخیرہ کھا دیتے تھے پھر دونوں بعد عزیز مصر کا انتقال ہو گیا۔ فرعون مصر نے اس کی جگہ یوسف کو مقرر کر کے زلیخا سے ان کا عقد کر دیا۔ بعض لوگوں نے اس موقع پر یہ حاشیہ چڑھایا ہے کہ "زلیخا اس وقت بوڑھی ہو گئی تھی خدا تعالیٰ نے نکاح کے بعد پھر جوان بنا دیا"۔ یہ بات اگرچہ بلحاظ قدرت الٰہی ممکن الوقوع ہے لیکن اصلی واقعہ چھپا کر ایک بات بنا دینا خلاف عقل ہے اصل بات یہ ہے کہ عزیز مصر عنین تھا اس وجہ سے وقت نکاح یوسف صدیق زلیخا دوشیزہ تھیں اور عین عنفوان جوانی پہ جانے کے بعد یہ کہ کتب تواریخ ہمارے اس دعویٰ کی شہادت دے رہی ہیں۔ واللہ اعلم

الغرض سات سال فراخی اور پیداوار کے سال گزر گئے اور دوسرے سات سال قحط کے آئے۔ پہلا سال تو اطمینان کے ساتھ گزر گیا۔ دوسرے سال سے تمام عالم قحط سے مرنے لگا۔ لوگ دور دراز سے مصر میں غلہ لینے کے لئے آنے لگے۔ یعقوب کے بیٹے بھی بجز بنیامین کے مصر میں غلہ لینے کے لئے آئے۔ یوسف نے انہیں پہچان لیا کیونکہ ان کی حالت میں زمانہ نے کسی قسم کا تغیر پیدا نہیں کیا تھا

برخلاف یوسف کے کہ زمانہ کی رفتار نے یوسف کو بجائے یوسف زلیخا تھا نہ تو ان کا وہ لباس تھا اور نہ وہ صورت و شکل تھی بلکہ ایک دوسری حالت پیدا ہو گئی تھی۔ یوسف نے اپنے بھائیوں سے ان کا حال دریافت کیا پہلے تو انہوں نے ادھر ادھر کی باتیں بتلائیں لیکن جب یوسف نے ان کے حالات کی کرید کی تو انہوں نے اس طرح بیان کیا "اے عزیز مصر! دراصل ہم اپنے باپ کے بارہ بیٹے تھے ایک روز ہم اپنے ساتھ اپنے ایک بھائی کو بھی جنگل لے گئے جس کو ہمارا باپ زیادہ عزیز رکھتا تھا اتفاق سے اس کو بھیڑیے نے کھا لیا"۔ شمعون کچھ اور کہنے کو تھا کہ یوسف بول اٹھے (فقال من سکن الیہ کم بعدہ کم) "پھر اس کے بعد تمہارے باپ کو تسکین کس سے ہوئی"۔ شمعون نے کہا (الی اخ لہ اصغر منہ) "جو اس سے چھوٹا ہمارا بھائی ہے"۔

یوسف نے ان کو کچھ دیر تک خاموش رہنے کے بعد کہا "تم ان کو کیوں نہ لائے آئندہ جب تم ہمارے پاس آنا تو ان کو اپنے ساتھ لانا ورنہ تم کو یہاں سے کچھ نہ دیا جائے گا"۔ شمعون نے کہا "شاید ہمارا باپ اس کی جدائی گوارا نہ کرے اس وجہ سے ہم حتمی فیصلہ نہیں کر سکتے"۔ یوسف بولے "اچھا بہتر ہوگا کہ تم میں سے کوئی ہمارے پاس رہ جائے" اس پر یہ سب خاموش ہو گئے۔ یوسف نے واپسی کے وقت ان کی پونجیاں بھی انہیں کے اسباب میں رکھوا دیں اس خیال سے کہ ان کی امانت داری و

ہو تو اس سے واپس کر دے یہ [illegible] اور بھی دوبارہ واپس کے آنے کا سبب ہوگا۔

چنانچہ جس وقت برادران یوسف یعقوب کے پاس پہنچے تو عزیز مصر (یوسف) کی تعریف کی اور کہا عزیز مصر (یوسف) نے کہا ہے کہ اگر تم اپنے اس بھائی کو [illegible] تو [illegible] نہیں ملتا ہے تو ہم [illegible] دیا جائے گا۔ یعقوب نے کہا کیا میں اس کی اسی طرح حفاظت کروں جیسا کہ اس سے پہلے اس کے بھائی یوسف کی حفاظت کی تھی۔ جب برادران یوسف [illegible] اسباب کھولا تو اس میں قیمتیں رکھی ہوئی ملیں تو سب کے سب بول اٹھے: یابانا ما نبغی هذه بضاعتنا ردت الینا ونمیر اهلنا ونحفظ اخانا ونزداد کیل بعیر ذلک کیل یسیر (یوسف: ۶۵) "اے ابا! عزیز مصر نے ہماری بہت بڑی [illegible] نے ہماری قیمتیں واپس کر دی ہیں [illegible] آپ ہمارے ساتھ بھائی کو بھیجئے تاکہ ہم غلہ لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں۔

یعقوب نے ان کے کہنے کا خیال نہ کیا لیکن جب انہوں نے جناب موصوف کے تئیں [illegible] بنیامین کو شمعون وغیرہ کے ساتھ کر دیا اور چلتے وقت یہ وصیت کر دی کہ تم سب کے سب ایک ہی دروازے سے شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازوں سے جانا۔ چنانچہ یہ [illegible] بھائی متفرق دروازوں سے [illegible] یوسف کے پاس گئے۔ یوسف نے اپنے چھوٹے بھائی بنیامین کو پہچان لیا اور ان سب کی بہت خاطر [illegible] کھانا کھانے کے وقت [illegible] ایک ایک خوان پر بیٹھے [illegible] تو [illegible] بھائی یوسف زندہ ہوتا تو مجھے [illegible] جناب یوسف نے [illegible] اپنے ساتھ بٹھا لیا [illegible] تمہارا بھائی ہوں۔"

رات [illegible] باتوں میں یوسف نے بنیامین سے کہا [illegible] اس بھائی کی [illegible] بنیامین نے جواب دیا [illegible] آپ [illegible] یعقوب اور راحیل سے [illegible] یوسف کا [illegible] بنیامین کی زبان سے یہ [illegible] اور انہیں گلے سے لگا لیا [illegible] یوسف [illegible] بھائیوں سے ظاہر نہ کرنا۔

اس وقت یوسف نے [illegible] حکم دیا [illegible] اسباب میں رکھ [illegible] جب یہ لوگ رخصت ہو کر چلے تو ایک منادی نے [illegible] تم چور ہو [illegible] یعقوب نے جواب دیا [illegible] یہاں آئے ہیں۔ غلام نے کہا [illegible] لوگوں نے جواب دیا کہ جس کے اسباب میں وہ پیالہ پایا جائے [illegible] گرفتار کر لیا جائے۔ یوسف نے تلاشی شروع کی [illegible] بنیامین [illegible] اسباب میں [illegible] پیالہ (جو پانی پینے کا برتن تھا) نکلا [illegible] شرمندہ ہو گئے۔

[illegible] یعقوب نے [illegible] شور و غل [illegible] بنیامین کی جگہ [illegible] ہم میں سے کوئی [illegible] لیکن یوسف نے ایک بھی نہ مانی۔ [illegible] مصر میں [illegible] کیا تم بھول گئے [illegible] اپنے باپ

---

[1] [illegible] یوسف [illegible]

سے عہد کر آئے ہو میں تو یہاں سے اس وقت تک حرکت نہ کروں گا جب تک کہ میرا باپ نہ کہے گا یا اللہ حکم نہ دے گا تم لوگ جاؤ اور ماجرا بیان کر دو۔

بقیہ ابناء یعقوب جس وقت مصر سے واپس ہو کر یعقوب کے پاس پہنچے اور یہ واقعہ بیان کیا اس وقت یعقوب کے تسکین قلب پر جو اثر ہوا ہوگا اس کا اندازہ ناظرین خود کر سکتے ہیں اس کے ظاہر کرنے اور بیان کرنے کی ہم کو حاجت نہیں ہے لیکن یعقوب نے غم زدہ دل کی تسلی کے لئے جو کلمات فرمائے تھے وہ یہ ہیں ﴿عسى الله ان ياتيني بهم جميعا انه هو العليم الحكيم﴾ (یوسف: ۸۳) "شاید اللہ ان سب کو میرے پاس لائے بے شک وہ دانا اور حکمت والا ہے"۔

اس کے بعد یعقوب کی آنکھیں کثرت گریہ اور صدمے سے جاتی رہیں تاہم توانائی صحت بدستور باقی تھی اکثر اوقات آپ یوسف کو یاد کر کے رویا کرتے تھے اور لڑکے تسلی دیتے۔ بیٹے کہا کرتے تھے خدا کی قسم تم یوسف کا تذکرہ اس وقت تک ترک نہ کرو گے جب تک تم قریب ہلاکت نہ پہنچ جاؤ گے یا جان بحق تسلیم نہ ہو گے اور یعقوب ان کی باتوں کا یہ جواب دیتے تھے "میں اپنا رنج و غم اللہ سے کہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہ جانتا ہوں جس کو تم نہیں جانتے" کچھ عرصہ بعد یعقوب نے پھر اپنے لڑکوں کو دوبارہ مصر کی طرف روانہ کیا اور کہا جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو چنانچہ یہ لوگ مصر پہنچے عزیز مصر (یوسف) سے کہا ﴿يا ايها العزيز مسنا واهلنا الضر﴾ (یوسف: ۸۸) "اے عزیز ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو قحط و فاقہ نے تباہ کر دیا ہے" ﴿وجئنا ببضاعة مزجاة﴾ (یوسف: ۸۸) "اور ہم بہت تھوڑی پونجی لے کر آئے ہیں" ﴿فاوف لنا الكيل وتصدق علينا ان الله يجزي المتصدقين﴾ (یوسف: ۸۸) "ہم کو پورا پورا غلہ دیجئے اور صدقہ دیجئے اس میں شک نہیں کہ اللہ صدقہ دینے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے"۔ یوسف کا دل یہ سن کر بھر آیا آنکھیں پر نم ہو گئیں بے اختیار بول اٹھے ﴿هل علمتم ما فعلتم بيوسف واخيه﴾ (یوسف: ۸۹) "کیا تم جانتے ہو کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا ہے" ﴿اذ انتم جاهلون﴾ (یوسف: ۸۹) "جب تم نادان تھے" حالانکہ کچھ بھی خیال نہیں کیا۔ یوسف کے بھائیوں نے غور سے دیکھا تو پہچان گئے (کیا بے شک تو ہی یوسف ہے؟) یوسف نے کہا "ہاں میں ہی یوسف ہوں اور یہ (بنیامین) میرا بھائی ہے تم لوگ اپنے دل میں کچھ خیال نہ کرو واللہ تعالیٰ تمہاری خطاؤں سے درگزر کرے یہ مصیبت جو تم پر پڑی تھی جو کچھ واقع ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا۔ اس کے احسانات کا ایک ثمرہ ہے کہ میں اس درجہ عالی پر پہنچ گیا ہوں"۔

یوسف کے بھائیوں کو اس کے سننے سے ندامت ہوئی لیکن یوسف کی تسلی دہی سے وہ خیالات رفع ہو گئے اس کے بعد یوسف نے اپنے ماں جائے بھائیوں سے اپنے باپ یعقوب اور خاندان کی کیفیت دریافت کی اور روانگی کے وقت قمیص دیا اور اپنے بزرگ باپ کے اطمینان کے لئے اپنی قمیص دی اور یہ ہدایت کی کہ جاتے ہی اس کو اپنے بزرگ باپ کے منہ پر ڈال دینا ان کی بینائی دوبارہ واپس آ جائے گی اور تم لوگ کنعان سے اہل و عیال کے ساتھ مصر چلے آؤ۔

---

[1] بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ ... بنیامین تھے ...

[2] بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ ... یعقوب ...

ادھر تو ابنائے یعقوب قافلے کے ساتھ مصر سے روانہ ہوئے اور ادھر کنعان میں جو مصر سے بارہ سو کوس کے فاصلے پر تھا یوسف کے پیراہن کی بو یعقوب کے دماغ میں پہنچنے لگی۔ چنانچہ یعقوب نے اپنے پوتوں سے جو اس وقت موجود تھے فرمایا ﴿إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ﴾ (یوسف: ۹۴) "مجھ کو بے شک بو آتی ہے یوسف کی"۔ ﴿لَوْلَا أَن تُفَنِّدُونِ﴾ (یوسف: ۹۴) "اگر تم لوگ مجھ کو بہکا ہوا نہ کہو"۔ لوگوں نے اپنے بچپنے اور اوچھے پن کی غرض سے جواب دیا ﴿تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ﴾ (یوسف: ۹۵) "خدا کی قسم تم اپنے اسی خیال کے پابند رہتے ہو"۔

چالیس برس کا عرصہ گزر گیا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا اس کی ہڈی تک کا نشان نہیں ملا اور آپ آج کہتے ہیں کہ اس پیراہن سے یوسف کی بو آ رہی ہے۔ یعقوب یہ سن کر خاموش رہے۔ تھوڑے دن بعد قافلہ کنعان میں داخل ہوا اور یہودا پیراہن یوسف لئے ہوئے سب سے پہلے باپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ [illegible] یعقوب چہرے سے لگاتے ہی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ سارا رنج و غم آن واحد میں ایسا دور ہو گیا کہ گویا تھا ہی نہیں۔

اس کے بعد جناب یعقوب نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا ﴿أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ (یوسف: ۹۶) "کیا میں تم سے یہ نہیں کہتا تھا کہ خدا کی جانب سے وہ باتیں جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے"۔ [illegible] لوگ بیہودہ عذر کرتے تھے اور [illegible] یوسف کو بھیڑیا کھا گیا۔ لڑکوں کو یہ سن کر بہت بڑی ندامت ہوئی۔ شرم سے آنکھیں نیچی کر لیں۔ معافی چاہی، استغفار کی درخواست کی۔ اس کے بعد آپ نے یہودا سے دریافت کیا ﴿كَيْفَ تَرَكْتَ يُوسُفَ﴾ "تم نے کس حال میں یوسف کو چھوڑا"۔ یہودا نے کہا "ان کو مصر کی شاہی کرتے ہوئے چھوڑ آیا ہوں"۔ یعقوب نے پھر کہا ﴿مَا أَصْنَعُ بِالْمُلْكِ عَلَى أَيِّ دِينٍ تَرَكْتَهُ﴾ "مجھ کو شاہی سے کیا غرض ہے ان کو کس مذہب پر چھوڑ آیا ہے"۔ یہودا نے کہا ﴿تَرَكْتُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ﴾ "مذہب اسلام کا پابند چھوڑ آیا ہوں"۔ یعقوب یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ دعا دی اور سجدۂ شکر ادا کر کے کہا ﴿الْآنَ تَمَّتِ النِّعْمَةُ﴾ "اب نعمت پوری ہو گئی" کہ دینی اور دنیاوی نعمتیں ظاہر ہو گئیں۔

الغرض یعقوب اور ان کے لڑکے سامان سفر درست کر کے منزل بمنزل کوچ کرتے ہوئے مصر کے قریب پہنچے۔ یوسف فرمانروائے مصر کے ساتھ استقبال کے لئے مصر سے باہر آئے۔ یعقوب شاہی جلوس دیکھ کر یوسف کو پہچان نہ سکے۔ یہودا سے دریافت کیا "کیا یہ فرعون مصر ہے؟" یہودا نے کہا "نہیں آپ کا لڑکا یوسف ہے"۔ یعقوب نے آگے بڑھ کر کہا ﴿السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذْهِبَ الْأَحْزَانِ﴾ "اے رنج و الم کے دور کرنے والے تجھ پر خدا کی رحمت نازل ہو"۔ یوسف دوڑ کر اپنے باپ سے لپٹ گئے۔ اس کے بعد یوسف نے سب سے مخاطب ہو کر کہا ﴿ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ﴾ (یوسف: ۹۹) "تم لوگ مصر میں چلو ان شاء اللہ تعالیٰ بے خوف رہو گے"۔ [illegible] اپنے ماں باپ کو تخت پر اپنے ساتھ بٹھایا۔

یوسف کی ماں اور باپ اور گیارہ بھائیوں نے یوسف کو چونکہ وہ مصر کے [illegible] تھے تحیہ کیا۔ یوسف نے [illegible] اور کہا ﴿يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ﴾ (یوسف: ۱۰۰) "اے باپ یہ تاویل (تعبیر) ہے اس خواب کی جو میں نے

---

۱ [illegible]

میں نے اس سے پہلے دیکھا تھا"۔ یعقوب اس کی تصدیق کرنے کے لئے گذشتہ واقعات دریافت کرنے لگے یوسف نے ادب سے گزارش کی (یا ابتی لا تسئلنی عن صنیع اخوتی و لکن سلنی عن صنیع اللہ بی) "اے میرے باپ اس کو دریافت نہ کریں جو کہ بھائیوں نے میرے ساتھ کیا بلکہ اس کو دریافت کیجئے جو خدا نے میرے ساتھ کیا"۔ پھر کنوئیں سے نکلنے اور مصر میں آنے اور وزیر مصر کے عہدہ پر پہنچنے کے حالات کہہ سنائے۔ پھر بعد ازاں [illegible] سے آپ پیار کرنے لگے۔

یوسف و یعقوب علیہما السلام کے جدا ہونے کی مدت: اگرچہ کسی مؤرخ نے اس مدت کا ذکر نہیں کیا ہے اور اس طرح سے حساب کا اندازہ کیا ہے کہ سترہ برس کی عمر میں یوسف کنوئیں میں ڈالے گئے اور تیس برس کی عمر میں اسی برس کے بعد اپنے باپ سے ملے اس کے بعد تئیس برس زندہ رہ کر ایک سو بیس برس کی عمر میں انتقال کیا اور بعضوں نے یوسف و یعقوب کے زمانہ فرقت کو اٹھارہ برس میں محدود کیا ہے۔ بعض مؤرخین کے خیالات یہ ہیں کہ یوسف مصر میں سترہ برس کی عمر میں داخل ہوئے اور تیرہ برس کے بعد فرعون مصر کے وزیر ہوئے اور پانچ سال کے بعد یعقوب و یوسف سے ملاقات ہوئی اس کے بعد یعقوب اپنے اہل و عیال کے ساتھ مصر میں سترہ برس اور زندہ رہے لیکن محقق علماء کا خیال ہے کہ یوسف نے قریب بائیس برس یعقوب کے مصر میں آنے تک فرقت کی مدت چالیس برس تھی واللہ اعلم۔ (مترجم)

حضرت یعقوبؑ کی وفات: مصر میں آنے کے بعد حضرت یعقوب سترہ برس زندہ رہے۔ یوسف نے یعقوب کی وصیت کے مطابق بعض سرداران فرعون مصر کے ساتھ اپنے باپ کے دفن کرنے کی غرض سے مصر سے باہر آئے اور سرزمین فلسطین میں اپنے بھائیوں اور بچوں اور متعلقین کے ساتھ دفن کیا۔ یعقوب کے ساتھ ان کے بیٹوں کے علاوہ آپ کے خاندان کے تھے۔ ایوب بن برحیا کو بھی دفن کیا جنہیں انہوں نے سب سے پہلے مقام فلسطین میں دفن کیا تھا۔ اس واقعہ کے ستر برس بعد ایک سو چالیس برس کی عمر میں یعقوب کا انتقال ہوا۔ یوسف نے فرعون مصر سے اجازت لے کر یعقوب کا جنازہ (تابوت) مصر سے لے کر روانہ ہوئے۔ بہت سے امراء اور بھائیوں سے ملک شام کی طرف روانہ ہوئے۔ تمام سردار تمام لوگوں کے ساتھ وطن میں لے جا کر دفن کیا اور لوٹ کر مصر واپس آئے۔

حضرت یوسفؑ کی وفات: یعقوب کے انتقال کے بعد یوسف مصر میں یوسف کے پاس قیام پذیر رہے یہاں تک کہ یوسف کا ایک سو دس برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ آپ کی نعش کو ایک تابوت میں رکھ کر بند کیا اور دریائے نیل کے کنارے دفن کیا۔ یوسف نے بوقت وفات یہ وصیت کی تھی کہ جس وقت بنی اسرائیل ارض مقدس کی طرف روانہ ہوں اس وقت آپ کی تابوت بھی نکال کر ساتھ لے جائیں اور وہیں دفن کریں چنانچہ یہ وصیت موسیٰ کے زمانہ تک محفوظ رہی اور بنی اسرائیل کے خروج کے وقت موسیٰ مصر سے نکال لے گئے۔

یوسف کے انتقال کے بعد آپ کے بھائی اور بنی اسرائیل فرعون مصر کے سایہ عاطفت میں رہ گئے رفتہ رفتہ ان کی نسل ترقی اس حد تک پہنچی کہ فراعنہ مصر نے ان کی کثرت سے ڈر کر ان کو ذلیل کیا اور ان سے خدمت کا کام لینا شروع کر دیا۔

بنی یعقوبؑ: مسعودی نے لکھا ہے کہ یعقوب اپنے لڑکوں اور پوتوں کے ساتھ جس وقت یوسف کے پاس آئے تھے ستر آدمی تھے، لیکن جب موسیٰ کے ساتھ دو سو برس کے بعد مصر سے نکلے تو ان کا شمار کیا گیا ہے تو صرف ان لوگوں کی تعداد

جو ساتھ ہو گئے تھے چھوڑ دیا ہے۔ یہ [illegible] اندازہ ہم نے اس کی بابت مقدمۂ کتاب میں بحث کی ہے جس مقام پر اس قصہ
چھوڑ کر حوالہ نہیں دیا جاتا ہے توریت میں جن کی تعداد کے منسوب ہونے سے یہ تعداد محض تخمینی بھی ہو سکتی ہے کیونکہ مقام مبالغہ
میں اظہار کثرت مقصود ہوتا ہے نہ کہ صحیح اعداد۔

یوسف کے بہت سے لڑکے تھے لیکن ان میں سے مشہور دو ہیں ایک افرائیم دوسرے منسی، ان دونوں کا اسباط میں شمار
کیے جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے یعقوب کا زمانہ پایا تھا اور جناب موصوف نے انکو اپنی اولاد میں شمار کیا تھا اور ان کے حق
میں دعائے برکت کی تھی۔

مصر میں یوسف کی حیثیت بعض مؤرخین جنہیں تحقیق سے سروکار نہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ یوسف آخر الامر مصر کے
بادشاہ ہو گئے تھے۔ لطف یہ ہے کہ اس کی تائید میں بعض مفسر قرآن میں یوسف کا یہ قول پیش کرتے ہیں رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ
الْمُلْكِ (یوسف ۱۰۱) "اے رب تو نے مجھے ملک دیا ہے"۔ حالانکہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جو شخص کسی چیز پر قبضہ کر
لیتا ہے گو وہ کسی خصوصیت کی وجہ سے ہو تو وہ با اختیار شخص ضرور ملک کہلاتا ہے۔ ہاں تھوڑے سے [illegible] قرآن کی طرف
متوجہ ہو کر آتے ہیں اس کے معنی ہیں کہ ملک و دولت جس کا ہاتھ ہو اگر چہ وہ بادشاہ نہ ہو [illegible] کے لئے بولا
کوئی بادشاہ نہیں تھے صاحب قوت و حکومت تمام ملک و قوم سے بڑا آتا ہے [illegible] قرآن (وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا) (مائدہ ۲۰)
[illegible] کہا کرتے ہیں اس زمانہ میں فرمانروائے مصر کی نسبت کیا بول سکتے ہو کہ عرب کے دو ملوک آل [illegible] یا [illegible]
کہتے تھے ان کے خلافت عباسیہ میں اطراف کا والی اور حکام کو ملوک کہتے ہیں۔ اس صورت میں یہ استدلال ذاتی نہیں دوسری
دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ (یوسف ۵۶) لیکن یہ آیت بھی اس کی
سند نہیں ہو سکتی کیونکہ تمکین کے معنی منصب کے بھی ہو سکتے ہیں چنانچہ یوسف امور زراعت اور اس کے انتظام کے متولی ہوئے تھے
(چنانچہ یوسف امور زراعت اور اس کے انتظام کے متولی بنائے گئے تھے جیسا کہ قرآن میں ہے اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ
الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ (یوسف ۵۵) اس سے اندازہ ہوتا ہے۔ بقرآن ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یوسف حضرت فرعون
کے ماتحت تھے نہ کہ جیسا لفظ ملک سے جو کہ اس کی وجہ ہے بادشاہ ہو گئے ہیں لکھا ہے تو کوئی قرینہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ محض
[illegible] تصویر کی صرف [illegible] توریت میں صاف لکھا ہے کہ یوسف نہ تو بادشاہ ہو گئے تھے اور
نہ مصر کے بادشاہ تھے اور یہ امر بھی ہے کہ [illegible] شریف کے ماتحت سے جس وقت یوسف کے بھائی آئے تھے یوسف نے
اپنے آقا بادشاہ کے لئے ملک کا لفظ استعمال کیا ہے [illegible] قرآن میں کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم

آلِ عیصو بن اسحاق عیصو اسحاق کی اولاد جبال شعیر (یعنی جنوبی فلسطین کا کوہستان) میں آباد ہوئے جو حجاز اور شرق اردن کے درمیان
مشہور اور تبوک و فلسطین کے درمیان واقع ہے اور جس کو ان دنوں جبال شراۃ ادوم کہتے ہیں۔ روایات توریت ان کی اصل
خانہ بدوش سے تھا لیکن [illegible] مشعل [illegible] شہری ادوم اور [illegible] کی سلطنت قائم اور خود [illegible] سے الگ
دو دو تھے۔ عیصو نے پہلا نکاح بسمہ (بنت عیلون) کیا اور [illegible] اس کے بعد [illegible] اسماعیل [illegible]
[illegible] کے بعد [illegible] یا [illegible] اور
بعض اوقات ان سے بعض علاقہ مع قوم کے پیدا ہوئے۔

الیفاز عقب اکبر کے چھ لڑکے پیدا ہوئے تیمان، اومار، صفو، کعنام، قورح، عمالق اور یہ چھٹا لڑکا سریہ کے بطن سے ہے جس کا نام تمناع تھا اور رعوئیل بن عیصو کے چار لڑکے ناحث، زیرح، شما، مزا پیدا ہوئے۔

توریت میں لکھا ہے کہ عیصو کا نام ادوم تھا اسی وجہ سے بنی عیصو کو بنی ادوم کہتے ہیں بعض اسرائیلیوں کا یہ خیال ہے کہ ادوم اس پہاڑ کا نام ہے جہاں عیصو آ کر مقیم ہوا تھا۔ ادوم عبرانی زبان میں جبل احمر کو کہتے ہیں۔ جہاں یاقوت کا نام و نشان تک نہ پایا جاتا ہو۔ اسی ادوم کے لفظ نے بعض مورخین کو اس مغالطہ میں ڈال رکھا ہے کہ قیاصرہ روم عیصو کی اولاد سے ہیں۔ اسی طرح کہا جاتا ہے کہ روم اور فارس دو بیٹے ابن یاسف کی اولاد سے ہیں لیکن یہ تمام روایتیں صحت و صداقت سے معزول و دور ہیں میرے نزدیک یہ روم رومس یا فی روس کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں نہ کہ ادوم (عیصو) کی جانب۔

بنی عیصو کا زوال الغرض جو عیصو نے سرزمین سعیر میں بڑی قدر نمایاں ترقیاں کیں کہ تھوڑے دنوں میں بنی حوی (کنعانی) اور بنی مدین پر ان کے بادشاہوں میں ایک حد تک غالب آ گئے اور ان میں تمدن و معاشرت کی بنا آ گئی اور بادشاہ اور امیر بھی پیدا ہونے لگے۔ جن میں پہلا بالع بن باعور اور اس کے بعد یوباب بن زارح بادشاہ ہوا تھا۔ پھر اس کے بعد ہدد بن بداد ہوا جس نے مدین کو ان کے بلاد سے نکالا۔ ہداد کے بعد بنو عیصو میں نسلاً بعد نسل حکومت و دولت چلی آئی اور یکے بعد دیگرے بادشاہ ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ یوشع نے شام پر فوج کشی کی اور بیت المقدس کو فتح کر لیا اور تمام بنو عیصو سے سلطنت و حکومت چھین لی۔ اس واقعہ کے بعد بخت نصر نے فتح بیت المقدس کے وقت انہیں پامال کیا۔ ان میں سے بعض یونان اور بعض افریقہ چلے گئے۔ عمالق بن الیفاز کی نسل سے بقول اسرائیلین عمالقہ شام ہیں لیکن نسابین عرب اس سے اختلاف کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عمالقہ شام عملاق بن لاوذ کی اولاد سے ہیں جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔

آل مدین بن ابراہیم اور مدین بن ابراہیم نے لوط کی لڑکی سے نکاح کیا اللہ جل شانہ نے ان کی نسل میں اتنی برکت عنایت فرمائی کہ شام کے بڑے بڑے قبائل انہی کی نسل اور انہی سے ہیں۔ ان کے پانچ لڑکے عیفا، عیفر، حنوخ، ابیداع، الداعہ تھے اور اطراف شام میں خلیج قوم لوط اور حجاز کے قریب سرزمین معان میں رہتے تھے اور سرزمین کے یہی لوگ مالک تھے چند روز بعد جب بت پرستی اور خیانت کی طرف مائل ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں میں سے شعیب بن نویب بن رعوئیل ابن عیفا بن مدین کو مبعوث کیا۔ علامہ سہیلی کہتا ہے کہ یہ اہل مدین تھے ان جندل بن یصعب بن مدین کی اولاد سے ہیں اور شعیب ان کے نسبی بھائی ہیں اور ان کی متعدد بادشاہ گزرے ہیں جو کلمات ابجد سے موسوم تھے۔ قرطبی صاحب کتاب الاسد میں شعیب کو نویب بن ابراہیم بن مدین کا لڑکا تحریر کرتا ہے اور سہیلی انہیں ابن عیفا تحریر کرتا ہے بہرکیف یہ وہی شعیب ہیں جن کے پاس موسیٰ ہجرت کر کے گئے تھے اور جن کی لڑکی سے آپ کا نکاح ہوا تھا اور جن سے آداب کتاب نبوت کی آپ نے تعلیم لی تھی جس کا تفصیلی بیان موسیٰ کے تذکرہ میں آئے گا۔

طاہر طبری کہتا ہے کہ جس سے موسیٰ نے مزدوری کرنے کا ٹھیکہ لیا تھا اور جس نے موسیٰ کا عقد کیا تھا وہ یثیرن رعوئیل ہیں اور توریت میں آیا ہے کہ ان کا نام یثرو تھا اور رعوئیل ان کا باپ یا چچا تھا جو عقد نکاح کا متولی و وکیل ہوا تھا اور اسی مدین سے شام میں بنی اسرائیل لڑے تھے اور انہیں مغلوب کر کے ان کی حکومت چھین لی تھی۔

حضرت لوط لوط ہاران بن تارح برادر ابراہیم کے لڑکے تھے اور قوم کی ہلاکت کے بعد فلسطین میں اپنے چچا ابراہیم کے پاس

بچے تھے کہ انہی دنوں [illegible] انتقال ہوا۔

صاحب تحقیق [illegible] میں سدوم کے پانچ بڑے شہر تھے اور وہ سب خلاف وضع فطرت فعل کے مرتکب ہوتے تھے [illegible] نتیجتاً سب کے سب ہلاک کر دیے گئے۔ [illegible]

آلِ لوط [illegible] میں اللہ تعالیٰ نے [illegible]

(ترجمہ) لوط کی قوم کے واقعات [illegible]

[illegible] قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں"۔

ان کے [illegible]

[illegible]

[illegible] (ھود ۷۷) [illegible]

لوط ان مہمانوں (فرشتوں) کے آنے سے [illegible]

[illegible] فرمایا قال یٰقوم ھؤلاء بناتی ھن اطھر لکم فاتقوا اللہ ولا تخزون فی ضیفی الیس منکم رجل رشید (ھود ۷۸) [illegible]

[illegible] تم میں [illegible] نہیں ہے۔

[illegible] قالوا لقد علمت ما لنا فی بنٰتک من حق وانک لتعلم ما نرید (ھود ۷۹) [illegible]

لوط [illegible] مہمانوں (فرشتوں) کی طرف [illegible]

قربانی کا نام ہے کیونکہ [illegible] کی شاخ موجود ہے [illegible] ان کی آمد [illegible] فلسطین چھوڑ کر اطراف لبنان میں سکونت اختیار کر لی تھی اور بنی اسرائیل سے [illegible] مقابلہ کرتے رہتے تھے۔ [illegible] بنی اسرائیل کے تذکرہ میں بات کریں گے۔ [illegible] جالوت [illegible] جس کا [illegible] کی وجہ [illegible] اور بنی اسرائیل کی لڑائی کے زمانے میں [illegible] کے [illegible] ان شاء اللہ تعالیٰ [illegible] مناسب موقع پر تحریر کریں گے۔

. . . .

[illegible] کے [illegible] تھے [illegible] نے [illegible] کے مہمان [illegible] انہوں نے [illegible] لیا

قوم لوط [illegible] کے پاس [illegible] کے ساتھ [illegible] کیا ہے [illegible] (ہود ۸۱) [illegible] فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ (الحجر ۶۵) [illegible] فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا [illegible] (ہود ۸۲) [illegible]

[illegible] ہوئے

[illegible] (ہود ۸۲) [illegible] ہوئے تھے۔

[illegible] فلسطین [illegible] (مترجم)

تابوت [illegible] اور [illegible] کی اولاد [illegible] جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ ابراہیم کے ساتھ وطن سے ہجرت [illegible] سے ابراہیم [illegible] ارض مقدس (بیت المقدس) آ گئے [illegible] کے ساتھ [illegible] حضرت [illegible] ان کے آ [illegible] تھے۔ [illegible] مکہ [illegible] ابراہیم [illegible] بنی اسرائیل [illegible] کی طرف [illegible]۔

واللہ [illegible] الارض [illegible] علیہا [illegible] الوارثین [illegible]

[illegible] ابراہیم [illegible] کی طرف [illegible] واللہ سبحانہ تعالیٰ [illegible]

* * *

شجرۂ نسب بنو ابراہیمؑ

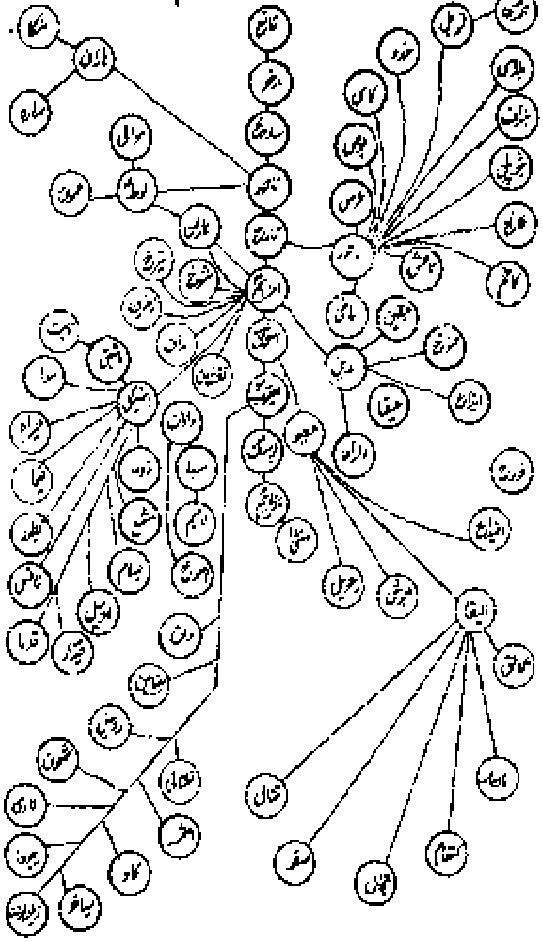
فالج
رعو
سروج
ناحور
تارح
ہاران
ملکا
سارہ
لوط
موآب
عمون
ابراہیم
ہاجرہ
قطورہ
سارہ
زمران
مدان
یقسان
اسمٰعیل
نبایوت
قیدار
ادبئیل
مبسام
مشماع
دومہ
مسا
حدد
تیما
یطور
نافس
قدما
ددان
سبا
اسحاق
یعقوب
عیسو
مدیان
عیفا
حنوک
ابیداع
الداعہ
عفر
عوص
بوز
کاسد
حزو
بتوئیل
قموئیل
یعوش
یعلام
قورح
الیفاز
عمالیق
تیمان
اومار
صفو
جعتام
قناز
دان
نفتالی
روبن
شمعون
لاوی
یہودا
یساکر
زبولون
جاد
آشر

باب: ۸

عرب مستعربہ و ملوک تبابعہ

عرب مستعربہ کی وجہ تسمیہ: عرب کے اس طبقہ کا اس نام سے اس وجہ سے موسوم کرتے ہیں کہ تمام اوصاف و علامات عربیت ان میں عرب کے طبقہ اولی سے منتقل ہو کر آئے ہیں۔ گویا یہ ترقی کی اس راہ پر پہنچ گئے تھے جس طرح پر آباؤ اجداد ان کے گئے تھے اور چونکہ عرب کا طبقہ اولی ان کی بہ نسبت بہت پہلے سے گزر چکا تھا اس لحاظ سے گویا باقی ان کی اصلی زبان باقی کی تم کہا جا سکتا ہے کہ عرب کا یہ گروہ دو قسم پر منقسم ہے ایک گروہ یمنیہ دوسرا سبائیہ۔ کیونکہ اسرائیلی علماء نسب عرب کے ان کے جد اعلیٰ سبا کی طرف منسوب کرتے ہیں جو کوش بن کنعان کی اولاد سے تھا لیکن عرب کے اہل انساب اس کی مخالفت کرتے ہیں اور صحیح وہ ہے جو علماء عرب کے اہل انساب بیان کریں۔ یہ قبائل عرب کے اس طبقہ کے سردار قحطان ہے اور سبا یشجب بن یعرب بن قحطان کا لڑکا ہے۔

قحطان کے متعلق مختلف آراء: قحطان کے نسب میں علماء سے بہت اختلاف کیا ہے بعضے تو یہ کہتے ہیں کہ عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام کا لڑکا اور فالغ و یقطن کا بھائی تھا لیکن توریت میں اس کا کچھ تذکرہ نہیں ہے ہاں فالغ اور یقطن کا ذکر کیا ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ قحطان یقطن کا معرب ہے اور عرب کی عادت ہے کہ عجمی الفاظ کو تقدیم و تاخیر اور تغیر کر کے معرب کر لیتے ہیں اور کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ قحطان تیمن بن قیدار کا لڑکا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ قحطان نبت بن اسمٰعیل کی اولاد سے ہے اور ان سب روایتوں میں صحیح یہ ہے کہ قحطان ہمیسع بن تیمن بن قیدار کا لڑکا ہے اور ہمیسع تیمن بن نبت بن قیدار کا لڑکا ہے اور اسی کے نام سے یمن کا نام ہوا اور ابن ہشام کہتا ہے کہ یعرب بن قحطان کو یمن بھی کہتے ہیں اور اسی کے نام سے یمن کا ملک بھی موسوم ہوا۔ اس اعتبار سے کہ قحطان اولاد اسمٰعیل سے ہے تمام اہل عرب بنی اسمٰعیل ہوئے کیونکہ عدنان اور قحطان عرب کی تمام نسل شاخوں کی طرح انہی سے ہوئے ہیں۔

بعض وہ مورخین جو قحطان کو اسمٰعیل کی اولاد سے شمار کرتے ہیں اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں جناب رسول اکرم نبی معظم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو پیش کرتے ہیں جو آپ نے بنو اسلم انصار کو مخاطب کر کے فرمایا تھا "ارموا یا بنی اسمعیل فان اباکم کان رامیا" "اے بنی اسمٰعیل تیر چلاؤ کیونکہ تمہارا باپ تیرانداز تھا" اور انصار سبا کی اولاد سے ہیں جو قحطان کا لڑکا ہے اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے یہ فرمایا تھا کہ جو بنو اسلم (قبیلہ اسلمی برادر خزاعہ بن حارثہ) سے ایمان لائے تھے۔ اسی بنا پر کہ ان کا سلسلہ نسب بانک تک ہوتا ہے۔ لیکن یہ جواب کہ اس سے اس کی ترجیح ثابت نہیں ہو سکتی کیونکہ تمام عرب اسمٰعیل کی اولاد سے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارموا یا بنی اسمعیل: تیر اندازی سے ارشاد کیا تھا جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے اور خزاعہ سے مشہور ہے ابن سعد بن الیاس بن مضر سے تھا اور وہ نہ تو سبا سے تھا اور نہ قحطان سے۔ کما ھو الصحیح فی مسلم

بنو قحطان اور عرب عاربہ میں چشمک: اور لوگوں نے اس سے بھی استدلال کیا ہے کہ چونکہ قحطان کا تورات میں کچھ ذکر نہیں ہے اس بناء پر وہ عاربہ کی اولاد سے بھی نہیں ہے اس لئے لازماً ثابت ہوا کہ وہ اسمٰعیل کی اولاد سے ہے لیکن یہ قول نا قابل التفات اور نا قابل قبول ہے کیونکہ قحطان یقطن کا معرب ہے اور یہی صحیح ہے اور اس میں ذرا برابر بھی اختلاف نہیں ہے کہ قحطان تمام یمنی قبائل کا جد اعلیٰ ہے بہرکیف بنو قحطان عرب عاربہ کے ہم زمانہ تھے باہم دونوں میں کبھی کبھی جنگ بھی ہو جایا کرتی تھی گو یہ رتبہ سلطنت سے علیحدہ اور دور تھے اور بعض بادیہ گرد اور صحرا نشین رہے لیکن نہایت کم مدت میں انہوں نے اعلیٰ ترقی کی کہ ان کے لوگوں کی تعداد بھی زیادہ ہو گئی دولت و حکومت میں بھی با اثر ہو گئے۔

یعرب بن قحطان: یعرب بن قحطان ان کے بانی اور عظیم الشان بادشاہوں میں تھا بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے بادشاہوں کے تحیہ (سلام) کے لئے مخصوص الفاظ مقرر کئے۔ اس کے بعد یشجب اس کا لڑکا جسے بعض یمن بھی کہتے ہیں تخت نشین ہوا اس کے زمانہ حکومت میں باوجودیکہ خانہ جنگیوں میں وقت بہت ضائع ہوا لیکن تب بھی اس کی قوت ملکی اور اس کے آبادی بڑھتی گئی اس کے بعد اس کا لڑکا عبد شمس اور بعض کہتے ہیں عامر بادشاہ ہوا جو سبا کے نام سے بھی مشہور ہے اسی نے شہر سبا آباد کیا اور بروایت بعض مورخین اسی نے اقلیم مصر میں شہر عین شمس آباد کیا اور اپنے لڑکے بابلیون کو اس کا والی مقرر کیا اس کے بہت سے لڑکے تھے از آنجملہ حمیر اور کہلان زیادہ مشہور ہیں جو یمن کے دو بڑے گروہ کے مورث اعلیٰ اور صاحب عزت اور حکومت و سلطنت کے مالک تھے اور کہلان کی بہ نسبت حمیر زیادہ مشہور ہے اور اس کی اولاد عظیم الشان اور ذی عزت شمار کی جاتی ہے۔ اسی قبیلہ سے ملوک تبابعہ ہیں جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جائے گا۔

حمیر بن سبا: سبا کے بعد حمیر ملک و تخت کا مالک ہوا۔ اس کو عرنج بھی کہتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے سر پر تاج رکھا تھا اس نے پچاس برس حکومت کی۔ سہیلی کہتا ہے ان کے چھ لڑکے واثل، زید، عامر، عوف، سعد، مالک تھے۔ ابو محمد بن حزم کہتا ہے کہ اس کے آٹھ لڑکے تھے جن کے نام یہ ہیں۔ ہمیسع، مالک، زید، واثل، مسروح، معدیکرب، اوس، مرہ۔ سہیلی کہتا ہے کہ حمیر کی تین سو برس کی عمر ہوئی۔

واثل بن حمیر سکسک بن واثل: اس کے بعد واثل بن حمیر بادشاہ ہوا اور اس کا بھائی مالک بن حمیر بلاد عمان پر قابض ہو گیا اور دونوں میں مدتوں لڑائیاں ہوتی رہیں۔ علامہ ابن سعید کہتا ہے کہ حمیر کے بعد اس کا بھائی کہلان بادشاہ ہوا تھا اس کے بعد واثل بن حمیر اس کے بعد سکسک بن واثل نے یکے بعد دیگرے حکومت کی اور مالک بن حمیر کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا قضاعہ عمان پر قابض ہوا۔ سکسک بن واثل اور قضاعہ بن مالک میں معرکہ آرائیاں ہوئیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سکسک نے قضاعہ کو ناکامی کے ساتھ عمان سے نکال دیا۔

یعفر بن سکسک: سکسک کے بعد یعفر بن سکسک تخت نشین ہوا اور پھر اس سے مالک بن الاف بن قضاعہ سے لڑائی ہوئی اور مدتوں یہ آگ مشتعل رہی۔ اسی اثناء میں یعفر اپنے لڑکے نعمان کو جسے کہ معافر بھی کہتے ہیں حالت حمل میں چھوڑ کر مر گیا۔ ماران بن عوف بن حمیر جسے ذی ریاش بھی کہتے ہیں بحرین کا حاکم تھا اس نے مالک بن الاف بن قضاعہ سے مقابلہ کیا۔

نعمان بن یعفر: جب نعمان سن شعور کو پہنچا تو اس نے تمام کاروبار سلطنت اپنے قبضے میں کر لیا اور ذی ریاش کو قید کر دیا۔ نعمان نے بہت بڑی عمر پائی حکومت بھی اچھی کی انتظام ملکی بھی قابل تعریف تھا اس کے بعد اسحم بن معافر بادشاہ ہوا اس کی

کے زمانہ سے بنی حمیر کے حالات زوال پذیر ہونے شروع ہوئے اور تھوڑے ہی دن میں طوائف الملوکی شروع ہو گئی تا آنکہ رائش اور ابناء اراثل (تبابعہ) میں دولت و حکومت نے قیام اختیار کیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

بنی کہلان اور بنی حمیر میں مخاصمت بیان کیا جاتا ہے کہ بنی کہلان ہمیشہ حمیر سے لڑائیاں لڑتے رہے ان میں سے جبار بن غالب بن کہلان اور قحطان کی شاخوں میں سے نجران بن زید بن یعرب بن قحطان۔ اس کے بعد سکسک بن حمیر سے ایمن زہیر بن الغوث بن ایمن بن ہمیسع اور عبد شمس بن وائل بن الغوث بن حیدان بن قطن بن عریب بن زہیر بن ایمن بن ہمیسع بن حمیر پھر شداد بن ملطاط بن عمرو بن ذی ہرم بن صیفی بن عبد شمس۔ اس کے بعد ذوالقرنین اس کے بعد ذو شدد ذی مراثد، اس کے بعد اس کا لڑکا صعب (بیان کیا جاتا ہے کہ یہی ذوالقرنین تھا) اس کے بعد اس کا بھائی حرث بن ذی شدد جس کو رائش کہتے ہیں بادشاہ ہوا۔ یہیں بنی حمیر کی طوائف الملوکی کا خاتمہ اور ملوک تبابعہ کا ابتدا ہے اور ہمیسع ابن عبد شمس سے حمیر بن سبا تک عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس نے بھی حکومت کی۔

حسان بن عمرو کے متعلق روایت علامہ ابوالمنذر ہشام بن کلبی کتاب الانساب میں لکھتا ہے اور میں نے اسے بڑا نسخہ سے جو قاضی محدث ابوالقاسم بن عبدالرحمن بن حبیش کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا نقل کیا ہے کہ ہشام کلبی ایک شخص سے روایت کرتا ہے جو بنی حمیر کے قبیلہ ذی کلاع سے تھا کہتا ہے کہ میں یمن کی ایک غار پر پہنچا جہاں ظاہراً ایک عمارت نہایت مختصر بنی ہوئی تھی اور اندرونی حصہ اس کا بہت وسیع تھا اس مکان کے بیچ کے دالان میں ایک تخت رکھا ہوا تھا اس پر ایک مردہ پڑا ہوا تھا اس کے سر پر تاج تھا اور اس میں روشن یاقوت سرخ لگا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک گرز تھا اور اس کے سامنے ایک لوح تھی جس پر عبارت ذیل کندہ تھی:

> (بسم اللہ رب حمیر انا حسان بن عمرو القیل مت فی زمان ہیذ وما ہیذ زمن ہلک فیہا اثنا عشر الف قیل فکنت آخرہم قیلاً فاتیت ذا شعبین لیجیرنی من الموت فاخفرنی)
>
> "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو حمیر کا رب ہے میں حسان بن عمرو القیل زمانہ ہید و ہاید میں انتقال کیا اس زمانہ میں بارہ ہزار قبیلہ ہلاک ہوئے تھے ان کا پچھلا قبیلہ تھا میں نے ذو شعبین ہوا تھا تا کہ مجھ کو موت سے نجات ملے لیکن انجام یہ ہوا کہ اس نے مجھ کو ہلاک کر دیا"۔

ملوک تبابعہ باتفاق علماء نسب یہ بادشاہ عبد شمس بن وائل بن الغوث کی اولاد سے ہیں اور ان کا نسبی سلسلہ حمیر تک اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں ان کا دار الحکومت مآرب تھا ملکہ بلقیس اسی قوم کی ایک بادشاہ تھی اس نے دو پہاڑوں کے درمیان میں ایک دیوار بنوا دی تھی جس سے چشموں اور تمام بارش کا پانی سمٹ کر ایک ہی جگہ پر رکا رہتا تھا موقع و محل سے کھڑکیاں رکھی تھیں۔ ضرورت کے مطابق اس سے وہ لوگ وقتاً فوقتاً پانی لیتے تھے اسی کا نام عرم تھا جعدی کہتا ہے۔

من سبا الحاضرین مارب اسمہ

اذ یبنون من دون سیلہ العرما

اور بعضوں نے اس بند کی نسبت حمیر یمن کے سردار وہب الملک کی طرف کی ہے۔ اعشیٰ کہتا ہے

ففی ذلک للمؤتسی اسوۃ

مارب عفی علیہ العرم

[illegible]

[illegible]

اور جیسے کہ پہلے بیان کر آئے ہیں قرآن [illegible] جیسا کہ مسعودی نے [illegible] ہے [illegible] [illegible] تھا اور [illegible] اور [illegible] ہیں کہ [illegible] اور قریب [illegible] کہا ہے کہ اس [illegible] نے [illegible] اور اس نے اس میں [illegible] لیکن [illegible] سے [illegible] بادشاہوں نے اس [illegible] اور [illegible] کہ [illegible] ایک [illegible] تمام [illegible] کتاب اول [illegible] میں بیان کیا ہے۔ [illegible] کی جاتی [illegible] کرتے تھے [illegible] نے [illegible] ہو گئے اور [illegible] کے [illegible] دیے گئے [illegible] جیسا کہ قرآن [illegible] کیا گیا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قائم تھا [illegible] ہوتے [illegible]

زیادہ [illegible]

بیان [illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ذوالاذعار کے بعد [illegible] شرحبیل [illegible] تخت حکومت پر بیٹھے۔ یہ بادشاہ [illegible] بھی کہتے تھے۔ [illegible]

برس تک حکومت کرتا رہا۔

ملکہ بلقیس: اس کے بعد اس کی لڑکی [illegible] بلقیس تخت پر جانشین ہوئی۔ سات برس تک اس کی حکومت رہی۔ [illegible] کے بعد [illegible] سلیمان [illegible] طبری تحریر کرتا ہے کہ بلقیس کی [illegible] جناب سلیمان نے ملکہ [illegible] سے نکاح کر لیا تھا [illegible] بہت [illegible] تھی

حضرت سلیمان کا یمن پر تسلط: اس کے بعد [illegible] جب سلیمان [illegible] کے لڑکے نے [illegible] تخت [illegible] ناشر النعم [illegible] ہیں۔ [illegible] بیان کرتا ہے کہ بلقیس کے بعد [illegible] ناشر النعم بھی کہتے ہیں [illegible] بادشاہ [illegible] اہل مغرب [illegible] تھا اور [illegible] ناشر النعم نے [illegible] ایک بت [illegible] عبارت [illegible]

هذا الصنم لناشر النعم الحميري ليس وراءه مذهب فلا يتكلف احد ذلك فيعطب

سمرقند کی وجہ تسمیہ: اس کے بعد شمر یرعش [illegible] تخت پر بیٹھا [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے عراق [illegible] فتح کیا اور [illegible] شمر [illegible] سمرقند [illegible] بعض نے بیان کیا ہے [illegible] شمر یرعش [illegible] حکومت [illegible]

شمر یرعش: [illegible] سمرقند کا نام منسوب کیا جاتا ہے وہ [illegible] ناشر النعم [illegible] جناب [illegible] کے وقت میں تھا

[illegible]

تبان اسعد: شمر یرعش کے بعد [illegible] شمر یرعش [illegible] بیان [illegible] تک [illegible] مشہور ہے۔

تبع کی وجہ تسمیہ: [illegible]

لوگوں نے اس مقام پر ڈیرے ڈال دیئے۔ چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں بنا کر قیام کر دیا۔ پھر کچھ لوگ قبائل طے و کلب و سکون و ایاد و حرث بن کعب کے ان میں آ ملے۔

تبان اسعد کی فتوحات۔ پھر تبان اسعد تیار ہو کر موصل پہنچا اور وہاں سے نکل کر آذربائیجان والوں سے اپنی قوت و مردانگی کی داد لیتا ہوا ترکوں سے معرکہ آرا ہوا اور انہیں شکست دے کر مال غنیمت اور قیدیوں کو لے کر یمن کی طرف واپس ہوا۔ اطراف و جوانب کے بادشاہوں کی مضرت سے ڈر کے ملوک ہند نے مصالحت کر لی۔ اس کے بعد تبان اسعد نے اپنے ایک لڑکے حسان کو سندھ کی طرف اور دوسرے لڑکے عمرو کو روم کی طرف اور اپنے برادرزادہ شمر ذی الجناح کو فارس کی جانب فوجیں دے کر روانہ کیا۔ شمر نے کیقباد شاہ فارس سے جنگ کر کے اسے شکست دی اور سمرقند پر قبضہ کر کے چین کی طرف بڑھا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے اس کا بھائی حسان اس کی جانب پہنچ گیا تھا۔ دونوں نے مل کر قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا اور بے شمار مال غنیمت لے کر اپنے باپ کے پاس واپس آئے۔ پھر تبان اسعد نے اپنے لڑکے عمرو کو قسطنطنیہ کی طرف روانہ کیا۔ بادشاہ قسطنطنیہ نے خراج دے کر صلح کر لی۔ اس کے بعد عمرو نے روم پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ اثنائے محاصرہ میں اس لشکر میں طاعون پھوٹ پڑا۔ رومیوں نے موقع پا کر حملے شروع کر دیئے جب عمرو کی فوج کا اکثر حصہ برباد ہو گیا اس وقت وہ مجبور ہو کر باقی ماندہ فوج لے کر یمن کی طرف لوٹا۔

تبان اسعد کے یہودی ہونے کا واقعہ: ابن اسحاق کہتا ہے کہ ملوک تبابعہ میں سے جو تبع مشرق کی طرف بڑھا تھا وہ تبان اسعد ابو کرب ملکی کرب بن زید الاقرن بن عمرو ذی الاذعار تھا اور تبان اسعد کا بیٹا حسان بن تبع تھا اور اسی نے بقول بعض علماء تاریخ نے سب سے پہلے خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا اور بنی جرہم کو اس کا متولی کیا اور کعبہ میں دروازہ لگایا۔ چابی مقرر کی۔ ابن اسحاق نے لکھا ہے کہ پھر یہ یہودی ہو گیا اور اس کی یہودیت کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ جس وقت تبان اسعد یمن سے نکل کر عراق و مشرق کی طرف بڑھ رہا تھا تو یثرب سے ہو کر گزرا اور اس پر قبضہ کر کے اپنے لڑکے کو چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔ اہل یثرب نے آپس میں مشورہ کر کے اس کے لڑکے کو قتل کر ڈالا ان دنوں بنی نجار کا ایک مشہور شخص عمرو بن طلہ نامی ان کا رئیس و سردار تھا۔ تبان اسعد کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو بہت برہم ہوا اور اسی وقت لڑائی اور آگے بڑھنا موقوف کر کے یثرب کی طرف متوجہ ہوا۔ دوران راستہ ایک روز میں طے کرتا ہوا یثرب کے قریب پہنچ کر یثرب کا محاصرہ کر لیا۔ تمام ابنائے قبیلہ نے ایک جا ہو کر مقابلہ کیا اثنائے جنگ میں یہودی بنو قریظہ کے دو عالم حبر تبان اسعد کے پاس آئے اور اس سے کہا تو اپنے اس فعل سے باز آ تو اپنے اس خیال کے پورا کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا اور نہ یثرب کسی صورت سے خراب و ویران ہو سکتا ہے کیونکہ یہ نبی آخر الزمان کا جو قریش میں پیدا ہوگا مہاجر (جائے ہجرت) ہے اور یہیں آ کر وہ قیام پذیر ہوں گے تبان اسعد ان کی باتوں سے اس قدر متاثر ہوا کہ اس نے لڑائی موقوف کر دی اور دین یہودیت قبول کر لیا اور انہیں ہمراہ لئے ہوئے مکہ کی طرف روانہ ہوا۔

تبان اسعد کی مکہ میں آمد: جس وقت مکہ کے قریب پہنچا تا ایک منزل باقی رہتی تھی کہ بنو ہذیل کے چند آدمی اس کے پاس آئے اور اس کو کعبہ کے مال و جواہرات اور خزائن کی طمع میں مبتلا کرنا چاہا۔ لیکن ان دونوں عالموں نے اس کو اس فعل سے روک دیا اور اس پر یہ امر ظاہر کیا کہ بنو ہذیل تیرے قتل کی فکر میں ہیں تبان اسعد نے یہ سنتے ہی انہیں قتل کرا ڈالا اور خود ان

دونوں عالموں نے ساتھ [illegible] میں داخل ہونے [illegible] روایت [illegible] چنانچہ تبان اسعد نے [illegible] غلاف [illegible] [illegible] قائم [illegible]

تبان اسعد کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

تبان اسعد کے اشعار [illegible] [illegible] ابو کرب [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وكسونا البيت الذي حرم الله
ملاء معضدا وبرودا
وأقمنا به من الشهر عشرا
وجعلنا لبابه إقليدا

[illegible]

تبان اسعد کا قتل: [illegible]

ربیعہ بن نصر کا خواب: روایت ابن اسحاق ابو کرب کے بعد ربیعہ بن نصر [illegible] بادشاہ [illegible] طبری کی روایت ابن اسحاق [illegible] ایک خوفناک خواب [illegible] تعبیر کے لئے [illegible]

بن صعب بن یشکر بن رہم بن افرک بن قسر بن عبقر بن انمار اور دوسرے کا نام سطیح ربیع بن ربیعہ بن مسعود بن مازن بن ذئب بن عدی بن مازن بن غسان تھا ان دونوں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی کہ حبشہ ارض قحطان کے شہروں پر حملہ کر کے یمن کے بادشاہ ہو جائیں گے اس کے بعد ابن ذی یزن عدن سے خروج کرے گا اور انہیں یمن سے نکال باہر کرے گا اور خود یمن کا بادشاہ ہو جائے گا۔ ربیعہ کے دل میں یہ باتیں ایسی جا گزیں ہوئیں کہ اس نے فوراً اپنے اہل و عیال کو عراق کی طرف روانہ کر دیا اور سابور بن خرزاد شاہ فارس کو سفارشی خط تحریر کیا اس نے ان لوگوں کو مقام حیرہ میں ٹھہرایا اس کے خاندان سے نعمان ثانی بادشاہ حیرہ ہوا نعمان کا سلسلہ نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

حسان بن تبان کا قتل: نعمان بن منذر بن عمرو بن عدی بن ربیعہ بن نصر تھا الغرض تحریر کیا جا چکا ہے کہ ربیعہ بن نصر کے بعد مملکت یمن کا مالک حسان بن تبان اسعد ابو کرب ہوا اور حسب عادت تبابعہ کی طرح عجم پر چڑھائی کے خیال سے اہل یمن کو لے کر نکلا۔ لیکن بنی حمیر اور یمن کے قبائل نے اس کی ہمراہی کو ناپسند کیا اور واپسی پر آمادہ ہو گئے اس کے بھائی عمرو سے کہا کہ تو اپنے بھائی کو قتل کر دے تجھے ہم بادشاہ بنا لیں گے عمرو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ ہو گیا ذو رعین نے بنی حمیر کی اس رائے سے اختلاف کیا اور عمرو کو اس ارادہ سے باز رکھنا چاہا لیکن اس کے دماغ میں بادشاہی کی ہوا بھری ہوئی تھی اس نے اس کے کہنے کا کچھ خیال نہ کیا۔ تب ذو رعین نے یہ دو شعر ایک کاغذ پر لکھ کر بطور امانت اس کے پاس رکھ دیے۔

الا من یشتری سہراً بنوم
سعید من یبیت قریر عین
فاما حمیر غدرت وخانت
فمعذرۃ الالہ لذی رعین

"وہ کون ہے جو بیداری کو خواب کے بدلے خریدتا ہے خوش نصیب ہے وہ جو ٹھنڈی آنکھیں لے کر سوتا ہے
چونکہ حمیر نے غداری کی اور بے وفائی کی لہٰذا ذو رعین کا اللہ حافظ ہے۔"

عمرو بن تبان: جس وقت عمرو اپنے بھائی کو قتل کر کے حمیر کے ساتھ یمن کی طرف واپس آیا تو بیماری نے اس کی نیند کو بالکل اڑا دیا اطباء اور کاہنوں سے بے خوابی کی شکایت کی تو سب نے بالاتفاق کہا کہ جو شخص اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے اس پر بے خوابی مسلط کی جاتی ہے۔ عمرو نے ان سرداروں کو جنہوں نے اس کو اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کیا تھا قتل کر ڈالا تھا ایک روز اس کا ذی رعین کو قتل کرنے کا خیال آیا لیکن ذو رعین کو اس نے ان دو شعروں سے بچا لیا جن کا ذکر اوپر ہو چکا اور لوگ عمرو کو موثبان بھی کہتے تھے طبری اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے بھائی پر حملہ کیا تھا اس وجہ سے اس کو موثبان کہتے ہیں اور بعض مؤرخ لکھتے ہیں کہ جنگ کی اور تخت پر جھپٹ پڑنے کی وجہ سے یہ نام سے موسوم ہوا بہرحال اس نے اپنی حکومت کے ترسٹھ برس بعد انتقال کیا۔

یمن پر عبد کلال کا قبضہ: جرجانی اور طبری لکھتے ہیں کہ اس کے بعد ملک یمن کا کاروبار درہم برہم ہو گیا حسان تبع کے لڑکے چھوٹے چھوٹے تھے جن میں ملک داری کی قابلیت نہ تھی اور جو بڑا لڑکا تھا وہ پاگل ہو گیا تھا اس وجہ سے ملک تبابعہ پر عبد کلال غالب ہو کر چوہتر برس تک حکومت کرتا رہا یہ دین عیسوی کا پابند تھا جس کو اس نے ابتدا میں مخفی رکھا تھا۔

کی اور حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ بروایت حمزہ اصفہانی اس نے ۳۷ برس حکمرانی کی۔ یہی تبع معروف بہ المنذری آتا ہے۔

مرثد بن عبد کلال: اس کے بعد مرثد بن عبد کلال اس کا مادری بھائی تخت نشین ہوا۔ اکتالیس سال تک بادشاہت کرتا رہا۔ اس کے بعد ولیعہ بن مرثد سینتیس برس تک ابرہہ بن الصباح تہتر برس [illegible] بن شیبہ بن مرثد اور لخیعہ بن [illegible] بن سعد [illegible] بن عبداللہ بن عمرو ذی الاذعار الحارث بن مالک [illegible] اور حسان [illegible] کے بعد دیگرے حسب ترتیب حکمران رہے۔

لخیعہ کا قتل: حمزہ اصفہانی لکھتا ہے کہ بعض مورخین کا یہ خیال ہے کہ ابرہہ بن الصباح صرف تہامہ کا حکمران تھا۔ اس کے بعد عمرو بن تبع بن کلیکرب ستاون برس تک حکومت پر رہا۔ اس کے بعد لخیعہ بادشاہ ہوا جو خاندان شاہی سے نہ تھا۔ اس کے جبر و ظلم کی کوئی حد نہ تھی اس بدضمیر نے تیس ورانے [illegible] آدمیوں کو قتل کروا ڈالا۔ خاندان سلطنت کو نیست و نابود کر ڈالا۔ ستائیس برس تک اسی حالت و کیفیت سے حکمرانی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ذونواس زرعہ بن تبان اسعد ابو کرب نے خنجر پر [illegible] اس کو قتل کر کے آپ تخت نشین ہو گیا۔ ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ جس وقت صاحبزادہ [illegible] کیا گیا یہ بچہ تھا۔ جب یہ جوان ہوا تو اس نے لخیعہ کو خلوت میں بلایا۔ وہ ایک فعل شنیع کا مرتکب ہونا چاہتا تھا۔ ذونواس نے اس کو قتل کر ڈالا اور [illegible] حالت سے آگاہ کیا۔ ان لوگوں نے متفق ہو کر اسے تخت حکومت پر بٹھا دیا۔ یہ [illegible] سے [illegible] حکومت [illegible] یوسف سے مشہور تھا۔ بروایت ابن اسحاق ازتیس سال تک یہ حکومت پر متمکن رہا۔ ذونواس کے ادوار کے بعد کے یہ واقعات تھا۔

ذونواس زرعہ بن تبان: یا [illegible] ذونواس بن تبان اسعد کا لڑکا اور اس کا نام زرعہ ہے جب یہ اپنے آبائی ملک پر قابض ہوا تو یوسف کے نام سے پکارا جانے لگے یہ یہودی تھا اس نے اکثر اہل یمن کو یہودی بنا ڈالا تھا اور ہمیشہ یہودیت پھیلانے کی کوشش کرتا رہا تھا لیکن اس کے باوجود بھی عرب میں نصرانیت کا بھی زور تھا۔

اہل نجران کا قبول عیسائیت: اہل نجران تمام نصرانی مذہب تھے نصرانی مذہب کی اشاعت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ فیمیون نامی ایک شخص جو اصحاب حواریین عیسیٰ کا پیرو تھا ایک دوسرے آدمی کے ساتھ جس کا نام صالح تھا شام سے یہودیوں کے خوف سے نکل کھڑا ہوا تھا۔ راستہ میں دونوں کو بدوؤں نے دونوں کو گرفتار کر لیا اور نجران لا کر فروخت کر ڈالا۔ اہل نجران ان دنوں ایک درخت کی پرستش کرتے تھے۔ عیدوں میں اسے کپڑے پہناتے اور اس کے سامنے ماتھا رگڑتے تھے۔ یہ دونوں غریب جس وقت نجران پہنچے اور اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے لگے اہل نجران نے ان کو طرز عبادت دیکھ کر حیرت و تعجب ہوئے اور اپنے رئیس عبداللہ بن الثامر سے بیان کیا اس نے انہیں طلب کر کے ان کا مذہب دریافت کیا۔ فیمیون نے کہا میرا مذہب عیسوی ہے جس میں شرک کی ممانعت ہے تم لوگ درخت کی پرستش کرتے ہو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ عبداللہ نے کہا اگر تمہارا یہ مذہب اچھا ہے اور ہماری درخت کی پرستش شرک ہے اور تمہارا مذہب سچا ہے تو تم دعا کرو کہ یہ درخت خشک ہو جائے تو ہم تمہارا دین بے تامل قبول کر لیں گے۔ فیمیون نے دعا کی، مشیت ایزدی سے وہ خشک ہو گیا۔ اہل نجران اپنے رئیس عبداللہ کے ساتھ یہ واقعہ دیکھ کر فوراً عیسائی ہو گئے۔

ذونواس کا نجران پر حملہ: ابن اسحاق نے اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ فیمیون نجران کے ایک گاؤں میں آ کر

ظہور ہوا اور اسی طرح سے اہل نجران کے لڑکے ایک ساحر کے پاس جادو سیکھنے جایا کرتے تھے ان لڑکوں میں عبداللہ بن الثامر بھی تھا یہ لڑکا راستے میں ان کے پاس بیٹھ جاتا تھا اور ان کی باتیں غور سے سنتا تھا رفتہ رفتہ ان کے دل میں ان کی باتیں اثر پذیر ہو گئیں اور یہ عیسائی ہو گیا۔ شاہ نجران یہ واقعہ دیکھ کر اس کے قتل کی فکر میں ہوا لیکن [illegible] بچ نکلا [illegible] بعد یہ مر گیا اور عبداللہ بن ثامر کا نجران میں ہونا تھا کہ تمام اہل نجران عیسائی ہو گئے اور یہی مذہب ان میں پھیل گیا۔ اہل نجران ایک مدت تک عیسائیت پر قائم رہے لیکن بعد ازاں ان میں طرح طرح کی بدعتیں پیدا ہو گئیں۔ ذونواس نے انہیں یہودیت کی طرف بلایا ان لوگوں نے اس سے انکار کیا تب ذونواس نے خندقیں کھدوا کے آگ میں ڈلوا دیا۔ بروایت ابن اسحاق بیس ہزار سے زیادہ آدمیوں کو قتل کر کے جلا دیا صرف ایک شخص بچ گیا جس کا نام دوس ذو ثعلبان تھا یہ اپنے تیز گھوڑے پر سوار ہو کر ریگستان سے گزر کر ہوا نکل گیا اور ذونواس کے سپاہی کچھ بھی تعاقب نہ کر سکے۔

باب: ۹

ملوک حبشہ

ذونواس کی نجران پر فوج کشی: مؤرخ ابن خلدون ذونواس اور اہل نجران کی لڑائی کا یہ سبب ظاہر کرتے ہیں کہ نجران میں ایک یہودی رہتا تھا۔ اس کے دو لڑکے تھے اہل نجران ابتدا ہی اختلاف کی وجہ سے اس سے عداوت رکھتے تھے ایک روز اس سے اور ایک عیسائی سے جو اس کے پڑوس میں تھا تکرار ہو گئی چونکہ عیسائیوں کی اس سے ناچاقی پہلے سے چلی آتی تھی۔ یہ ایک نیا حیلہ پیدا ہو جانے سے اس کے دونوں لڑکوں کو مار ڈالا۔ غریب مظلوم یہودی کرتا کیا تھا ذونواس کے پاس پہنچا اور اپنا ماجرا بیان کیا۔ ذونواس یہودی تو تھا ہی سب سنکر جل بھن گیا اور اسی وقت نجران پر فوج کشی کر دی۔ اہل نجران ایک تو اس کی نسبت کمزور تھے اور دوسرے بے خبر بھی تھے۔ اس وجہ سے ان میں سے سوائے دوس ذو ثعلبان کے اور کوئی جانبر نہ ہوا۔ دوس ثعلبان نجران سے نکل کر قیصر روم کے دربار میں پہنچا اور ذونواس کے مظالم اور زیادتیاں بیان کیں اور انجیل کے اوراق جلے ہوئے دکھائے۔ قیصر روم کو اس کا یہ فعل بہت ناگوار گزرا۔ اس نے اسی وقت نجاشی والئی حبشہ کو اس کی اعانت کے لئے لکھا اور مدد کی ہدایت کی۔

نجاشی کا یمن پر قبضہ: چنانچہ نجاشی ستر ہزار حبشیوں کو ہمراہ لے کر یمن کی طرف بڑھا۔ بعض مؤرخین کا یہ بیان ہے کہ دوس ذو ثعلبان پہلے قیصر کے پاس گیا تھا اور نجاشی نے کشتی جہازوں کی کمی کی وجہ سے قیصر کے پاس جلی ہوئی انجیل بھیج دی۔ جب قیصر روم نے کشتیاں بھیجیں تو نجاشی نے لشکر حبشہ کو ارباط کی ماتحتی میں یمن کی طرف یہودیوں کے قتل و غارت اور قید کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ارباط کے ہمراہ اس مہم میں ابرہۃ الاشرم بھی تھا جو حبشیوں کا ایک نامی جرنیل تھا۔ ارباط اور ابرہہ کے لشکر نے نہایت سرعت سے ساحل یمن پر لنگر انداز ہوئے چونکہ ذونواس کو اس سے آگاہی نہ تھی اور وہ غافل بیٹھا ہوا تھا۔ اس وجہ سے حبشیوں کو دریا سے نکل کر آنے میں کچھ دقت پیش نہ آئی۔ جب ذونواس کو اس کی خبر ہوئی تو سخت پریشانی اٹھانی پڑی۔

ذونواس کا خاتمہ: الغرض جس وقت ذونواس کو ان واقعات کی آگاہی ہوئی۔ فوری طور پر لشکر تیار کر کے نہایت تیزی سے جس قدر یمن کے قبائل نے اس کی ہمراہی پسند کی انہیں ہمراہ لے کر لشکر حبشہ کا مقابلہ کیا۔ میدان جنگ میں زیادہ سے زیادہ دوپہر تک حمیریوں کو ہمراہ لئے ہوئے لڑتا رہا۔ دوپہر کے وقت جب لڑائی کا رنگ بدلا نظر آیا اور اس نے یہ دیکھ لیا کہ چند لمحوں کے بعد میں ضرور گرفتار ہو جاؤں گا۔ اسی وقت اس نے خواری کی گرفتاری سے موت کو بہتر خیال کر کے اپنے گھوڑے کو دریا میں ڈال دیا۔ موج کے تھپیڑوں نے نہایت ذلت سے حمیر کے اس آخری بادشاہ کا قصہ دریا میں تمام کیا۔

اریاط مظفر و منصور یمن میں داخل ہوا اور [illegible] جہاں تک ممکن ہوا [illegible] قتل [illegible] نجاشی [illegible]
[illegible] یمن [illegible] مقیم رہا۔

ابرہہ کا یمن پر قبضہ [illegible] نجاشی [illegible]

[illegible] کر دیا۔

اریاط کا قتل [illegible]

نجاشی [illegible] واقعہ [illegible]

[illegible] رضامندی [illegible]

باقی اصحاب فیل [illegible]

ابرہہ کی [illegible] [illegible]

کے مقابلہ پر آیا۔ اگرچہ ذونفر حمیری فی نفسہ توانائی اور قوت میں ابرہہ سے کم نہ تھا لیکن ایک طرف معدودے چند آدمی اور دوسری طرف ٹڈی دل بمع ہاتھیوں میں مساوات کیسے ہو سکتی۔ آخر کار ذونفر حمیری کو شکست ہوئی ابرہہ نے اسے گرفتار کر لیا اور راہبری کے لئے اپنے ہمراہ رکھا۔ ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ طائف میں داخل ہونے پر مسعود بن معتب ثقفی نے ثقیف کو لے کر ابرہہ کے پاس آیا اور اس کی اطاعت قبول کر لی۔ بنی ثقیف نے ابو رغال نامی ایک شخص کو رہبری کی غرض سے اس کے ہمراہ کر دیا۔ اس نے ابرہہ کو طائف اور مکہ کے درمیان مغمّس میں ٹھیرایا۔ جو مکہ سے ایک منزل کی مسافت پر ہے مگر ابو رغال کا اسی مقام پر انتقال ہو گیا بعد میں عرب نے اس کی قبر کو سنگسار کیا۔ جریر کہتا ہے۔

اذا مات الفرزدق فارجموه
كما ترجمون قبر ابي رغال

ابرہہ کا پیغام اس کے بعد ابرہہ نے سواروں کا ایک دستہ اسود بن مقصود حبشی کی ماتحتی میں مکہ کی طرف روانہ کیا۔ اس غرض سے کہ بار برداری کے لئے اونٹ اور بکرے وغیرہ اسباب مہیا کرے اور فساد کرنے والوں کو گرفتار کر لائے۔ چنانچہ اسود بن مقصود اطراف مکہ میں گیا اور اہل مکہ کے کچھ مویشی اونٹ جن میں دو سو اونٹ عبدالمطلب (جد نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے تھے پکڑ لایا۔ عبدالمطلب ان دنوں قریش کے سردار اور مکہ کے رئیس اعظم تھے ان کا ارادہ لڑائی کا ہوا لیکن جب یہ معلوم ہوا کہ ان کے مقابلے کی طاقت نہیں ہے تو خاموش ہو رہے۔ ابرہہ نے دوسرے دن حناطہ حمیری کو مکہ کی طرف روانہ کیا تا کہ اہل مکہ کو ہمارے ارادے سے آگاہ کر دے اور اگر اہل مکہ کعبے کے گرانے سے کچھ چون و چرا کریں تو لڑائی پر آمادہ ہو جائیں۔

عبدالمطلب کا ابرہہ سے مطالبہ عبدالمطلب نے یہ پیغام سن کر جواب دیا[1] (والله ما نريد حربه و هذا بيت الله فانه يمنعه فهو بيته و ان يخلي عنه فما عندنا من دفع) اور پھر حناطہ کے ساتھ ہو کر ابرہہ کے پاس گئے۔ ذونفر حمیری سے ملاقات کی جسے ابرہہ نے قید کر رکھا تھا۔ ذونفر نے انیس نامی ہاتھی کے ذریعے سے ابرہہ کو عبدالمطلب کے آنے کی اطلاع کرا دی۔ ابرہہ نے ان کا بڑے تپاک سے استقبال کیا۔ تخت سے اتر کر فرش پر ان کے ساتھ بیٹھا۔ اثنائے کلام میں عبدالمطلب نے اپنے اونٹوں کی رہائی کی سفارش کی۔ ابرہہ نے متعجب ہو کر کہا "بڑے تعجب کی بات ہے کہ کعبے کے بارے میں تم نے مجھ سے کچھ التجا نہیں کی جو تمہارا اور تمہارے آبا و اجداد کا دینی مکان ہے اور اونٹوں کا سوال کیا"۔ عبدالمطلب نے جواب دیا (انا رب الابل و للبيت رب سيمنعه) "میں اونٹوں کا مالک ہوں اس لئے اونٹوں کو مانگتا ہوں اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے وہ اس کی حفاظت کرے گا"۔ ابرہہ نے یہ سن کر تھوڑی دیر تک خاموشی اختیار کی اس کے بعد بلا تامل عبدالمطلب کو ان کے اونٹ واپس کر دیے۔

عبدالمطلب کی پیشکش علامہ طبری تحریر کرتا ہے کہ اکثر مورخین کا یہ خیال ہے کہ عبدالمطلب کے ساتھ عمرو بن حارث بن عدی بن نوفل سردار کنانہ اور خویلد بن واثلہ سردار بنی ہذیل گئے تھے اور ابرہہ سے یہ درخواست کی تھی کہ "تہامہ کی ثلث آمدنی خراج میں دی جائے گی۔ بشرطیکہ کعبہ منہدم نہ کیا جائے"۔ لیکن جب ابرہہ نے اس سے انکار کیا تو عبدالمطلب اپنے

---

[1] خدا کی قسم ہم ابرہہ سے لڑائی کا ارادہ نہیں رکھتے۔ یہ اللہ کا گھر ہے اگر وہ خود اس کی حفاظت کرنا چاہے تو بچا لے گا اور اگر وہ اس سے تعرض نہ کرے تو ہم اس کو روک بھی نہیں سکتے۔

ہمراہیوں کے ساتھ واپس آئے اور قریش اور تمام اہل مکہ کو ہدایت کی کہ مکہ کو چھوڑ کر پہاڑوں پر چلے جائیں اور خود وقت روانگی خانہ کعبہ کا دروازہ پکڑ کر کھڑے ہو گئے اس وقت ان کے پاس قریش کے چند شخص اور بھی موجود تھے اور سب نے سب گڑگڑا کر دعائیں کیں۔ عبدالمطلب یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

لاهم ان العبد يمنع
رحله فامنع حلالك
لا يغلبن صليبهم
ومحالهم ابدا محالك
وانصر على آل الصليب
وعابديه اليوم آلك

”اے اللہ بے شک بندہ اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے پس تو بھی اپنے گھر کی حفاظت کر۔ ایسا نہ ہو کہ کل ان کی صلیب اور ان کی تدبیر تیری تدبیر پر غالب آ جائے اور آل صلیب اور اس کی پرستش کرنے والوں پر آج اپنے اہل کی مدد کر۔“

ابابیلوں کی آمد اس کے بعد عبدالمطلب اپنے ہمراہیوں کے ساتھ پہاڑ پر چلے گئے اور ابرہہ مکہ کو ڈھانے کی غرض سے مکہ کی طرف بڑھا۔ اللہ تعالیٰ کی شان سے ابابیل چڑیوں کا ایک جھنڈ دریا کی جانب سے آیا جو اس کے لشکر پر سنگ باری کرنے لگا۔ ہر چڑیا کے پاس تین کنکریاں تھیں جو مسور کے برابر تھیں اور جس مقام پر گرتی تھیں ان کے اجسام کو چھید کر دوسری طرف سے نکل جاتی تھیں۔ ابرہہ کے بدن پر چیچک نکل آئی جس کی وجہ سے اس کے تمام اعضا گل گل کر گرنے لگے۔ اس کے لشکر کی بھی یہی حالت ہوئی۔ جب یہ حال ہوا تو ابرہہ کو صنعاء لے جایا جا رہا تھا تو اس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرتے جاتے تھے آخر کار سب کے اجسام پر چیچک کی بیماری کے نکل آنے سے وہ سب مر گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ایک سیلاب بھیجا جو ان سب کو دریا میں بہا لے گیا۔

یمن کی حبشی حکومت کا خاتمہ ابرہہ کے بعد اس کا بیٹا یکسوم تخت حکومت پر بیٹھا اس نے بھی اپنے باپ کی طرح یمن کی کوئی برائی باقی نہیں چھوڑی ان کے مردوں کو قتل کر ڈالا اور ان کی عورتوں کو زبردستی چھین لیا اور ان کے لڑکوں کو غلامی میں رکھ لیا۔ یکسوم کے مرنے پر اس کا بھائی مسروق تخت نشین ہوا اس نے یکسوم سے بڑھ کر زیادتیاں شروع کر دیں اور جب اہل یمن ان کے ظلم و ستم سے تنگ آ گئے تو سیف بن ذی یزن نے خروج کیا اور کسریٰ (شاہ فارس) کے پاس گیا اور وہاں سے لشکر لے کر یمن آیا اور مسروق کو قتل کر کے حبشیوں کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ اس وقت تک حبشیوں میں سے یمن میں بہتر برس تک چار آدمیوں نے حکومت کی۔ سب سے پہلا ارباط اس کے بعد ابرہہ اس کے بعد یکسوم اور چوتھا مسروق بن ابرہہ۔

(مترجم) ہم اس سے پہلے کہ سیف بن ذی یزن کے نسب پر گفتگو کریں کسریٰ فارس کے پاس اس کے جانے کی تفصیل کیفیت بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ اس تمام واقعہ کا تعلق اسی سے ہے اس کی وجہ کیا تھی اور کیا نتیجہ نکلا۔

وہ بیان کرتا ہے زیادہ واضح تصور یہ ہے کہ ابابیل جیسی کے ساتھ جراثیم کی تحقیق بھی ہوئی ہے جو عام حشرات اور موذی جانوروں کی طرح سب بیماری اور ہلاکت [illegible] ہے اور سائنسی نظریوں سے جو ابابیل کی تحقیق کا استفادہ کیا گیا ہے۔

متقدمین مورخین اور علماء تفسیر نے اس واقعہ میں ذرہ برابر بھی اختلاف نہیں کیا اور وہ متفق الکلمہ ہیں کہ اللہ جل شانہ نے اصحاب فیل پر چڑیوں کا ایک جھنڈ بھیجا تھا جنہوں نے ان پر سنگریزوں کی بارش کی۔ صاحب جامع البیان فی تفسیر القرآن نے سورۂ فیل کی تفسیر میں یوں تحریر کیا ہے

(فلما وصلوا قرب مكة تهيؤا للدخول ارسل الله عليهم من البحر امثال الخطاطيف مع كل في منقاره و رجليه ثلثة احجار اصغر من حمصة فرمتهم)

"یعنی جب کہ ابرہہ مکہ کے قریب پہنچا اور مکہ میں داخل ہونے کا قصد کیا تو اللہ تعالیٰ نے دریا کی جانب سے چمگادڑوں کی طرح پرندے بھیجے ہر ایک کے ساتھ اس کی چونچ اور دونوں پاؤں میں تین تین کنکریاں تھیں جو چنے سے چھوٹے تھے ان پرندوں نے کنکریوں کو پھینک کر ان کو ختم کر دیا۔"

اور تفسیر تبصیر الرحمٰن و تیسیر المنان میں اس طرح مذکور ہے:

(و ارسل عليهم طيرا بعضها على اثر بعض كثيرة متتابعة يتبع بعضها بعضا خرجت من شاطي البحر سود او خضر او صفر امثال الخطاطيف في منقار كل طير حجر و في رجليه حجران ابابيل اي جماعات متفرقة في الطرق فرموا بها فجعلهم [illegible] اكبر من العدسة و اصغر من الحمصة)

"اور بھیجیں ان پر چڑیاں بہت سی جو ایک دوسرے کے پیچھے تھیں اور نکلی تھیں دریا کی جانب سے سیاہ رنگ کی یا زرد رنگ کی یا سبز رنگ کی تھیں۔ ہر چڑیا کے منقار میں ایک کنکر تھا اور دونوں پاؤں میں دو کنکر تھے (ابابیل) یعنی متفرق جماعت تھیں راستوں میں جب کہ وہ متفرق ہو کر نکل گئے تھے تو ان کو بھس کی طرح کر دیا تھا (ترجمہ عبارت) ماری تھیں وہ ان کو کنکریوں سے جو مسور سے بڑے اور چنے سے چھوٹے تھے۔"

ان دو تفسیروں کے علاوہ اور تفسیر بیضاوی، مدارک، تفسیر کبیر وغیرہ میں بھی یہی ہے۔ البتہ دور جدید کی بعض تفسیروں میں یہ ہے کہ "ابابیل" کے معنی مکھی یا مچھر کے ہیں اور "طیر" کے معنی چیچک کے جراثیم ہیں جو اصحاب فیل پر پڑے اور ان پر وبا پھیل گئی "طیر" کے معنی پرندہ اور "حجارۃ" کے معنی چیچک کی بیماری ہیں یعنی فیل والوں کے دماغ میں مرض چیچک پیدا ہو گیا۔ یہ ساری بے تکی بات ہے یہی عجیب بات ہے کہ تمام عقل اور عادت کے خلاف چیز ہونے کے وہ قائل نہیں ہوتے اسی بنا پر معجزات سے انکار اور معجزے کی تاویل کرتے ہیں جو خلاف عادت یا عقل کے ہوں۔ چنانچہ اس حالت میں واقعہ فیل کا قدرت باری سے انکار کرنا ہے [illegible] عبرت [illegible] کو کسی کے کرنے سے [illegible] واقعہ کو [illegible] حوالہ کر دیا ہے۔

اگر واقعہ فیل میں ہمارے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم یا اہل اسلام کی [illegible] تو ہم سب الفاظ تحریر کر دیتے کہ ان کا [illegible] ہے۔ ہم یہ تحریر کرنے سے بھی باز نہیں رہ سکتے کہ یہ ارہاصات اور علامات نبوت و رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا جیسے جناب باری تعالیٰ نے سورۂ فیل میں ذکر فرمایا ہے کہ [illegible]

[illegible] رحمت [illegible] عذاب نازل [illegible]

[illegible] اشارہ [illegible]

[illegible]

> [illegible] في قصة اصحاب الفيل [illegible] عظيمة على قدرة الله [illegible] و حكمته [illegible] العقل [illegible] ذلك [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نے ان کو گرانے سے روک دیا اور ان کے ہاتھیوں کو ایسا تھکا دیا کہ آگے نہ بڑھ سکے چڑیوں کی ایک جماعت سے جہاں کو بھر دی تھی گویا کہ ان کی چونچ میں [illegible] ہے"۔

ہمیں یہ بھی خبر ملی ہے کہ ابو طالب نے بھی اپنے اس قصیدہ میں اس کا ذکر کیا ہے جسے انہوں نے بازار عکاظ میں پڑھا تھا جس وقت کفار مکہ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کا عام عہد و پیمان کر لیا تھا جس طرح [illegible] بعض لوگوں نے اپنی غلطی سے اس واقعہ کا صریحی انکار کر دیا ہے اسی طرح [illegible] یہ کہتے ہیں کہ ان پرندوں نے اصحاب فیل پر سنگ باری نہیں کی تھی [illegible] "ابابیل" نہیں [illegible] کہ [illegible] کے [illegible] ہو گئے تھے [illegible]۔

سیف بن ذی یزن یمن کا رہنے والا تھا اسی سرزمین پر اس کے آباؤ اجداد حکومت کرتے تھے۔ یہ عامر بن اسلم بن زید بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید کا لڑکا تھا [illegible] ایک زمانہ تک [illegible] کی نسل۔ سیف بن ذی یزن نے لوگ [illegible] سے تمام [illegible] لے گئے تھے اور ایک زمانہ گزر گیا تھا۔ ان کی [illegible] حکومت پر بیٹھنے کے [illegible] خدمت [illegible] سے [illegible]۔ عجب بے بسی کی حالت ہے [illegible] ہے۔ آہ [illegible] ذلت و رسوائی سے موت بہتر ہے [illegible] ابرہہ اور اس کے لشکر کے [illegible] حکومت [illegible] کوئی نام بھی لینے والا باقی نہیں رہا یہاں سیف بن ذی یزن [illegible] کس وجہ سے اسی سرزمین پر [illegible] ہے حال ہو گیا ہے [illegible] اپنے آباؤ اجداد کے [illegible] ان کی [illegible] چھ باتیں رہ گئے [illegible] عبرت اور [illegible] سے دیکھتے ہیں۔ اس کی بے کسی اور [illegible] ان کا دل بھر آتا ہے۔ حبشیوں کے خوف سے [illegible] کی [illegible] نہیں [illegible]۔ (مترجم)

سیف ابن ذی یزن کی کسریٰ سے امداد طلبی: الغرض سیف بن ذی یزن اپنی [illegible] ذلت میں رہنا پسند کرتا تھا وہ [illegible] غضب [illegible] ملک [illegible] کر لیا۔ اسی وجہ سے سیف ابن ذی یزن یمن سے نکل کر [illegible] قیصر روم کے پاس گیا اور یہ ماجرا بیان کر کے مدد طلب کی۔ جب اس نے اتحاد مذہبی کی وجہ سے مدد دینے سے انکار کیا تو کسریٰ [illegible] کی خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے نعمان بن منذر والی حیرہ کے پاس گیا اور اس سے اپنی سرگزشت بیان کی۔ نعمان بن منذر نہایت رحم دل [illegible] تھا اس نے فوراً اپنی دامان رحمت سے اس کے آنسو پونچھے اور اپنے ساتھ کسریٰ کے دربار میں لے گیا اور حبشیوں کے ظلم کی شکایت اور سیف بن ذی یزن کی ذلت و رسوائی کا حال عرض کر کے امداد کا خواستگار ہوا۔ کسریٰ نے کہا "یمن ہمارے ملک سے بہت دور دراز راستہ پر ہے اس کے علاوہ عرب کی سرزمین میں بکریوں اور اونٹوں کے سوا اور کیا ہے جس سے کچھ حاصل نہ ہوگا ہمیں یمن کی تسخیر کی ضرورت نہیں"۔ کسریٰ نے یہ کہہ کر سیف بن ذی یزن کو ایک خلعت اور ایک اشرفیوں کا توڑا دیا۔

کسریٰ کی یمن پر فوج کشی: سیف بن ذی یزن نے دربار سے نکل کر اشرفیوں کے توڑے کو پھینک دیا لوگوں نے اسے لوٹ لیا۔ کسریٰ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو دوسرے روز سیف بن ذی یزن کو بلا کر اعتراضاً اس کا سبب دریافت کیا اس نے کمال ادب سے عرض کیا "مجھے ان اشرفیوں کی ضرورت نہیں ہے میرے ملک میں سونے اور چاندی کے پہاڑ ہیں۔ میں اس غرض سے نہیں آیا تھا بلکہ میرا مقصد یہ تھا کہ مجھے آپ حبشیوں کے ظلم سے بچائیں گے"۔ کسریٰ نے یہ سن کر تھوڑی دیر خاموشی اختیار کی اس کے بعد ارکان دولت سے مشورہ کیا۔ سب نے باتفاق یہ مشورہ دیا کہ جو قیدی قید خانہ میں واجب القتل

[illegible] کی طرف روانہ کیا۔

کسریٰ کی فوج کشی کی دوسری روایت [illegible]

وہرز دیلمی اور مسروق میں پہلی جنگ [illegible]

مسروق مارا گیا [illegible]

[illegible]

ایک نائب یمن میں چھوڑ کر کسریٰ کی طرف واپس گیا۔

سیف بن ذی یزن کو اکابرین کا خراج تحسین: سیف بن ذی یزن اس فتح اور کامیابی کے بعد یمن پر مستقل حکومت کرنے لگا اور مقررہ سالانہ خراج کسریٰ کو بھیجتا رہا۔ عرب کے نامی گرامی شعراء نے اسے مبارک بادی کے قصائد لکھے۔ امراء و علماء قریش اس سے ملنے کو آئے اور اس فتح اور امداد پر اسے مبارکباد دی۔ ان میں قریش کے نامی سردار عبدالمطلب (جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بھی تھے سیف بن ذی یزن نے ان کی سب سے زیادہ تعظیم کی اور اپنے برابر بٹھایا اور کمالِ عزت سے انہیں رخصت کیا۔

باذان کی امارت یمن: طبری لکھتا ہے کہ وہرز کے مرنے کے بعد کسریٰ نے یمن پر اس کے لڑکے مرزبان کو گورنر بنایا پھر جب مرزبان مر گیا تو ان کے پوتے خسرو بن تیجان بن مرزبان کو مامور کیا کچھ عرصہ بعد کسی وجہ سے اس پر شاہی عتاب ہوا تو معزول و مقید کر کے دربار شاہی میں بھیج دیا گیا اور اس کی جگہ باذان یمن کی گورنری پر متعین ہوا اور بھیجا گیا۔ باذان بعثت نبوی تک گورنر رہا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور باذان مسلمان ہو گیا اور یمن میں اسلام کا ظہور ہوا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ وھذا آخر الخبر

چونکہ ہم عرب کے طبقہ اولیٰ و ثانیہ کے حالات و اخبار کی تحریر سے فراغت حاصل کر چکے ہیں لہٰذا ہم شرط کتاب کے مطابق ان کے ان معاصرین کے حالات تحریر کریں گے جن کا تعلق ملوک عجم سے ہے۔ تاکہ تمام عالم کے حالات تحریر میں آ جائیں اور اہل عرب ہر طرح سے اور لوگوں سے ممتاز ہو جائیں وہ لوگ عرب کے طبقہ اولیٰ و ثانیہ کے ہم عصر تھے۔ وہ نبط سریانی، اہل بابل پھر نبط اہل موصل پھر امرائے فارس اور یونان اور روم تھے۔ ہم ان میں ہر ایک کا ذکر مختصراً پیش کریں گے۔

باب : ۱۰

ملوک بابل، موصل و نینوی

کنعان بن کوش بن حام [illegible]

واقعہ [illegible]

موصل میں جرموق کا بابل پر قبضہ [illegible]

نینوی کی تعمیر [illegible]

شروع کر دی۔ پھر اس کی اولاد سے سنحاریب بن [illegible] حکمران ہوا۔ اس نے شہر [illegible] آباد کیا اور بنی اسرائیل سے لڑائیاں کیں یہاں تک کہ بیت المقدس تک پہنچ گیا۔

زاثان بن ساطرون بعض روایت کرتے ہیں کہ سنحاریب کے قتل کے بعد اس کا بھائی ساطرون [illegible] بادشاہ ہوا [illegible] کے میدان میں [illegible] کے بعد اس کے بعد زاثان بن ساطرون تخت حکومت پر بیٹھا [illegible] جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے [illegible] کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔

زاثان بن ساطرون کا قتل [illegible] سے قبائل بنی اسرائیل کی سیادت چھین لی۔ زاثان بن ساطرون آپ پر ایمان لایا۔ اس کے بعد جب بخت نصر نے [illegible] سے بنی اسرائیل کی [illegible] اور اس کی حکومت پر اسے برقرار رکھنے کا وعدہ کیا۔ ان سے بخت نصر کی [illegible] جب [illegible] پر چڑھائی کی اور اس نے [illegible] کے بعد [illegible] کو قتل کر [illegible] بچے کا اقرار کیا اور [illegible] کو قتل کیا۔ [illegible] کے ساتھ [illegible] سے زندہ [illegible] کے ہاتھوں [illegible] ہو گئے۔

سنحاریب اسرائیلی روایات میں ہے کہ سنحاریب [illegible] سے پہلے [illegible] کی قدرت [illegible] وغیرہ بادشاہت کر چکے تھے [illegible] مشہور شہر [illegible] (اس کا [illegible]) [illegible] کی طرف [illegible] پر [illegible] کیا [illegible] نے اس [illegible] کی [illegible] لوگوں نے سنحاریب سے [illegible] کیا کہ [illegible] پر [illegible] سے ہو [illegible] ہو گئے۔

سنحاریب کی بیت المقدس پر فوج کشی سنحاریب نے اس کے [illegible] کے [illegible] بیت المقدس پر چڑھائی کی اور [illegible] لشکر پر [illegible] بنی اسرائیل نے [illegible] سے [illegible] کے ہاتھوں سے نجات دی۔

سنحاریب کا خاتمہ بنی اسرائیل کا بادشاہ [illegible] کی خدمت میں [illegible] کا خاتمہ [illegible] سنحاریب [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] سنحاریب [illegible] کے ہاتھ [illegible] سے [illegible] کر دیا تھا۔ سنحاریب کے قتل کے بعد [illegible] سنحاریب [illegible] کے بعد بخت نصر [illegible] جس کا ذکر [illegible] کے حالات میں بیان کیا گیا ہے۔

نمرود [illegible] بن [illegible] کی اولاد سے ہیں۔ مسعودی [illegible] بن [illegible] کی طرف منسوب کرتا ہے [illegible] تھے ان میں سب سے پہلے [illegible] بن [illegible] نے [illegible] مسعودی کہتا ہے کہ [illegible] نے

بابل کی حکومت پر مامور کیا۔ فالغ کے انتقال کے بعد اس نے بہت صابیہ ظاہر کی اور اسی مذہب کا پیرو ہوا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا کنعان ملقب بہ نمرود تخت حکومت پر بیٹھا اور اس نے اس مذہب کو خوب پھیلایا اس کے بعد اس کا لڑکا کوش بادشاہ ہوا۔ جو ابراہیم علیہ السلام کا نمرود تھا اور جس نے آزر (پدر سیدنا ابراہیم) کو طلب کر کے بیت الاصنام (بتخانہ) کا داروغہ مقرر کیا تھا کیونکہ آزر بن ناحور بن فالغ اپنے باپ کے انتقال کے بعد کوثی چلا آیا اور نمرود کے ساتھ مذہب صابیہ اختیار کر لیا تھا کیا مذہب اس کے خاندان میں شروع ہی سے نسل در نسل تا دم تک برابر چلا آیا۔ ناحور بن کوش نے آزر کو بیت الاصنام کا داروغہ مقرر کیا اور ابراہیم پیدا ہوئے ان کے صحیح حالات ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔

بخت نصر کا بیت المقدس پر حملہ: الغرض بابل میں تا دور (نمرودان) کی حکومت کا سلسلہ برابر جاری رہا اور بخت نصر انہیں میں سے تھا جیسا کہ بعضوں نے لکھا ہے بعضے کہتے ہیں کہ جرامقہ (اہل نینوی) نے بابل پر فوج کشی کی، پھر سنحاریب اس پر قابض ہوا اور اس نے اپنے امراء میں سے بخت نصر کو اس کا گورنر مقرر کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد اہل بیت المقدس نے عہد توڑ دیا تب بخت نصر نے بنی اسرائیل سے بیت المقدس میں جا کر لڑائی کی اور ان کا محاصرہ کر لیا اور قید کے بعد بنی اسرائیل کے بادشاہ کو قتل کر ڈالا اور وہاں کی مسجد کو ویران کر دیا۔

ایرانیوں کا بابل پر تسلط: پھر جب بخت نصر مر گیا تو اس کا لڑکا بادشاہ ہوا۔ اس کے بعد [illegible] حاکم ہوا۔ اس سے اور ارتاق مرزبان کسریٰ سے لڑائی ہوئی ارتاق نے اسے مار ڈالا اور بابل اور اطراف بابل کا حاکم بن بیٹھا۔ اس کے بعد نبط اور جرامقہ دولت فارس کی رعیت میں شمار کئے جانے لگے اور نمرودوں کی بابل سے حکومت ختم ہو گئی (هذا ذكره ابن سعيد نقله عن داهر مورخ دولة الفرس) یہ ایسا ہی ابن سعید نے ذکر کیا ہے اور اسی کو نقل کیا ہے داہر مورخ دولت فارس سے"۔

سریانیین: ابن سعید نے سریانیین اور نبطیہ کو ایک گروہ اور ایک ہی حکومت قرار دیا ہے۔ لیکن مسعودی کا یہ خیال ہے کہ یہ دو حکومتیں تھیں۔ سریانیین کی نسبت وہ کہتا ہے کہ طوفان کے بعد دنیا میں سب سے پہلے سریانیین نے بادشاہت کی ایک صدی یا کسی قدر اس سے زیادہ زمانہ میں ان کے نو بادشاہوں کے نام بھی مسعودی نے تحریر کئے ہیں جنہیں ہم عدم اعتماد اور عدم صحت کے باعث تحریر نہیں کرنا چاہتے ہاں شوشان کے بارے میں وہ تحریر کرتا ہے کہ سب سے پہلے اس نے اپنے سر پر تاج رکھا تھا اور یہی تاج کا موجد ہوا تھا اور چوتھے بادشاہ نے کئی نئے شہر آباد کئے اس کے زمانہ میں ہند کا بادشاہ دیبل تھا اور اس نے اکثر ملوک مغرب کی سلطنتیں چھین لیں اور ان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا آخری کا نام ماروت تھا جیسا کہ آگے چل کر کلام میں ظاہر کرتا ہے کہ وہ لوگ موصل اور بابل کے حاکم تھے ملوک یمن ان سے اکثر مغلوب اور کبھی غالب رہتے تھے اور یہ بھی نسبت لکھتا ہے کہ وہ غیر مستقل مزاج تھا اس کی طبیعت میں تلون حد سے زیادہ پایا جاتا تھا اور اس کے بھائی نے سلطنت تقسیم کر لی تھی"۔ غرض کہ اسی طرح وہ تحریر کرتا ہے کہ سب سے پہلے جس نے خمر (شراب) کھینچی وہ فلاں شخص تھا جس نے شطرنج کا کھیل ایجاد کیا وہ فلاں تھا جو سب سے پہلے بادشاہ ہوا وہ فلاں تھا (و غير ذلك) حالانکہ ہمارے نزدیک یہ سب خلاف قیاس باتیں اور صحت سے معزول دور ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ چونکہ سریانیین اقدم الخليقة (خلقت میں سب سے مقدم) ہیں اسی وجہ سے تمام پرانی چیزیں مثلاً لغت، حرف وغیرہ ان کی جانب منسوب کئے جاتے ہیں واللہ اعلم

نبطیہ: نبط کی نسبت مسعودی کا یہ خیال ہے کہ یہ بابل سے تھا وہ لکھتا ہے کہ ان کا پہلا بادشاہ نمرود جبار تھا اور یہ ماش بن ارم بن

حام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ [illegible] بابل میں [illegible] تھا اور [illegible] اور دوسرے مقام پر اسی نمرود کو کوش بن حام کی طرف منسوب کیا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ دونوں نمرود ایک تھے یا الگ [illegible] کے بعد چودھویں صدی کے اندر بھی بابل کے بادشاہوں کے [illegible] ناموں میں [illegible] آتا ہے جس کو ہم عدم صحت کی وجہ سے نقل نہیں کرتا۔ چنانچہ [illegible] "المونق" [illegible] صدی کے اندر بھی بادشاہوں کے نام [illegible] ہے اور لکھتا ہے کہ [illegible] صدی [illegible] بابل [illegible] سے [illegible] چودھویں صدی میں بیان کرتا ہے کہ اس صدی میں ایک بادشاہ تھا جس نے بنی اسرائیل سے لڑا تھا اور انہیں بیت المقدس میں گھیر رکھا تھا اور اس نے ان سے لڑ کر لیا تھا اور ان کو سب سے پہلا [illegible] تھا جو بابل کے لقب سے مشہور تھا جسے بخت نصر [illegible] جس نے بابل پر قبضہ حاصل کر لیا تھا [illegible] اسی سلسلہ [illegible] بابل کے بیان میں [illegible] علیہ السلام کے نمرود کو دیکھا نہیں گیا [illegible] نمرود [illegible] واللہ اعلم

نمرود کے متعلق طبری کا بیان جو [illegible] کہتا ہے کہ نمرود بن کوش بن کنعان بن حام [illegible] ابراہیم علیہ السلام کے عہد میں تھا پہلے یہ لوگ [illegible] سے [illegible] تھے [illegible] ہلاک [illegible] جب [illegible] ہلاک ہو گئے تو نمرود [illegible] یہاں تک کہ نمرود بادشاہ ہوا [illegible] تاریخ طبری

بابل: [illegible] بابل [illegible] نمرود [illegible] قائم تھا [illegible] [illegible] آباد کیا گیا تھا [illegible] ایک [illegible] تھی [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] مقامات بنے ہوئے تھے۔ [illegible] خاص [illegible] ایک [illegible] بادشاہ [illegible] بابل [illegible] قبضہ حاصل [illegible] تمام [illegible] لوگوں کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ نمرود [illegible] بادشاہ [illegible] ہے [illegible] حام کی طرف اور کبھی حام کی طرف منسوب کرتا ہے۔

نمرود کے متعلق دوسری روایت بعض مؤرخین یہ بیان کرتے ہیں کہ [illegible] علیہ السلام کا نمرود، نمرود بن کنعان بن [illegible] تھا اور بخت نصر [illegible] سے [illegible] بابل [illegible] بڑا [illegible] تھا [illegible] پر [illegible] تھے [illegible] مغلوب کر لیا تھا۔ [illegible] اور [illegible] ابراہیم [illegible] تمام [illegible] اور ابراہیم [illegible] بخت نصر [illegible] سے [illegible] اور [illegible] بخت نصر [illegible] تمام [illegible] ہو گیا تھا اور بنی اسرائیل کو مغلوب کر لیا تھا اور ان کی حکومت چھین لی تھی اور بیت المقدس کو ویران کر دیا تھا۔ اس کی حکومت [illegible] سے [illegible] تھی چالیس برس تک یہ سلطنت رہی۔ اس کے بعد اس کا لڑکا [illegible] بخت نصر [illegible] برس تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد [illegible] تین برس تک حکمران رہا [illegible] اس کے [illegible]

[illegible] بابل پر چڑھائی کی اور [illegible] لیکن [illegible] کہ بخت نصر [illegible] ملوک بابل [illegible]

[illegible] السلام [illegible]

[illegible]

ملوک بابل و موصل کا مذہب: ملوک بابل و موصل ستاروں کی پرستش کرتے تھے اور ان کی روحانیت کا ذریعہ طلسم اور [illegible] تھے [illegible] فلسفہ [illegible] بابل [illegible] وما أنزل على الملكين [illegible] (البقرة ۱۰۲) [illegible] ملوک بابل [illegible] بابل [illegible]

[illegible]

[illegible]

شجرہ نسب ملوک بابل و موصل و نینوی

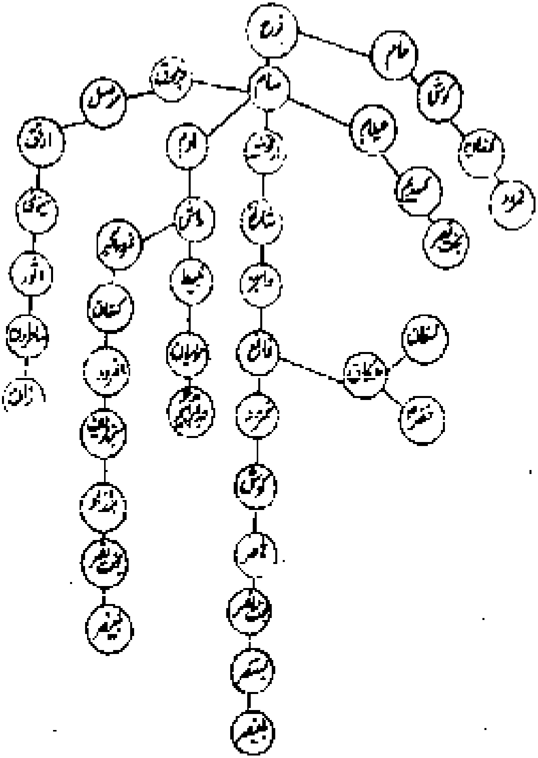
نوح
حام
سام
ارم
موصل
شالخ
عابر
فالغ
نمرود

باب : ۱۱

ملوک قبط

قبطی اس گروہ کی پیدائش بھی بہت قدیم ہے اور اس کی حکومت کا [illegible] دور دراز رہا ہے انہوں نے اپنی حکومت کے لئے مصر اور اطراف مصر کو پسند کیا تھا [illegible] تمام [illegible] کی دولت و حکومت [illegible] اور جب اسلام کی روشنی نے ان کی [illegible] کے ہاتھوں ان کی دولت و عظمت کا خاتمہ کر دیا۔

قبطیوں کی سیاسی حالت [illegible] مصر (بلاد [illegible]) [illegible] اپنے [illegible] ہاتھ [illegible] اور اپنے ممالک [illegible] یہاں تک کہ خلافت اسلام نے ان [illegible] کی دولت و حکومت [illegible] کہ اہل مصر اپنے [illegible] سے [illegible] کر دیا۔

قبطیوں کی اصل مشہور قول تو یہ ہے کہ یہ [illegible] کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں مگر مسعودی [illegible] مصر بن حام کی نسل سے [illegible] مصر بن [illegible] کنعان [illegible] قبطی مصری کی طرف منسوب کئے جاتے تھے اور مصر [illegible] قبط [illegible] مصری [illegible] کی اولاد [illegible] مصری اولاد سے [illegible] اور [illegible] کی نسل سے [illegible]

مصر بن بنصر مسعودی کی تحریرات سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ [illegible] نوح بن کنعان کے عہد حکومت میں مصر کی حکومت [illegible] کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس نے [illegible] کے وقت مصر کی [illegible] لڑکے مصر کے حق میں وصیت [illegible] اپنے [illegible] و حکومت [illegible] سرزمین [illegible] مصر [illegible] شام [illegible] میں [illegible] مشرق و مغرب میں [illegible] مصر نے بڑی ترقی کی۔

ابوالقبط بن مصر اس کی زندگی میں اس کے لڑکے جوان ہو گئے تھے [illegible] ملک و حکومت کی وصیت اپنے بڑے بیٹے قبط کے حق میں کی قبط بن مصر [illegible] (قبطیوں کا باپ) [illegible] کے [illegible] مصر [illegible]

سنم اس کے بعد اتریب بیٹے بعد دیگرے بادشاہ ہوئے۔ اتریب کے بعد اور لوگوں کے نام بھی تاریخوں میں تحریر کئے ہیں جنہیں ہم عجمیت کی وجہ سے تحریر میں نہیں لا سکتے۔ اتریب کے بعد بیٹا کا ذکر کر کے تحریر کرتا ہے "قبطی مصر بن حام کی اولاد اور حضرت نوح کی اور ان کی نسلیں متعدد شاخوں میں پھیل گئیں اور جب ان پر عورتیں حکومت کرنے لگیں تو اسی زمانہ میں سے بادشاہ شام ولید بن دومع نے ان پر حملہ کیا اور ان کی خود مختاری چھین کر انہیں اپنا باج گزار اور مطیع بنا لیا"۔

شداد بن عاد کی مصر پر فوج کشی علامہ ابن سعید اہل مشرق کی کتابوں سے نقل کرتا ہے کہ مصر کے بعد اس کا لڑکا قبط بادشاہ ہوا اس کے زمانہ حکومت میں شداد بن عاد بن عاد نے ملک مصر پر فوج کشی کی اور [illegible] مصر پر قبضہ کر لیا۔ جب قبط اسی لڑائی میں مارا گیا تو اس کا بھائی اتریب تخت حکومت پر بیٹھا اس نے قوم کی گئی ہوئی قوت کو پھر جمع کیا اور [illegible] عرب کو مصر سے نکال کر شام کی طرف واپس کر دیا۔ اتریب نے بہت اچھی حکومت کی اس نے اپنے زمانہ حکومت میں دو شہر آباد کئے ایک تو اپنے نام کا اور دوسرا اخمیم [illegible] اس کے بعد بودشیر بن قبط مصر کا بادشاہ ہوا۔ اس کی [illegible] سے [illegible] مصری جبل الغربی [illegible] اس کے بعد [illegible] بودشیر کے بعد شداد بن عاد [illegible] کا لڑکا [illegible] بن شداد [illegible] اس نے شہر عین شمس کو از سر نو آباد کیا [illegible] بہت ظلم تھا [illegible] بن [illegible] بیٹے بعد دیگرے [illegible] بادشاہ ہوئے [illegible] اس سلسلہ کا آخری بادشاہ ہے۔

اشمون بن قبط اس کے زمانہ میں اشمون بن قبط اس کے چچا نے حملہ کر کے مصر کی عنان حکومت اپنے قبضہ میں لے لی اور ایک شہر اشمون نامی آباد کیا۔ اس کے بعد اس [illegible] بن قبط [illegible] کا بیٹا تھا اس نے بھی ایک شہر اپنے نام کا آباد کیا [illegible] بہت بڑا [illegible] تھا اس نے ہیکل زہرہ بنایا [illegible] پھر مالیق بن [illegible] تخت حکومت پر بیٹھا [illegible] [illegible] کی طرف [illegible] اس کے بعد اس کا لڑکا [illegible] بن مالیق بادشاہ ہوا اس نے اپنی [illegible] سے [illegible] مذہب [illegible] اختیار کر لیا [illegible] چڑھائی کی۔

حکیم الملوک کلکی بن خربتا اس کے بعد کلکی [illegible] حکومت کی کرسی پر بیٹھا اس کو قبطی حکیم الملوک کے لقب سے یاد کرتے ہیں اس نے ایک [illegible] بنایا [illegible] بھائی مالیا بن خربتا [illegible] کے لہو و لعب میں معروف ہو گیا

فرعون اوّل [illegible] کے لڑکے طوطیس نے بحالت غفلت میں مار ڈالا اور خود تخت حکومت پر بیٹھ گیا۔ یہ بہت [illegible] اور قاتل [illegible] قبطی اسے موسیٰ علیہ السلام کا فرعون کہتے تھے اور اس کی نسبت ان کا یہ خیال ہے کہ یہی اول الفراعنہ (فرعون اول) ہے۔

حوریا بنت خربتی جب اس [illegible] اپنے [illegible] پر دست درازی شروع کی تو اس کی لڑکی حوریا نے اسے زہر دے کر مار ڈالا اور خود قبطیوں کی بادشاہ بن بیٹھی [illegible] اتریب کی اولاد سے تھا [illegible] متعدد لڑائیاں [illegible] شام کی طرف بھاگ کر چلا گیا۔ پھر کنعانیوں کی امداد سے ان نے سپہ سالار [illegible] کو اپنے ہمراہ لے کر مصر پر چڑھائی کی جس وقت مصر کے قریب پہنچا۔

حوریا اور جیرون [illegible] کے پاس [illegible] جیرون [illegible] حوریا نے کہا کہ اس شرط سے [illegible] شہر بہت [illegible] اس کو قتل کرے [illegible] جیرون کے دل پر اس کا عشق غالب آ

چکا تھا اور دوسرے پر قبضہ ہو چکا تھا اس نے اس کی دونوں شرطیں قبول کر لیں اور دونوں کو کسی قسم کی تکلیف کے بغیر [illegible] لیکن جب دوسرے نے دوبارہ [illegible] تو دبا دیا اور آپ مستقل طور سے حکومت کرنے لگا اس نے [illegible] پیدا ہوا [illegible] میں [illegible] کو ولی عہد کیا۔

ولید بن دومع عمالقہ کا مصر پر قبضہ: جب [illegible] انتقال ہو گیا اور [illegible] تخت حکومت پر بیٹھا تو اس کے [illegible] سے اختلاف [illegible] ایک شخص [illegible] اس نے فوج کا [illegible] ہوا اور اس [illegible] کے بادشاہ [illegible] جا کر ملا اور اس سے مدد پائی ولید بن دومع [illegible] مصر کی طرف [illegible] اور نہایت کم مدت میں اس پر قبضہ کر لیا [illegible] قبطیوں نے [illegible] مصری خلافت [illegible] اور عمالقہ [illegible] قابض ہو گئے۔

اطفیر عزیز مصر: ولید بن دومع [illegible] حضرت [illegible] اطفیر [illegible] وزیر تھا [illegible] خصوصیت [illegible] مصر [illegible] اس کی قوم [illegible] حضرت یوسف [illegible] اور [illegible] کا [illegible] ولید بن [illegible] مصر [illegible] مشہور [illegible] تھے۔

حضرت یوسف کی وزارت: [illegible] اس کی [illegible] وزارت [illegible] آپ کا انتقال ہوا۔ یوسف مصری [illegible] کے بعد [illegible] کر دیا [illegible] اور [illegible] کر دیا۔

معدانوس بن دارم: اس کے بعد [illegible] حکومت پر بیٹھا اور اس نے [illegible] کے بعد [illegible] بنی اسرائیل کا [illegible] اس [illegible] مکمل [illegible] کر دیا۔

قابوس کی جابرانہ حکومت: [illegible] حکومت پر بیٹھا [illegible] مشغول ہو گیا [illegible] سلطنت نے [illegible] ایک [illegible] حکومت پر بیٹھا [illegible] بہت بڑا [illegible] کے بعد [illegible] علیہ السلام کا فرعون [illegible] فرعون موسیٰ ولید بن مصعب تھا [illegible] وزارت [illegible] حکومت تک پہنچ گیا۔ لیکن [illegible] ہیں۔

[illegible]: [illegible] فرعون [illegible] قبطیوں [illegible] تمام [illegible] جس نے مصر پر [illegible] کے نام [illegible] سے لکھے [illegible] فرعون [illegible] مصر نے اس پر [illegible] مصر میں [illegible] قانون [illegible] کیا۔

دلوکہ کا طلسمی مکان: مسعودی لکھتا ہے [illegible] روایت کرتا ہے [illegible] کے ذریعے [illegible] شہر [illegible] میں ایک طلسمی مکان [illegible] تمام [illegible] (انسان) اور [illegible] (غیرہ) کی

تصویریں بنائیں جو حادثات ان تصویروں پر واقع ہوتے تھے وہ ہر عضو انسانوں یا حیوانوں پر پڑتا تھا اس ذریعے سے اہل مصر اپنے ہر مخالف کے شر سے محفوظ رہتے تھے اس نے بیس برس حکومت کی۔

فرعون الاعرج اس کے بعد اور کون اعلیٰ بن نوح ایک لڑکا تخت نشین کیا گیا اس کے بعد [illegible] بن [illegible] اور [illegible] پھر نقاس بن نقراس اس کے بعد مرنیا بن مرینوس اس کے بعد [illegible] بن [illegible] مرنے کے بعد دیگرے بادشاہ ہوئے [illegible] کے زمانہ میں سلطنت بہت ضعیف ہو گئی تھی اکثر مقامات میں بلوہ ہو رہا تھا [illegible] آخر وہ [illegible] تھی۔ ملک مصر میں چند سپاہیوں نے بعض امراء اور بادشاہ سے [illegible] اور [illegible] کو قتل کر کے بلوطیس بن مناکیل کو تخت نشین کیا۔ اس نے چالیس برس حکومت کی اس کے بعد لوطیس بن بلوطیس اس کے بعد اس کا بھائی مناکیل اس کے بعد برکت بن مناکیل یکے بعد دیگرے تخت حکومت کے مالک ہوئے۔ برکت بن مناکیل نے ایک سو تیس برس سلطنت کی اس کو فرعون الاعرج کہتے ہیں۔ اسی نے بیت المقدس پر حملہ کیا تھا اور اہل قدس کو اپنے تختہ مشق بنایا تھا جیسا کہ [illegible] قابل تعریف تھا ویسا ہی [illegible] کے لحاظ سے [illegible] ہے۔

بخت نصر کا اسرائیلیوں پر ظلم و ستم [illegible] کے بعد [illegible] بن [illegible] تخت حکومت پر بیٹھا اس کے بعد [illegible] بادشاہ ہوا اس نے [illegible] برس حکومت کی اس کے بعد [illegible] بادشاہ ہوا اس کے زمانہ میں [illegible] کی [illegible] کا دور [illegible] جب [illegible] ہونے کے قریب ہو گیا [illegible] کے بعد [illegible] کی [illegible] اس کی [illegible] اور [illegible] کرتا ہے [illegible] کے بعد [illegible] بن [illegible] بادشاہ ہوا اور ایک مدت تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد بخت نصر نے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا اور بنی اسرائیل پر طرح طرح کے ظلم و ستم کیے۔ بنی اسرائیل بیت المقدس سے [illegible] کے پاس چلے آئے [illegible] نے انہیں پناہ دی۔

بخت نصر کا مصر پر حملہ بخت نصر نے [illegible] سے [illegible] کیا تھا جب [illegible] نے اس کے کہنے پر عمل نہ کیا تو بخت نصر مصر کی طرف بڑھا اور [illegible] قومس کو [illegible] کر کے قتل کر ڈالا۔ مصر کو لوٹ لیا چالیس برس تک مصر ویران پڑا رہا اس کے بعد [illegible] نے مصر میں حکومت اختیار کی اور اہل مصر پھر آباد ہو گئے۔ اس کے بعد سلاطین فارس و روم تمام دنیا پر غالب آئے اور پھر روم اور اہل مصر میں لڑائیاں [illegible] اہل مصر نے [illegible] فارس و روم نے [illegible] مصر [illegible] کر لیا۔

مقوقس ایک زمانہ دراز تک [illegible] فارس و روم مصر پر حکومت کرتے رہے جب اسکندر یونانی کا مصر پر قبضہ ہوا اس نے اسکندریہ آباد کیا [illegible] اس کے بعد قیاصرہ روم مصر و شام پر غالب آئے اور مصر کی حکومت اپنی طرف سے قائم کی۔ یہاں تک کہ اسلام کا [illegible] کے ساتھ [illegible] اس زمانہ میں اسکندریہ اور مصر کی قبطیوں کا آخری فرمانروا مقوقس حکومت کر رہا تھا۔ اس کا نام [illegible] تاریخ میں [illegible] جیسا کہ [illegible] نے نقل کیا ہے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہ کو نامہ مبارک دے کر اس کے پاس روانہ فرمایا تھا جو اسلام قبول کرنے کی طرف [illegible] تھا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند تحفے بھیجے [illegible] کا ذکر [illegible] ان میں ایک خچر بھی تھا جس پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوا کرتے تھے جس کا نام دلدل رکھا گیا تھا اور ایک گدھا تھا جو یعفور کے نام سے مشہور تھا اور [illegible] رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی ہمشیرہ سیرین بھی تھیں جناب

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible]

مقوقس کی معزولی: بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] جب [illegible] کی اطلاع ہوئی تو اس نے مقوقس کو [illegible] معزول کر دیا۔

اہلِ مصر کے لیے رسول اللہ ﷺ کی وصیت: مسلم نے اپنی صحیح میں روایت [illegible] ابوذر غفاری [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا افتتحتم مصر [illegible] فاستوصوا بأهلها خيرا فإن لهم ذمة وصهرا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مصر کو فتح کرو [illegible] اہلِ مصر کے ساتھ [illegible] علامہ ابن اسحاق [illegible] زہری سے روایت [illegible] ما الرحم التي ذكر [illegible]

مصر پر عمرو بن العاص کا قبضہ: [illegible] عمرو بن العاص [illegible]

مقوقس کی بحالی: [illegible]

قبطیوں کا زوال: [illegible] اسلام قبول کر لیے [illegible] ہے۔ واللہ غالب علی امرہ

شہر عین شمس: عبدالرحمٰن بن عبدالحکم کی روایت جو اس نے شیوخ مصر سے نقل کی ہے۔ یہ امر ظاہر کرتی ہے کہ شہر عین شمس ہیکل شمس تھا اس میں بنیاد دیوار اور ستون اور لہو لعب کی چیزیں اس کثرت سے تھیں کہ کسی اور قدیم شہر میں نہیں ہیں۔ شہر منف ہمیشہ ملوک و سلاطین مصر کا دارالسلطنت رہا۔ فراعنہ مصر سے پہلے کے بادشاہ بھی وہیں رہتے تھے اور فراعنہ مصر کے بعد بھی اسی شہر کو دارالسلطنت ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔ یہاں تک کہ بخت نصر نے اسے ویران اور مسمار کیا جیسا کہ قومس بن نقاس کے عہد حکومت کے ضمن میں ہم تحریر کر چکے ہیں۔ فرعون مدینہ منف میں رہتا تھا اس شہر کی شہر پناہ کے ستر دروازے تھے اس کی شہر پناہ لوہے کی تھی۔ اس میں چار نہریں تھیں جو فرعون کے تخت کے نیچے سے جاری تھیں۔ ابوالقاسم بن خرداذبہ کتاب المسالک و الممالک میں تحریر کرتا ہے کہ شہر منف کا طول بارہ میل تھا۔ مصر کا خراج اٹھارہ کروڑ دینار فرعونی تھا۔ دینار فرعونی تین مثقال کا ہوتا ہے اور مثقال ساڑھے چار ماشہ کا۔

مصر کی وجہ تسمیہ: مصر کو مصر اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس شہر میں مصر بن بیصر بن حام نے سکونت اختیار کی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ نوح کے ساتھ ہی کشتی میں تھا جناب نوح نے اس کے حق میں دعائے برکت فرمائی تھی کہ اللہ جل شانہ نے ان کی دعا مقبول کر لی اور برکت مرحمت فرمائی۔ مصر کی حد طولاً برقہ سے ایلہ تک اور عرضاً اسوان سے رشید تک ہے پہلے اس کے تمام باشندے صابی مذہب رکھتے تھے اس کے بعد قیاصرہ روم نے اس پر قبضہ کر لیا تو قسطنطین نے انہیں نصرانیت کی طرف مائل کر لیا۔ انہوں نے اپنے ہمسایہ جلالقہ و صقالیہ و برجان و [illegible] و بجہ و حبشہ و نوبہ کو نصرانیت کی تعلیم دی۔ پھر جب مذہب اسلام کا آفتاب مطلع دنیا میں نکلا تو اس نے انہیں اپنے نور ایمان سے منور کر کے اسلام کی راہ راست دکھلائی۔

شجرہ نسب ملوک قبط

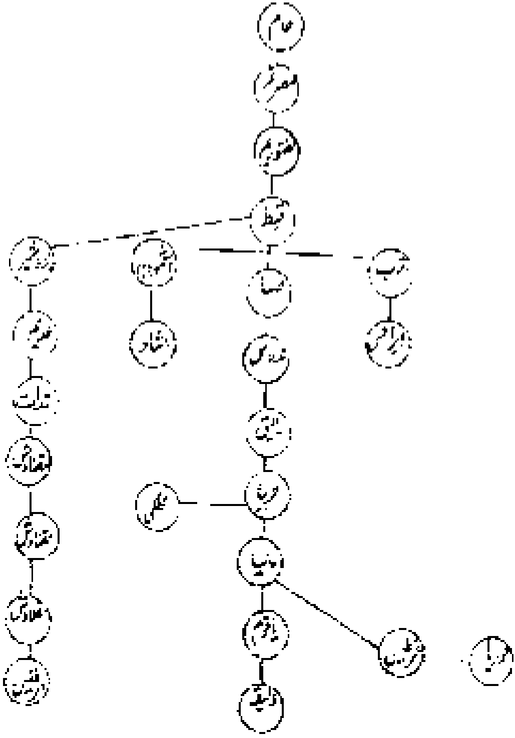

اس کے زمانہ میں عمالقہ مصر پر غالب آئے

ملوک مصر از عمالقہ جنہوں نے مصر کو قبطیوں سے لے لیا۔ دلفش، کاشم، مصعد الوثن، دارم۔
لعیان، ولید و دومع، ریان، اماسہ، نارات، حمود، عمیق

باب: ۱۲

حضرت موسیٰ علیہ السلام

یعقوب بن اسحٰق اس سے پہلے ہم حضرت ابراہیمؑ کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں کہ یعقوب اپنی اولاد کے ساتھ مصر میں [illegible] تورات میں [illegible] یوسفؑ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

بنی اسرائیل پر فرعون کا ظلم [illegible] یوسف کے بعد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

حضرت موسیٰ موسیٰ عمران ابن قاہت ابن لاوی بن یعقوب کے [illegible] تھے [illegible] ان کی ماں کا نام [illegible] تھا [illegible] لاوی اور عمران کی پھوپھی تھیں۔ [illegible] (۸۰ [illegible] پیدا [illegible]

نے موسیٰ کو ایک صندوق میں رکھ کر دریا میں بہا دیا۔ بخیر و خوبی وہ بہتے بہتے کنارے جا لگا۔ اتفاق سے فرعون کی لڑکی اپنی خواصوں کے ساتھ دریا کی طرف آ نکلی تھی اس نے صندوق دریا سے نکلوایا۔ جب صندوق کھولا گیا تو موسیٰ کی صورت دکھائی دی اس کو آپ کی صورت دیکھ کر رحم آ گیا اسے آپ کی رضاعت کی فکر ہوئی۔ ہمشیرہ موسیٰ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں ایک دودھ پلانے والی لا دوں فرعون کی لڑکی نے یہ منظور کر لیا موسیٰ کی بہن گئیں اور اپنی ماں کو بلا لائیں فرعون کی لڑکی نے موسیٰ کو ان کی ماں یوحانذ کے سپرد کر دیا۔ جب وہ دودھ پلانے کی مدت پوری ہو گئی اور موسیٰ فرعون کی لڑکی کے پاس لائے اس نے ان کا نام موسیٰ رکھا اور فرزندوں کی پرورش کرنے لگی۔ موسیٰ نے چونکہ فرعون کے گھر میں پرورش پائی تھی اور یہ بات پوری طرح مشہور تھی کہ فرعون کی بیوی آسیہ یا اس کی لڑکی نے آپ کو پالا ہے۔ اس وجہ سے اہل مصر آپ کا بہت لحاظ کرتے تھے۔ لوگوں کے دلوں میں آپ کا بہت بڑا رعب داب تھا اور اسی تعلق سے قبطی آپ کے حامی تھے۔

حضرت موسیٰ کی گرفتاری کا حکم: موسیٰ نے جوان ہونے کے بعد ایک روز دیکھا کہ ایک عبرانی (بنی اسرائیل) اور ایک مصری (قبطی) [illegible] رہے ہیں آپ نے مصری کو ظلم سے روکا مگر اس نے آپ کا کچھ خیال نہ کیا موسیٰ کو غصہ آ گیا اور آپ نے اسے ایک طمانچہ مارا کہ وہ مر گیا دوسرے روز پھر اسرائیلی اور قبطی [illegible] آپس میں [illegible] تھے۔ موسیٰ نے قبطی کو زور سے [illegible] تو اسرائیلی نے کہا: أَتُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ [illegible]

[illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

۴ [illegible]

(۱۹) "کیا تم نے ارادہ کر لیا ہے کہ مجھ کو قتل کر ڈالے جیسا کہ کل ایک شخص کو مار ڈالا تھا" موسیٰؑ یہ سن کر خاموش ہو گئے اور اس کی خبر فرعون تک پہنچ گئی۔ اس نے آپ کی گرفتاری کا حکم نافذ کیا۔

حضرت موسیٰؑ کا نکاح موسیٰؑ اس واقعہ سے مطلع ہو کر ارض مدین کی طرف نکل کھڑے ہوئے اس وقت آپ کی عمر چالیس برس کی تھی۔ مدین کے قریب پہنچ کر ایک چشمہ پر دو لڑکیوں کو دیکھا آپ نے ان کے مویشیوں کو پانی پلا دیا۔ ان دونوں لڑکیوں نے اپنے باپ کو اس سے مطلع کیا ان کے باپ نے ان میں سے ایک کا نکاح موسیٰؑ کے ساتھ کر دیا جیسا کہ قرآن شریف میں ہے اکثر مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ شعیب بن نوفل بن عیفا بن مدین علیہ السلام ہی تھے اور طبری کہتا ہے کہ جس نے موسیٰؑ کا نکاح اپنی لڑکی سے کیا تھا وہ یثرون (جو مدین کے باشندوں سے تھے) ہیں ان کا [illegible] تھا اور حسن بصری کا یہ بیان ہے کہ شعیب نبی مدین کے سردار تھے۔

حضرت موسیٰؑ کی [illegible] القصہ موسیٰؑ نے اپنے خسر شعیب کے پاس قیام کیا اور عبادت الٰہی میں مصروف رہے۔ [illegible] آپ کے بھائی ہارون نبی ہوئے توراۃ موسیٰؑ پر نازل ہوئی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو فرعون کی طرف بھیجا کہ وہ بنی اسرائیل کو قبطیوں کے ظلم اور زیادتیوں سے نجات دلا کر بیت المقدس کی طرف لے جائیں جس کے دینے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم و اسحاق و یعقوب سے کیا تھا۔ چنانچہ موسیٰؑ و ہارون فرعون کے پاس گئے اور بنی اسرائیل کو دین حق کی دعوت دی وہ لوگ ایمان لائے۔ چنانچہ موسیٰؑ و ہارون کی اطاعت کی۔ پھر فرعون سے بنی اسرائیل کے آزاد کرنے کے لئے کہا موسیٰؑ نے عصا رکھ دیا اس نے ان کو جھٹلایا اور جادوگروں کو جمع کیا۔ پھر سب جادوگر موسیٰؑ پر ایمان لائے جیسا کہ قرآن میں صراحۃً مذکور ہے۔

(مترجم) اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ جس وقت موسیٰؑ مدین پہنچے اور ایک کنویں پر بیٹھ گئے تو دیکھا کہ بہت سے لوگ کنویں پر آتے ہیں اور اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر چلے جاتے ہیں ان کے علاوہ دو عورتیں کچھ فاصلہ پر کھڑی ہیں اور اپنے مویشیوں کو روک رہی ہیں۔ موسیٰؑ نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب تک یہ لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر چلے نہ جائیں گے اس وقت تک ہم اپنے مویشیوں کو پانی نہ پلا سکیں گے۔ ان کا بچا ہوا پانی ہم اپنے مویشیوں کو پلاتے ہیں۔ ہمارا باپ ضعیف ہے اس سے کچھ کام نہیں ہو سکتا۔

[illegible]

- اہل مدین حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے تھے۔

موسیٰ کو ان کی بے کسی پر ترس آیا اور کنوئیں کے منہ سے وہ پتھر اٹھا کر ان کے مویشیوں کو پانی پلا دیا جسے کئی آدمی مل کر اٹھایا کرتے تھے۔ لڑکیوں نے لوٹ کر اپنے باپ سے یہ واقعہ بیان کیا اور ان میں سے ایک اپنے باپ کے کہنے سے موسیٰ کو بلانے آئی اور موسیٰ کو کہا "چلو تم کو ہمارا باپ اس پانی پلانے کی اجرت دینے کو بلاتا ہے۔" موسیٰ یہ سن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے پیچھے پیچھے چلے۔ جب ہوا سے اس کا کپڑا اڑنے لگا تو آپ نے کہا تم میرے پیچھے سے رہبری کرو میں تمہارے آگے چلتا ہوں۔

الغرض موسیٰ شعیب کے پاس پہنچے اور اپنا تمام ماجرا کہہ سنایا شعیب نے کہا ﴿لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (القصص: ۲۵) اس کے بعد ایک لڑکی نے اپنے باپ شعیب سے کہا "کہ اے باپ اس کو اپنے کام کاج کی مزدوری پر رکھ لیجئے یہ قوی اور امین ہے" شعیب نے کہا کہ تو نے اس کی قوت کا اندازہ تو اس کے پتھر اٹھانے سے کیا مگر اس کے امین ہونے کا تجھے کیسے یقین ہوا لڑکی نے اس کے جواب میں راستے میں آگے ہونے کا قصہ بیان کیا۔ شعیب نے موسیٰ سے کہا "میرا ارادہ ہے کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں اس مہر کے عوض آٹھ برس میری مزدوری کرو اور اگر دس برس پورے کر دو گے تو وہ زیادہ احسان ہوگا میں تم پر سختی کرنا نہیں چاہتا۔"

موسیٰ اس شرط پر راضی ہو گئے جب شام ہوئی تو کھانا سامنے لایا گیا تو موسیٰ نے کھانے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم اہل بیت سے ہیں کہ اپنا آخرت کا اجرت نہیں لیتے۔ شعیب نے جواب دیا کہ یہ تمہاری مزدوری نہیں ہے بلکہ یہ ہماری اور ہمارے آباؤ اجداد کی عادت میں داخل ہے موسیٰ یہ سن کر خاموش ہو گئے اور ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ شعیب نے ان کا نکاح اپنی لڑکی صفورا سے کر دیا جس نے پانی پلانے کا واقعہ بیان کیا تھا اور موسیٰ کو اپنے ہمراہ لے آئی تھی۔

شعیب نے صفورا سے کہا مویشیوں کو ہانکنے کے واسطے ایک لکڑی لا، صفورا ایک لکڑی اٹھا لائی جس کے متعلق کہتے ہیں کہ فرشتہ آدمی کی شکل میں آ کر رکھ گیا تھا۔ شعیب نے اسے لوٹا دیا مگر صفورا جب لکڑی لاتی تھی وہی عصا اٹھا لاتی تھی تو موسیٰ اور شعیب میں اس عصا کے لینے میں بحث ہوئی اور اس امر پر تصفیہ ہوا کہ پہلے جو شخص ملے اس کا فیصلہ تسلیم کیا جائے، حکم الٰہی سے وہی فرشتہ دوبارہ بصورت آدمی آ پہنچا اس نے یہ فیصلہ کیا کہ اسے زمین پر ڈال دو اور جو شخص تم دونوں میں سے اسے اٹھا لے وہی اسے لے دونوں بزرگ اس فیصلہ پر راضی ہو گئے۔ پہلے شعیب نے لکڑی کو اٹھانا چاہا لیکن مجبور رہے اور موسیٰ نے جب اٹھانے کا قصد کیا تو اٹھا لیا۔

دس برس تک موسیٰ شعیب کے یہاں مزدوری کرتے رہے۔ گیارھواں سال جاڑے کے موسم میں اپنی بی بی کو ہمراہ لے کر شعیب سے رخصت ہو کر مصر روانہ ہوئے پانی روڈ کا راستہ طے کر کے جب طور سینا کے قریب پہنچے تو شب تاریک ہونے کی وجہ سے راستہ بھول گئے۔ موسیٰ نے ہر چند چقماق سے آگ جلانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے تو سخت پریشان ہو کر خاموش رہے جب ایک سمت سے آگ نظر آئی تو خوش ہو کر اپنی بی بی سے بولے تم یہیں ٹھہری رہو میں اس طرف جاتا ہوں شاید وہاں پر آگ مل جائے یا راستہ کا پتہ مل جائے۔

موسیٰ یہ کہہ کر کوہ سینا کی طرف بڑھے جس قدر جناب موصوف آگ کے قریب ہوتے تھے اسی قدر آگ دور ہوتی جاتی تھی اور تمام درخت مشتعل ہوتا جاتا تھا۔ موسیٰ کو اس واقعہ سے خوف پیدا ہوا کیونکہ آگ درختوں کے بیچ میں

جس قدر تیز اور روشن ہوتی تھی اسی قدر درخت سرسبز اور ہرا بھرا نظر آرہا تھا۔ موسیٰؑ کچھ سوچ سمجھ کر ٹھٹکے اور جھجک کر لوٹنے لگے تو ندا آئی ﴿یٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (القصص: ۳۰) یہ ندا سن کر ٹھہر گئے تھوڑی دیر تک بے ہوشی کے عالم میں رہے جب ہوش میں آئے تو جناب باری نے فرمایا ﴿فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی﴾ (طٰہٰ: ۱۲) "تو اپنے جوتے اتار ڈال بے شک تو مقدس پاک وادی میں ہے"۔

علماء تفسیر جوتے اتارنے کے حکم کی وجہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ جوتیاں مردہ گدھے کے چمڑے کی تھیں لیکن وہ تاویل کی تاویل ہے اصل یہ ہے کہ شرافت وتعظیم کے لحاظ سے یہ حکم ہوا تھا۔ بہرکیف موسیٰؑ نے حکم باری جوتا اتار ڈالا جناب باری عزاسمہ نے ان کو پہلے اصول[1] توحید کی تعلیم دی پھر شریعت کی تعلیم کی اور شریعت[2] کے احکام بیان فرمائے اس کے بعد نبوت مرحمت فرمائی اور ثبوت نبوت کے لئے معجزے دینے کی ضرورت ہوئی تو یوں ارشاد فرمایا ﴿وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰی﴾ (طٰہٰ: ۱۷) "تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ" موسیٰ نے عرض کیا ﴿هِیَ عَصَایَ﴾ "یہ میرا عصا ہے"۔ ﴿اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی﴾ (طٰہٰ: ۱۸) "میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور بکریوں کے واسطے اس سے پتے درختوں کے توڑتا ہوں اور اس سے مجھ کو بہت سے کام اور بھی ہیں"۔

علماء تفسیر نے اس مقام پر ایک لطیفہ عجیب تحریر فرماتے ہیں کہ موسیٰؑ نے صرف اس سوال پر کہ یہ کیا چیز ہے اتنا بڑا جواب کہ "میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں بکریوں کے واسطے پتے توڑتا ہوں اور جب اتنے کہنے سے تسکین نہ ہوئی تو یہ کہا اس سے مجھ کو اور بہت سے کام ہیں"۔ دو وجہ سے دیا ایک تو یہ خیال۔ یہ کہ جناب باری عزاسمہ سے شرف تکلم دیر تک حاصل رہے اور دوسرے یہ کہ شاید بشریت کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہوا کہ جوتا تو پہلے ہی اتروا دیا کہیں یہ لکڑی بھی ہاتھ سے پھینک دینے کا حکم نہ ہو جائے علاقہ کا انتہائی ہو کہ جناب موسیٰ نے یہ جواب دیا تو حکم فرمایا ﴿اَلْقِهَا یٰمُوْسٰی﴾ (طٰہٰ: ۱۹) "اے موسیٰ! اس کو پھینک دے"۔

موسیٰؑ نے حسب الحکم باری عصا زمین پر پھینک دیا وہ ایک اژدھے کی صورت میں پھنکاریاں مارتا نظر آیا۔ موسیٰ ڈرے اور پیچھے ہٹے حکم ہوا "کچھ خوف نہ کر آگے بڑھ اسے ہاتھ لگا ہم پھر اسے پہلی ہی حالت میں کر دیں گے"۔ موسیٰ نے یہ سن کر اژدھے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کی گردن پکڑ لی وہ پھر عصا ہو گیا اس کے بعد حکم ہوا کہ تم اپنے ہاتھ کو جیب میں چھپا کر نکالو وہ روشن و سفید ہو جائے گا کسی بیماری سے نہیں بلکہ کرامت و اعجاز سے۔ جب موسیٰ اس حکم کی تعمیل سے فارغ ہو چکے اور یہ دونوں معجزے (یعنی عصا کا اژدہا ہو جانا اور ید بیضا) مرحمت ہو گئے تو ارشاد ہوا ﴿فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ﴾ (القصص: ۳۲) "پس یہ تیرے رب کی دو دلیلیں واضح ہیں

---

[1] اصول توحید یہ ہے کہ خدا کو ایک جانے یکتا سمجھے اس کی ذات میں اور اس کی صفات میں۔ چنانچہ اس کو جناب باری نے ایک مقام پر ﴿اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا﴾ "بے شک میں ہی معبود ہوں بجز میرے اور کوئی معبود نہیں ہے" فرمایا ہے اور دوسرے مقام پر ﴿اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ "بے شک میں ہی معبود ہوں سارے عالم کا پروردگار" ذکر کیا ہے۔

[2] شریعت کی تکمیل یوں فرمائی کہ پہلے عبادت کا ذکر کیا اور اس کے بعد عبادت میں نماز کی تعلیم دی۔ چنانچہ ارشاد ہوا ﴿فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ﴾ "میری عبادت کر اور نماز قائم کر میرے ذکر کے لئے" ﴿اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ﴾ "بے شک قیامت آنے والی ہے" سے مشہور ہوا ہے۔

فرعون اور اس کے گروہ کی طرف بے شک وہ لوگ قوم فاسق ہیں"۔ موسیٰ نے گزارش کی ﴿انی قتلت منہم نفسا فاخاف ان یقتلون﴾ (القصص: ۳۳) "اے خدا میں نے ان میں سے ایک شخص کو مار ڈالا ہے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھ کو مار نہ ڈالیں"۔ اسی وجہ سے میرے بھائی ہارون کو بھی بھیج دے وہ مجھ سے زیادہ فصیح ہیں جناب باری نے آپ کی یہ التجا منظور فرمائی ان کو بھی نبوت مرحمت فرمائی اور بطور تسلی و تسکین ارشاد فرمایا ﴿ونجعل لکما سلطانا﴾ (القصص ۳۴) "ہم تم دونوں کو غلبہ و قوت مرحمت کریں گے"۔ ﴿فلا یصلون الیکما بایاتنا﴾ (القصص ۳۵) "پس وہ لوگ یعنی فرعون اور اس کی قوم تم کو کچھ مضرت نہ پہنچا سکیں گے ساتھ نشانیوں ہماری کے"۔ ﴿انتما ومن اتبعکما الغالبون﴾ (القصص ۳۵) "تم اور تمہارے اتباع کرنے والے ان پر غالب ہو جائیں گے"۔

موسیٰ نے جب اپنی ہر طرح سے تسکین کر لی اور ہر صورت سے آپ کو اطمینان ہو گیا تو آپ طور سینا سے لوٹے اور بچے بیوی کو لے کر روانہ ہوئے منازل طے کرنے کے بعد رات کے وقت مصر پہنچے اور اپنے مکان میں جا کر فروکش ہوئے۔ گھر والے موسیٰ کو پہچان نہ سکے اور نہ موسیٰ نے ان لوگوں کو پہچانا۔ صبح کے وقت کھانے پر ہارون نے آپ کا نام و نشان دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وقتوں کے بچھڑے ہوئے بھائی موسیٰ ہیں۔ دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے سے معانقہ کیا اور موسیٰ نے اپنی سرگزشت کہہ سنائی۔

بعض مورخین تحریر کرتے ہیں کہ موسیٰ طور سینا پر مدت دراز تک رہے ان کے زمانہ عدم موجودگی میں چند یہودی مدین کے طور کی طرف آئے اور آپ کی بیوی کو ان کے باپ شعیب کے پاس پہنچا دیا۔ اس کے بعد موسیٰ طور سے واپس ہو کر تنہا مصر کو روانہ ہوئے پھر فرعون کے غرق ہونے کے بعد شعیب نے آپ کی بیوی کو آپ کے پاس پہنچایا۔ اکثر علماء تاریخ اپنی دینی تصنیفات میں یہی تحریر فرماتے ہیں کہ موسیٰ کے مصر پہنچنے سے پہلے ہارون پر وحی نازل ہو چکی تھی اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ موسیٰ مصر کی طرف آ رہے ہیں تم ان کے ہمراہ فرعون کے پاس جاؤ اور رسالت کو ادا کرو۔ چنانچہ ہارون مصر سے باہر موسیٰ سے ملے اور جب موسیٰ نے کہا ہم کو خدا نے فرعون کی طرف رسول کر کے بھیجا ہے تم ہمارے ساتھ چلو تو ہارون نے اس قول کی تصدیق کی اور اس حکم کی تعمیل پر آمادہ ہو گئے۔ رات ہی کو فرعون کے دروازہ پر جا کر دستک دی گئی۔ واللہ اعلم

موسیٰ کی اسی برس کی عمر تھی اور ہارون کو تراسی برس کی عمر میں نبوت مرحمت ہوئی تھی پہلے ان دونوں بھائیوں نے بنی اسرائیل پر اپنی رسالت و نبوت کو ظاہر کیا جب وہ لوگ ایمان لے آئے اور آپ کے پیرو ہوئے تو فرعون کے پاس گئے۔

بعض مورخین نے لکھا ہے کہ دو برس تک یہ دونوں بھائی فرعون کے مکان تک آتے جاتے رہے مگر اندر داخل نہ ہونے پاتے تھے اتفاق وقت سے ایک روز فرعون کے دربار میں ایک عجیب مسخرہ بیٹھا ہوا تھا وہ اثنائے کلام میں جب کہ فرعون اپنی بڑائی کا اظہار کر رہا تھا بول اٹھا کہ یہ عجیب بات ہے کہ تم خدائی کا دعویٰ کرتے ہو حالانکہ تم کو اس کی خبر بھی نہیں کہ تمہارے دروازے پر ایک مدت سے ایک شخص آیا ہوا ہے جو اپنے کو خدا کا رسول کہتا ہے فرعون یہ سن کر سخت برہم ہوا اور اس نے ان کو دربار میں بلوایا جس وقت یہ دونوں بھائی دربار میں پہنچے مسخرے نے دیکھ کر کہا اے لو! یہ کل دو شخص ہیں میں تو ایک ہی شخص سمجھا تھا یہ تو دو نکلے"۔

الغرض موسیٰ و ہارون نے فرعون کے پاس پہنچ کر کہا ﴿انا رسول رب العلمین ان ارسل معنا بنی اسرائیل﴾

(الشعراء: ۱۶، ۱۷) [illegible] کے بھیجے ہوئے ہیں [illegible] بنی اسرائیل [illegible] فرعون نے موسیٰ [illegible] أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا (الشعراء: ۱۸) [illegible] وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ (الشعراء: ۱۸) [illegible] وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ (الشعراء: ۱۹) [illegible] موسیٰ نے [illegible] فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ (الشعراء: ۲۰) [illegible] فَفَرَرْتُ مِنكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ (الشعراء: ۲۱) [illegible] فرعون [illegible] وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ (الشعراء: ۲۳) [illegible] موسیٰ نے [illegible] رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ (الشعراء: ۲۴) [illegible] أَلَا تَسْتَمِعُونَ (الشعراء: ۲۵) [illegible] فرعون [illegible] رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ (الشعراء: ۲۶) [illegible] فرعون نے اپنے [illegible] إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ (الشعراء: ۲۷) [illegible] موسیٰ [illegible] رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ (الشعراء: ۲۸) [illegible]

[illegible] لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ (الشعراء: ۲۹) [illegible] موسیٰ [illegible] فَأْتِ بِهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ (الشعراء: ۳۱) [illegible]

[illegible] فرعون [illegible] موسیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

فرعون یہ سن کر بھڑک اٹھا۔ [illegible] اس نے اپنے وزیر ہامان کو [illegible] فرعون [illegible] ہامان [illegible] خواہش بھی پوری کر دی۔

فرعون پہلا شخص ہے جس نے [illegible] ﴿اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ﴾ (الشعراء ۔ ۳۴) [illegible] ﴿یُرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ﴾ (الشعراء ۔ ۳۵) [illegible] ﴿وَابْعَثْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ﴾ (الشعراء ۔ ۳۶) [illegible] ﴿لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ﴾ (الشعراء ۔ ۳۸) [illegible]

ساحروں نے موسیٰ کو [illegible] ﴿اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ﴾ (الشعراء ۔ ۴۱) [illegible] ﴿وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ﴾ (الشعراء ۔ ۴۲) [illegible] ﴿بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ﴾ (الشعراء ۔ ۴۴) [illegible]

[illegible] ﴿اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ﴾ (الشعراء ۔ ۴۷، ۴۸) [illegible]

پروردگار عالم پر جو پروردگار موسیٰ اور ہارون کا ہے" فرعون یہ واقعہ دیکھ کر جل اٹھا اور غصہ سے کہنے لگا کہ "تم لوگ میری اجازت کے بغیر اس پر ایمان لائے وہ تمہارا بڑا استاد ہے اسی نے تم کو جادو سکھایا ہے تم اپنی اس خود رائی کا مزا ابھی چکھو گے۔ میں پہلے تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالوں گا اس کے بعد تم سب کو سولی دے دوں گا"۔ ساحروں نے کہا "ہم کو اس کی پروا نہیں تیری اس دھمکی سے ہم اپنے اللہ سے نہ پھریں گے ہمیں امید ہے کہ وہ ہماری خطائیں بخش دے گا اس وجہ سے کہ ہم سابق الایمان ہیں"۔ فرعون کو ان کی باتوں سے اور زیادہ غصہ آیا اور اس نے دوسرے وقت ان جادوگروں کو سولی دے دی۔

یہ خدائی کی شان کبریائی تھی کہ اول وقت تو وہ کافر تھے اور موسیٰ سے مقابلہ کرنے آئے تھے فرعون سے انعام و اکرام کے خواستگار ہوئے تھے اور دوسرے وقت شہداء میں داخل ہو گئے اور کوئی عمل کیے بغیر سیدھے جنت میں چلے گئے۔

عام مورخین کا یہ خیال ہے کہ حزقیل بھی اسی دن ساحروں کے ساتھ قتل کیا گیا اس نے ان کو اعلانیہ ایمان لاتے ہوئے دیکھ کر ایمان ظاہر کر دیا تھا اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ وہ اس واقعہ سے پہلے اپنا ایمان ظاہر کر چکا تھا مگر موسیٰ کی زبان کے ساتھ دے دی۔ حزقیل کے بارے میں مورخین کا اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ یہ بنی اسرائیل سے تھا اور کوئی اس کو فرعون کی قوم سے بتاتا ہے اور کوئی یہ ظاہر کر رہا ہے کہ یہ نجار تھا اسی نے وہ تابوت بنایا تھا جس میں جناب موسیٰ بند کر کے نیل میں ڈالے گئے تھے۔

اس کے بعد دوسرا واقعہ جگر گداز یہ ہوا کہ پہلے ماشطہ نامی ایک عورت کو اس کے لڑکے کے ساتھ فرعون نے تنور میں ڈال دیا اس وجہ سے کہ اس نے بھی اپنا ایمان ظاہر کر دیا تھا اس کے بعد اپنی بی بی آسیہ پر بھی اس قدر تشدد کیا کہ ان کا بھی انتقال ہو گیا۔ انہوں نے حالت تشدد میں جناب باری میں عرض کیا ﴿رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (التحریم ١١) "اے پروردگار میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے اور مجھ کو فرعون اور اس کے کاموں سے نجات دے اور نجات دے مجھ کو قوم ظالموں سے"۔ اللہ جل شانہ نے ان کی یہ دعا قبول کر لی اور ان کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا بی بی آسیہ جنت کو دیکھ کر مسکرا گئیں۔ فرعون نے کہا یہ ماجرا دیکھو کہ اس پر عذاب کیا جاتا ہے اور یہ ہنس رہی ہے۔ آسیہ نے کچھ جواب نہ دیا اور صبر و شکر کرتی رہیں اسی عذاب و تشدد کی حالت میں انتقال کر گئیں۔

ان واقعات کے بعد عام طور سے آدمیوں پر فرعون کا رعب غالب ہو گیا گو بہ ہم حقانیت کی وجہ سے موسیٰ کی طرف مائل ہوتے جاتے تھے۔ فرعون نے عام لوگوں کا خیال منتشر کرنے کی غرض سے اپنے وزیر ہامان سے کہا "مجھ کو یہ گمان ہو رہا ہے کہ موسیٰ (معاذ اللہ) جھوٹا ہے تم میرے لئے ایک بلند اور اونچا محل بنواؤ تا کہ اس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھوں"۔ ہامان نے سات برس کے عرصہ میں پکی اینٹوں اور چونے سے ایک مکان بنوایا۔ فرعون کو اس پر چڑھنے کی نوبت تک نہ آئی اللہ جل شانہ کے حکم سے اس کی دیواریں شق ہو گئیں اور وہ مکان گر پڑا۔ فرعون کو اس سے اور زیادہ غصہ آیا اور وہ بنی اسرائیل کو زیادہ ستانے لگا۔ بنی اسرائیل موسیٰ کے پاس آتے اور اس کے ظلم کی شکایتیں کرتے تھے اور جناب موسیٰ بھی فرماتے تھے: ﴿اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ "اللہ سے مدد مانگو اور برداشت کرو بے شک آخرت کی بھلائی پرہیزگاروں کے لئے ہے۔"

حضرت موسیٰ کو ہجرت کا حکم ان واقعات کے بعد فرعون نے موسیٰ کو جھٹلانے اور بنی اسرائیل کی تکلیف دہی میں زیادہ تیزی کی۔ کوئی دقیقہ ان کو ستانے کا نہ چھوڑا۔ بحکم باری تعالیٰ فرعون اور اس کی قوم پر دس مشکلات یکے بعد دیگرے پیش آئیں۔ جو ہر ایک موسیٰ کی دعا سے رفع ہوتی گئیں یہاں تک کہ موسیٰ کو مع بنی اسرائیل کے مصر سے ہجرت کا حکم ہوا۔

بنی اسرائیل کو ہدایات توریت میں لکھا ہے کہ روانگی کے وقت بنی اسرائیل کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ہر خاندان والے بکرے یا دنبے کی قربانی کریں اگر کسی میں اس کی طاقت نہ ہو تو اپنے ہمسایہ کے ساتھ شریک ہو جائیں اطراف (ہاتھ پاؤں) اور سر کے سوا اور باقی گوشت کھائیں حتیٰ کہ ان کی ہڈی نہ توڑیں علامت کی غرض سے چلتے وقت ان کا خون دروازوں پر لگا دیں گھر کے باہر کوئی چیز نہ چھوڑیں۔ روانگی کے روز اور اس کے بعد سات دن تک نان فطیر کھائیں اور فصل ربیع کے چودھویں روز مصر سے ارض مقدس کی طرف رات کے وقت لاٹھیاں ہاتھوں میں لئے ہوئے بوڑھے جوان لڑکے حسب ترتیب نکلیں اور جو کچھ رات کے کھانے سے بچ جائے اسے جلا دیں۔

عید فصح چونکہ ان سے اور ان کی آئندہ نسلوں کے لئے عید کا طریقہ مقرر کیا گیا اس کو عید فصح کہتے ہیں۔ توریت میں یہ بھی مذکور ہے کہ اسی شب میں بنی اسرائیل کے خروج کی غرض سے [illegible] مصریوں کے پلوٹھے بیٹوں کو قتل کر دیا اور ان کے مویشیوں کو [illegible] ہلاک کر دیا۔

بنی اسرائیل کی ہجرت بنی اسرائیل کو یہ بھی حکم دیا گیا تھا کہ قبطیوں سے قیمتی قیمتی زیورات ادھار لے لیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور شب کے وقت اپنے مال و اسباب اور مویشیوں کے ساتھ مصر سے نکلے اور حضرت یوسف صدیق کا تابوت نکال کر ہمراہ لیا جیسا کہ انتقال کے وقت آپ نے وصیت کی تھی۔

فرعون کا تعاقب و غرقابی بنی اسرائیل کی تعداد اس وقت چھ لاکھ کی بلکہ اس سے زیادہ بیان کی جاتی ہے [illegible]

---

۱ علامہ ابن کثیر نے [illegible] طوفان [illegible] پانی [illegible] [illegible] ان واقعات کے بعد [illegible] عذاب سے نازل ہوا۔

[illegible]

۲ [illegible] کہتے ہیں۔

۳ [illegible] بنی اسرائیل [illegible] مصر سے [illegible] موسیٰ کے ساتھ [illegible]

کنارے پہنچ گئے تھے کہ فرعون اور اس کی فوج [illegible] ان کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ جس وقت بنی اسرائیل دریائے نیل کے ساحل پر [illegible] فرعون [illegible] لشکر لئے ہوئے [illegible] موسیٰ نے بحکم خداوندی عصا دریا پر مارا [illegible] راستے ظاہر ہو گئے۔ موسیٰ بنی اسرائیل کے ساتھ ان میں سے گزر گئے اور فرعون [illegible]

بنی اسرائیل کا دامن کوہ طور میں قیام

بنی اسرائیل [illegible]

[illegible] البحر [illegible] الرب [illegible]

احکام عشرہ کا نزول

[illegible]

احکام عشرہ کے نزول کے متعلق روایت

[illegible]

[illegible]

اٹھا اور معافی کی تب اور توبہ دوبارہ قبول کی۔ موسیٰ کو حکم دیا گیا کہ بنی اسرائیل [illegible] اور احکام شریعت لینے کے قریب [illegible] توریت و احکام توریت کے بارے [illegible] تب پہنچا [illegible] ہارون [illegible] اور علامات [illegible] ان کے قریب [illegible]۔ چنانچہ اس قوم کو تکلیف ہوئی۔ اللہ جل شانہ نے ان پر [illegible] نازل فرمائیں۔ [illegible] کو [illegible] کے بعد اللہ تعالیٰ کا [illegible] ہوا۔

حضرت موسیٰ کی بے ہوشی اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا۔ آپ نے دیکھنے کی تمنا ظاہر کی۔ حکم ہوا [illegible] اس پہاڑ کی طرف دیکھو۔ وہ اپنی جگہ پر رہ جائے تو تم بھی [illegible]۔ موسیٰ پہاڑ کی طرف نظر اٹھا کر [illegible] کی تاب نہ لا سکا [illegible] بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش آیا تو اپنی اس جسارت کی معافی چاہی۔ اس کے بعد اللہ جل شانہ نے ان کو توریت کے بہت سے [illegible] احکام عطا کئے۔

حضرت ہارون کی قوم [illegible] موسیٰ جس وقت کوہ طور پر گئے تھے اپنے بھائی ہارون کو بنی اسرائیل میں اپنا قائم مقام [illegible] سامری [illegible] سے [illegible] بنی اسرائیل نے ہارون سے [illegible] وقت مصر میں [illegible] سے [illegible] لئے تھے [illegible] پر ہی [illegible] تھے۔

گوسالہ کی پوجا موسیٰ اپنے ہمراہیوں کو [illegible] بنی اسرائیل نے اس کی پرستش شروع کر دی۔ ہارون نے اس خیال سے کہ بنی اسرائیل میں [illegible] خاموش رہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت موسیٰؑ کی خفگی: موسیٰؑ کوہِ طور سے مناجات کر کے واپس ہوئے تو بنی اسرائیل کو گئوسالہ پرست پایا اور ان کی اطلاع جناب موصوف کو کوہِ طور پر دی گئی تھی۔ آپ بہت برہم ہوئے اور لوحوں کو پھینک دیا۔ ہارونؑ کے بال پکڑ لئے۔ ہارونؑ نے معذرت کی: ﴿قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي﴾ (طٰہٰ ۹۴) "یعنی اے میرے بھائی میری داڑھی اور میرے سر کے بال پکڑ کر نہ کھینچ میں یہ ڈرا کہ مبادا تم یہ نہ کہو کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفریق پیدا کر دی اور میرے حکم کا انتظار نہ کیا"۔ موسیٰؑ نے یہ سن کر ہارونؑ کے بال چھوڑ دئیے اور اس گئوسالہ کو جلا کر دریا میں پھینک دیا۔[1]

موسیٰؑ اور بنی اسرائیل کے نجات پانے کی خبر ان کے خسر شعیب (یا یثرو) کو ہوئی تو وہ مدین سے معہ اپنی لڑکی صفورہ (زوجہ موسیٰؑ) حضرت شعیبؑ کی آمد ہوئی۔ کے دونوں لڑکوں جرشون و عازر کو ہمراہ لئے آئے۔ موسیٰؑ نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آئے۔ بنی اسرائیل نے ان کی بہت عزت کی۔ اس کے بعد بنی اسرائیل میں جب آپس میں جھگڑے بڑھتے نظر آئے تو تعلیم لی آپ نے حسب ہدایت ان کی دس دس میں ایک ایک افسر مقرر کیا جو ان کے قضایا باہمی کے جھگڑوں کا فیصلہ کرتا اور خود اہم و دشوار اور پیچیدہ معاملات کو فیصل کرتے تھے۔

---

[1] گئوسالہ کے جلانے کے بعد بنی اسرائیل خدا کی طرف رجوع ہوئے اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا تب اللہ جل شانہ نے ان کی توبہ قبول کرنے [illegible] کیا۔ موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا: ﴿يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ (البقرہ ۵۴) "یعنی اے قوم تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے اوپر ظلم کیا ہے پس اپنے خالق کی طرف رجوع کرو اور اپنے آپ کو قتل کرو" [illegible] بنی اسرائیل اپنے آپ کو قتل کرنے لگے موسیٰؑ اور ہارونؑ حضرت رب العزت سے التجا کرتے رہے [illegible] موسیٰؑ نے [illegible] ہے۔ اس کے بعد موسیٰؑ اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کر کے طور سینا کی طرف چلے اس غرض سے کہ [illegible] گئوسالہ پرستی سے توبہ کر کے [illegible] معافی کے خواستگار ہوں جب یہ لوگ طور سینا کے پاس پہنچے تو انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم خدا کا کلام سننا چاہتے ہیں۔ جناب موسیٰؑ نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی اللہ جل شانہ نے ان کی یہ التجا قبول فرمائی۔ [illegible] موسیٰؑ ابر کے اندر چھپ گئے [illegible] موسیٰؑ جب خدا سے ہمکلام ہو کر واپس آئے تو کہنے لگے ﴿لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً﴾ (البقرہ ۵۵) "یعنی ہم تم پر ایمان نہ لائیں گے جب تک خدا کو ظاہر طور پر نہ دیکھ لیں گے" چنانچہ ان کی اس جسارت سے [illegible] ایک بجلی گری جس سے سب مر گئے اور پھر موسیٰؑ کی دعا سے وہ سب جی اٹھے [illegible] خیال [illegible] بنی اسرائیل [illegible] جب موسیٰؑ توریت لے کر بنی اسرائیل کے پاس آئے تو انہوں نے اس پر عمل کرنے سے انکار کیا تب اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل [illegible] پہاڑ کا ایک ٹکڑا [illegible] ان کے سروں پر [illegible] ﴿خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا﴾ [illegible] بنی اسرائیل [illegible] پہاڑ [illegible] چنانچہ [illegible] بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے اپنے چچا زاد بھائی کو قتل کر ڈالا [illegible] بنی اسرائیل [illegible] بنی اسرائیل نے [illegible] بیان کرنے [illegible] ہے۔

قبہ عبادت و تابوت شہادت اس کے بعد موسیٰ کو شمشاد یا کیکر کی لکڑی اور چوپایوں کی کھالوں اور بکریوں کی اون سے قبہ عبادت و قربانی بنانے اور اسے زیور اور سونا اور جواہرات سے مرصع کرنے کا حکم دیا گیا جیسا کہ اس کی تفصیلی کیفیت تورات میں مذکور ہے۔

"تورات مقدس میں لکھا ہے کہ موسیٰ کو کوہ طور سے واپسی کے بعد یہ حکم دیا گیا کہ وہ بنی اسرائیل سے کہیں کہ خدا کے لئے شمشاد یا سنط (شطیم) کی لکڑی کا ایک صندوق بنائیں جس کا طول ڈھائی ہاتھ اور عرض اور اونچائی ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ ہو اور اندر باہر سے اس پر سونے کے پترے چڑھائے جائیں اور اس کے گرد طلائی کلس ہوں اور چار حلقے سونے کے ڈھال کر اس کے پایوں میں دو ایک طرف دو ایک طرف لگائے جائیں اور شمشاد کی لکڑی کی دو چوبیں بنا کر ان پر بھی سونا منڈھا جائے اور وہ چوبیں صندوق اٹھانے کی غرض سے ان حلقوں میں ڈالی جائیں پھر شہادت نامہ اسی صندوق میں رکھا جائے (اسی صندوق کو تابوت شہادت کہتے ہیں)

اور ایک تختہ سونے کا ڈھائی ہاتھ لمبا اور ڈیڑھ ہاتھ چوڑا بنایا جائے اور دو کروبیوں (فرشتوں) کی صورت بنا کر اس کے دونوں طرف لگا دی جائے اس صورت سے کہ وہ دونوں پر پھیلائے ہوئے ہوں اور ان کے پروں سے وہ سرپوش ڈھکا ہوا ہو اور یہ سرپوش صندوق (تابوت شہادت) پر رکھ دیا جائے تو یہ کفارہ گاہ کہی جاتی تھی جب موسیٰ انہی کروبیوں کے سامنے خدا سے کلام و عرض معروض کرتے تھے۔

اور ایک میز کیکر کی لکڑی کی دو ہاتھ لمبی ایک ہاتھ چوڑی اور ڈیڑھ ہاتھ اونچی بنائی جائے اور وہ سونے سے منڈھی ہوئی ہو اور اس کے چاروں طرف طلائی کلس اور چار انگل چوڑی کنگنی (کنارہ) لگائے جائیں اور اس کے چاروں پایوں کے متصل چار حلقے طلائی لگا کر ان میں چار چوبیں جو سونے سے منڈھی ہوں پھنسائی جائیں اور اس میز کے لئے طشتریاں، چمچے، آبخورے اور لوٹے سب خالص سونے کے بنائے جائیں اور اس میز پر ہمیشہ حضوری کی روٹیاں رکھی جائیں۔

اور ایک شمعدان طلائی تیار کیا جائے اور اس میں چھ شاخیں ہوں تین ایک طرف اور تین ایک طرف اور شاخوں میں بادام کی صورت کے پیالے لگائے جائیں اور شمعدان میں چار پیالے ہوں، اور اس کی گلگیر طلائی ہوں۔

اور ایک خیمہ دس پردوں کا کتان کا آسمانی ارغوانی اور قرمزی رنگ کے پردوں کا تیار کیا جائے اور اس میں کروبیوں کی صورتیں منقش ہوں، ہر ایک پردہ کا طول اٹھائیس ہاتھ اور عرض چار ہاتھ کا ہو۔ پانچ پانچ پردے ایک دوسرے سے اس طرح جوڑے جائیں کہ ایک ایک طرف ان کے ساتھ تکمے ہوں، اور پردوں کے کنارے پر پچاس تکمے ہوں اور اسی کے مقابل دوسری طرف پچاس گھنڈیاں طلائی لگائی جائیں تاکہ ان کے ملانے سے خیمہ کی صورت بن جائے اور خیمہ کے بالائی حصہ (چھت) کے لئے گیارہ پردے بکریوں کے بالوں کے بنائے جائیں جن کی لمبائی تیس ہاتھ اور چوڑائی چار ہاتھ ہو اور پانچ پردے ایک طرف اور چھ ایک طرف جوڑ دیئے جائیں۔ چھٹا پردہ خیمہ کے سامنے کی طرف دہرا ہو ان میں بھی پچاس تکمے اور پچاس گھنڈیاں لگائی جائیں مگر ان کی گھنڈیاں پیتل کی ہوں اور اس ڈیرے کے لئے مینڈھوں کی کھالوں کا جو سرخ رنگی ہوں غلاف اور تخس کی کھالوں کا ایک غلاف بنایا جائے۔

اور شمشاد کے تختوں سے مسکن کے لئے بیس تختے دس دس ہاتھ لمبے اور ڈیڑھ ڈیڑھ ہاتھ چوڑے بنائے جائیں ان کے چالیس پائے نقرئی ہوں دکھن اور اتر کی جانب اور پورب پچھم چھ تختے اور دونوں کونوں پر دو تختے

ان کے نیچے سونے چاندی کے تختوں پر رکھے ہوئے تھے اور یہ سب تختے سونے سے منڈھے ہوئے تھے اور یہ مسکن اسی طرح سے تیار کیا جائے جیسا کہ طور سینا پر دکھایا گیا ہے۔

اور ایک پردہ باریک کتان کا تیار کیا جائے جو آسمانی، ارغوانی اور قرمزی رنگ کا ہو اور اس پر ملائکہ کی تصویریں بنی ہوں اور شمشاد کے چار ستونوں پر لٹکایا جائے جو سونے سے منڈھے ہوں اور ان ستونوں میں سونے کے کنڈے ہوں اور پردہ کی حفاظت یا اس کے کنڈے پر دونوں جانب اور اس کے پیچھے تابوت شہادت اور اس پر سرپوش (کفارہ گاہ) رکھا جائے اور یہ پردہ مقدس اور قدس الاقداس کے درمیان حائل رکھا جائے۔

اور ایک قربان گاہ (مذبح) شطیم کی لکڑی کا بنایا جائے جس کا طول و عرض پانچ پانچ ہاتھ اور بلندی تین ہاتھ اور اس کے چاروں کونوں پر سینگ بنا کر پیتل سے منڈھ دیے جائیں اور ایک تانبے کی جالی دار بنایا جائے اور اس کی راکھ کے لئے پیتل کی ہانڈیاں اور انگیٹھیاں بنائی جائیں اور جالی کے چاروں کونوں پر چار حلقے پیتل کے بنا کر قربان گاہ کے اندر لگا دیے جائیں اور قربان گاہ کے اٹھانے کے لئے شطیم کی چوبیں پیتل سے منڈھی ہوئی تیار کی جائیں اور قربان گاہ کے آگے ایک صحن ہو جس کا طول سو ہاتھ اور عرض پچاس ہاتھ اور باریک کتان کے پردوں سے گھیرا جائے جس کے ستون پیتل کے ہوں اور صحن کے تمام سامان پیتل کے ہوں۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کو حکم ہے کہ وہ زیتون کا خالص تیل شمعدان کے روشن کرنے کے لئے لائیں اور قبہ شہادت کے پردے کے باہر صبح سے شام تک قربان گاہ پر آگ روشن رہے۔ یہی دستور العمل بنی اسرائیل کی نسل بعد نسل ہمیشہ کے لئے ہے۔ (مترجم)

قبہ عبادت: یہ قبہ عبادت دوسرے سال ربیع کے اول دن نصب کیا گیا اور اس میں تابوت شہادت رکھا گیا۔ مورخین لکھتے ہیں کہ قبہ عبادت بت پرستی سے محفوظ ہوتا تھا اور وہ قبلہ کی حیثیت رکھتا تھا اسی کی طرف اسرائیلی یعنی بنی اسرائیل نماز پڑھتے تھے اور اسی سے تقرب حاصل کرتے تھے۔ قربان گاہ کی تمام خدمت حسب ہدایت باری تعالیٰ ہارون کو سپرد کی گئی تھی۔ جب موسیٰ اس میں داخل ہوتے تھے تو بنی اسرائیل اس کے گرد کھڑے ہوتے تھے اور ایک ابر کا ٹکڑا اس کے دروازے پر ٹھہرا رہتا تھا۔ بنی اسرائیل یہ دیکھتے ہی سجدہ میں گر پڑتے تھے اور اللہ جل شانہ ان کے ٹکڑے سے ہم کلام ہوتا تھا اور موسیٰ کروبیوں کے درمیان سے آواز سنا کرتے تھے جب کوئی حکم الٰہی صادر ہوتا تھا اس سے بنی اسرائیل کو آگاہ کرتے تھے اور جب کبھی بنی اسرائیل میں کسی امر پر جھگڑا ہوتا تھا اور موسیٰ کوئی حکم نہ پاتے تھے اور اس کا فیصلہ نہ کر سکتے تو وہ اسی قبہ قربان گاہ کی طرف آتے اور تابوت کے پاس کروبیوں کے درمیان خاموش کھڑے ہو جاتے اور مناجات کرتے تھے۔ تب وحی نازل ہوتی اور مقدمہ کا فیصلہ ہو جایا کرتا تھا

بنی اسرائیل کی روانگی شام بنی اسرائیل شام سے نکل کر طور سینا کے میدان میں موسم بہار کے شروع میں آئے تھے اور تقریباً تین مہینے تک مقیم رہے۔ اس کے بعد حکم باری سے ملک شام اور بالخصوص بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے۔ جس کے دینے کا باری تعالیٰ نے حضرت ابراہیم و اسحاق و یعقوب علیہم السلام سے وعدہ کیا تھا۔ موسیٰ نے روانگی کے وقت بنی اسرائیل کو شمار کیا۔ بیس برس کی عمر سے ساٹھ برس تک کے آدمی جو جنگ کے قابل ہو سکتے تھے چھ لاکھ سے کچھ زیادہ تھے۔ پھر جہاد کی غرض سے لشکر آراستہ کیا۔ مندرجہ ذیل بموجب ترتیب کر کے ہر قبیلے کا مقام مقرر کیا اور تابوت شہادت اور مذبح کو قبہ میں رکھا

[illegible] کی طرف [illegible]

بنی اسرائیل کی پریشانی: [illegible]

[illegible] سرفراز کیا تھا۔

بنی اسرائیل کا بیت المقدس جانے سے انکار [illegible]

[illegible]

گئے اور ان سے مقابلہ کرنے اور ارض مقدس کی طرف جانے سے انکار کر دیا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو ان کے ہاتھوں ہلاک کر دیتا۔ اللہ جل شانہ نے ان کی اس نافرمانی پر سخت ناراضگی ظاہر کی اور ان کو [illegible] یعنی ارض مقدس میں داخل ہونا حرام کر دیا۔

بنی اسرائیل پر عتاب الٰہی۔ چنانچہ بنی اسرائیل چالیس برس تک سینا اور فاران کے میدان میں بیابان صحراء اور [illegible] میں ملک مصر و شام کے درمیان حیران و پریشان پھرتے رہے۔ جب موسیٰ ان کے پیچھے پیچھے اللہ تعالیٰ سے ان کے الطاف و مرحمت کے سوال کرتے رہے اور ان کی تقصیر کو خدا سے معاف کراتے رہے۔ اسی اثناء میں بنی اسرائیل نے بھوک کی شکایت کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے من (یہ سفید رنگ کے دانے دھنیے کے دانوں کی طرح زمین پر منتشر ملتے تھے) اتارا۔ بنی اسرائیل اس کو چنتے تھے اور اس کی روٹیاں پکا کر کھاتے تھے۔ اس کے بعد ان کو گوشت کی خواہش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے سلویٰ (یہ ایک قسم کے پرندے تھے جو دریا کی جانب سے آتے تھے) بھیجا۔ [illegible] بادل اور [illegible] کے سایہ ملتے رہے۔ [illegible] پانی طلب کیا۔ [illegible] عصا مارنے کا حکم ہوا۔ اس سے بارہ چشمے نکلے۔

اس واقعہ کے بعد [illegible] علیہ السلام [illegible] شروع کی [illegible] کے خلاف شام [illegible] بنی اسرائیل کا ایک گروہ ان کے ساتھ ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے [illegible] اس کے بعد بنی اسرائیل نے دشمنوں کی طرف بڑھنے کا قصد کیا۔ موسیٰ نے [illegible] کے پہاڑ [illegible] فریقین میں لڑائی ہوئی انہوں نے ان کو قتل کیا۔ شکست دی۔ موسیٰ بنی اسرائیل کے لئے استغفار کرتے رہے۔

حضرت ہارونؑ کی وفات۔ [illegible] ارض مقدس میں جانے [illegible] سے انکار کیا اور ارض [illegible]۔ اس کے بعد ہارونؑ [illegible] مصر سے [illegible] میں انتقال ہوا۔ بنی اسرائیل کو ان کے انتقال کا سخت صدمہ ہوا [illegible]

[illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

کرتے تھے اور ان سے بہت کچھ [illegible] قائم ہوئے۔

بنی اسرائیل کے معرکے: پھر بنی اسرائیل نے [illegible] سے جنگ کی اور انہیں شکست دی۔ ان کا [illegible] (کنعان) [illegible] بنی اسرائیل [illegible] بھی شکست دی اور ان [illegible] قبضہ کر لیا [illegible]

[illegible]

بنی اسرائیل پر عذاب الٰہی: بنی اسرائیل [illegible]

بنی اسرائیل [illegible] پر فوج کشی: [illegible]

[illegible]

حکم دیا گیا۔ یہاں تک کہ مدت پوری ہو جائے۔ [illegible] بنی اسرائیل [illegible] ارض مقدس میں داخل ہونا حرام کر دیا گیا تھا۔ [illegible] بنی اسرائیل [illegible] کر کے اردن کے کنارے جا [illegible]

حضرت موسیٰؑ کی وفات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بنی اسرائیل کے ساتھ ارض مقدسہ جائیں اور وہیں قیام پذیر رہیں اور اس شریعت پر جو کہ تورات کی شکل میں دی گئی ہے عمل کریں۔ موسیٰ تکمیل کے بعد وہ زمین موآب کی وادی میں دفن کر دیے گئے۔ ان کی قبر آج تک کوئی نہیں جانتا۔

بلعام بن باعور: طبری کہتا ہے کہ موسیٰ نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔ عہد افریدون میں بیس برس اور زمانہ حکومت منوچہر میں ایک سو برس رہے اور انتقال ہوا۔ یوشع اریحا کی طرف بڑھے اور قوم جبارین کو شکست دی۔ بلعام بن باعور جبارین کے ساتھ تھا اس نے یوشع کے لئے بددعا کی مگر قبول نہ ہوئی البتہ قوم جبارین پر لوٹا دی گئی۔ سدی کہتا ہے کہ بلعام بن باعور بڑا نیکوکار بندہ تھا جسے اسم اعظم یاد تھا کنعانیوں نے اس سے دعا کی خواہش کی پہلے تو اس نے انکار کیا مگر جب کنعانیوں نے زیادہ اصرار کیا تو اس نے ان کی التجا قبول کر لی اور بنی اسرائیل کیلئے جبل حسبان پر چڑھ کر بددعا دے دی۔ اللہ جل شانہ نے اس کی بددعا لوٹا دی۔ توریت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلعام بن باعور زمانہ موسیٰ میں تھا اور انہی کے عہد میں مارا گیا۔

بنی اسرائیل کا شام پر قبضہ: سدی اریحا کی فتح کی کیفیت اس طور سے بیان کرتا ہے کہ یوشع کی وفات کے بعد یوشع نبوت و شہادت اعزاز لئے ہوئے بنی اسرائیل کے ساتھ دریائے اردن عبور کر کے کنعانیوں کے مقابل ہوئے۔ لڑائی کے دن آفتاب غروب ہو گیا تھا۔ یوشع کی دعا سے آفتاب ٹھہر گیا تھا یہاں تک کہ کنعانیوں کو شکست ہوئی اس کے بعد دوبارہ کوچ کیا جب تک یہ صبر کئے رہے ساتویں دن بنی اسرائیل نے ایک ساتھ اور قوت سے حملہ کیا تو شہر پناہ ٹوٹ گئی اور بنی اسرائیل شہر میں داخل ہو گئے اور اہل شہر کو گرفتار اور قتل کیا۔ بعض غنائم کو جلا دیا اور جس میں کچھ لوگوں نے مال تک کو تقسیم کر لیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔

حضرت یوشع کی شامی بادشاہوں سے جنگ: کتب احادیث و تواریخ سے پتہ چلتا ہے کہ قوم عمالقہ شام میں تھی یوشع ان سے لڑے تھے اور ان کے سب سے پہلے بادشاہ کو قتل کیا۔ اس کا نام سمیدع بن ہوبر تھا۔ یوشع اس سے اور بنی مدین سے ایلہ کے مقام پر لڑے تھے۔ اسی واقعہ کی طرف عوف بن سعید الجرہمی اشارہ کرتا ہے

الم تر ان العملقی بن هوبر بایلة امسی لحمه قد تواترت علیه من یهود جحافل ثمانون الفا

حاسرین و دارعا

[illegible] جب [illegible] آپ کو اپنے ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible] (الکہف ۶۰) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

''جیسا تو نے انہیں دیکھا کہ بنی عیسو کی کا مقام آیا۔ میں ان کا گوشت کھا کے گوشے سے ہو کر لشکر پائے یہود نے عمر پر حملہ کیا جن کی تعداد اسی ہزار کی تھی۔ ان میں بعض سوار ہوئے تھے اور بعض زرہ پہنے ہوئے تھے''۔

عمالقہ کا نسب: ان عمالقہ کے نسب میں جو علماء نسب کا اختلاف تھا اسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور یا شاید یہ لوگ عمالیق بن لاوذ یا عمالیق بن الیفاز بن عیصو ثانی کی نسل سے ہیں۔ یہ بنی اسرائیل اور علماء عرب کا بھی خیال ہے۔

باقی۔ یہ لوگ گروہ جو شام میں ان دنوں موجود تھے ان میں اکثر بنی کنعان سے تھے جن کا تذکرہ اوپر سے ہو چکا ہے اور ان کے شعوب ہم بیان کر چکے ہیں۔ بنی ادوم عیصو کی اولاد اور بنی مواب لوط کی نسل سے ہیں اور قریب ہے ان میں سے اہل معیص اور بعض لوگ حرات ہیں اور وہ بعد کو دمشق و بلقاء ہیں۔ پھر بنی فلسطین بنی حام سے تعلق رکھتے ہوئے ان کے بادشاہ کا نام جالوت تھا اور وہ انہی لوگوں میں سے تھا۔ پھر بنی مدین اور عمالقہ ہیں۔

چونکہ بنی اسرائیل کو ان کنعانیوں کے مقابلے کے لئے دوسرے شہروں کی طرف بڑھنے کی اجازت دی گئی تو انہیں کے ملک پر انہوں نے قبضہ حاصل کیا اور ان کو باہم تقسیم کیا اور ان کو ان کی میراث کی اور بقیہ قوموں کے ملک میں ان کے رہنے سے ولی تصرف کے ذریعہ فوقیت حاصل تھی۔

بنی اسرائیل کی حجاز پر فوج کشی: کتب اخبار میں مشہور ہے کہ بنی اسرائیل نے ملک شام پر قبضہ کرنے کے بعد چند فوجوں کو حجاز پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا تھا۔ ان دنوں وہاں عمالقہ کا ایک گروہ رہتا تھا جو جاسم کے نام سے مشہور تھا اور ان کے بادشاہ کا نام ارقم تھا۔ بنی اسرائیل نے انہیں مارا اور ان کی قوم کو زیر کیا اور بعد فتح وہاں سے شام کی طرف واپس ہوئے۔ لیکن شام کے بنی اسرائیل نے اس کا گناہ گردان کر شہر میں داخل نہ ہونے دیا اور مجبوراً یہ حجاز و یثرب (مدینہ) کے بلاد کی طرف جنہیں انہوں نے فتح کیا تھا لوٹ گئے۔ چنانچہ ان لوگوں نے شام سے واپس ہو کر حجاز کی سکونت اختیار کی اور یہیں قوم پذیر ہوئے۔ انہیں کی نسلوں سے یہود خیبر و قریظہ وغیرہ ہیں۔ لیکن بعض مورخین اس واقعہ کا اعتراف نہیں کرتے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ واقعہ طالوت کے زمانہ حکومت میں گزرا ہے۔ واللہ اعلم

باب: ۱۳

امارت بنی اسرائیل

بنی اسرائیل کی سیاسی حالت: یوشع کے انتقال اور کالب کے بعد بنی اسرائیل نے شریعت کی پابندی چھوڑ دی اور زنا کاری اور قوانین سے احتراز کرنے لگے اور گرد و پیش جو مختلف قومیں شام میں رہتی تھیں۔ وہ ہر طرف سے بنی اسرائیل پر حملے کرنے لگیں۔ بنی اسرائیل کا اس وقت یہ دستور ہو گیا تھا کہ وہ شوریٰ سے تمام امور کرتے تھے اور ایک شخص کو اپنی جماعت سے منتخب کر لیتے تھے۔ اس کو ہر قسم کا اختیار ہوتا تھا کہ جب وہ چاہتے کسی دوسرے کو اس سے افضل سمجھتے تو اسے قائم کر دیتے تھے۔ کبھی کبھی کوئی نبی بھی مبعوث ہو جاتا تھا جو وحی اور الہام کے ذریعے سے ان کے کاموں کو سر انجام دیتا تھا۔ اسی کیفیت اور حالت کے ساتھ بنی اسرائیل نے تین سو برس گزارے اور ان میں کوئی زبردست بادشاہ نہ ہوا اور اطراف و جوانب کے بادشاہ ان کو اپنے شہروں سے ڈراتے رہتے یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے اپنے نبی شمویل سے التجا کی کہ ان میں سے ایک بادشاہ مقرر کیا جائے چنانچہ پہلے طالوت اور اس کے بعد داؤد ہوئے۔ اس کے بعد پھر ان کی سلطنت مضبوط ہو گئی اور ان کے دشمن ذلیل و خوار ہو گئے جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

اس زمانہ کو جو یوشع اور طالوت کے درمیان گزرا ہے ہم زمانہ حکام اور زمانہ قضاۃ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہم ان تمام حکام کو جو اس زمانے میں گزرے ہیں بالترتیب نہایت صحیح طور سے بیان کیا جاتا ہے جیسا کہ طبری اور مسعودی نے لکھا ہے اور اسی سے صاحب حماۃ نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے اور ہروشیوش مؤرخ روم نے اپنی کتاب میں اور اس کے مترجمین علماء قرطبہ اور قاسم بن اصبغ نے تحریر کیا ہے

فتح اریحا: مؤرخین موصوفین باتفاق بیان کرتے ہیں کہ یوشع اریحا کی فتح کے بعد ارض کی طرف بڑھے اور اس پر قبضہ کر لیا۔ وہیں بنی یوسف کے تابوت کو دفن کیا جسے جناب یوسف صدیق کی وصیت کے مطابق مصر سے روانگی کے وقت اپنے ہمراہ لائے تھے۔ طبری کہتا ہے کہ یوشع نے فتح اریحا کے بعد شہر عاق (یہ بھی حوالی کنعان کا شہر ہے) پر چڑھائی کی تھی اس کے بعد بادشاہ کو قتل کر کے شہر جلا دیا تھا۔ اور جبعون کے بادشاہ اور بادشاہ یروشلم یوشع کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جزیہ دے کر صلح کر لی تھی۔

شاہان شام کی اطاعت: اطراف دمشق سے شاہان ارمن نے جبعون پر حملہ کیا۔ انہوں نے یوشع سے امداد مانگی۔ یوشع نے ان کی امداد کی اور شاہان ارمن کا حوران تک تعاقب کیا اور ان کو قتل کر کے سولی دے دیا۔ اس کے بعد شام کے تقریباً

قبضہ کر لیا یا ہتھیاروں سے اپنی اطاعت قبول کرالی۔ [illegible] اور ملک کو بنی اسرائیل میں تقسیم کر دیا۔ [illegible]

[illegible] کا لقب دیا

حضرت یوشعؑ کی وفات [illegible] ایک سو دس سال کی عمر میں انتقال [illegible] بنی اسرائیل میں یوشعؑ [illegible]

[illegible] کیا گیا تھا۔

کالب بن یوفنا یوشعؑ کے بعد کالب بن یوفنا [illegible]

[illegible]

[illegible]

کوشان رشعتائم کا بنی اسرائیل پر تسلط [illegible]

[illegible]

بنی اسرائیل کی کنعانیوں سے جنگ [illegible]

انتقال کیا۔

بنی موآب کی تاراجی: اس کے بعد پھر بنی اسرائیل بت پرستی کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر بادشاہ بنی موآب کو مسلط کر دیا (جس کا نام عقلون تھا) اٹھارہ برس تک بنی اسرائیل غلامی میں رہے۔ اللہ پاک کو ان کی مصیبت پر رحم آیا اور ایہود بن کارا کو جو سبط افرائیم سے تھا بروایت ابن حزم سبط بنیامین سے بنی اسرائیل کا مصلح اور ان کے کاموں کا مدبر بنایا۔ انہوں نے بنی اسرائیل کو بنی موآب کی غلامی سے نکالا۔ اور ان کے بادشاہ عقلون کے پاس ایک قاصد بنی اسرائیل کی طرف سے تحفے اور ہدیے دے کر روانہ کیا تھا قاصد نے تنہائی کا موقع پا کر عقلون کو ایک خنجر مارا جس سے وہ تڑپ کر مر گیا اور اسی حیلہ سے عقلون کی زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا۔ اس واقعہ کے بعد قاصد افرائیم کے پہاڑوں پر چلا گیا۔ بنی اسرائیل مجتمع ہو کر ایک جا ہوئے اور بنی موآب کے شہر [illegible] پر چڑھ جانے کے قریب دس ہزار جوانوں ([illegible]) کو قتل کر ڈالا اور بنی موآب کے کاروبار کو زیر و زبر کر دیا۔ ایہود نے اپنی دولت و حکمرانی کے اسی برس بعد انتقال کیا۔

بنی اسرائیل پر یافین کا تسلط: اس کے بعد شمغر بن قنات سبط [illegible] سے بنی اسرائیل کا [illegible] ہوا ان کے کاموں کا متولی ہوا اور ایک برس حکومت کرتے رہے۔ بنی اسرائیل بدستور سرکشی (خودسری) پر تلے رہے۔ اللہ جل و علیٰ ذکرہ نے ان کا غرور توڑنے کے لئے شاہ کنعان [illegible] کو جس کا نام یافین تھا [illegible] بنی اسرائیل کے زیر کرنے کے لئے بھیجا جس نے ان کے ملک پر قبضہ کر لیا اور بیس برس تک ان پر حکومت کرتا رہا۔

دبورا کا جنگی کارنامہ: تب دبورا نامی ایک کاہنہ نے جو بروایت [illegible] سبط افرائیم سے تھی اور بنی اسرائیل کو لے کر کنعانیوں پر چڑھائی کی اور کنعانیوں کو میدان جنگ میں شکست دے کر ان کے سپہ سالار سیسرا کو قتل کر ڈالا اور بنی اسرائیل کو غلامی کی ذلت سے نکالا۔ چالیس برس تک اپنے شوہر برق بن ابینوعم کی اعانت سے حکومت کرتی رہی۔

بعض تاریخ نویسوں نے لکھا ہے کہ [illegible] سے پہلا [illegible] مشہور [illegible] ہے جو قاصد [illegible] کا حوالہ ہے۔

دبورا نے اپنی تولیت کے چالیسویں سال انتقال کیا اور بنی اسرائیل اس کے بعد پھر کفر و الحاد کی طرف لوٹ گئے اللہ تعالیٰ نے ان پر اہل مدین اور عمالقہ کو غالب کر دیا۔

کدعون بن یوآش: طبری کہتا ہے کہ ان کا نام [illegible] تھے وہ سات برس تک اپنی قوم پر غالب رہے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل نے سبط منسی بن یوسف سے کدعون بن یوآش کو منتخب کیا۔ کدعون بن یوآش جس وقت بنی اسرائیل کی اصلاح اور درستی میں مصروف ہوا۔ اس وقت مدین میں دو بادشاہ تھے ایک کا نام [illegible] اور دوسرے کا نام صلمونع تھا۔ انہوں نے بنی اسرائیل پر اپنے سپہ سالاروں [illegible] کی [illegible] فوجیں روانہ کیں۔ بنی اسرائیل کو پہلے ان کا مقابلہ کرنا بہت شاق اور دشوار معلوم ہوا۔ مگر کدعون کے استقلال سے بنی اسرائیل اس کے ساتھ تھے اور بنی مدین کے لشکر کو مار بھگایا۔ بے انتہا مال غنیمت لوٹ لیا۔ کدعون نے چالیس برس کے اندر اپنے تمام دشمنوں کو زیر کر دیا اور بہت [illegible] انتقال [illegible]

[illegible]

اتفاق کے ساتھ تورات کے احکام کا پابند رہا۔ اس کے متولی کے تھے۔ اسی کے زمانہ حکومت میں شہر طرسوس اور
جزیرہ ابن مجوسطی بھی آباد کیا گیا۔

ابو ملیخ بن کدعون: اس کے انتقال کے بعد ابو ملیخ ابن کدعون اس کا قائم مقام ہوا۔ اس کی (یعنی ابو ملیخ کی) ماں بنی شخام بن نفسی بن یوسف علیہ السلام نابلس سے تھی۔ اس نے اس کو اپنے ماموں سے مدد پہنچائی اور اپنے باپ کی اولاد کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد بنی شخام سے مدتوں لڑائیاں ہوتی رہیں اور انہی لڑائیوں میں جب کہ یہ کسی قلعہ کا محاصرہ کئے تھا شہر پناہ کی فصیل سے ایک عورت نے اس پر پتھر مارا جس سے یہ سخت زخمی ہو گیا اور اپنے خاص مصاحب سے کہا مجھے مار ڈالو تاکہ یہ بات بیان نہ کی جائے کہ کوئی یہ کہے کہ عورت نے مارا ہے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اپنی حکومت کے تیسرے برس اسی زخم کے صدمہ سے مر گیا۔ اس کے بعد طولع ابن فواہ ابن عم ابو ملیخ اس کا قائم مقام ہوا۔

طولع ابن فواہ: طبری لکھتے ہیں کہ ابو ملیخ کا بیٹا زادہ بھائی تھا مگر میں یہ کہتا ہوں کہ یہ (یعنی طولع) اس کا ماں زاد بھائی تھا کیونکہ یہ اور سبط سے تھا اور وہ دوسرے سبط سے اس نے تئیس برس تک بنی اسرائیل کی اصلاح کی۔ ہروشیوش مورخ روم بیان کرتا ہے کہ اسی کے عہد حکومت میں شہر صور بنا۔ اس کے بعد یائیر جلعادی بن منشی تھا اور اس نے بائیس سال حکومت کی تھی اور اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

بنی اسرائیل کی گمراہی: الغرض اس کے مرنے کے بعد یائیر بن جلعاد سبط منسی بن یوسف سے بنی اسرائیل کا حاکم ہوا۔ بائیس سال تک حکومت کی کرسی پر رہا۔ اس کے بعد اس کے تمام لڑکے جو تیس کے قریب تھے بنی اسرائیل کے حاکم رہے۔ جب سب مر گئے تو بنی اسرائیل پھر گمراہ ہو گئے اور بتوں کی پرستش کرنے لگے۔ خدا نے ان پر بنی فلسطین اور بنی عمون کو غالب کر دیا۔ ان کو اٹھارہ برس تک اپنا غلام بنائے رہے یہاں تک کہ یفتاح سبط منسی سے بنی اسرائیل کا سردار ہوا اور اس نے بنی اسرائیل کو ان سے چھڑایا۔

یفتاح سبط منسی کی کارگزاری: اس نے بنی عمون سے کسی امر کی بابت جب انہوں نے اس کے دینے سے انکار کیا تو اس نے بنی اسرائیل کو لے کر بنی عمون پر حملہ کیا اور ان کے بارہ گاؤں چھین لئے۔ حالانکہ وہ تین سو برس سے بادشاہی کر رہے تھے۔ پھر سبط افرائیم نے بھی اس سے لڑائی کی جس میں بہت سے مارے گئے تو بنی اسرائیل تنگ ہو کر اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنے لگے۔ چھ برس تک اس نے بنی اسرائیل میں ایک مصلحانہ زندگی بسر کی۔ اسی کے زمانہ میں یونان میں بہت بڑا قحط پڑا جس میں بکثرت آدمی مر گئے۔

ایبصان سلمون بیت لحمی: پھر جب یفتاح مر گیا تو بنی اسرائیل کی باگ بغرض اصلاح ایبصان کے ہاتھوں میں دی گئی۔ جو سبط یہودا سے تھا اور بیت لحم میں رہتا تھا۔ اس کو مورخین حضرت داؤد علیہ السلام کا دادا بتاتے ہیں۔ ایبصان سلمون بن نحشون بن عمیناذاب بن رام بن حصرون بن فارص بن یہودا کا بیٹا تھا اور یہ حصرون اس کالب بن یوفنا کا دادا ہے جو یوشع کے بعد بنی اسرائیل کا مصلح ہوا تھا اور نحشون بنی یہودا کا سردار تھا اس زمانہ میں جب کہ بنی اسرائیل موسیٰ کے ساتھ مصر سے نکلے تھے اور نحشون کا انتقال اثنائے میدان تیہ میں ہوا تھا۔ جہاں بنی اسرائیل چالیس برس تک سرگرداں پھرتے رہے تھے اس کا لڑکا سلمون یوشع

کے ساتھ [illegible] بیت المقدس [illegible]
[illegible]

[illegible] قسطنطین [illegible] پر تبصرہ [illegible]

حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

تابوت شہادت: [illegible] جس وقت ان کے ہاتھ سے جاتا رہا [illegible] عیلی کاہن صدمہ سے اسی وقت مر گیا [illegible] حکومت کے چالیس سال پورے ہو [illegible] فلسطین تابوت شہادت کے علاوہ بہت سا مال غنیمت لے گئے اور تابوت شہادت کو اپنے دار الحکومت [illegible] میں بٹھا دیا اور بنی اسرائیل پر جزیہ بھی قائم کر دیا۔ [illegible] انھوں نے تابوت شہادت کو [illegible] بنی اسرائیل کی سرحد [illegible] میں رکھوا دیا۔ [illegible] بنی اسرائیل [illegible] کے قریب [illegible] شموئیل کی اجازت سے [illegible] طالوت کی حکومت [illegible] شروع ہونے تک وہیں رکھا رہا۔

حضرت شموئیل بن حنا کی ولایت: [illegible] فلسطین نے اپنی کامیابی [illegible] تابوت شہادت کو واپس کر دیا [illegible] شموئیل [illegible]

حضرت شموئیل بن [illegible] بنی اسرائیل [illegible] واللہ اعلم [illegible]

شجرہ نسب بنی اسرائیل

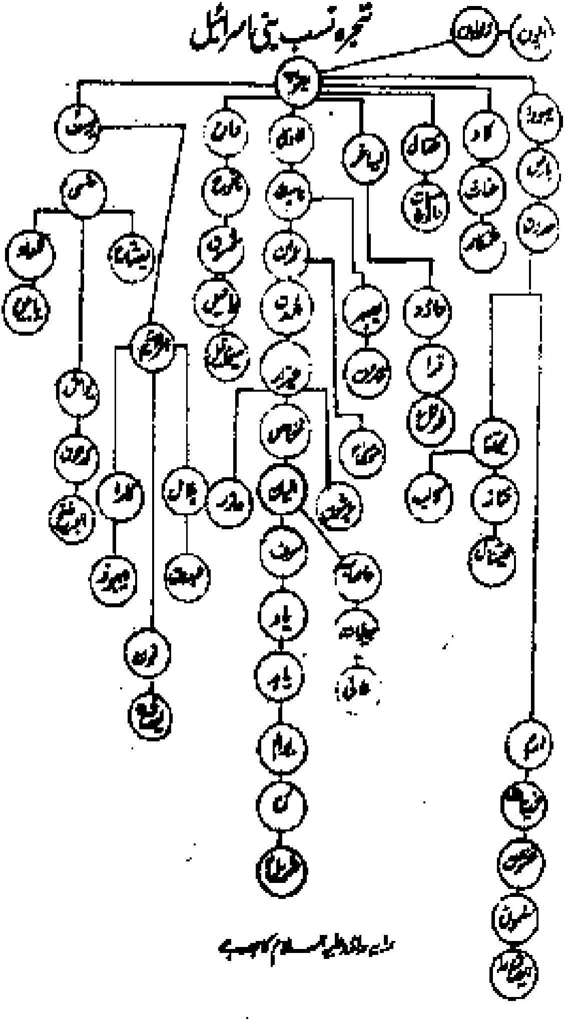

[illegible] علیہ السلام کا ہے

باب : ۱۴

ملوک بنی اسرائیل

بنی اسرائیل کی حضرت شموئیل سے درخواست جب یوایل اور ابیاہ پسران شموئیل کی بداطواریوں سے بنی اسرائیل نے ان کی سرداری سے انکار کیا اور سب کے سب یکجا ہو کر شموئیل کی خدمت میں گئے اور یہ التجا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ ایک بادشاہ کو ان سے مبعوث کرا دے تاکہ اس کے ہمراہ ہو کر اپنے دشمنوں سے لڑیں اور وہ ان کے منتشر گروہ کو جمع اور متفق کرے اور ان سے ذلت و رسوائی کو دور کرے۔ تو جناب شموئیل کی دعا سے یہ وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ طالوت کو ان کے کاموں کا متولی اور منتظم کرتا ہے اور اسے وہ اپنی قدس سے پاک و طاہر کرتا ہے۔ بنی اسرائیل نے اس سے پہلے جب کہ شموئیل نے طالوت کی سرداری کا اظہار کیا تھا اس کی سرداری سے انکار کیا مگر جس وقت قرعہ ڈالا گیا تو طالوت کے نام پر قرعہ آیا تب مجبوراً بنی اسرائیل نے ان کی سرداری و حکومت کو تسلیم کیا اور ان کو اپنا حاکم اور والی بنایا۔

طالوت: طالوت نہایت جسیم اور قد آور تھا۔ بنی اسرائیل اسے شاول کے نام سے یاد کرتے تھے۔ قیس ابن ابیئل بن صارور ابن بحورت ابن افیاح کا لڑکا تھا۔ اس نے ابینیر ابن نیر ابن ابیئل اپنے چچازاد بھائی کو اپنی وزارت کا کام سپرد کیا۔ طالوت کے چار لڑکے یہوناتان، ملکیشوع، اشبعات، ابینادات تھے۔

طالوت کی فتوحات: طالوت تخت حکومت پر بیٹھتے ہی مستعد ہوا اور بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لے کر ان کے دشمنوں بنی فلسطین، عمون، موآب، عمالقہ، مدین سے لڑا اور ان سب پر غالب آیا۔ بنی اسرائیل کو ان معرکوں میں بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ سب سے پہلے جس نے بنی اسرائیل پر حملہ کیا وہ بنی عمون کا بادشاہ تھا۔ وہ اپنے سرحدی بلاد سے گزر کر مقام بلعاد میں آیا۔ طالوت نے تین لاکھ بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لے کر اس کے لشکر کا مقابلہ کیا اور اسے سخت شکست دی۔ پھر طالوت کے ایک لڑکے نے بنی اسرائیل کا لشکر لے کر فلسطین پر حملہ کیا اور نہایت نیک نامی اور کامیابی کے ساتھ انہیں پسپا کیا۔ اس کے بعد دشمنان بنی اسرائیل متفق اور جمع ہو کر بنی اسرائیل سے لڑنے کے لیے نکلے۔ طالوت اور شموئیل ان کے مقابلے پر آئے اور انہیں شکست فاش دی۔

حضرت شموئیل کی علیحدگی: اس کے بعد شموئیل نے طالوت کو عمالقہ کی طرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ انہیں اور ان کے

دشمنوں کو بے دریغ قتل کر ڈالیں۔ چنانچہ طالوت نے ایسا ہی کیا۔ مگر عمالقہ کے بادشاہ اجاج کو انہوں نے قتل کرنے سے پرہیز کیا۔ اس وجہ سے شموئیل پر یہ وحی نازل ہوئی کہ "طالوت نے یہ حرکت [illegible] کی ہے۔ اور اب اس سے اس کی حکومت طلب کر لی"۔ شموئیل نے اس وقت سے طالوت کو ترک کیا اور اس سے اپنی علیحدگی اختیار کر لی اس کے بعد پھر اس سے نہ ملے۔

حضرت داؤد علیہ السلام: پھر شموئیل پر وحی نازل ہوئی کہ [illegible] کر کے بادشاہ بنائیں اور ان کی علامت [illegible] چنانچہ شموئیل بیت لحم میں [illegible] کے پاس گئے [illegible] اپنی حکومت میں سے [illegible] شموئیل نے انہیں [illegible] طالوت کی روحانی قوت جاتی رہی [illegible] کی طرف سے [illegible] اس کے بعد شموئیل کا انتقال ہو گیا [illegible] فلسطین والوں نے بنی اسرائیل پر حملہ کر دیا۔

حضرت داؤد اور جالوت کی جنگ طالوت بنی اسرائیل کا لشکر لے کر مقابلہ پر آیا جس میں داؤد [illegible] کے [illegible] تھے۔ یہ اس زمانہ میں کم سن تھے۔ اپنے باپ کی بکریوں چراتے تھے اتفاق جنگ کے [illegible] تھے۔ اس وقت جنگ میں موجود تھے چھوٹے پتھر رکھ کر مارتے تھے جو مطلق خطا نہ کرتے تھے۔ طالوت کی فوج سے [illegible] نے طالوت [illegible] کے مقابلہ سے جالوت کے مارے جانے کی [illegible] نے بیٹی داؤد [illegible] کی وجہ سے [illegible] جب وہ جالوت کے مقابلہ [illegible] اپنے گوپھن میں پتھر رکھ کر [illegible] جالوت [illegible] پتھر سے [illegible] فلسطینیوں کو شکست ہوئی اور بنی اسرائیل [illegible] کا اعلان کیا۔

حضرت داؤد طالوت نے داؤد کو اپنے خصوصی مصاحبین میں داخل کر لیا اور اپنی لڑکی سے ان کا نکاح کر دیا [illegible] بنی اسرائیل کے لشکر کا سردار مقرر کر دیا [illegible] ہو گئی۔

حضرت داؤد کے قتل کا منصوبہ داؤد کے [illegible] حکومت اور [illegible] سے [illegible] کام میں ان سے [illegible] کرنے لگے۔ طالوت [illegible] داؤد [illegible] آپ کے قتل کا [illegible] کی [illegible] سے [illegible] داؤد کے قتل [illegible] لیکن جب ان کے [illegible] سے [illegible] کا [illegible]۔

حضرت داؤد کی روانگی فلسطین [illegible] فلسطین کی طرف [illegible] وہاں [illegible] کے شہروں میں [illegible] کرتے ہوئے اطراف بیت المقدس میں اپنے [illegible] آ گئے اور [illegible] مقیم رہے۔ انہوں نے [illegible] فلسطین سے [illegible] یہاں تک کہ طالوت کو ان کا حال معلوم ہوا۔ اس نے [illegible] داؤد [illegible] فلسطین کی طرف چلے گئے۔

بنی اسرائیل کی شکست اس کے بعد طالوت کو فلسطین سے لڑائی کا اتفاق پیش آیا۔ اہل فلسطین نے اسے شکست دی۔ طالوت [illegible] لڑائی کے میدان سے پیچھے [illegible] اس کے [illegible] بیٹے [illegible] اور [illegible] مارے گئے۔ بنی اسرائیل کا لشکر شکست پا کر بھاگا۔ اہل فلسطین نے ان کا تعاقب کیا۔ جب اس نے اپنی جان [illegible]

کوئی صورت نہ دیکھی تو اس نے خودکشی کر لی۔ یہ واقعہ اس کی حکومت کے پانچویں برس میں واقع ہوا۔

حضرت داؤدؑ کی امارت اس واقعہ کے بعد داؤد یہودیہ کی امارت پائی تو انہوں نے اس ولایت کا صدر مقام [illegible] بنایا یہ شہر (داؤد [illegible] کی تقدیس ہوا) (اس کا نام [illegible] ہے جو [illegible]) ادھر بنی اسرائیل میں ساؤل کا بیٹا ایش بوست (ایش بوشت) بادشاہ بنا جو [illegible] میں مقیم ہوا تھا [illegible] (یہ مصر سے خروج کے وقت بنی یمین کا مرکز تھا) [illegible] [illegible] ان شہروں میں [illegible] کرتے ہیں۔ یہود اور نصاریٰ کی کتابوں میں داؤدؑ کا نسب اسی طرح بیان ہوا ہے لیکن [illegible] اس سے انکار کرتا ہے [illegible] کا انتقال ہو (یہ [illegible]) ہوا تھا اور بیت المقدس [illegible] سلطنت [illegible] حضرت داؤد علیہ السلام نے [illegible] کا [illegible] بیان کیا جاتا ہے [illegible] پر [illegible] اس [illegible] کے [illegible] ہے۔

ایش بوشت بن طالوت کا قتل [illegible] اس وقت داؤد کی پوری حکومت حاصل ہوئی۔ آپ ان کے [illegible] ([illegible]) [illegible] نے [illegible] کے باپ کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] انہوں نے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قتل کر دیا اور [illegible] کے [illegible] کے خاندان کی [illegible] بھائی [illegible] حالت میں [illegible] پر [illegible] حکومت [illegible]۔

حضرت داؤدؑ کی فتوحات : [illegible] سے [illegible] پر غالب آنے [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے بعد آپ [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

حضرت داؤدؑ کا بیت المقدس کو بنانے کا ارادہ [illegible] [illegible] پر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک مسجد بنانے کا [illegible] بنی اسرائیل [illegible] ([illegible]) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسجد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور مسجد [illegible]۔

ابشلوم بن داؤدؑ کی سرکشی ان واقعات کے بعد [illegible] اپنے بھائی امنون کو مار ڈالا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے بعد

پھر واپس آ گیا اور اسباط کو ابھار کر ان کی معیت میں لڑائی کے لئے نکلا۔ داؤد ان دنوں سرزمین شام میں تھے۔ مگر اس واقعہ سے مطلع ہو کر اس سے لڑائی کے لئے لوٹے اور اس سے لڑ کر اسے شکست دی جنگ کے دوران میں ہزار کے قریب بنی اسرائیل مارے گئے۔

ابشالوم کا قتل: ابشالوم کو داؤد کے وزیر نے ایک درخت کے نیچے چھپا دیکھ کر گرفتار کر لیا اور اس کا سر کاٹ کر داؤد کے پاس لایا۔ آپ کو اس کے مارے جانے سے محبت پدری کی وجہ سے سخت رنج ہوا اور اس قدر خون ریزی کے بعد اسباط داؤد سے اور داؤد اسباط سے راضی ہو گئے۔ اس کے بعد داؤد نے باری تعالیٰ کی اجازت کے بغیر بنی اسرائیل کو شمار کیا جو جمع میں دس لاکھ نکلے جن میں سے چار لاکھ صرف بنی یہودا تھے۔ اللہ پاک اس سے ناراض ہوا جس سے اس وقت کے انبیاء علیہم السلام نے داؤد کو آگاہ کیا۔

زبور کا نزول: اس کے بعد داؤد باطمینان حکومت کرنے لگے اور ان پر بار بار وحی نازل ہوتی رہی اور زبور کی سورتیں اترتی رہیں اور داؤد آلات اور مزامیر سے تسبیح کرتے رہے اکثر مزامیر جن کا ذکر تسبیح میں آیا ہے انہیں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ تابوت شہادت کے روبرو مزامیر سے تسبیح کرنے کے لئے بنی لاوی سے بارہ کاہن مقرر کئے گئے۔ جو ہر ساعت اس کے روبرو تسبیح کرتے رہتے تھے۔

[illegible] بنی اسرائیل کے لئے [illegible] تجویز فرمائی تھیں (۱) تین برس کا قحط (۲) تین مہینے دشمنوں سے زیر رہنا (۳) تین روز تک [illegible] ان تینوں سزاؤں میں سے [illegible] داؤد نے [illegible] جس سے ایک دن میں [illegible] بنی اسرائیل مر گئے۔ تب داؤد نے گڑگڑا کر جناب باری میں عرض کیا [illegible] بنی اسرائیل کیوں [illegible] مستحق ہوں [illegible] داؤد نے [illegible] میں آ گیا اور [illegible] موت کی بلا بنی اسرائیل سے اٹھا لی گئی۔

[illegible] اللہ جل شانہ نے ان کو خلافت و نبوت دونوں مرحمت فرمائی تھیں [illegible] موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے بعد بنی اسرائیل میں یہ دستور چلا آ رہا تھا کہ ایک خاندان میں نبوت ہوتی تھی اور دوسرے میں حکومت۔ یہاں تک کہ داؤد علیہ السلام پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت اور حکومت دونوں مرحمت فرمائیں۔ یہ صاحب شریعت نہ تھے بلکہ موسوی شریعت کے پابند تھے [illegible] اللہ تعالیٰ نے ان پر زبور نازل فرمائی [illegible] قرآن کریم میں [illegible] لوہا ان کے ہاتھ میں [illegible] نرم ہو جاتا تھا [illegible] جیسا کہ [illegible] ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولقد آتینا داود منا فضلا یا جبال اوبی معه والطیر والنا له الحدید ان اعمل سابغات وقدر فی السرد واعملوا صالحا انی بما تعملون بصیر (سبا: ۱۰-۱۱) ترجمہ: بے شک ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی، اے پہاڑو ان کے ساتھ تسبیح کرو [illegible] اور ہم نے ان کے لئے لوہا نرم کر دیا [illegible] زرہیں بناؤ [illegible] اور نیک عمل کرو جو کچھ تم کرتے ہو میں اس کو دیکھ رہا ہوں۔

داؤد کی [illegible] بیویاں تھیں اور [illegible] پاسبان تھے آپ نے [illegible] مقرر کر دی تھی۔ ایک روز [illegible] کرتے تھے اور ایک روز عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے اور ایک روز خلوت خانہ میں رہتے تھے۔ ان ایام میں کوئی ان کی خدمت میں نہ جا سکتا تھا۔ ایک دن ان کے عبادت خانہ میں دیوار پھاند کر دو شخص اتر آئے۔ داؤد علیہ السلام ان کو دیکھ کر خائف ہوئے انہوں نے کہا آپ ڈریئے نہیں ہم میں سے ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے آپ اس کا فیصلہ کیجئے۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ میرا بھائی ہے اس کی ننانوے دنبیاں ہیں اور میری ایک ہی ہے اس نے کہا کہ یہ بھی مجھ کو دے دو

حضرت داؤدؑ کی وفات: حضرت داؤدؑ نے اپنی حکومت کے چالیسویں سال اپنے بیٹے سلیمانؑ کو اپنا ولی عہد بنایا اور ناتان نبی اور صادق [illegible] نے انہیں [illegible] دو [illegible] انہیں بیت المقدس بنانے کی وصیت کر کے انتقال کر گئے اور بیت لحم میں مدفون ہوئے۔ ان کے زمانہ کی خبریں ہمیں صحیفہ [illegible] (ناتان) [illegible] اور [illegible] معروف تھے اور [illegible] میں سے [illegible] تھا۔ جس [illegible] کی ولادت سے تھا جس کا [illegible] بنی اسرائیل [illegible] بیٹے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام: داؤدؑ کے انتقال کے بعد سلیمان بن داؤدؑ تخت حکومت پر بیٹھے ان کی اس وقت بائیس برس کی عمر تھی۔ ان کی حکومت نہایت مستقل طور سے شروع ہوئی تھی کیونکہ تمام دشمنوں پر غالب آ گئے تھے۔ شام کے تمام بادشاہوں فلسطین، عمون [illegible] عرب، ادوم، ارمن وغیرہ [illegible] اور اطراف و جوانب کے بادشاہوں نے اپنی اپنی لڑکیاں جناب ممدوح کے عقد میں دے کر اپنی وفاداری ظاہر کی۔ جن لڑکیوں سے آپ نے نکاح کیا تھا ان میں فرعون مصر کی لڑکی بھی تھی۔ ابتدا آپ کا وزیر یوآب بن [illegible] داؤدؑ کا [illegible] تھا۔ جو صرویاہ کا بیٹا مشہور ہے اس نے داؤدؑ کی وزارت کی تھی اور ابتدائی زمانہ میں سلیمانؑ کی بھی وزارت کی لیکن کچھ روز بعد کسی وجہ سے قتل کر کے بنایاہ بن یہویدع کو اس عہدہ پر مقرر کیا۔

تعمیر بیت المقدس: اپنی حکومت کے چوتھے برس سے بیت المقدس کی تعمیر شروع کی۔ یہ تعمیر آپ کے آخر زمانہ حکومت تک برابر جاری رہتی تھی۔ اپنے آخری زمانہ میں شہر [illegible] منہدم کر کے شہر کو معمور آباد کیا۔ [illegible] صور کے بادشاہ صور سے آپ نے کوہ لبنان سے لکڑیوں کے کاٹنے میں مدد پائی۔ کوہ لبنان پر لکڑی کاٹنے والوں کے لئے علاوہ [illegible] بیس ہزار کر (وزن ہے) گیہوں اور اسی قدر شراب دی گئی تھی۔ لکڑی کاٹنے والوں کی تعداد دس ہزار تھی۔ پتھر کے کانوں سے پتھر کاٹنے والوں کی تعداد اسی ہزار اور ان کے درست کرنے والے ستر ہزار تھے اور ان سے کام لینے والے تین ہزار تین سو افسر تھے۔

اس کے بعد سلیمانؑ نے [illegible] جس کی لمبائی [illegible] ہاتھ [illegible] ہاتھ تھی۔ اس کا اندرونی حصہ [illegible] پتھروں سے منڈھا ہوا تھا اور مکان کے اندر [illegible] لکڑی [illegible] لگائے تھے اور ان کو سونے سے منڈھ دیا تھا اور مکان کے دروازے صنوبر کی لکڑی کے تھے اور ان پر پھول پتیوں کے نقش و نگار کے علاوہ کروبیوں (فرشتوں) کی صورتیں بھی بنائی گئی تھیں اور یہ سب سونے کے پتروں سے منڈھے ہوئے تھے۔ اس ہیکل کی تعمیر سات برس میں تکمیل کو پہنچی اور [illegible] ایک [illegible] سے بنایا گیا اس کے علاوہ ایک بیت [illegible] صنوبر کے کھمبوں کی چار قطاروں پر بنایا۔ جس کی چھت [illegible] تھے اور [illegible] (تختی [illegible]) [illegible] (ٹکڑے) [illegible] رکھے۔ [illegible] ہوئے تھے اور ہر ٹکڑے میں تین تین [illegible] یاقوت تھے۔

[illegible]

غیضۃ البنان: یہ مکان غیضۃ البنان کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور اپنے بیٹھنے کے لئے ایک منبر بنوایا اور بہت سی کرسیاں تیار کرائیں جو زر خالص کی تھیں اور ان پر سونا منڈھا ہوا تھا۔ اس کے بعد اس نے ایک مکان فرعون مصر کی لڑکی کے لئے بنوایا جس سے سلیمانؑ نے نکاح کر لیا تھا اور شہر صور کے معروف و مشہور معماروں سے اس گھر کے مصارف کے لئے تانبے کے برتن بنوائے اور مذبح (قربان گاہ) اور مائدہ (میز) بیت المقدس میں سونے کا تیار کرایا اور پانچ منبر ہیکل کے دائیں جانب کے لئے اور پانچ بائیں جانب کے لئے طلائی سامان اور انگیٹھیوں کے ساتھ بنوائے اور وہ عطر دانی اور طلائی برتن جو اس مقدس مکان کے لئے جناب موصوف تک بذریعہ وراثت پہنچے تھے۔ اس پاک مکان میں لا کر رکھے اور آپ کے فرمانے سے رؤساء اسباط و کاہنین تابوت عہد (شہادت) کو مقام صیہون (قریہ داؤد) سے اٹھا لائے اور اسے اس مکان میں کروبیوں کی تصویروں کے بازوؤں کے نیچے مسجد اقصیٰ میں رکھا۔ تابوت عہد میں دو لوحیں پتھر کی تھیں جنہیں جناب موسیٰؑ نے الواح متکسرہ (ٹوٹی ہوئی لوحوں) کے عوض بنوایا تھا۔ رؤساء اسباط و کاہنان تابوت عہد کے ساتھ قبہ قربان (کفارہ و کاہن پوش) اور اس کے ظروف بھی مسجد میں اٹھا لائے۔

قربانی: سلیمان علیہ السلام ایک منبر پر ان مذبح کے روبرو کھڑے ہوئے اور اس خوشی کی نظر تقریب میں انہوں نے بائیس ہزار گائیوں کی قربانی کی۔ اس کے بعد ہر برس تین مرتبہ قربانی کرتے تھے اور بخور دیتے تھے۔ قربانی اور بخوروں کے علاوہ ہر سال چھ سو چھیاسٹھ قنطار سونا بیت المقدس پر چڑھائے جاتے تھے۔

سلیمان علیہ السلام کی کشتیاں سونا، چاندی اور قیمتی اسباب ہاتھی دانت وغیرہ لانے کی غرض سے ہمیشہ دریائے ہند میں سفر کرتی رہتی تھیں اور مصر سے اچھی نسل کے گھوڑے منگوائے جاتے تھے۔ ہر وقت دو ہزار چھ سو گھوڑے لڑائی کے لئے تیار رہتے تھے۔ آپ کی ایک ہزار بیبیاں تھیں جن میں سے تین سو حرم تھیں۔

ملکہ بلقیس: مورخین کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حج کو بھی گئے تھے اور وہاں کچھ دنوں ٹھہرے بھی تھے اور ہر روز پانچ ہزار اونٹ، پانچ ہزار گائیں، بیس ہزار بکریاں قربان کرتے تھے۔ اس کے بعد ملک یمن کی طرف توجہ کی اور اسی دن سرزمین صنعا میں جا اترے۔ ہدہد کو طلب فرمایا۔ ہدہد اس وقت موجود نہ تھا تھوڑی دیر کے بعد وہ بلقیس کی خبر لے کر آیا جیسا کہ قرآن پاک میں اس کا بیان آ گیا ہے۔

> (ترجمہ) سورہ نمل میں اس طرح مذکور ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کو طلب فرمایا۔ جب وہ نہ ملا تو آپ نے غصہ میں فرمایا ﴿لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ﴾ (النمل ۲۱) "میں بے شک اس کو سخت عذاب دوں گا یا اس کو ذبح کر ڈالوں گا اگر اس نے کوئی عذر معقول نہ بیان کیا"۔ تھوڑی دیر بعد ہدہد آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے ایسے مقام کی سیر کی ہے جس کی آپ کو بھی خبر نہیں ہے۔ میں آپ کے پاس سبا سے ایک سچی خبر لایا ہوں پھر سبا کی تعریف کرنے کے بعد عرض کیا ﴿إِنِّي وَجَدْتُ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ﴾ (النمل ۲۳) "میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جو اس سرزمین کی مالک ہے اور اس کو ہر چیز دی گئی ہے اور اس کا ایک بڑا تخت ہے"۔ ﴿وَجَدْتُهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ﴾ (النمل ۲۴) "میں نے اس کو اور اس کی قوم کو سوائے خدا کے آفتاب کا سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے اور شیطان نے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور آپ کو ملک یمن سے [illegible] سلیمانؑ نے اس کو نکاح کرنے کی [illegible] اس نے بادشاہت کی وجہ سے انکار کیا۔ سلیمانؑ نے فرمایا دین میں [illegible] جب بلقیس نے [illegible] نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے بلقیس سے نکاح کر لیا۔ اور اسے اپنی طرف سے ملک یمن پر [illegible] مقرر کر دیا۔ بلقیس [illegible] سبا کا [illegible] اور آپ شام کی طرف لوٹ آئے۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے بلقیس سے نکاح کر لیا تھا اور اس کے دیکھنے کے لئے ہر ماہ ایک مرتبہ آپ تشریف لے جاتے تھے اور تین روز تک وہاں ٹھہرتے تھے۔ واللہ اعلم

یمن پر قبضہ کرنے کی دوسری روایت: علمائے بنی اسرائیل سلیمانؑ کے بلقیس سے نکاح کئے جانے سے انکار کرتے ہیں اور ملک یمن پر قبضہ و عمل کرنے کی یہ صورت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے یمن پر حملہ [illegible] قبضہ کر لیا تھا [illegible] آپ کی خدمت میں [illegible] اور [illegible] آپ کے [illegible] کتاب [illegible] ہے۔"

یربعام بن نباط کا فرار: سلیمانؑ کے آخری زمانہ حکومت میں [illegible] آپ نے [illegible] کے تمام علاقوں پر (بنی افرائیم) یربعام بن نباط کو حاکم مقرر کر دیا تھا وہ نہایت [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] ظاہر ہو گیا۔ سلیمانؑ نے اس کے قتل کا [illegible] مصر کی طرف بھاگ گیا اور وہاں پہنچ کر فرعون مصر [illegible] سے نکاح کر لیا [illegible]

حضرت سلیمانؑ کی وفات: سلیمانؑ [illegible] حکومت [illegible] کے بعد انتقال ہو گیا۔ آپ [illegible] کے قریب دفن کئے گئے۔ ان کے بعد [illegible] حکومت [illegible] جیسا کہ آگے [illegible] کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

[illegible] انتہی کلام المترجم

شجرۂ نسب حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام

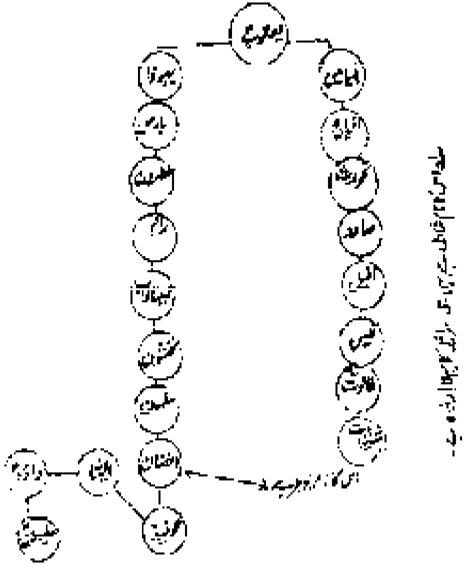
یعقوب
یہودا
حصرون
رام
عمیناداب
نحشون
سلمون
داؤد
سلیمان

---

۱ انکو [illegible] سے اور کئی نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔

رحبعام بن سلیمان: سلیمان علیہ السلام کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل نے ان کے لڑکے رحبعام کو ان کا جانشین بنایا۔ رحبعام نے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ بیت المقدس اور داؤد و سلیمان کی عمارات کی حفاظت کی۔ بنی اسرائیل پر جو محصول تھے ان کو باقی رکھا۔ بنی اسرائیل نے اس سے جواب طلب کیا اور ان کی تخفیف چاہی۔ مگر اس نے بجائے رعایت کرنے کے جواب دیا کہ میں ان کو بڑھا دوں گا۔ بنی اسرائیل اس کی ان باتوں سے دل برداشتہ ہو گئے اور باغی ہو گئے۔ اسی زمانہ میں یربعام بن نباط مصر سے آ گیا۔ تو بنی اسرائیل نے [illegible] حکومت تسلیم کر لی اور [illegible] کے لئے [illegible] فریقین نے [illegible] آزادی [illegible] اس وقت [illegible] فریقین میں [illegible] جاری رہی [illegible]۔

شاہ مصر شیشاق کی بیت المقدس پر فوج کشی: رحبعام کی حکومت کے پانچویں سال شیشاق بادشاہ مصر نے بیت المقدس پر چڑھائی کی۔ رحبعام لڑائی کے میدان سے بھاگ گیا۔ شیشاق نے اس کو لوٹا اور ان پر جزیہ مقرر کیا۔ [illegible] بنی اسرائیل میں [illegible] مقابلہ [illegible] بیت المقدس [illegible] اس کے بعد [illegible] حکومت [illegible] سترہ سال [illegible] بنی اسرائیل کی حکومت [illegible] اللہ تعالیٰ نے ان کے [illegible] جیسا کہ ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

ابیاہ بن رحبعام: رحبعام کے بعد اس کا بیٹا ابیاہ اپنی حکومت [illegible] کے بعد [illegible] بیت المقدس میں [illegible] حکومت [illegible] اس کا [illegible] بنی اسرائیل [illegible] یہاں تک کہ اپنی حکومت کے تین سال پورے کر کے مر گیا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا [illegible] تخت حکومت پر بیٹھا۔ اس کا [illegible] حکومت [illegible] بنی اسرائیل میں [illegible] اس کی [illegible] اس کی جگہ اس کا لڑکا [illegible] تخت [illegible] حکومت [illegible] کیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے۔

اسا بن ابیاہ: اس کے بعد اس کا [illegible] لڑائی [illegible] اسا [illegible] بادشاہ [illegible] پر چڑھائی [illegible] مقابلہ [illegible] نہایت بے سروسامانی سے [illegible] (بیت المقدس) کی [illegible] اس کے بعد [illegible] بادشاہ [illegible] اسا نے نہایت [illegible] کا مقابلہ کیا [illegible] اسا [illegible] لڑائیاں ہوتی رہیں۔ [illegible] کما تقدم۔

یہوشافاط بن اسا: اسا نے [illegible] برس حکومت کر کے انتقال کیا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا یہوشافاط حکومت کی کرسی پر بیٹھا۔

بیٹے باپ سے بہتر ثابت ہوا تھا۔ اس کے زمانہ میں بھی سامرہ اور اس کے حکمرانوں کے درمیان صلح رہی۔ اسی کے زمانہ میں بادشاہ ہند (یا بروایت دیگر اروم) نے اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی اور بہت کچھ فوج جمع کر کے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے خبر پا کر اس کا مقابلہ کیا اور نہایت ناکامی سے انہیں پسپا کر کے ان کا مال و اسباب لوٹ لیا۔

اروم کی بد عہدی: اس کے زمانہ حکومت میں انبیاء سے الیاس بن شوبل[1] اور الیسع[2] بن شافاط علیہما السلام تھے۔

ابن عمید کہتا ہے کہ اسا اور ایلیا اور یہودیہ کی کشتیاں ہند سے تجارتی اسباب لاد کر آتی تھیں ایک مرتبہ ہوا کے مخالف سے کشتیاں ڈوب گئیں۔ اس نے پچیس برس تک حکومت کی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا یہورام تخت نشین ہوا۔ اروم نے بد عہدی کی اور اپنی قوم میں سے ایک کو اپنا حاکم مقرر کر لیا۔ یہورام نے ان پر حملہ کیا اور انہیں پریشان و زیر و زبر کر کے لوٹ آیا۔ لیکن وہ لوگ بدستور اپنی بغاوت پر قائم رہے۔ اسی کے زمانہ میں بادشاہ موصل اور اسباط میں جو سامرہ میں تھے لڑائی شروع ہوئی اور ایک زمانہ تک وہ لڑائیاں جاری رہیں۔

بنی موآب پر فوج کشی: ابن عمید لکھتا ہے کہ بنی موآب نے یہودا اور سامرہ والوں سے سالانہ خراج دینا بند کر دیا۔ تب تھا ایک مدت سے یہ خراج چلا آتا تھا۔ یہودا اور سامرہ متفق ہو کر لڑائی کے لئے نکلے اور سات روز تک ان کا محاصرہ کیا آخر جب پانی مفقود ہونے کی وجہ سے الیسع نبی نے دعا کی اور بارش جاری ہوئی تو اہل موآب پانی کی طمع میں نکلے۔ بنی اسرائیل نے موقع مناسب پا کر ان پر حملہ کر دیا اور نہایت سختی سے قتل اور قید کیا۔ یہورام ہی کے زمانہ حکومت میں ایلیا (الیاس) اٹھا لئے گئے اور ان کے امر الیسع نبی کی طرف منتقل ہوئے۔ اس کے زمانہ میں انبیاء سے عوبدیا نبی تھے پھر اس نے اپنی حکومت کے آٹھویں برس میں انتقال کیا اور اپنے دادا داؤد کے قریب دفن کیا گیا۔

اخزیا ہو کی جزیرہ و موصل پر فوج کشی: اس کے بعد اس کے لڑکے اخزیا ہو نے زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ اس کی ماں غتلیا بنت عمری احاب بن عمری بانی سبسطیہ کی لڑکی تھی۔ اخزیا ہو نے تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد اپنے ماموں احاب کا چال چلن اختیار کیا اور ایک سال حکومت کی بادشاہ جزیرہ اور موصل پر چڑھائی کی۔ اس لڑائی میں اس کے ماموں احاب کے لڑکے یہورام والی سامرہ نے بھی اس کا ساتھ دیا۔ چنانچہ یہ دونوں والی جزیرہ اور موصل سے لڑ بھڑ کر واپس آئے۔ یہوشافاط بن نمشی نے جو یسع بن یوسف کی نسل سے تھا اور یہورام بن احاب کے قتل کی فکر میں تھا۔ موقع پا کر ایک ہی وقت میں دونوں کو قتل کر ڈالا۔

اخزیا ہو کا خاتمہ: ابن عمید کہتا ہے کہ یہورام بن احاب والی سامرہ و اخزیا ہو کے ساتھ ہو کر اروم اور بروایت دیگر کلدا

---

[1] جناب الیاس بن [illegible] بن فنحاس بن عیزار بن ہارون علیہ السلام سے تھے۔ [illegible] مبعوث ہوئے [illegible] ایک بت [illegible] بعل [illegible] ﴿أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ﴾ (الصفت ۱۲۵) [illegible] تعلیم فرماتے تھے۔

[2] الیسع بن اخطوب [illegible] کے شاگرد تھے آپ نبی [illegible] ہوئی تھی۔

[3] کتاب اسرائیلیات میں ان کا واقعہ لکھا ہے [illegible] سے تھی۔

نے یاہو سے لڑنے کے لئے کہا تھا اور وہ اسی لڑائی میں یہ دونوں مارے گئے تھے۔ اس کے زمانہ میں انبیاء علیہم السلام میں سے الیسع اور عاموص اور فقاد بھی تھے۔

عثلیا بنت عمری کی حکومت: اخزیاہ کے بعد اس کی ماں عثلیا بنت عمری حکومت کی کرسی پر بیٹھی اس کی حکومت قدس میں خوب ترقی پذیر اور پر زور ہوئی اس نے تمام بنی داؤد کو مار ڈالا بجز شیر خوار بچے یواش (اخزیاہ کا رضاعی بھائی) کے اس کے پنجۂ ظلم سے بچ رہا۔ اسے اس کی پھوپھی یہوشبع بنت یہورام نے بیت المقدس کے کسی گوشہ میں چھپا رکھا تھا وہ اس راز سے اپنے شوہر یہویاداع کو آگاہ کر دیا جو ان دنوں کاہن اعظم تھا۔ جب یواش کا ساتواں سال پورا ہو گیا اور بنی یہودا عثلیا کے ناپسندیدہ کاموں سے تنگ آ گئے تو یہویاداع کاہن کے پاس جمع ہوئے اور اس کی حکومت سے بیزاری ظاہر کی۔ یہویاداع کاہن نے یواش بن اخزیاہ کو ظاہر کیا اور ان لوگوں نے اس کی بیعت کی اور اس کے ساتھ ہو کر اس کی نانی عثلیا اور ان لوگوں سے جو اس کے ہمراہ لڑے تھے اور دشمن تباہ و پریشان کر دیا

یواش بن اخزیاہ: یواش یہویاداع کاہن کے مشوروں سے انتظام حکومت کرنے لگا۔ یہویاداع کے بعد برائی کی بات پر مائل ہوا۔ زکریا نبی نے منع کیا اس نے ان کو شہید کرا دیا۔ اس کے زمانہ حکومت میں الیسع اور عوفریا اور زکریا نبی تھے۔ یہویاداع کاہن کا یواش کی حکومت کے تیئسویں برس انتقال ہوا۔ یواش نے بیت المقدس کی تجدید کی تھی اور اس کی حکومت کے انتیسویں برس الیسع نے وفات پائی۔ اسی کے زمانہ میں حزائیل جو دمشق کا بادشاہ تھا اور بیان کیا جاتا ہے کہ بادشاہ حزائیل دمشق سے ... کہا جاتا ہے کہ بادشاہ شام نے بیت المقدس پر حملہ کیا۔ اس نے تمام مال و اسباب جو شاہی خزانہ اور بیت المقدس میں تھا دے دیا اور اس کی اطاعت قبول کر لی۔ یہاں تک کہ اس کے نوکروں اور وزراء نے اسے مار ڈالا۔

بیت المقدس کی تاراجی: اور اس کی جگہ اس کے لڑکے امصیاہ کو تخت نشین کیا۔ تھوڑے دن بعد بنی اسرائیل نے اس سے سرکشی شروع کی اور دوبارہ ان کی اطاعت سے ان پر غالب آیا اور باغیوں کو قتل کر کے ادوم کی طرف بڑھا اور ان پر بھی اسے فتح پائی حمص کو فتح کیا اور ان میں سے تقریباً تین ہزار کو مار ڈالا۔ اس کے بعد بادشاہ اسباط نے (جو سامرہ میں تھا) اس پر فوج کشی کی۔ اس نے اس کا مقابلہ کیا لیکن اسے شکست ہوئی اور گرفتار کر لیا گیا۔ بادشاہ اسباط نے اس کی گرفتاری کے بعد بیت المقدس کا محاصرہ کیا اور قریباً چار سو ہاتھ شہر پناہ منہدم کر دی اور شاہی محل کے خزانے اور ہیکل کے مکان کا مال و اسباب برتن اور جواہرات لوٹ کر سامرہ واپس آیا اور یہاں پہنچ کر امصیاہ کو بادشاہ بیت المقدس بنا کر رہا کر دیا۔

---

[1] حضرت زکریا علیہ السلام حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی اولاد سے تھے۔ آپ کی بیوی ایشاع بنت عمران بن ماثان تھیں۔ آپ بوڑھے ہو گئے تھے اور بیوی بانجھ تھیں جب بوڑھے ہونے کے باوجود ... تھے حضرت یحییٰ پیدا ہوئے۔ ان دونوں بزرگوں کا تذکرہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ حضرت یحییٰ کو ان ... ہیرودیس بادشاہ نے اپنی بیوی کی ... سے قتل کرا دیا تو حضرت زکریا علیہ السلام یہودیوں کے خوف سے بھاگ گئے اور بیت المقدس کے قریب ایک درخت میں داخل ہو گئے ... جب یہودی آپ کے قریب پہنچے تو درخت ... آپ کا دامن باہر رہ گیا ... بادشاہ ... کے حکم سے درخت کو آرے سے چیر دیا ... زکریا ... بعض مؤرخین ... شہید ہو گئے۔

عزریا کی امارت [illegible]

مختلف واقعات [illegible]

عزریا کی وفات [illegible]

یوتام بن عزریا [illegible]

[illegible]

اشعیا نبی عرف انبیاء کرام علیہم السلام تھے۔ اس کے زمانہ میں بادشاہ جزیرہ نے ابتداً یہود پر غلبہ حاصل کیا۔ جو سریانیکن کے نام سے معروف تھے اور یواب اپنی حکومت کے سولہویں سال مر گیا تب۔

اجاز بن یواب: اس کا لڑکا حکومت کی کرسی پر بیٹھا اور اپنے آباؤ اجداد کے طریقے چھوڑ دیئے اور بنی اسرائیل بت پرستی کرنے لگے۔ ارمن بادشاہ موصل ان سے لڑا اور دمشق کا محاصرہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور جہاں تک اس سے ممکن ہوا اسے لوٹ کر واپس ہوا۔ پھر اجاز ان کے مقابلہ پر نکلا ایک لاکھ بیس ہزار یہودی مارے گئے اور اجاز پسپا ہو کر بھاگا۔ ہیروشیوش کہتا ہے کہ اسی کے زمانہ حکومت میں مادیوں کی حکومت لیرتی بادشاہ فارس کے ہاتھوں ختم ہوئی اور ان کی حکومت و سلطنت اس کی طرف منتقل ہو گئی۔ ابن عمید مسیحی سے روایت کرتا ہے کہ اجاز کے زمانہ حکومت میں فرنجیون کے علاوہ تمام روم پر غالب آ گئے تھے اور شہر روم کو لوٹ لیا ہیروشیوش یہ بیان کرتا ہے کہ اس کے زمانہ سلطنت میں لاطینیین اکٹھا کیے روملس پھر مرکز پر حاکم ہوا اور شہر روما آباد کیا۔

حزقیا ہو بن اجاز: اس کے بعد سولہ برس حکومت کر کے اجاز مر گیا اور اس کا لڑکا حزقیا ہو تخت حکومت پر بیٹھا اس نے بت پرستی بالکل بند کر دی اور اپنے جد امجد داؤد کے قدم بقدم چلنے لگا۔ ملوک بنی یہودا میں اس کا ہم مثل کوئی بادشاہ نہیں ہوا ہے۔ ملوک موصل رہاوی و نینوی سے مخالفت کی اور بنی فلسطین کو فاش شکست دے کر ان کے قصبات کو اجاڑ ڈالا۔ اس کے والد کے باپ کے عہد حکومت میں شلمناصر بادشاہ جزیرہ و موصل نے سامرہ کی اسباط پر حملہ کر کے ان پر جزیہ قائم کیا۔ پھر اس کے زمانہ میں شلمناصر ان کی طرف آیا اور ان کا ملک چھین لیا۔ پھر اس کی حکومت کے چودھویں برس سنحاریب بادشاہ دمشق نے اس پر حملہ کیا اور بغیر کسی لڑائی کے لوٹ لیا۔

سنحاریب کا محاصرہ بیت المقدس: اور چودھویں سال میں سنحاریب بادشاہ موصل شلمناصر کے مرنے کے بعد اس پر حملہ آور ہوا اور اس نے بنی یہودا کے اکثر شہروں کو فتح کر لیا اور اسے بیت المقدس میں گھیر لیا۔ حزقیا ہو نے تین سو قنطار چاندی اور تیس قنطار سونا دے کر اور ہیکل اور شاہی محل کا تمام مال سنحاریب کو دے کر واپس کر دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہ عہد توڑ گیا اور سنحاریب نے دوبارہ بیت المقدس پر حملہ کر کے اس کا محاصرہ کیا اور اس نے رقم معینہ کے لینے سے انکار کر دیا اور کہا مجھے بتاؤ کون شخص ہے کہ جس کا خدا اسے میرے ہاتھوں سے نجات دے جب تک میں اس کو نجات نہ دوں۔ بنی اسرائیل اس کے ان کلمات کو سن کر ڈرے اور شعیا نبی سے دعا کے خواستگار ہوئے۔

سنحاریب کا خاتمہ: شعیا نبی نے دعا کی۔ سنحاریب کے لشکر میں طاعون پھوٹ نکلا ایک ہی رات میں ایک لاکھ بیس ہزار سپاہی مر گئے۔ سنحاریب مجبور ہو کر نینوی اور موصل کی طرف لوٹا۔ دوران راہ میں خود اس کے لڑکوں نے اسے مار ڈالا اور بیت المقدس کی طرف بھاگ آئے۔ تب اس کا لڑکا اسرحدون تخت حکومت پر بیٹھا۔ طبری کہتا ہے کہ بادشاہ بنی اسرائیل نے سنحاریب کو قید کر لیا تھا لیکن اشعیا نبی کے بالہام خدا نے اسے چھوڑ دیا۔

منشا بن حزقیا ہو: پھر حزقیا ہو انتیس سال حکومت کر کے مر گیا اور اس کا لڑکا منشا تخت حکومت پر بیٹھا یہ نہایت ہی بدکار اور بد خلق تھا۔ اس کے حرکات و سکنات انتہائی ناپسندیدہ تھے دینی امور میں بھی مذہب کا پابند نہ تھا۔ اشعیا نبی نے اسے اس کے افعال ناپسندیدہ سے روکنا چاہا۔ لیکن اسے آپ کی ہدایت و نصیحت ناگوار گزری۔ اس نے جناب موصوف کو آرہ سے چروا

ڈالا اور انہیں کے ساتھ عمالقہ کے ایک گروہ کو قتل کر دیا۔ اسی عہد کا بیان ہے کہ اس کی حکومت کے انیسویں سال سنجاریب صغیر نے مملکت موصل پر قبضہ حاصل کیا اور ۲۵ جلوس میں بادشاہ بابل نے یروشلم آ دبایا جس میں فلسطین سے ترجمہ کر کے اسے اپنے نام سے موسوم کیا اور ۱۵ جلوس میں سنجاریب بادشاہ موصل نے تمام یہودیہ پر فتح کی۔ حزقیاہ کے مرنے کے بعد ۲۹ جلوس میں اسے فتح کر لیا۔

یوشیا بن امون: منشا کے بعد اس کا لڑکا امون حکومت کی کرسی پر متمکن کیا گیا۔ اس کی موت جب ہوئی اس نے ۲۴ برس کی عمر پائی تھی۔ اس نے دو برس تک حکومت کی۔ تیسرے برس کے شروع میں اس کے غلاموں نے اسے مار ڈالا۔ اس کے بعد یہود نے متفق ہو کر ان غلاموں کو مار کر اس کی جگہ اس کے لڑکے یوشیا کو بادشاہ بنایا۔ اس نے نہایت سلامت روی کا طریقہ اختیار کیا۔ بتوں کو توڑ ڈالا اور معاملات میں عقلمندی سے کام لینے لگا۔ جن لوگوں نے بتوں کی پرستش کی تھی ان کو قتل کر ڈالا اور ان مکانات اور قربان گاہوں کو مسمار کر دیا جنہیں یربعام بن نباط نے بنایا تھا۔ اس کے زمانہ حکومت میں سقوم اور صفنیا اور [illegible] نبی تھے۔ اس کے عہد میں [illegible] ارمیا نبی ہوا اور ان پر وحی نازل ہوئی۔ انہوں نے بنی اسرائیل کو [illegible] سے ڈرایا جو ان پر آنے والا تھا۔ یوشیا نے قربان گاہ [illegible] ایک کتاب ملی جس کا پتہ [illegible] اسلام [illegible] جو اس کے عہد حکومت میں تحریر ہو چکی تھی۔

فرعون اعرج: اس کی حکومت کے اکتیسویں برس میں فرعون اعرج نے مصر پر قبضہ حاصل کر لیا اور موصل سے لڑنے کے لئے فرات کی جانب چلا۔ یوشیا بھی اس کے مقابلے پر آیا اور لڑائی کے میدان میں تیس برس حکومت کر کے ایک تیر کے صدمہ سے مر گیا۔ جب کہ وہ شکست پا کر بھاگا جا رہا تھا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا یہواحاز (جسے یہویاحاز بھی کہتے ہیں) حکومت کرنے لگا۔ اس نے توریت کے احکام کو بالکل پس پشت ڈال دیا اور بتوں کی پرستش شروع کر دی۔ فرعون اعرج نے اس پر فوج کشی کی اور اسے گرفتار کر کے مصر واپس آیا۔ مصر پہنچ کر یہواحاز کا انتقال ہو گیا۔ فرعون اعرج نے ملک یہودیہ بنی اسرائیل پر سو قنطار چاندی اور ایک قنطار سونے کا سالانہ خراج مقرر کیا۔ یہواحاز کا زمانہ حکومت صرف تین مہینے ہے۔

بخت نصر کا حملہ: یہواحاز کے بعد بنی اسرائیل نے الیاقیم بن یوشیا کو حکومت کی کرسی پر بٹھایا۔ نہایت بدطینت اور کافر تھا۔ فرعون اعرج کے مطیع ہونے کی وجہ سے بہت قدر خراج ادا کرتا تھا۔ اس کی حکومت کے تیسرے سال بخت نصر بادشاہ بابل نے اس پر حملہ کیا اور شہر بیت المقدس کی طرف بڑھا اور بنی اسرائیل پر سالانہ جزیہ مقرر کیا۔ الیاقیم نے اس کی حکومت تسلیم کر لی۔ تین برس تک اس کا مطیع رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر اروم، عمون، موآب، کسد اقوام کو مسلط کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد اس نے بحکم [illegible] کر کے بخت نصر سے سرتابی کی۔ اس نے اسے گرفتار کر کے پابہ زنجیر بابل کی طرف لے چلا۔ اثنائے راہ میں اپنی حکومت کے گیارہویں برس مر گیا۔

بنی اسرائیل کی غلامی: بخت نصر نے اس کی جگہ یہویاکین بن الیاقیم کو اپنی طرف سے تخت حکومت پر بٹھایا۔ اس نے تین مہینے بادشاہی کی تھی کہ بخت نصر نے اس پر فوج کشی کی اور اس کو گرفتار کر کے اس کی ماں اور اقارب کے ساتھ اور تمام بنی اسرائیل کو قیدی بنا کے بابل کی طرف روانہ کر دیا اور تمام ظروف جو ہیکل اور خزانہ شاہی میں تھے اور وہ برتن جو حضرت سلیمان نے مسجد اقصیٰ کے لئے بنوائے تھے لوٹ لئے اور شہر قدس میں فقرا اور ناتوانوں کے

علاوہ دو کی موت چھوڑ کر بھتیجے یہویاقیم بادشاہی و مراتب بخت نصر کے ماتحت اس کی قید میں رہا۔

ہیکل کی تاراجی: ابن عمید کہتا ہے کہ بخت نصر نے قدس شریف پر یہویاقیم کی حکومت کے تیسرے سال حملہ کر کے ان میں سے ایک گروہ کو قید کر لیا اور ہیکل کا تمام اسباب لوٹ لیا تھا۔ اسی سال میں دانیال اور حنانیا اور عزاریا اور میشائیل [illegible] تھے۔ یہویاقیم کی حکومت کے پانچویں سال بخت نصر اور فرعون اعرج بادشاہ مصر میں لڑائی ہوئی

بخت نصر کی قدس شریف پر فوج کشی: آٹھویں برس میں بخت نصر نے قدس شریف پر دوبارہ فوج کشی کی اور اہل قدس پر تاوان مقرر کر کے یہویاقیم کو اپنی طرف سے حکومت کی کرسی پر بٹھایا۔ چنانچہ یہویاقیم اس واقعہ کے تیسرے سال مر گیا اور اس کی جگہ اس کا لڑکا یکنیا تخت نشین ہوا، اس کے زمانہ میں ارمیا اور [illegible] علیہم السلام تھے اور دانیال کو بھی اسی عہد میں نبوت دی گئی پھر یکنیا کو بخت نصر بابل لے گیا۔

صدقیاہ کی بغاوت: طبری کہتا ہے کہ ہروشیوش بھی اس سے اتفاق کرتا ہے۔ بخت نصر نے یکنیا بن یہویاقیم کی جگہ اس کے چچا متنیا کو صدقیاہ [illegible] تخت پر بٹھایا [illegible] اپنی حکومت کے [illegible] سال [illegible] سے سرکشی کی۔ بخت نصر [illegible] چڑھ آیا اور بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا اور محاصرہ کی غرض سے اس کے چاروں طرف سے مورچے باندھ دیے۔ تین برس تک محاصرہ کے بعد [illegible] راتوں رات قدس سے نکل کر صحرا کی طرف بھاگے۔ بخت نصر کے لشکر نے ان کا تعاقب کیا۔ مقام [illegible] میں انہوں نے انہیں جا گھیرا اور ان کے بادشاہ صدقیاہ کو گرفتار کر لائے اور اس کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دیں اور اس کے رو برو اس کے لڑکے کو ذبح کر ڈالا۔ اس کے بعد اس کو بابل لا کر چھوڑ دیا اور وہیں اس کا انتقال ہوا اور بعض بنی اسرائیل اس واقعہ سے جان بچا کر حجاز چلے گئے اور عرب کے ساتھ جا کر مقیم ہو گئے [illegible] تھے۔

بیت المقدس کی بربادی کی دوسری روایت: اس واقعہ کے بعد بخت نصر نے [illegible] قدس میں داخل ہوئے [illegible] کہتے ہیں اس نے اس شہر کو جلا دیا اور ہیکل کو ویران [illegible] سلیمان علیہ السلام نے [illegible] ہیکل [illegible] بخت نصر [illegible] پانی کے [illegible] صدقیاہ کو قید [illegible]

فرعون اعرج کا زوال: مؤرخ [illegible] لکھتا ہے کہ مسعودی اس قول سے اتفاق کرتا ہے کہ بخت نصر کی کامیابی اور بیت المقدس کی ویرانی کے بعد بنی اسرائیل کے باقی ماندہ مصر جا کر فرعون اعرج کے پاس پناہ گزیں ہو گئے۔ بخت نصر نے بنی اسرائیل کے پناہ گزینوں کو طلب کیا۔ اس نے ان کے دینے سے انکار کیا۔ بخت نصر نے ان پر حملہ کیا اور فرعون اعرج کو قتل کر ڈالا اور مصر پر قبضہ حاصل کر کے مغرب کے آخری شہروں تک فتح کر لیا۔ ارمیا نبی [illegible] بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ انہیں [illegible] صدقیاہ کے عہد حکومت میں [illegible] ان کو بخت نصر نے ان کے قید خانہ میں پایا تھا اور اس نے انہیں آزاد کر دیا [illegible] قیدیوں کے ہمراہ [illegible] دیا تھا اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] بنی اسرائیل

کی قید میں انتقال کر گئے۔ بخت نصر نے انہیں قید میں پایا اور اسی طرح بخت نصر دانیال بن حزقیل نبی کو بنی اسرائیل کے ساتھ بابل پکڑ کر لے گیا تھا واللہ اعلم

جدلیا بن احیقان کی حکومت: ابن عمید کہتا ہے کہ قدس شریف میں ان واقعات کے بعد جدلیا بن احیقان بقیہ یہود پر حکومت کرنے لگا۔ دونوں کی حکومت کے ساتویں مہینے اسمعیل شاہی خاندان سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جدلیا کو اور ان یہودیوں اور کسدانیوں کو مار ڈالا جو اس کے ساتھ تھے۔ پھر وہ مصر کی طرف بھاگ گیا اور اس کے ہمراہ ارمیا نبی بھی چلے گئے اور احمان بن قریح کی جانب بھاگ گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ارمیا نبی کو مصر، بابل، صور، صیدا، عمون کی نبوت دی گئی۔ اس کے بعد انہیں اہل تحافر نے سنگسار کیا۔

ان پیشین گوئیوں میں سے جو جناب موصوف نے کی تھیں کہ بخت نصر مصر کی طرف آئے گا اور ہیکل کو ویران اور خراب کرے گا اور اس کے رہنے والوں کو قتل کر ڈالے گا۔ جب بخت نصر مصر آیا۔ آپ کی لاش کو اسکندریہ میں لے جا کر دفن کیا اور بعض بیان کرتے ہیں کہ ارمیا نبی سب سے پہلے قدس شریف میں دفن کئے گئے اور خود ہی یہود نے جناب موصوف کو قتل کر ڈالا۔

بنی اسرائیل کی مراجعت بیت المقدس: طبری کہتا ہے کہ ان واقعات کے بعد جلا وطن بنی اسرائیل اطراف عراق میں پھیل گئے۔ یہاں تک کہ انہیں ملوک فارس نے پھر بیت المقدس کی طرف لوٹایا۔ تب انہوں نے از سر نو دوبارہ آباد کیا مسجد بنائی اور اس میں ان کی دوسری سلطنت قائم ہو گئی۔ یہاں تک کہ طیطس ملوک قیاصرہ کے ہاتھوں اس کی ویرانی کا دوبارہ دور آیا اور جلا وطنی کا زمانہ آیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

اب ہم مناسبت کلام کے لحاظ سے بخت نصر کا نسب اور جو کچھ اس میں اختلاف ہوا ہے ہم بیان کرنا چاہتے ہیں۔

بخت نصر کا نسب: بعض کہتے ہیں کہ بخت نصر سنجاریب کی نسل سے ہے۔ جو بنی اسرائیل سے سامرہ اور قدس شریف تک لڑا تھا۔ ہشام بن محمد کلبی کی روایت سے طبری کہتا ہے کہ بخت نصر نبوزرادون بن سنجاریب کا لڑکا تھا۔ پھر خود ریف کو نمرود بن کوش بن حام کی طرف نسبتاً منسوب کرتا ہے۔ جس کا تذکرہ تورات میں اولاد کوش کے ذیل میں آ چکا ہے اور سنجاریب و نمرود کے درمیان سولہ پشتوں کو شمار کرتا ہے ان میں سے پہلا داریوش بن فالغ ابن عصا ابن نمرود ہے۔ ظن غالب ہے کہ یہ نام صحیح نہیں اور متفاوتہ راویان میں تبدیلی کا قوی شبہ ہے اور ان کے صحیح ہونے کا نہایت کم یقین ہو سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بخت نصر اشوذ بن سام کی نسل سے ہے۔ اگر چہ اس نسب کا ثبوت بھی کہیں نہیں ملا اور شاید یہ اس لئے سمجھا گیا کہ سنجاریب کا نسب جو نقد میں اس کے جد موصل میں بیان کر دیا گیا ہے اور وہ شاہان اہل نینوی اشور کی اولاد سے ہے۔ طبری نے ابن کلبی سے روایت کیا ہے کہ اس کا اصلی نام بخترشاہ تھا جسے بخت نصر کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ لہراسپ اور بشتاسپ ابن کیکن شاہان فارس کے زمانہ میں اہواز اور روم کے درمیان دجلہ کی غربی جانب کا حاکم تھا۔ اس نے ان شہروں کو جو بابل اور شام سے متصل تھے فتح کیا اس کے بعد قدس شریف کی طرف گیا اور اسے بھی فتح کیا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ بہمن شاہ فارس نے قدس شریف کی طرف بہ غرض طلب اطاعت روانہ کیا۔ اہل قدس نے جب اسے مار ڈالا تو بہمن نے ایک لشکر ان کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ جس میں ملوک بابل میں سے داریوش اور ملوک ترک میں سے جمشید بن سام سے کیرش بن تنگوبا تھے اور اخشوارش بن کیرش بن جاماش کو اپنے عزیزوں میں سے روانہ کیا اور انہیں کے ہمراہ بخت نصر بن نبوزرادون بن سنجاریب والی موصل بھی تھا اور لوگوں نے بیت

المقدس پہنچ کر اسے فتح کر لیا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے بخت نصر والی موصل ابن سنحاریب کے مقدمۃ الجیش کا افسر تھا اور اس کے ہاتھوں قدس شریف فتح ہوا۔

بخت نصر کے متعلق بنی اسرائیل کی روایت بنی اسرائیل کا یہ خیال ہے کہ بخت نصر سنحاریب کی اولاد میں سے ہے اور وہ ناحور بن آزر (تارخ) پدر ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہے ان کی حکومت بابل میں تھی اور یہ بخت نصر انہی کی نسل سے ہے۔ اس نے پینتالیس برس حکومت کی وہ بیت المقدس کو اپنی حکومت کے اٹھارہویں سال فتح کیا۔ اس کے بعد اولمرودخ نے تئیس برس حکومت کی اس کے بعد اس کا لڑکا بلتشصر بن اولمرودخ تین برس حکومت کرتا رہا۔ پھر اس پر کورش غالب آیا اور اس کی حکومت چھین لی۔ یہ وہی کورش ہے جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف لوٹا دیا اور بنی اسرائیل نے اس کی حمایت سے بیت المقدس کو آباد کیا اور از سر نو یہاں اپنی حکومت کی بنا ڈالی۔

کورش کے متعلق مختلف روایات کورش وہی ہے جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف بھیجا تھا۔ علماء نے اختلاف کیا ہے اور اس امر پر ان کا اتفاق ہے کہ کورش فارس سے ہے۔ بعض محققین نے بیان کیا ہے کہ لہراسپ کے اور خراسان وغیرہ کا کیقباد (کیانی) اور بخت نصر ابن سیاوش اور لہراسپ و گشتاسپ اور بہمن کی طرف سے ایک حکم اہواز کا حاکم تھا۔ بہمن بادشاہ تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ کورش، خشورش بن جاماسپ بن لہراسپ کا لڑکا ہے اور اس کا باپ خشورش وہ ہے جسے بہمن نے بیت المقدس کی طرف روانہ کیا تھا اور جب وہ اس کو فتح کر کے واپس ہوا تو اسے اہواز اور سندھ کی طرف بھیجا اور جب وہ پھر کر بہمن اردشیر کی طرف آیا تو اسے بابل کی حکومت دے دی۔ اس نے بنی اسرائیل کے قیدیوں کو چھوڑا اور دانیال الحکیم کی رضاعی بہن سے نکاح کیا۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ کورش تین برس کی عمر سے بابل میں رہا اور اسی مقام میں اس کا لڑکا پیدا ہوا۔ دانیال نے اسے دین یہودیت کی تعلیم دی اور اپنا وقت شغل عبادت میں دیا اور دانیال اور عزیر علیہم السلام کی اس نے صحبت پائی۔

بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر دانیال اس کی حکومت کے کارپردازوں میں ہوئے اس نے تمام اسیروں کی رہائی کا حکم دے دیا تھا اور اس کو اس امر کی ہدایت کی کہ جو کچھ بخت نصر کے خزانوں میں برتن اور اسباب ہوں انہیں ان کے مقامات پر واپس لے جائیں اور قدس شریف کی تعمیر میں مستعدی کریں۔ چنانچہ اس نے بیت المقدس کی از سر نو تعمیر شروع کی اور بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف بھیج دیا اور جب ان انبیاء علیہم السلام نے بیت المقدس کی طرف جانے کی خواہش ظاہر کی تو اس نے کسی مصلحت سے منع کر دیا۔

کیرش بن کیلوکا بنی اسرائیل سے حسن سلوک اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کیرش کے زمانے میں بہمن نے اپنے سپہ سالار بخت نصر کے ہمراہ فتح بیت المقدس کے لئے روانہ کیا تھا اور بخت نصر کو بہمن نے بخت نرسی کا نام دیا تھا اسے بخت نصر کے نام سے مشہور کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا اس کے بعد اس کے لڑکے نے تئیس سال تک حکومت کی۔ اس کے بعد اس کے لڑکے بلتشصر نے ایک برس بادشاہت کی۔ پھر بہمن کو اس کے ظلم و ستم کی اطلاع ہوئی تو اس نے اسے معزول کر دیا اور بابل کی حکومت داریوش الماذی کو دی پھر کچھ عرصہ بعد اسے بھی معزول کیا اور کیرش بن

کیخسرو کو حکومت کی کرسی پر بٹھایا اور بنی اسرائیل کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنے اور ان کے رؤسا کو عزت کی نگاہوں سے دیکھنے اور انہیں ان کے ملک کی طرف لوٹا دینے اور ان پر انہی کو حاکم بنانے کی وصیت کی عہد و پیمان کریں۔

حضرت دانیال کی امارت: چنانچہ بنی اسرائیل نے دانیال نبی کو سرداری کے لئے منتخب کیا بعض علمائے بنی اسرائیل کی طرف منسوب کر کے بیان کیا جاتا ہے کہ بلطشصر بخت نصر کی نسل سے بابل اور کسدانیوں کا بادشاہ تھا اور دارا بادشاہ ماذی (اسے داریوش بھی کہتے ہیں) اور کورش (یعنی کیرش) شاہ فارس اس کے مطیع تھے لیکن انہوں نے اس سے سرکشی کی وہ ان پر اپنا لشکر لے کر چڑھ آیا۔ پہنچ کر اسے شکست ہوئی پھر جب اس نے اپنے لشکر کے نامی سرداروں کو ان کے میدان میں روانہ کیا تو ان نے انہیں شکست دی۔ اس کے بعد اس کا خاتمہ ہو گیا۔ تمام ملک دارا یوش اور کورش کے پاس چلا گیا۔ پھر ان دونوں نے بابل پر چڑھائی کی اور کسدانیوں کو مغلوب کیا۔ دارا اور اس کی قوم نے ماذی کو اپنی حکومت کے لئے مخصوص کیا اور میں یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ وہ عجم ہیں جو یونان اور اس کے اطراف میں آئے تھے اور کورش اور اس کی قوم نے فارس اور اس کے تمام علاقے اپنے لئے خاص کر لیا اور کورش نے اس سے پہلے بیت المقدس کے بنانے اور مسجد کے بنانے اور ان کے واپس کرنے اور جلا وطن بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف لوٹانے کی تدبیر کی تھی۔ دارا کے مرنے کے بعد کورش فارس اور ماذی کا بادشاہ ہو گیا اور نہایت عمدگی سے اپنی تدبیر پوری کی۔ هذا محصل الخلاف فی بخت نصر و کیرش واللہ اعلم

یربعام کی بیعت: ہم اس سے پہلے سلیمان کی وفات اور حکومت کے تذکرے میں لکھ آئے ہیں کہ [illegible] سے یربعام بن نباط سلیمان کی جانب سے یروشلم کے تمام افسروں پر حاکم تھا اور بعض کہتے ہیں کہ نابلس میں بنی یوسف کے افسروں کا گورنر تھا۔ چونکہ یہ ظالم اور سرکش تھا اس کی حکومت و سرداری سے اللہ جل شانہ نے سلیمان پر ناراضگی ظاہر فرمائی۔ اسی وجہ سے یربعام بھاگ کر مصر چلا گیا اور جب سلیمان کا انتقال ہو گیا اور آپ کا فرزند رحبعام تخت حکومت پر بیٹھا۔ بنی اسرائیل اس کی اینٹ چونے کی تعمیرات اور ٹیکسوں کی زیادتی سے برہم ہو کر اس سے علیحدگی اختیار کرنے پر آمادہ ہو گئے اور بنی یہودا اور بنیامین کے علاوہ بقیہ اسباط عشرہ ایک مقام پر جمع ہو گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ انہوں نے یربعام کی بیعت کی اور اسے اپنا حاکم بنایا اور اس کے ساتھ ہو کر رحبعام اور ان سے جو اس کے ہمراہ تھے (بنی یہودا و بنیامین) سے ناراض ہو گئے اور انہیں یروشلم میں گھیر لیا۔ پھر فلسطین (بنی یوسف) کی حکومت کا رخ کیا اور شہر نابلس میں اسباط عشرہ پر قابض ہو گئے اور ان کو قدس شریف اور قربان گاہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔

ناداب بن یربعام: (یربعام) باطل نواز کج خلق تھا اس سے اور رحبعام بن سلیمان اور اس کے لڑکے ابیا اور یربعام بن ناباط سے برابر لڑائیاں ہوتی رہیں۔ ابیا ان تمام لڑائیوں میں اس پر اکثر غالب ہوتا رہا۔ ابیا کی حکومت کے دوسرے سال اور اپنی حکومت کے بائیسویں برس یربعام مر گیا۔ اس کے بعد اس کی جگہ اسباط عشرہ نے اس کے لڑکے ناداب کو تخت حکومت پر بٹھایا۔ یہ بھی ظلم اور بت پرستی اور تمام عادتوں میں اپنے باپ کی طرح تھا۔

بعثا بن اخیا: اللہ تعالیٰ نے اس پر بعثا بن اخیا کو مسلط کر دیا۔ وہ اسے اور اس کے تمام خاندان والوں کو اس کی حکومت کے دوسرے سال مار کر خود اسباط عشرہ پر حکومت کرنے لگا اور اسا بن ابیا کا ہم عصر تھا۔ چنانچہ تمام زمانہ حکومت میں لڑتا رہا۔ اسا اکثر شاہ دمشق کی امداد سے لڑا اور ایک مرتبہ شاہ دمشق کو لے کر اس پر چڑھ آیا۔ بعثا ان دنوں یثرب کو آباد کر رہا تھا اور

کی تعمیر میں مصروف تھا بعشا نے اس کا مقابلہ ترک کیا اور تمام سامان [illegible] عمارت چھوڑ کر بھاگ گیا۔ آسا نے [illegible] اس سے قلعہ بنا لیے۔ پھر بعشا (بعشا) ابن اخیاہ چوبیس برس حکومت کر کے مر گیا اور شہر ترصا میں دفن کیا گیا۔

ایلہ بن بعشا کا قتل: اس سے پیشتر اللہ کے نبی نے اسے ہلاکت سے ڈرایا تھا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا ایلہ اس ہدایت پر [illegible] ایلہ آسا کی حکومت کے چھبیسویں برس تخت حکومت پر بیٹھا اور دو ہی برس حکومت کی تھی [illegible] اس کے بعد اس نے فلسطین کے [illegible] شہر [illegible] کی تسخیر کی غرض سے بنی اسرائیل کا لشکر روانہ کیا۔ زمری صاحب الرکب یا [illegible] اچانک [illegible] ایلہ پر [illegible] اور اس کے تمام خاندان کو قتل کر ڈالا اور خود تخت حکومت پر بیٹھ گیا۔

زمری بن [illegible] کا قتل: چند دن بھی نہ گزرے تھے کہ بنی اسرائیل جو فلسطین کے محاصرہ میں لگے ہوئے تھے اس واقعہ سے آگاہ ہوئے [illegible] حکومت [illegible] حکومت کے لیے منتخب کیا [illegible] اس کے چاروں طرف [illegible] محاصرہ [illegible] حکومت کا [illegible] حکومت کی [illegible] حکومت کے [illegible]

بنی اسرائیل میں اختلاف: پھر بنی اسرائیل میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ ان میں سے بعض نے [illegible] اور عمری [illegible] غالب آیا [illegible] اس نے اپنی حکومت کے چھٹے [illegible] شہر آباد [illegible] سامریہ [illegible] اس نے [illegible] زیادہ [illegible]

حضرت الیاس کی پیشگوئی: [illegible] علیہ السلام کی بددعا سے تین برس تک [illegible] الیاس یہاں سے جا [illegible] چلے گئے اور وہیں مقیم رہے۔ [illegible] پانی [illegible] روزانہ [illegible] پہنچاتے تھے۔ [illegible]

[illegible] پر عذاب: [illegible] (بعل) [illegible] قوم [illegible] انہوں نے اس کو [illegible] اس وجہ سے [illegible] پہلے انہوں نے اپنے [illegible] [illegible] پانی [illegible]

[illegible]

اپنے کفر اور نافرمانی پر قائم رہے۔ احاب ان پر سختی کرتا رہا۔ الیاس نبی نے اللہ تعالیٰ سے اپنی وفات کی دعا کی اور لوگوں کو بلا کی وباہی سے آگاہ کیا۔

احاب بن عمری: الیاس نبی کے بعد الیسع بن اخطوب کو سبط افرائیم سے نبوت دی گئی۔ ابن عساکر کہتا ہے کہ آپ کا نام اسباط بن عدی بن شوتیلم بن افرائیم ہے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ احاب کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے الیائی یا الیاس بن یعقوب کو پاک کر کے وحی نازل فرمائی تھی اور یحزائیل کو دمشق میں اور یاہو بادشاہ بنی اسرائیل کو قدس شریف میں پاک کرنے پر مامور کیا تھا۔ اس کے بعد حداب بادشاہ سوریا احاب بن عمری اور اسباط عشرہ پر چڑھ آیا۔ اس نے سامرہ سے نکل کر اس کا مقابلہ کیا اور دوسرے ہی تخت شکست دے کر پسپا کر دیا۔ حداب لڑائی کے میدان سے بھاگ کر ایک قلعہ میں جا چھپا۔ جب وہ بھی اسے محاصرین کے ہاتھوں سے پناہ نہ دے سکا تو وہ ایک روز تنہا احاب کے پاس چلا آیا۔ احاب نے اس کا قصور معاف کر دیا اور اس کے ملک کی طرف لوٹا دیا۔ نبی موصوف نے اس کے اس فعل سے اپنی ناراضگی ظاہر کی اور اسے اس عذاب سے ڈرایا جو اس کی اولاد پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل ہونے والا تھا۔ اس کے بعد احاب بادشاہ اسباط یہوشافاط بادشاہ یہودا کے ہمراہ بادشاہ سوریہ سے لڑنے کے لئے گیا اور دشت لڑائی میں ایک تیر کے صدمے سے مر گیا اور سامرہ لا کر دفن کیا گیا۔

حضرت عاموص کی شہادت: اس نے بائیس برس اور بروایت ابن عمید اٹھارہ برس حکومت کی۔ اس کے بعد اس کا لڑکا اخزیاہ (یا اخزیا) تخت حکومت پر بٹھایا گیا۔ یہ نہایت بداطوار و سرکش تھا۔ اسی نے عاموص نبی کو شہید کیا اور بعل نامی بت کی پرستش شروع کی دو برس حکومت کر کے مر گیا۔

متفرق واقعات: اس کے بعد اس کا بھائی یورام بادشاہ ہوا۔ اس نے اسباط عشرہ پر بارہ برس تک بادشاہت کی۔ اس نے پہلے بنی سوآب پر جزیہ نہ دینے کی وجہ سے حملہ کیا۔ سات روز تک بنی سوآب کا محاصرہ کئے رہے۔ جب پانی ختم ہو گیا تو الیسع کی دعا سے وادی جاری ہو گئی۔ بنی سوآب پانی کے خیال سے باہر نکل آئے۔ بنی اسرائیل نے ان میں سے بہت آدمیوں کو مار ڈالا۔ اس کے بعد ہداد بادشاہ ادوم نے سامرہ کے محاصرہ کے لئے لشکر جمع کیا اور اس کا تین برس محاصرہ کئے رہا۔ یہاں تک کہ الیسع نبی کی دعا سے ناکام ہوا۔

اخزیا بن یہورام کا قتل: اسی زمانہ میں جب کہ یورام بادشاہ ادوم کی لڑائی سے اخزیا بن یہورام بادشاہ بیت المقدس کے ہمراہ لوٹ کر آ رہا تھا، یہوشافاط بن نمشیا سبط منشی بن یوسف نے موقع پا کر اسے اور اخزیا بادشاہ قدس کو مار ڈالا اور آپ خود اسباط پر حکومت کرنے لگا۔

بنی احاب کا قتل عام: ابن عمید کہتا ہے کہ یورام بن احاب بادشاہ اسباط اور اخزیا بادشاہ بیت المقدس کے ہمراہ ادوم سے لڑنے کے لئے گیا تھا اور وہیں دونوں لڑائی میں مارے گئے۔ یہوشافاط تخت حکومت پر بیٹھتے ہی بنی احاب کے قتل میں مصروف ہو گیا اور قریباً تمام بنی احاب کو مار ڈالا جیسا کہ اسے الیسع نے حکم دیا تھا۔ یہ اٹھائیس ۲۸ سال حکومت کر کے مر گیا۔

یواش کا بیت المقدس پر حملہ: اس کے بعد اس کا لڑکا یہواحاز اسباط عشرہ کا بادشاہ ہوا اور سترہ برس تک بادشاہت کرتا رہا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا یواش تخت نشین ہوا اس نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور اسے امصیا بادشاہ قدس کے ہاتھ سے چھین

کیا۔ وہاں [illegible] اور [illegible] کر لیا اور [illegible] کی [illegible] اور [illegible] تھا [illegible] گیا۔ انہوں نے اس سے [illegible] کی عیادت کے لئے گیا۔ انہوں نے اس سے [illegible] اور [illegible] حکومت کرنے لگے۔

[illegible] بن نجاح اور احمد صلیحی کی جنگ اس نے بعد [illegible] بادشاہت کرنے لگا۔ نہایت [illegible] اور [illegible] تھا۔ اس نے [illegible] بادشاہ [illegible] نے بیت المقدس [illegible] کیا تھا اور اس سے [illegible] کیا [illegible] تھا [illegible] اپنی حکومت کے [illegible] احمد صلیحی [illegible] اس کو [illegible] گیا تھا۔

[illegible] بن نجاح کا قتل [illegible] اس کے بعد [illegible] حکومت [illegible] اس نے [illegible] حکومت کی [illegible] حکومت پر قبضہ کیا۔ اس نے [illegible] تک حکومت کی۔

بنی نجاح [illegible] کی حکومت کا [illegible] بیان کر [illegible] بادشاہ [illegible] حکومت [illegible] اس نے [illegible]

[illegible] کی مہم [illegible] [illegible] کے بعد [illegible] حکومت [illegible] تک [illegible]۔

[illegible] بن [illegible] کا قتل اس نے بعد [illegible] اپنے باپ [illegible] کی طرح [illegible] حکومت [illegible] اس نے [illegible] حکومت [illegible] کی حکومت [illegible] تک [illegible] بادشاہ [illegible] تھے [illegible] کر دیا گیا تھا۔

[illegible] کی اسیری [illegible] نے [illegible] سے امامت طلب کی اور ان کی اطاعت قبول کر لی [illegible] اس [illegible] کے بعد [illegible] حکومت کے [illegible] کے [illegible] ہو گیا۔ [illegible] (المستنجد) کے قبضہ میں [illegible] آ گیا۔

متفرق واقعات: اسی وقت سے بنی اسرائیل کی حکومت سامرہ سے ختم ہو گئی اور بادشاہ یہوداہ بیت المقدس شریف میں حکومت کرتے رہے۔ یہ واقعہ وترایاس احاز کے سنہ جلوس میں واقع ہوا۔ قدس شریف میں بادشاہان کے بادشاہ کے بعد دیگرے حکومت کرتے رہے۔ یہ بنا بخت نصر ان کی حکومت کا بھی خاتمہ ہوتا ہے اور بادشاہ موصل نے [illegible] سے لوگوں کو منتقل کر کے سامرہ میں آباد کیا۔

اہل سامرہ پر عذاب: اسرائیلی بیان کرتے ہیں کہ اہل سامرہ پر اللہ تعالیٰ نے درندوں کو مسلط کیا تھا وہ انہیں ہلاک کرتے رہتے تھے۔ اہل سامرہ نے بادشاہ موصل کے پاس شکایت بھیجی تو سامرہ کے [illegible] کی چال معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ان سے بیان کیا گیا کہ جب سامرہ دین یہودیت قبول کریں گے تو درندے ختم ہو جائیں گے۔ چنانچہ یہودی علماء [illegible] سامرہ روانہ کئے گئے تا کہ انہیں دین یہودیت کی تعلیم دے کر تعلیم کریں۔ سامرہ کی [illegible] اختلاف کے نزدیک ان کے [illegible] میں ہیں اور [illegible] میں ہیں۔ واللہ مالک الامور لا رب غیرہ ولا معبود سواہ۔

شجرۂ ملوک اسباط عشرہ

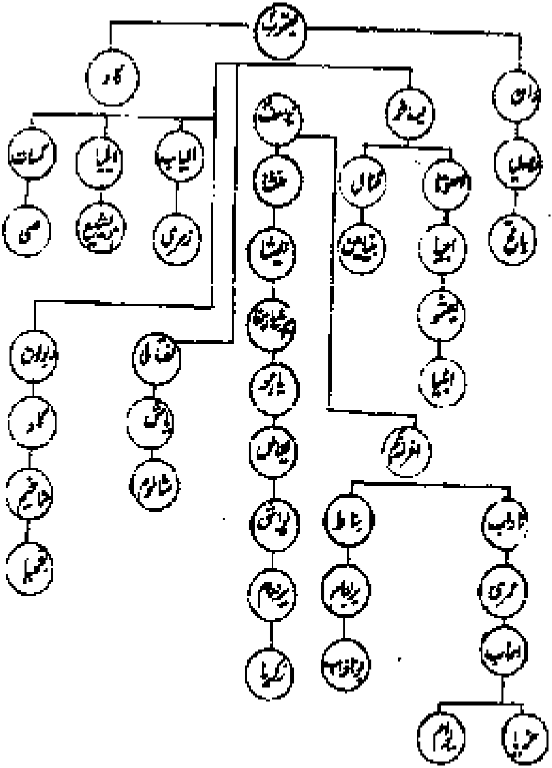

باب: ۱۵

امارت بنی حسمنائی

یوسف بن کریون: یہود کے وہ حالات جو بخت نصر کی جلاوطنی کے بعد بیت المقدس اور اس کے اطراف میں واقع ہوئے اور ان کے ان دونوں حکومتوں کے حالات جو اس مدت میں قائم تھیں۔ کسی مورخ نے تحریر نہیں کیے اور نہ میں نے ترقی تاریخ کی عبارت اور تلاش کے باوجود تاریخ کی کسی کتاب میں یہ حالات دیکھے ہیں جن دنوں میں مصر میں تھا اتفاقاً بنی اسرائیل کے ایک فاضل کی تالیف مل گئی جس میں بیت المقدس کے حالات اور بنی اسرائیل کی ان دونوں حکومتوں کا بیان لکھا ہوا تھا جو بخت نصر اول کی ویرانی سے طیطش ثانی کی ویرانی کے درمیان زمانہ علوۂ کبریٰ میں قائم ہوئی تھیں۔ مؤلف نے اپنے خیال میں اس زمانہ کے پورے حالات لکھے ہیں اس کا نام یوسف بن کریون ہے۔

اسپیانوس کی گرفتاری اور رہائی: یہ یہود کے کاہنی سپہ سالاروں اور رئیسوں میں سے تھا۔ صوات* کی حکومت اس کے قبضہ میں تھی۔ اس میں بھی جس وقت رومیوں نے بنی اسرائیل پر حملہ کیا تھا اور اسپیانوس یا طیطش نے اس کا اور بیت المقدس کا محاصرہ کیا تھا اور صوات کو بزور تیغ فتح کیا تھا۔ یوسف بھاگ کر پہاڑ کی کسی کھائی میں چھپ رہا۔ تھا کہ اسپیانوس ایک روز تن تنہا اس طرف آ نکلا اس نے اس کو گرفتار کر لیا اور پھر اس کو اس نے احساناً چھوڑ دیا۔ اسی ذریعہ سے اس کے لڑکے طیطش نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس سے جلاوطن کیا تو اس نے یوسف کو عبادت کی غرض سے بیت المقدس ہی میں رہنے دیا۔

بنی حسمنائی اور بنی ہیرودس: یہ تو مؤلف کا تذکرہ تھا اب باقی رہی کتاب۔ میں اس سے بیت المقدس اور یہود کے اس مدت کے حالات اور ان کی ان دونوں حکومتوں بنی حسمنائی اور بنی ہیرودس کے تذکرے اور اس زمانہ کے نئے دور جیسا کہ میں نے اس تالیف میں پایا ہے اس مقام پر خلاصہ کر کے لکھتا ہوں کیونکہ کسی نے سوائے اس تالیف کے ان حالات کو اور کسی کتاب میں نہیں پایا اور ہر قوم اپنے سلف کے حالات دوسروں کی بہ نسبت زیادہ جانتی ہے۔ جب کہ ان واقعات کی مخالفت وہ نہ کرتا ہو جو اس سے پہلے گزر چکا ہو جیسا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ((لا تصدقوا اهل الكتاب)) اور پھر ارشاد کیا ((و لا تكذبوهم)) باوجودیکہ یہاں یہود کے حالات اور قصص انبیاء کی طرف اشارہ ہے جن کے بارے میں ﴿نحن ابناء الله﴾ آیات نازل ہوئی ہیں اس دلیل سے کہ اس کے بعد فرمایا ہے: ﴿قولوا آمنا بالذي أنزل إلينا وأنزل إليكم﴾ (العنکبوت ۴۶) اور ان واقعات کی خبروں میں جو کسی کی طرف مستند ہوں ان میں سے ایک شخص کی روایت

---

* بیت المقدس کے قریب ایک شہر کا نام ہے۔ [illegible] کہتے ہیں۔

بھی کافی ہو گئی جب کہ ان کی صحت کا گمان غالب ہو۔ لہٰذا ہم اس نظر سے مناسب سمجھتے ہیں کہ ان حالات کو بنی اسرائیل کے حالات کے ساتھ شامل کر دیں جو پہلے لکھے جا چکے ہیں تا کہ ان کے ابتدائے زمانہ سے آخر زمانہ تک کے حالات کی تکمیل ہو جائے اور کسی نے ان کی صداقت اور صحت کا دعویٰ نہیں کیا۔ واللہ المستعان

حضرت ارمیاؑ کی پیشین گوئی طبری اور ابن عساکر لکھتے ہیں کہ ارمیا (یا ارمیا) بن حلقیا بنی لاوی سے تھے اور انبیاء اسرائیل کی طرح صدقیاہ بیت المقدس کے آخری بادشاہ کے زمانہ حکومت میں تھے۔ جب ان لوگوں میں فسق و فجور پھیلا تو جناب موصوف نے انہیں بخت نصر کے ہاتھوں ہلاک ہونے سے ڈرایا۔ بنی اسرائیل نے ارمیا نبی کو قید کر دیا۔ جب بخت نصر نے بیت المقدس پر چڑھائی کی اور اس پر قبضہ حاصل کر لیا تو ارمیا کو بنی اسرائیل کے ہمراہ بابل روانہ کیا۔ ارمیا نبی نے ان لوگوں میں سے جو افسوس کر رہے تھے بنی اسرائیل سے [illegible] ایک قول یہ بھی تھا کہ بنی اسرائیل ستر برس کے بعد بیت المقدس واپس کر دیئے جائیں گے اور [illegible] بخت نصر اور اس کی اولاد کی حکومت [illegible] گا اور وہ انہیں ہلاک کر دے گا اور [illegible] کی حکومت [illegible] ارمیا نبی نے بنی اسرائیل کو دوسرے الفاظ میں یہ سمجھایا تھا کہ تم لوگ بیت المقدس کے ویران ہونے کے ستر برس بعد پھر اسی کی طرف واپس کئے جاؤ گے۔

حضرت شعیا بن امصیا کی بشارت اور شعیا بن امصیا نے جو ان سے پہلے گزرے ہیں [illegible] خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل خورس شاہ فارس کے زمانہ میں بیت المقدس کی طرف واپس کئے جائیں گے۔ چنانچہ خورس نے جب بابل پر قبضہ حاصل کیا اور [illegible] کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا تو اس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس واپس جانے اور مسجد بنانے کی اجازت دی اور لوگوں میں یہ منادی کرا دی کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک مکان بنانے کی ہدایت کی ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کام کرنا چاہے وہ اس کے بنانے کے لئے جائے گا۔

بنی اسرائیل کی مراجعت بیت المقدس چنانچہ یہ لوگ [illegible] بنی اسرائیل اس کام کے لئے روانہ ہوئے اور ان کے زر بابل بن سالتئیل بن یہویاقیم [illegible] بادشاہ بن چکا تھا۔ جسے بخت نصر نے قید کیا تھا اور عزیر نبی بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اسرائیلیوں میں یہودیوں کا فرق [illegible] ان کے [illegible] کی نقل پر اعتراض نہیں کیا۔ اس وجہ سے کہ ان میں جو بدل کا گمان غالب تھا۔ بہر کیف لوگوں نے مسجد اقصیٰ کے بنیاد ڈال دی [illegible] کی وجہ سے نہیں وہاں کے جا سکتے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ مسجد اقصیٰ کے بانی پانچ ہزار چار سو [illegible] اور ترقی کر رہی تھے۔

بیت المقدس کی از سر نو تعمیر بنی اسرائیل نے بیت المقدس پہنچ کر خورس کی امداد سے بیت المقدس کی تعمیر شروع کی۔ ان کے قدیم دشمن سامرہ کے رہنے والے ان سے جھگڑا کرنے لگے اور عرصہ [illegible] کی مدت گزر [illegible] بیت المقدس کی ویرانی بخت نصر کی حکومت کے انقراض [illegible] ہوئی ہے اور [illegible] کی حکومت [illegible] اس کے لڑکے [illegible] حکومت تبدیل ہو گیا۔ اس حساب سے ستر برس میں انقراض [illegible] ہونے کو بیت المقدس کی ویرانی [illegible] کی حکومت کے گزر چکے تھے۔

اہل سامرہ کی تعمیر بیت المقدس میں مزاحمت اہل سامرہ بنی اسرائیل کی تعمیر میں [illegible] کرتے رہے۔ یہاں تک کہ خورس کی بقیہ مدت ختم ہو گئی اور دارا شاہ فارس کی حکومت کا زمانہ آ گیا۔ اہل سامرہ ان کی تعمیر روکنے کی غرض

سے دارا کے پاس گئے دارا کے ارکان دولت نے عرض کیا کہ کورش نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی تعمیر کی اجازت دی تھی۔ دارا نے بنی اسرائیل سے کوئی مزاحمت نہ کی اور بنی اسرائیل نے دارا اول کی حکومت کے دوسرے برس اس کی تعمیر پوری کر لی ان دنوں ان کے کاہن عزیر تھے۔ انہوں نے بیت المقدس واپس آنے کے دوسرے برس توریت کی تجدید کی۔ پھر زربابل مر گیا اس کی جگہ یشوع بن یوصاداق اور عزیر کے انتقال کے بعد شمعون الصدیق بن یارون کو ان کا نائب مقرر کیا۔

بلتشصر بن بخت نصر یوسف بن کریون کہتا ہے کہ بخت نصر جب بابل کی طرف واپس ہوا تو اس نے چالیس برس اور حکومت کی۔ اس کے بعد اس کا لڑکا بلتشصر تین برس تک حکومت کرتا رہا یہاں تک کہ دارا بن ماذی بادشاہ ماذی (جس کو میں [illegible] سمجھتا ہوں) اور کیرش بادشاہ فارس نے اس سے بدعہدی کی اور باہم لڑائی ہوئی۔ بالآخر بخت نصر کے لشکر نے ان کو شکست دی۔ اس نے اس کامیابی کی خوشی میں ایک جشن شاہی منعقد کیا اور اپنے سرداران لشکر کو بیت المقدس کے ان برتنوں میں انہیں شراب پلائی جنہیں اس کا باپ بیت المقدس سے اٹھا لایا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس فعل پر ناراض ہوا اس نے اسی وقت چشم زدن میں دیکھا کہ ایک ہاتھ نے دیوار سے نکل کر [illegible] یہ چند کلمات تحریر کیے "[illegible]" تھے۔ بلتشصر اور حاضرین یہ دیکھ کر حیرت زدہ و پریشان ہوئے اور دانیال نبی سے اتفاقاً موجود تھے اس کا مطلب دریافت کیا۔

بلتشصر کا قتل وہب ابن منبہ کہتا ہے کہ دانیال نے [illegible] استقر و دانیال کی [illegible] یہ ہیں اور انہوں نے ان کلمات کی تعبیر یوں فرمائی کہ [illegible] مجھے تیرے [illegible] والی [illegible] یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیری حکومت کے زمانے کو محصور کر دیا اور اس نے تیرے اعمال کو تول لیا اور تیری قوم سے [illegible] بچنے کا حکم نافذ کیا۔ چنانچہ اسی رات کو بلتشصر مارا گیا۔

کورش کا بنی اسرائیل سے حسن سلوک جیسا کہ ہم نے پہلے تحریر کیا ہے کورش اور اس کی قوم ملک پر مستقل حکمران ہو گئی۔ جلاوطن بنی اسرائیل بیت المقدس واپس کر دیئے گئے اور جتنی حد تک [illegible] بخت نصر کے لشکر [illegible] اس کی عمارت کی تعمیر کے لیے مال و متاع دیا گیا۔ بنی اسرائیل خوشی کے ساتھ بیت المقدس کی طرف روانہ ہوئے ان کے ہمراہ عزیر کاہن اور [illegible] اور بنی اسرائیل کے تمام [illegible] تھے۔ بنی اسرائیل نے دوبارہ [illegible] بیت المقدس اور مذبح کو از سر نو [illegible] کے مطابق بنانا شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قربانیاں کیں۔ اس کے بعد [illegible] بکری شراب اور تمام وہ چیزیں جن کی انہیں ضرورت ہو بیت المقدس کی [illegible] کے لئے [illegible] اس کے علاوہ ان کے ساتھ اور بھی سلوک اور احسانات کیا تھا۔ اس کے بعد اور ملوک فارس اس کی پیروی کرتے رہے۔

وزیر ہامان کی بنی اسرائیل سے مخاصمت مگر اخشویرش کے زمانہ حکومت میں ان سب باتوں میں کمی واقع ہوئی اس کا وزیر ہامان نامی عمالقہ کی نسل سے تھا۔ وہ بنی اسرائیل کا مخالف اور دشمن تھا۔ رفتہ رفتہ اس کی پوشیدہ کوششوں سے یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ اخشویرش ان کے قتل پر آمادہ ہو گیا۔ [illegible] مردخائی کی [illegible] نے بنی اسرائیل کو قتل سے بچایا اور اس نے مردخائی کے کہنے سے بنی اسرائیل کو وہ جس حالت پر تھا اسی حالت پر رہنے دیا۔

سکندر اور کاہن اعظم یہاں تک کہ دارا کے مرنے سے حکومت فارس کا خاتمہ ہو گیا اور ملک فارس پر یونانی قابض ہو گئے اور ان میں سے اسکندر بن فیلقوس حکومت کرنے لگا۔ اس نے اپنے فتحیاب لشکر سے زمین کو روندنا شروع کیا [illegible]

کر کے بیت المقدس کی طرف گیا کیونکہ وہ بھی دارا کے ممالک مقبوضہ میں داخل تھا۔ بنی اسرائیل کے کاہنین اس کے آنے کی خبریں کر خائف ہو گئے۔ ایک مرتبہ سکندر نے عالم خواب میں یہ دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا اس سے کہہ رہا ہے کہ "میں تیری مدد کے لئے آیا ہوں اور اس نے اسے اہل قدس کو تکلیف دینے سے منع کیا اور اسے ان کی خواہشات پورا کرنے کی ہدایت کی"۔ جب سکندر بیت المقدس پہنچا اور کاہن اعظم نے اس سے ملاقات کی۔ اس نے کاہن کی تعظیم و تکریم کی اور اس کے ہمراہ ہیکل میں داخل ہوا۔ کاہن نے سکندر کے لئے دعا و برکت کی۔

سکندر کی خواہش: سکندر اس کی طرف مائل ہو گیا اور اس نے کاہن سے یہ خواہش ظاہر کی کہ اس مقدس مقام پر اس کی سونے کی تصویر کھڑی کی جائے تا کہ اس کا ذکر خیر ہوتا رہا۔ کاہن نے کہا کہ یہ ہمارے مذہب میں ممنوع ہے۔ لیکن تو اپنی دولت اور فیاضی قربان گاہ اور نمازیوں پر خرچ کر کہ وہ تیرے لئے دعا کرتے رہیں گے اور تیری یادگار قائم کرنے کی غرض سے اس سال جس قدر بچے بنی اسرائیل میں پیدا ہوں گے وہ سب تیرے نام سے موسوم ہوں گے سکندر اس بات پر راضی ہو گیا۔

سکندر کی بنی اسرائیل پر نوازشات: بنی اسرائیل نے بے انتہا مال دیا اور کاہن کو نہایت معقول معاوضہ دے کر دارا کی لڑائی کے بارے میں استخارہ کرنے کے لئے کہا۔ کاہن نے کہا "جاؤ تمہارا مقصد پورا ہو گا"۔ پھر سکندر نے دانیال سے اپنا خواب بیان کیا انہوں نے تعبیر کی کہ تو دارا پر فتح پائے گا اس کے بعد سکندر بیت المقدس سے واپس ہوا اور اس کے اطراف و جوانب کو دیکھتا ہوا نابلس کی طرف گزرا اور سنبلاط سامری سے ملا۔ اہل قدس نے اسے نکال دیا تھا۔ سنبلاط نے سکندر کی دعوت کی اور تحفے پیش کئے اور طویل مدت میں ہیکل بنانے کی اجازت چاہی سکندر نے اسے ہیکل بنانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ سنبلاط نے ہیکل تیار کر کے اپنے داماد منشا کو اس کا کاہن مقرر کیا۔ یہودیوں کا یہ گمان ہے کہ تورات میں قول باری عز اسمہ (اجعلو شعر کہ علی جبل کریبھم) سے یہی ہیکل مراد ہے۔ تیوہاروں کے دنوں میں اس ہیکل کی طرف جانے اور اس پر نذریں چڑھانے لگے۔ رفتہ رفتہ وہ عظیم الشان ہو گیا اور اہل بیت المقدس اس سے دب گئے یہاں تک کہ ہرقانوس بن شمعون بادشاہ اول بنی حسمانی نے اسے ویران کیا۔

اموال ہیکل کی ضبطی کا منصوبہ: اس کے بعد سکندر اپنی حکومت کے بتیس سال پورے کر کے مر گیا اور اس کا ملک اس کے ارکین سلطنت میں تقسیم ہو گیا۔ سلیوقس سکندر کے بعد اس کے ارکین دولت میں سے ایک بارعب و با جاہ شخص ہوا۔ وہ بھی بقدر اہل قدس کے لئے مال و اسباب بھیجتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد اسے یہ خیال آیا کہ ہیکل میں اسباب نادرہ اور جواہرات کے بکثرت ذخیرے ہیں اس نے ایک اس کی طمع میں اپنے سپہ سالار کو جس کا نام اردوس تھا۔ بیت المقدس کے مال و اسباب اور ذخیرے ضبط کرنے کے لئے روانہ کیا۔ کاہن حنیان نے اردوس کو اس فعل سے باز رکھنا چاہا اور یہ ظاہر کیا کہ اس میں فقراء اور یتامیٰ کے جتنے صدقات ہیں اور وہ چیزیں ہیں جو حال میں سلیوقس نے مرحمت فرمائی ہیں۔ اردوس کاہن حنیان کے کہنے پر متوجہ نہ ہوا ہیکل کے لوٹنے پر تیار ہو گیا۔ اہل قدس کی بددعا سے اردوس اٹھا اور ابھی جب کہ ہیکل کے لوٹنے کو آ رہا تھا درد میں مبتلا ہو گیا اس کے ہمراہی پریشان ہو کر کاہن حنیان کے پاس آئے معذرت کی اور دعائے نیک کے خواستگار ہوئے۔ چنانچہ کاہن حنیان کی دعا سے اردوس اس وقت اچھا ہو گیا اور اپنی دلیری پر نادم ہو کر لوٹ آیا اس واقعہ سے سلیوقس بیت المقدس کی زیادہ عزت کرنے لگا اور مقررہ مال و اسباب و چندہ بھیجنے لگا۔

توریت کا یونانی ترجمہ اسی زمانہ میں کتاب مقدس توریت کا یونانی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سکندر اعظم کے جانشینوں میں سے بطلیموس نے جب مصر پر حکومت قائم کی۔ یہ بطلیموس بڑا علم دوست، حکمت و کتب کا بے حد شائق تھا۔ اس نے یہودی کتب مقدسہ کا ذکر سنا تو اسے ان کے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ قدس شریف کے کاہنوں کو اس کی بابت لکھا۔ ان کاہنوں نے چھ چھ مترجم [illegible] کے لئے بھیجے۔ جن میں کا ہر ایک ماہر کامل تھا۔ جب یہ لوگ اس کے پاس پہنچے تو اس نے ان کی بہت بڑی عزت کی اور نہایت احترام سے ٹھہرایا۔ ہر ایک کے لئے ایک کاتب مقرر کیا۔ جو کچھ وہ ترجمہ کرتے جاتے تھے یہ کاتب لکھتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ اسفار کو عبرانی زبان سے یونانی زبان میں ترجمہ ہو گیا۔ علماء یہود نے اس کی تصحیح کی اور اس کی روایت کرنے کی اجازت دی۔ [illegible] گیا۔ یہ ترجمہ [illegible] قدس شریف میں [illegible] کر دیا گیا۔

یہودیوں پر جبر و استبداد [illegible] ان کے بعد مصری حکومت [illegible] شام اور عراق میں [illegible] کی طاقت [illegible] کی حکومت [illegible] یہودیوں [illegible] کے خلاف [illegible] بیت المقدس [illegible] تھا۔ [illegible] یہودیوں [illegible] ان کی خونریزی کے بعد [illegible] بیت المقدس [illegible] یہودیوں [illegible] اور [illegible] نے توریت کا یونانی میں ترجمہ کیا تھا [illegible] سے انکار کیا۔

[illegible] کی جنگ [illegible] ان کی طرف [illegible] کے مقابلہ [illegible] مشہور [illegible] یہ [illegible] یہودیوں [illegible] متتیاہ کی گرفتاری کے لئے [illegible] فریقین [illegible] سے پہلے یہودیوں کو کامیابی [illegible] شکست [illegible] ہاتھ [illegible] کو شکست [illegible]۔

یہودا بن متتیاہ اور نیکانور کی جنگ اس اثناء میں متتیاہ کا انتقال ہو گیا۔ یہودا بن متتیاہ حکمران ہوا اس نے بھی [illegible] سے [illegible] اس نے [illegible] کو شکست [illegible]

بخت نصر نے تمام [illegible] یہودیوں پر فتح کی [illegible]
[illegible]
یہودیوں کی پامالی اور قتل و غارت [illegible] کے تمام [illegible]
[illegible] بیت المقدس کی
[illegible]
شکست دی۔ اس کے بعد [illegible]

بنی اسرائیل کی فتح [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بیت المقدس کی [illegible]
[illegible]
[illegible]

بیت المقدس کی تطہیر یہودا ابن متیاہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] یہودا ابن متیاہ [illegible]
[illegible]

رومیوں کا ابتدائی دور [illegible] روم [illegible] حکومت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

انطیوخوس یوپاطر کی یہودا ابن متیاہ پر فوج کشی [illegible]

یا انگار شتابان یونان پر حملہ کرنے کی غرض سے انطاکیہ کی طرف بڑھے اور یہوداہ بانیا بیت المقدس و انطیوخس یوپاطر یاغی انطاکیہ سے علیحدہ ہونے کے لئے لکھا۔ یہوداہ نے ان کے لکھے پر عمل کیا اب ان کی اطلاع انطیوخس یوپاطر کو ہوئی تو یہوداہ ابن متتیاہ کی حب شخصی اور نئی سازش سے سخت برہم ہوا اور فوج کشی کر دی۔

یہوداہ ابن متتیاہ اور انطیوخس یوپاطر میں مصالحت: یہوداہ ابن متتیاہ نے نہایت جوش و دلیری سے اس کا مقابلہ کیا۔ شکست ہونے کے بعد انطیوخس یوپاطر نے صلح کا پیام بھیجا۔ شرائط صلح یہ قرار پائے کہ یہوداہ ابن متتیاہ اپنے عہدے پر قائم رہے اور انطیوخس یوپاطر کو سالانہ بیت المقدس کا خراج دیتا رہے اور جو لوگ فساد اور جنگ و جدال کے باعث ہوتے ہیں ان کو قتل کرا دے چنانچہ منیلاؤس کو قتل کرا دیا اور عہد و اقرار از سر نو قائم ہوا۔

دمتریاس کا انطاکیہ پر تسلط: اس کے بعد سلطنت روما نے اپنے ہاں سے دمتریاس ابن سلیوقس کو ایک جرار فوج کے ہمراہ انطاکیہ کی طرف روانہ کیا۔ انطیوخس یوپاطر نے ان کا مقابلہ کیا مگر اس کی فوج کو دشمنوں نے شکست دے کر بھگا دیا اور انطیوخس یوپاطر معہ لیسیاس گرفتار ہو کر دمتریاس کے ہاتھ انطاکیہ میں قتل ہو گئے۔

یہوداہ اور نقانور: اس وقت ایک یہودی شخص الکیمس نامی جو انطیوخس کے پاس رہتا تھا۔ اس نے دمتریاس سے منیلاؤس کے قتل ہونے کے بعد بیت المقدس کے ہیکل کا کاہن اعظم بننے کی خواہش کی اور اس پر قبضہ حاصل کرنے کی درخواست کی۔ اس نے نقانور کو اس کام کی انجام دہی کی غرض سے روانہ کیا۔ یہوداہ ابن متتیاہ نے بیت المقدس میں نہایت تپاک کے ساتھ اس سے ملنے کے لئے گیا اور دونوں کا تعارف ہوا۔ نقانور یہوداہ کی خوبیوں کا دل سے معتقد ہو گیا۔ دونوں نے باہم اتحاد قائم رکھنے کی قسمیں کھائیں۔ الکیمس نے نقانور کے پہنچنے سے پہلے دمتریاس کو نقانور اور یہوداہ کی باہمی سازش کی خبر دے دی اور بیت المقدس پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی۔

نقانور کی شکست و قتل: دمتریاس نے یہ سن کر نقانور کو سخت تاکید لکھی اور اپنے حکم کی بجا آوری کی تاکید کی یعنی اس نے حکم دیا کہ وہ یہوداہ کو گرفتار کر لائے۔ یہوداہ کو اس کے بہی خواہوں نے اس واقعہ سے مطلع کر دیا۔ وہ بیت المقدس کو چھوڑ کر سامرہ (سمطیہ) چلا گیا۔ نقانور نے اس کا تعاقب کیا۔ یہوداہ نے پلٹ کر حملہ کر دیا۔ نقانور کو شکست ہو گئی۔ یہوداہ نے نقانور کا سر کٹوا کر اس کا ہاتھ کاٹ کر بیت المقدس کی فصیل پر لٹکا دیے۔ یہودیوں نے اس دن کو روز عید مقرر کیا۔

یہوداہ کا خاتمہ: اس کے بعد دمتریاس نے ایک دوسرے سردار بکیدیس اور القیمس کو بیس ہزار فوج کے ساتھ یہوداہ سے لڑنے کو بھیجا۔ یہوداہ کا لشکر لڑائی کے میدان سے اپنے سردار کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا اور کچھ تھوڑے ہی باقی رہے۔ یہوداہ تھوڑے سے آدمیوں کے ساتھ لڑتا رہا۔ بکیدیس نے تعاقب کیا۔ اسی جنگ میں یہوداہ مارا گیا اور اپنے باپ متتیاہ کے قریب دفن کیا گیا۔

یوناتن اور بکیدیس کی جنگ: اس کا بھائی یوناتن جس کو یہودیوں نے سردار بنایا تھا مضافات اردن کی طرف چلا گیا۔ بکیدیس نے اس کا تعاقب کر کے اس کا محاصرہ کر لیا۔ ایک مدت تک محاصرہ رہا۔ یوناتن نے آخر ایک آخری کوشش کی اور اپنی قسمت کا آخری فیصلہ کرنے کو یہودیوں کو لے کر نکلا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ بالآخر بکیدیس کو شکست فاش

نے گرفتار کر لیا اور اس شہر پر قبضہ کر لیا [illegible] یہودیوں سے لڑنے کے لئے نہ آئے گا۔ چنانچہ اس کے بعد تقریباً
مر گیا اور یہودیوں پر اس کا بھائی شمعون حکومت کرنے لگا۔

شمعون اور دمتریاس کی جنگ: شمعون نے حسن انتظام اور خوبی سلوک سے اطراف و جوانب کے یہود فتح ہو گئے
جس سے اس [illegible] کی طاقت اس درجہ بڑھی کہ اس نے اپنے تمام دشمنوں پر قبضہ کر لیا۔ جس شخص نے اس پر حملہ کیا اسے
پسپا کیا۔ دمتریاس [illegible] اس کے مقابلہ پر آیا۔ اس نے دمتریاس کو شکست دی اور [illegible] روم کی ایک کثیر
تعداد [illegible] اس کے بعد روم نے [illegible] کا پھر [illegible] کیا تو شمعون پر [illegible] شمعون نے [illegible] کر دیا اور
اسے قتل کر کے اس کے لڑکے [illegible] کو گرفتار کر لیا۔ لیکن شمعون کا [illegible] لڑکا [illegible] شمعون [illegible] کی طرف بھاگ گیا۔ اس کا
[illegible] بہت بہادر تھا۔ اس نے اس سے پہلے [illegible] لڑائی میں ایک [illegible] ہرقانوس [illegible] تھا۔ اس وجہ سے
اس کے باپ کے مقتول ہونے کے تمام [illegible] اطراف و جوانب کے یہودیوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی اور اس
نے بیت المقدس کی طرف [illegible]۔

تیاسرد تحمیدو اخون: [illegible] ہرقانوس نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ [illegible] شہر [illegible]
[illegible] اتفاق سے ہرقانوس [illegible] گرفتار کرنے سے [illegible] قتل [illegible] ہرقانوس [illegible]
[illegible] اس وجہ سے [illegible] لڑائی [illegible] آیا [illegible] ہرقانوس [illegible]
[illegible] قتل کر کے [illegible] اخون سے بھاگ گیا۔

دمتریاس اور ہرقانوس میں مصالحت: اس کے بعد دمتریاس [illegible] روم نے بیت المقدس
پر حملہ کیا اور یہودیوں کا محاصرہ کر لیا۔ [illegible] یہودیوں نے [illegible] دمتریاس سے [illegible] شرط
سے [illegible] کہ [illegible] کی [illegible] جائے۔ اس نے [illegible] کیا [illegible]
دمتریاس نے بیت المقدس [illegible] یہودیوں [illegible] درخواست پیش کرنے [illegible]
دمتریاس نے یہودیوں کی درخواست [illegible] کا خلعت عطا کیا۔ ہرقانوس [illegible] ملنے کے لئے گیا۔ [illegible]
دمتریاس [illegible]۔ دمتریاس بیت المقدس سے [illegible] حکومت کی [illegible] انتظام میں مصروف ہو گیا۔ [illegible]
[illegible] روم [illegible]۔ دمتریاس [illegible] لشکر [illegible] جنگ پر [illegible] ہرقانوس [illegible]
کی وجہ سے [illegible]۔

ہرقانوس کا آخری روم پر حملہ: [illegible] ہرقانوس [illegible] دمتریاس کی [illegible] معلوم ہوئی۔ ہرقانوس نے [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] شام پر [illegible] اور [illegible] فتح کر کے ان پر [illegible]
اور ان کے [illegible] کو [illegible] کیا اور [illegible] سامری [illegible] اجازت
سے [illegible] کر دیا اور [illegible] کو [illegible] کر لیا۔

ہرقانوس کی سرداران روم سے مصالحت: اس کے بعد [illegible] یہودی روم کے [illegible]
کے [illegible] اور [illegible] بیت المقدس سے [illegible]

ملے تھے۔ [illegible] ہرقانوں کے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] [illegible] کے مبارک لقب سے مخاطب کیا۔

بنی خراسانی کا پہلا بادشاہ: ان سے پہلے [illegible] کے لقب سے پکارے جاتے تھے [illegible] نے اپنے آپ کو بادشاہ کے لقب سے ملقب کیا [illegible] کا پہلا بادشاہ ہے۔

سامرہ کی تسخیر: [illegible] ہرقانوں [illegible] کے قلعوں پر قبضہ [illegible] [illegible] کیا [illegible] [illegible] کے [illegible] قتل [illegible]۔

اسماعیل کے فرقے: [illegible] تین فرقے تھے۔ ایک فرقہ [illegible] (ظاہری و باطنی) کہتے تھے۔ [illegible] فرقہ ظاہری [illegible] کتاب پر عمل کرتے تھے [illegible] (قرامطہ) سے [illegible] کرتے تھے [illegible] تعلقات قطع [illegible] [illegible] ہرقانوں کے [illegible] باطنی [illegible] مذہب اختیار کر لیا تھا۔

ہرقانوں کی فرقہ باطنیہ سے علیحدگی: [illegible] [illegible] حکومت [illegible] [illegible] (قرامطہ) میں [illegible] ہرقانوں نے [illegible] حکومت [illegible] مذہب کو چھوڑ دیا [illegible] ہرقانوں نے [illegible] مذہب [illegible] اختیار کر لیا [illegible] باطنی میں [illegible] [illegible] [illegible] میں [illegible] جاری رہی۔

[illegible] ہرقانوں: ہرقانوں [illegible] حکومت [illegible] [illegible] حکومت [illegible] ہرقانوں نے [illegible] [illegible] [illegible] کہتے تھے۔ ہرقانوں [illegible] طرف [illegible] حکومت [illegible] ہرقانوں نے اپنے بھائی [illegible] مذہب اختیار [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے بعد [illegible] مقامات [illegible] [illegible] نقل کر گئے تھے۔ چنانچہ [illegible] قتل کیا۔

[illegible] ہرقانوں کے خلاف سازش: اسی اثناء میں [illegible] کے بھائی [illegible] [illegible] کی [illegible] جب [illegible] اتفاق سے [illegible]

[illegible] ظالم تھا اور اپنے بھائی [illegible] جانے [illegible] کے ثواب کی غرض سے جنگل میں چلا گیا۔ [illegible] نے [illegible] سے [illegible] جنگل میں [illegible] حاصل کرنے گیا ہے اور تمہارے قتل کی فکر میں ہے [illegible] تمہارے پاس [illegible] آ گئے [illegible] جان [illegible] آخر [illegible] اجازت [illegible] اس کی گردن [illegible] سے [illegible] واقع ہوا [illegible] میں [illegible]

[illegible] کی پشیمانی و انتقال: [illegible] اور [illegible] سے آگاہی ہوئی [illegible] اپنے [illegible] ظلم [illegible] دنیا اور [illegible]

[illegible] [illegible] نے اس کے بھائی [illegible] اس کی [illegible] اس کے بعد [illegible] نے [illegible] کی طرف [illegible] اسکندر نے [illegible] اس کا [illegible] طرف چلا گیا اور وہاں [illegible] حاصل کر لیا [illegible] اسکندر [illegible] کی طرف [illegible] کرنے [illegible]

[illegible] کی اطاعت: ان واقعات کے دوران میں اسکندر نے [illegible] کی طرف [illegible] نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔ [illegible] بغاوت [illegible] ہو گیا۔

ریاست [illegible] کی شورش و سرکوبی: اس کے بعد [illegible] میں [illegible] اتفاق سے [illegible] میں سے ایک [illegible] اسکندر [illegible] کا [illegible]

[illegible] اور اسکندر کی شکست: [illegible] ([illegible]) درج کیا [illegible] ایک لشکر جرار لے کر [illegible] کی طرف بڑھا۔ اسکندر نے اس کا مقابلہ کیا اور [illegible] کو شکست دے کر اس کے بے شمار لشکر [illegible] کی طرف آیا [illegible] قتل کر ڈالا۔

[illegible] کا قتل: اس کے بعد [illegible] کے تعاقب میں روانہ ہوا [illegible] میدان میں [illegible] اسکندر نے [illegible] قتل [illegible]

بعد بیت المقدس کی طرف لوٹا۔

اسکندر کی وفات: ان کا باغیوں سے اس کا رعب و داب بڑھ گیا اور اسے ایک قوت حاصل ہو گئی۔ اس کے بعد وہ بیمار ہو گیا اور تین برس تک بیمار رہا۔ بیماری کے دوران اسے بعض قلعوں کے محاصرہ کی ضرورت پیش آ گئی اس وجہ سے کہ ان قلعوں کے حکام نے اس سے سرتابی شروع کر دی۔ لیکن اتفاق زمانہ سے اسکندر نوس کی موت نے ان قلعوں کے فتح کرنے کی مہلت نہ دی۔ دوران محاصرہ میں وہ مر گیا اور مرتے وقت اپنی بیوی کو وصیت کر گیا کہ تا فتح موت کا حال چھپایا جائے اور لاش بیت المقدس لے جا کر دفن کی جائے۔

ہرقانوس و ارستبلوس پسران اسکندر: اسکندر کے مرنے کے بعد یہودیوں نے عام طور سے اس کے لڑکے کی طرف میلان ظاہر کیا اور جنہوں نے ابتداً اختلاف کیا انہیں ایک جلسہ میں جمع کر کے پٹوانے سے قتل کرایا۔ اسکندر کے دو لڑکے تھے۔ بڑے کا نام ہرقانوس تھا اور چھوٹے کو ارستبلوس کہتے تھے۔ یہ دونوں اسکندر کے مرنے کے وقت چھوٹے تھے جب یہ بڑے ہوئے تو ہرقانوس کو کہانت کے لئے منتخب کیا گیا اور ارستبلوس کو لشکر کی سپہ سالاری دی گئی شہروں کا انتظام سپرد کیا گیا۔

ہرقانوس اور ارستبلوس میں اختلاف و مصالحت: ربانیوں نے اس کا ساتھ دیا اس نے عظیم الشان بادشاہوں سے خراج لیا اور ان کو مطیع کیا اس اثناء میں ربانیین اور فریسیوں میں پھر کسی قدر جھگڑا پیدا ہو گیا۔ یہ فتنہ ختم کرنے کی غرض سے ارستبلوس کی ماں بیت المقدس سے روانہ ہوئی۔ لیکن اس کی موت نے اس کی تمنا کا خون کر کے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور اسی کے زمانہ میں ہوا۔ الغرض جب اس کے لڑکے ارستبلوس کو جو سالار لشکر تھا اس کے مرنے کی اطلاع ہوئی تو فوراً فوج جمع کر کے ہرقانوس اور ربانیوں سے لڑنے کے لئے چلا اور ان کو بیت المقدس میں محصور کر لیا۔ مگر ان میں سے بڑے بڑے لوگ باہم صلح کرانے کی سعی کرنے لگے آخر کار اس پر صلح ہوئی کہ حکومت و سلطنت کا ارستبلوس مالک رہے اور ہرقانوس بدستور کہانت پر قائم رہے۔ اس بات کے قرار پاتے ہی فتنہ و فساد ختم ہو گیا اور ارستبلوس کی حکومت مستقل ہو گئی۔

انطفتر ابو ہیرودیس: کچھ عرصہ بعد ہرقانوس اور ارستبلوس میں انطفتر ابو ہیرودیس کی وجہ سے جھگڑا پیدا ہو گیا۔ انطفتر ابو ہیرودیس ادومی رزمی اسماعیلی نسل سے تھا جو عزیر کے ساتھ بابل سے تنگ ہو کر آئے تھے۔ اس میں رعب و داب و دلیری کا قدرتی مادہ تھا اس کے پاس مال و اسباب اور کثرت سے دولت تھی اسکندر نے اسے ادوم اور جبال فرات کا حاکم مقرر کر دیا تھا۔ یہ سوائے بلاد ادوم کا حاکم رہا پھر اس نے اپنا نکاح کیا۔ جس سے چار لڑکے فیلو ہیرودیس فرورا یوسف اور ایک لڑکی سلومت نامی پیدا ہوئی۔

انطفتر کی معزولی: بعض کہتے ہیں کہ انطفتر بنی اسرائیل سے نہ تھا بلکہ وہ اہل روم سے تھا اور بنی حشمنائی کے خاندان میں پرورش پائی تھی۔ جب اسکندر مر گیا اور اس کی بیوی اسکندرہ حکومت کرنے لگی تو انطفتر جبال فرات کی حکومت سے معزول کر دیا گیا۔ انطفتر جبال فرات سے بیت المقدس چلا آیا اور وہیں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ زمام حکومت ارستبلوس کے ہاتھ میں آ گئی۔

انطفطر کی ریشہ دوانی: ہرقانوس اور انطفطر میں مراسم اتحاد پہلے سے قائم تھے کیونکہ یہ بعد ارسطبلوس اپنے بھائی ہرقانوس سے کچھ دنوں خائف رہا کیا اس وجہ سے کہ اسے انطفطر کی چالاکیوں اور فریب سے واقفیت ہو گئی تھی۔ اس نے اس کے قتل کی کوشش کی لیکن ناکام رہا اور پھر وہ ارسطبلوس کے کاموں میں رخنہ اندازی کی فکر کرنے لگا۔ وہ لوگوں میں یہ ظاہر کرتا تھا کہ ارسطبلوس ہرقانوس اور اس کے ہمدردوں سے کینہ رکھتا ہے۔ اسے حکومت نہیں دینی چاہئے۔ ہرقانوس اس سے بدرجہا زیادہ حکومت و سرداری کے لائق ہے۔ پھر انطفطر نے ہرقانوس کو یہ خبر دی کہ ارسطبلوس تیرے قتل کی فکر میں ہے جب ہرقانوس کے دماغ میں یہ خیال مستحکم ہو گیا تو انطفطر نے اس کے معاونوں سے سازش کر کے ارسطبلوس کی طرف سے خوف دلا کر شہر سے بھاگنے پر آمادہ کر دیا۔ پھر بادشاہ عرب ہرثمہ کے پاس جانے کی رائے دی۔ ہرثمہ اور ہرقانوس میں مراسم اتحاد پہلے سے تھے اسی خیال سے ہرقانوس اس کے پاس جانے پر آمادہ ہو گیا۔

ہرقانوس کی ہرثمہ سے امداد طلبی: غرض دونوں بیت المقدس سے روانہ ہو کر ہرثمہ کے پاس جا پہنچے اور ہرثمہ کو ارسطبلوس سے جنگ کرنے پر ابھار دیا۔ ارسطبلوس اور ہرثمہ سے لڑائی چھڑ گئی۔ اثنائے جنگ میں ارسطبلوس کے لشکریوں کا ایک بڑا حصہ ہرقانوس سے مل گیا۔ ارسطبلوس میدان جنگ سے بھاگ کر قدس شریف میں جا چھپا۔ ہرقانوس اور ہرثمہ نے اس کا محاصرہ کر کے لڑائی جاری رکھی۔

ہرقانوس کی عہد شکنی: یہاں تک کہ عید فطیر قریب آ گیا۔ چونکہ یہودی لڑائی کی وجہ سے اپنی قربانیوں کو ادا نہ کر سکتے تھے اس وجہ سے انہوں نے ہرقانوس کے معاونوں کے ذریعے سے قربانی کے جانور طلب کئے جب ان سے قیمت طلب کیا تو انہوں نے ان سے بہت زیادہ قیمت لی اور بعض ان لوگوں کو جو ارسطبلوس اور ان کے ساتھیوں کے لئے دعا کر رہے تھے مار ڈالا۔ اس وجہ سے وبا پھیلی اور بجلی گری جس سے ایک عالم مر گیا۔

باغیوں کی سرکوبی و اطاعت: اس کے بعد [illegible] دمشق، حمص و حلب میں تھے یہ سب روم کے مطیع تھے۔ لیکن دونوں [illegible] سے سرکشی کی۔ روم نے اپنے سپہ سالار پومپیوس کو ان کی بغاوت رفع کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ پومپیوس نے اپنے مقدمۃ الجیش کا افسر [illegible] کو مقرر کر کے آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ ارمن نے [illegible] اطاعت قبول کر لی۔ پھر پومپیوس اس کے بعد دمشق میں داخل ہوا۔ یہودیوں نے قدس سے ہرقانوس نے مقدم [illegible] پیش کیا اور اس کے پہنچنے سے پہلے پومپیوس کے پاس ہدایا و تحائف روانہ کئے لیکن اس نے لینے سے انکار کیا۔ پومپیوس بیت المقدس میں داخل ہونے [illegible] اور بیت المقدس سے کوچ کر دیا اس کے ہمراہ ہرقانوس و انطفطر بھی تھے اور ارسطبلوس اور اس کے تحائف بیت المقدس واپس آ گئے۔

پومپیوس اور انطفطر کے مابین سازش: اس کے بعد انطفطر پومپیوس کے پاس ہدایا و تحائف لے کر گیا اس نے اس سے ہمدردی کی مجبوری ظاہر کر کے انطفطر نے یہ چال اختیار کی اور اس سے یہ ظاہر کیا کہ میں ہرقانوس کو جس کا میں بظاہر حمایتی ہوں اس لئے کہ ارسطبلوس کی طاقت کم ہو جائے۔" پومپیوس نے انطفطر کی رائے پسند کی اور کہا کہ میں بظاہر ارسطبلوس کی موافقت کروں گا لیکن درحقیقت میں موقع اور وقت کا منتظر رہوں گا اور کامیابی کے بعد ہرقانوس کو بیت المقدس کی حکومت دوں گا۔ اس مشورے کے اگلے دن ہرقانوس اور ارسطبلوس سپہ سالار پومپیوس کے پاس آئے اور ایک دوسرے کی شکایت کرنے لگے۔

[illegible] کے پاس [illegible] [illegible] انہوں نے [illegible]
[illegible] اور ایک [illegible] محاصرہ کر لیا۔

ارتقیوں کی مصالحت کی پیش کش [illegible] بیت المقدس [illegible] [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

مصریوں کے افسر کا قتل [illegible] بیت المقدس کی طرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

مصریوں کا [illegible] پر قبضہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قبضہ کر لیا۔

مصریوں کی مراجعت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بیت المقدس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

مستعلی کا بیت المقدس پر قبضہ [illegible] [illegible] بیت المقدس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کر دیا۔

مستعلی کی امان طلبی [illegible]

آ رہی تھی وہاں دونوں کی امداد کے لئے [illegible] سے قدیر شریف لے آئے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] قبضہ [illegible] کر لیا۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] [illegible] کر لیا۔

ارنوطوں کا فرار و گرفتاری [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] رہا تھا۔

ارنوطوں کا خاتمہ [illegible] کر دیا۔

[illegible] شاہ مصری [illegible] [illegible] آئی۔

[illegible] پر [illegible] کا قبضہ [illegible] کئے۔

روسی سپہ سالار [illegible] کی گرفتاری [illegible]

کر کے قیصر مغرب کی طرف گیا۔ وہاں یہودیوں اور ہرقانوس اور انطفر سے لڑائی چھڑی ہوئی تھی۔ قیصر نے ہرقانوس اور انطفر کی مدد کی۔ جب ہرقانوس کو یہودیوں پر منصب حاصل ہو گیا تو انطفر نے دل سے ... نے جو حالات ان کی پہلی جنگ میں شکست سے ... روم کو فتح ... اور ان باہمی بادشاہوں کو جو روم سے باقی رہ گئے تھے پھر روم کا حلیف اور باجگزار بنا دیا۔ مگر جب ... ان کے ... سے ... ہوا تو انہوں نے دوبارہ بدعہدی کی۔

جولیس قیصر (جولیس سیزر): ابن کریون کہتا ہے کہ اس کے بعد قیصروں کا زمانہ شروع ہوا اور یہ پہلا روم کا حاکم ہوا۔ چونکہ کہا جاتا ہے کہ اس کی ماں حالت حمل میں مر گئی تھی اور اس کا پیٹ پھاڑ کر نکالا گیا تھا اس وجہ سے رومیوں نے قیصر کا لقب دیا اور قیصر ان کی زبان میں کاٹنے والے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور یہ بیان اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ ماں کا پیٹ چیر کر پیدا ہوا تھا۔ جوان ہو کر نہایت بہادر تھا اور ... تنہا ... کئی ... اس سے پہلے مملکت میں ... حکومت جمہوری تھی جس میں تین سو بیس مجلس اور ایک شیخ (صدر نشین) کے ذریعہ سے حکومت قائم تھی۔ جب قیصر بڑا ہوا اور شیخ (صدر نشین) ... کی جماعت ... اور ان سے ... تو وہ ان ... قیصر ... لشکر ... بالا ... ملک ... پہنچ گیا۔ ... مغرب کی طرف روانہ کیا ... مغرب ... فتح کر کے جب روم سے واپس آیا تو اس نے اپنے کو بادشاہ کے لقب سے ملقب کیا۔

قیصر کی فتوحات: روم کے بعد اس نے قیصر کے خطاب کے لیے ... اور جمہوریت کی جگہ شخصی حکومت ... روم کی حکومت ... ہوئی ہے۔ اس کے ... سے پہلے فلسطین ... مشرق کو فتح کیا اور یہودیوں کو مطیع کیا تھا لیکن اس نے ... کی۔ قیصر ... پہنچا ... اور ... فتح پا کر ... روم پر حملہ کر کے ... تمام روم کا بادشاہ بن بیٹھا اور اپنے قیصر کے لقب سے ... کے علاقوں پر بھی حملہ ... جہاں ... تھا۔ قیصر نے اس پر فتح پائی ... اور مصر ... اس کے اطراف و جوانب میں ... کے ... کو ... اور ... بھی حملہ کر دیا اور ... کی طرف ... ۔

ہرقانوس اور انطفر کی اطاعت: ... میں ان دونوں حریفوں ... حکومت کی ... نے قیصر کی اطاعت قبول کی اور اس کے حکم سے ارسطوبولس کے بیٹے ... کے خلاف ... ہرقانوس بادشاہ یہود نے اس کا عسقلان میں مقابلہ کیا۔ ارسطوبولس کو شکست ہوئی۔ انطفر اور یہودیوں نے ... کے ساتھ مصر پر قبضہ کر لیا۔ جب ... قیصر کو ہوا تو اس نے انطفر کو بلایا۔ انطفر ... قیصر کے دربار میں حاضر ہوا۔ قیصر نے اس کی ... کی ... جیل ... دیا۔

انطیغونس بن ارستبلوس کا خاتمہ: اس سے پہلے انطیغونس بن ارستبلوس نے قیصر سے ... ہرقانوس ... کی شکایت کی تھی اور ... کہا تھا کہ ہرقانوس نے میرے باپ کو اس وقت قتل کیا ہے کہ ... روم سے ... اور ... پیدا ... تھا۔ مگر انطیغونس کی شکایت سے کوئی بات بھی پیدا نہ ہوئی۔ ... ہرقانوس اور انطفر نے ... انطیغونس ... کچھ عرصہ بعد قیصر نے انطفر کو اپنے لشکر کا سپہ سالار مقرر کر کے ... کی لڑائی پر بھیج دیا۔

ہرقانوس اور انطفر کی بحالی: اس زمانہ میں انطفر مختلف ملکوں میں مختلف مقامات پر طرح طرح کی مہموں میں

کر دی۔ [illegible] سے [illegible] اس سے واپس [illegible] نے [illegible] اور [illegible] بیت المقدس کی حکومت پر [illegible] کر کے [illegible] کر دیا [illegible] سے [illegible] کا [illegible] اور سلطنت میں [illegible] ایک [illegible] بیت المقدس کا [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کا [illegible] مقرر کر دیا اور اس طرح [illegible] کے [illegible] شام نے [illegible] کی حکومت [illegible] کے تمام [illegible] بطور [illegible] کے [illegible] گئے۔

[illegible] کا قتل: [illegible] ایک شخص [illegible] کے [illegible] کا ظلم و ستم [illegible] سے [illegible] کی [illegible] نے ایک [illegible] کے لئے [illegible] سے [illegible] قتل کروا دیا۔ [illegible] نے [illegible] کے [illegible] کا [illegible] نے [illegible] کے [illegible] کیا۔ [illegible] کے لئے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] کر دیا۔

[illegible] کا [illegible] سے [illegible] ان واقعات [illegible] کے [illegible] بیت المقدس [illegible] کر دیا اور [illegible] سے پہلے ان کے [illegible] اور [illegible] نے اس معاملے میں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کر دی گئی۔

[illegible] کا قتل: [illegible] کے [illegible] قتل کر دیئے گئے۔ [illegible] ایک [illegible] نے [illegible] کے [illegible] اسے قتل [illegible] اور [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] کر کے [illegible] کے لئے [illegible] اس [illegible] سے [illegible] بیت المقدس [illegible] کر دیا گیا۔

. . . .

[illegible] کے [illegible] جاتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قلوپطرہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

قبضہ کر لیا۔ یکبارگی حملہ سے بچا لیا۔ اگرچہ اس لڑائی کی صورت میں انطغنوس کے حق میں بہتر نتیجہ نکلنے والی تھی لیکن یہودیوں کے تیار ہو جانے سے انطغنوس اور سپہ سالار فارس کو جان کے لالے پڑ گئے۔

ہرقانوس کا انجام: مگر اس موقع پر انطغنوس کا ایک تیر چل گیا اور وہ یہ تھا کہ وہ لڑائی سے دست کش ہو کر شاہی محل کے قریب گیا اور ہرقانوس و ہیرودس کو فریب دینا شروع کیا۔ ہرقانوس اور فصیلو اس کے فریب میں آ گئے اور اس کے ہمراہ شاہ فارس کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چلے۔ لیکن ہیرودس نے اس کی ایک بھی نہ سنی۔ بالآخر سپہ سالار فارس اور انطغنوس نے مصلحتاً لڑائی موقوف کر دی اور فصیلو اور ہرقانوس کو لے کر شاہ فارس کی طرف روانہ ہوئے جس وقت یہ دونوں اثنائے راہ میں شاہ فارس کے پاس پہنچے ہرقانوس اور فصیلو دونوں گرفتار کر لئے گئے۔ فصیلو تو اسی شب کو مر گیا اور ہرقانوس پابہ زنجیر فارس کی طرف روانہ ہو گیا۔ انطغنوس کو ہرقانوس کی اس بے چارگی پر بھی رحم نہ آیا۔ اثنائے راہ میں اس کے کان کٹوا ڈالے تا کہ حکومت کے قابل نہ رہے۔ پھر شاہ فارس نے اپنے دارالحکومت پہنچ کر ہرقانوس کو آزاد کر دیا۔ یہاں تک کہ ہیرودس نے اسے بلا لیا۔ کما یأتی بعد۔

ہیرودس کی قیصر روم سے امداد طلبی: اس کے بعد شاہ فارس نے اپنا ایک سپہ سالار انطغنوس کے ہمراہ بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ ہیرودس اس حال سے مطلع ہو کر اپنے اہل و عیال کو قلعہ میں اپنے بھائی یوسف کے پاس چھوڑ کر قدس شریف سے جبال شراة کی طرف چلا گیا اور وہاں سے چھپتا ہوا قیصر کے پاس جانے کی غرض سے مصر پہنچا۔ کلیوپطرا ملکہ مصر نے اس کی بڑی عزت کی اور اسے کشتی پر سوار کرا کے روم کی طرف روانہ کیا۔ ہیرودس روم پہنچ کر انطونیوس کے ہمراہ اغسطش قیصر کے دربار میں حاضر ہوا۔ شاہ فارس کے حملے اور بیت المقدس کے آبائی واقعات سے اسے مطلع کیا۔ اغسطش نے اپنے دامان رحمت سے اس کے آنسو پونچھے، تاج شاہی پہنایا اور روم میں بڑے تجمل و احتشام سے چاروں طرف پھرایا آگے آگے نقیب کہتے جاتے تھے اغسطش قیصر نے اسے بادشاہ بنایا ہے۔ اس کے بعد اغسطش قیصر نے ایک دربار خاص منعقد کیا اور شیوخ روم کے روبرو ان کے رجسٹروں پر شاہی فرمان ہیرودس کی بادشاہت کا لکھوایا۔ ہیرودس کی بادشاہت کا یہ پہلا دن تھا۔

انطیانوس کی پیش قدمی: اس کے بعد انطیانوس لشکر لے کر شاہ فارس کی طرف بڑھا۔ اطالیہ کے قریب پہنچ کر ہیرودس سے علیحدہ ہو گیا اور ہیرودس قدس شریف کی طرف انطغنوس سے لڑنے کے لئے روانہ ہوا۔ انطغنوس اس کی آمد کی خبر پا کر بیت المقدس سے نکل کر جبال شراة کی طرف ہیرودس کے اہل و عیال کو گرفتار کرنے کے لئے جو قلعہ میں تھے گیا۔ اسی اثناء میں ہیرودس نے پہنچ کر انطغنوس سے لڑائی چھیڑ دی۔ یوسف موقع پا کر قلعہ کا دروازہ کھول کر نکل آیا اور انطغنوس پر دوسری طرف سے حملہ کر دیا۔ انطغنوس اس غیر متوقع حملہ کا جواب نہ دے سکا۔ مجبور ہو کر لڑائی کے میدان سے بھاگ کر قدس شریف کی طرف بھاگا۔ اثنائے راہ میں لشکر کا زیادہ حصہ کام آ گیا۔

ہیرودس کا محاصرہ بیت المقدس: ہیرودس نے بیت المقدس پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ انطغنوس نے سپہ سالاران لشکر روم سے سازش کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ کچھ عرصہ بعد انطیانوس سپہ سالار قیصری کو فارس پر فتح یابی کی خبر آئی اور یہ بھی

معلوم ہوا کہ وہ کامیابی کے ساتھ واپس آ رہا ہے اور فرات عبور کر آیا ہے۔ ہیرودس یہ سن کر اپنے بھائی یوسف کو سیسا سپہ سالار روم کے ساتھ بیت المقدس کے حصار پر چھوڑ کر انطیانوس کے استقبال کو روانہ ہوا۔

انطغنوس کی شکست: جس وقت ہیرودس دمشق پہنچا یہ خبر مشہور ہوئی کہ اس کا بھائی یوسف حصار بیت المقدس میں انطغنوس کے سپہ سالار کے ہاتھوں مارا گیا اور سیسا سپہ سالار انطیانوس اور لشکر روم پسپا ہو کر دمشق آ رہا ہے۔ ہیرودس اس متوحش خبر کو سن کر راتوں رات کوچ کیا ہوا اور انطغنوس کو پہلی ہی لڑائی میں شکست دے کر میدان جنگ سے بھگا دیا اور بیت المقدس تک اس کا تعاقب کیا گیا۔

سیسا کا بیت المقدس پر قبضہ: ان سب واقعات میں سیسا بھی ہیرودس کے ہمراہ تھا۔ یہ لوگ ایک مدت تک بیت المقدس کا محاصرہ کیے رہے۔ بالآخر ایک روز چند لشکری شہر پناہ کی دیوار پر کمند ڈال کر چڑھ گئے جو لوگ نگہبان تھے ان کو قتل کر کے دروازہ کھول دیا۔ ہیرودس اور سیسا نے شہر پر کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کر لیا۔ سیسا نے یہودیوں کے قتل پر ہاتھ بڑھانا چاہا مگر ہیرودس نے اس فعل سے یہ کہہ کر باز رکھا کہ "اگر تم میری قوم کو قتل کر ڈالو گے تو مجھے کس پر حاکم بناؤ گے"۔ غرض سیسا یہودیوں کے قتل سے باز رہا اور تمام مال غنیمت یہودیوں کو واپس کر دیا۔ ہیرودس نے بیت المقدس کی قربان گاہ کی بہت سے سونے کا ایک تاج نذر کیا اور بہت سا مال نذر میں دیا۔

بنی حشمنائی کا زوال: کامیابی کے بعد سپہ سالار سیسا انطغنوس کو قید کر کے انطیانوس کی طرف روانہ ہوا۔ انطیانوس ان دنوں شام سے مصر آ گیا تھا۔ چنانچہ سیسا انطیانوس سے مصر میں ملا۔ اس کے بعد ہی ہیرودس بھی آ گیا اور باجازت انطیانوس انطغنوس کو قتل کر کے مطمئن ہو کر مستقل حکمران ہو گیا۔ انطغنوس کے مارے جانے سے بنی حشمنائی کی حکومت ختم ہو گئی۔

والبقاء للہ وحدہ

باب : ۱۶

امارت ہیرودیس

درحقیقت ہیرودیس کی اقبال مندی کا ستارہ اسی وقت سے اوج پذیر ہو چلا تھا جس وقت سے ہرقانوس پر شاہ فارس نے تصرف کرنے کا ارادہ کر لیا تھا اور اسے اہل فارس گرفتار کر کے لے گئے تھے اور اس کے کان کاٹ ڈالے تھے۔ اس غرض سے کہ وہ منصب سے محروم کر دیا جائے۔ چنانچہ یہود نے اسی وجہ سے اسے معزول کر دیا۔ لیکن جس وقت ہیرودیس بیت المقدس کا حکمران ہوا ہرقانوس فارس سے آیا تو اس نے نہایت تعظیم و تکریم سے عزت کی کرسی پر بٹھایا۔ ہرقانوس کی لڑکی اسکندرہ اسکندر کے عقد میں اور اس کی نواسی مریم نامی ہیرودیس کے نکاح میں تھی۔

ہرقانوس کی شاہ عرب سے امداد طلبی: کچھ عرصہ بعد ان دونوں کو ہیرودیس کی طرف سے بدگمانی پیدا ہو گئی جب رفتہ رفتہ یہ خیال مستحکم ہو گیا کہ ہیرودیس ہرقانوس کے قتل کی فکر میں ہے تو اسکندرہ نے ہرقانوس کو اس سے آگاہ کر کے بادشاہ عرب کے پاس چلے جانے اور اس کے سایۂ امن میں جا کر پناہ گزیں ہونے کا مشورہ دیا۔ ہرقانوس نے اس رائے سے اتفاق کرنے کے بعد ایک شخص کو خط لکھ کر شاہ عرب کی طرف روانہ کیا۔ اس شخص نے اس عداوت سے کہ ہرقانوس نے اس کے بھائی کو قتل کیا تھا۔ ہرقانوس کے خط کو ہیرودیس کے حوالے جا کر دکھا دیا۔ ہیرودیس نے خط پڑھ کر وہیں بند کر دیا اور یہ کہا کہ تم اس خط کو شاہ عرب کے پاس لے جاؤ اور جو کچھ وہ جواب دے لا کے میرے پاس لاؤ۔ اس شخص نے ہیرودیس کے حکم کی تعمیل کی۔ شاہ عرب کا جواب اسے لا کر دے دیا۔ شاہ عرب نے لکھا تھا: آدمیوں کے روانہ کرنے کا وعدہ کیا تھا اور مقام قیام متعین کر دیا تھا۔

بنی حشمنائی کا آخری تاجدار: ہیرودیس نے شاہ عرب کے آدمیوں کو اپنے ملازمین کے ذریعے سے گرفتار کرا لیا اور یہود کے سرداروں کو ایک جلسہ میں جمع کر کے ہرقانوس کو طلب کیا اور اس کے روبرو اس کا خط اور شاہ عرب کا جواب پڑھا اور دکھلایا۔ ہرقانوس سے اس کا جواب بن نہ پڑا۔ اس پر جرم ثابت ہو گیا جس کی پاداش میں ہیرودیس نے ہرقانوس کو اسی وقت مار ڈالا جب کہ وہ اپنی عمر کے اسی مرحلے طے کر چکا تھا اور اس کی حکومت کو چالیس سال گزر چکے تھے۔ یہی ملوک بنی حشمنائی کا آخری بادشاہ تھا۔

اسکندر ابن ارسطبلوس: اسکندر ابن ارسطبلوس کا ایک لڑکا ارسطبلوس نہایت حسین اور خوبصورت اپنی ماں اسکندرہ کی

[illegible]

[illegible]

اسکندر [illegible] کی گرفتاری و رہائی [illegible]

[illegible]

میں ناچاقی پیدا ہو گئی۔ باہم شکوہ و شکایت کے دروازے کھل گئے۔

انطیانوس اور اوقطش میں کشیدگی ابن کریون کہتا ہے کہ اس کے بعد انطیانوس نے اوقطش قیصر سے بدعہدی کی۔ اس وجہ سے کہ انطیانوس نے کلیطرہ سے عقد کر کے مصر پر قبضہ کر لیا اور چونکہ یہ عورت ساحرہ تھی اس نے بہکا کر انطیانوس کو ان بادشاہوں کے قتل، قید اور ان کے ملک لینے پر آمادہ کیا۔ جو روم کے مطیع اور باج گزار تھے ان میں ہیرودیس بھی تھا لیکن انطیانوس ہیرودیس کے خلاف اوقطش قیصر کے خوف سے کوئی کارروائی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اوقطش قیصر ہیرودیس کی بے حد عزت کرتا تھا۔

ہیرودیس کے خلاف سازش کچھ عرصہ بعد انطیانوس نے ہیرودیس کو اوقطش قیصر کے خلاف ابھار کر بدعہدی پر آمادہ کیا اور اسے طلب کر کے عرب سے لڑنے کو بھیج دیا اور اس کے ہمراہ اقیانوس سپہ سالار کلوپطرہ کو روانہ کیا اور اسے یہ ہدایت کر دی کہ میدان جنگ سے جس وقت تیزی کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہو۔ ہیرودیس کو تنہا میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ آنا تاکہ ہیرودیس کو اس کے دشمن مار ڈالیں اور اگر یہ بھی بھاگ کھڑا ہو گا تو اس پر شکست کا الزام قائم کر کے تخت حکومت سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ چنانچہ اقیانوس سپہ سالار نے ایسا ہی کیا مگر ہیرودیس نے ایک سخت اور خونریز لڑائی کے بعد کامیاب ہو کر بیت المقدس کی طرف واپس ہوا۔ اس کامیابی سے اطراف و جوانب کے سرحدی بادشاہوں نے مصالحت کر لی مگر عرب نے اطاعت قبول نہ کی۔ کچھ عرصہ بعد ہیرودیس پھر عرب سے لڑنے کے لئے گیا اور ان پر بھاری خراج مقرر کر کے واپس آیا۔

انطیانوس کا قتل انطیانوس نے جن دنوں میں ہیرودیس کو عرب سے لڑنے کے لئے روانہ کیا تھا انہی دنوں خود روم کی جانب چلا گیا تھا اور قیصر سے لڑائی چھیڑ دی تھی۔ بالآخر پچھلی لڑائی میں اوقطش قیصر نے انطیانوس کو گرفتار کر کے مار ڈالا اور اس کے بعد مصر کی طرف بڑھا۔

ہیرودیس کی قیصر سے معذرت خواہی ہیرودیس کو اس کی پیش قدمی سے سخت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ یہ انطیانوس کا مطیع تھا مگر اس کے باوجود اوقطش قیصر کی ملازمت حاصل کرنے کی غرض سے پہلے اپنی ماں اور بہن کو قلعہ سرات میں اپنے بھائی کے پاس اور بیوی بی بی مریم اور اس کی ماں اسکندرہ کو قلعہ اسکندرون میں اپنے بہنوئی یوسف کے پاس بھیج دیا اور دل سوزوں میں سے ایک شخص کو جس کا نام سوہا تھا اپنی بیوی کے ہمراہ کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ اگر قیصر مجھے قتل کر ڈالے تو تم میری بیوی اور ساس کو قتل کرنے میں تاخیر نہ کرنا۔ اس کے بعد کچھ تحائف اور ہدایا لے کر قیصر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اوقطش اس سے انطیانوس کا ساتھ دینے کی وجہ سے کشیدہ خاطر تھا چنانچہ جب یہ قیصری دربار میں حاضر ہوا تو قیصر اسے تیز نگاہوں سے دیکھ کر طیش میں آ گیا اور لپک کر اس کے سر سے تاج اتار دیا مگر ہیرودیس نے کہا اے قیصر میں انطیانوس کا مطیع و محب آپ کی عداوت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ عرب کی لڑائی کی وجہ سے میں نے اس سے مراسم پیدا کر لئے تھے۔ اگر آپ میرا تاج اتار لیں گے تو کوئی شخص مجھے سرفراز نہیں کر سکتا اگر مجھے بحال رکھیں گے تو میں شکر گزار رہوں گا۔

کلیطرہ (قلوپطرہ) کا قتل قیصر اس تقریر سے خوش ہو گیا اور اسے نہایت عزت سے مہم مصر پر اپنے لشکر کا سپہ سالار مقرر

کر کے واپس آیا اور جب ہیرودیس نے مصر پر قبضہ حاصل کر کے قلوپطرہ کو قتل کروا دیا تو قیصر نے ہیرودیس کو وہ تمام علاقے واپس دے دیے جو انطونیوس کے قبضہ میں تھے ان واقعات کے بعد ہیرودیس اپنے دارالسلطنت بیت المقدس کی طرف لوٹ آیا اور قیصر روم کی جانب چلا گیا۔

سوما صوری اور یوسف کی سازش کا انکشاف اسی کیوس کا بیان ہے کہ ہیرودیس کے بیت المقدس میں آنے کے بعد اس کے متعلقین قلعہ [illegible] سے [illegible] یوسف اور سوما صوری کے ہمراہ بیت المقدس آئے تھے کیونکہ انہوں نے ہیرودیس کی روانگی [illegible] کے واقعات [illegible] اس کی بیوی اور ساس سے کہہ دیے تھے۔ اس وجہ سے وہ دونوں یوسف اور سوما صوری کے [illegible] اور [illegible] رہی تھیں۔ پھر ہیرودیس کی بہن نے اپنی بیوی مریم کو سوما صوری کے ساتھ تعلق کی تہمت لگائی [illegible] اس امر کی تحقیق [illegible] ان دونوں میں پہلے سے جھگڑا ہو [illegible] ہیرودیس کو اپنی بیوی [illegible] بات [illegible] تھی۔

یوسف اور سوما صوری کا قتل [illegible] سوما صوری [illegible] ہیرودیس کی [illegible] طرف۔ [illegible] کی بہن نے [illegible] کرنا [illegible] اس کا [illegible] کر [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کھانے میں سوما اور یوسف [illegible] ہیرودیس نے [illegible] تحقیقات کی اور [illegible] واقعی [illegible] پایا [illegible] یوسف اور سوما صوری کو [illegible] قتل کرا دیا۔

مریم اور سکندرہ کا خاتمہ [illegible] ہیرودیس [illegible] اپنے [illegible] چھپا [illegible] اس کے [illegible] مریم کی [illegible] اس کی ساس سکندرہ کی [illegible] اس نے اسے بھی قید [illegible] کے دوسرے [illegible] میں [illegible] دوسرے شخص [illegible] کیا گیا [illegible] کا نام [illegible] اور اس نے [illegible] بہن کا عقد کر دیا۔

کوسٹوس کا قتل [illegible] سے منحرف ہو گیا اور [illegible] کر دیا جس کی [illegible] نے [illegible] اور [illegible] اپنی بہن کو طلاق دے دی۔ ہیرودیس کی بہن [illegible] اپنے بھائی کے پاس [illegible] تمام واقعات سے [illegible] کیا اور [illegible] کوسٹوس کے پاس بنی حشمنائی کے دو [illegible] ہیں جو [illegible] سے [illegible] حکومت کی خواہش کرتے ہیں۔ [illegible] وقت [illegible] کی طرف [illegible] اور وہاں پہنچ کر [illegible] کو قتل کرا دیا۔

بنی حشمنائی کے ساتھیوں کا قتل بنی حشمنائی کے ان لوگوں [illegible] ان کے لئے [illegible] تجویز کی [illegible] کے [illegible] سلطنت کی [illegible] تھے ان کے علاوہ [illegible] کے اور [illegible] سرداروں اور [illegible] کو قتل [illegible] کے خلاف [illegible] سازش کرتے تھے اس واقعہ کے بعد ہیرودیس کی حکومت مستحکم ہو گئی اور [illegible] پر اس کا

صلیب چڑھایا گیا۔

ہیرودیس کے خلاف عوام میں ناراضگی اس کے بعد ہیرودیس بے پناہ آگے بڑھا اور توریت پر سختی سے عمل کرنے لگا۔ بیت المقدس کی شہر پناہ، بیت مرکزی اور ایک مکان بنوا کر اس میں مختلف قسم کے صحرائی جانور چھوڑ دیئے تھے کہ ان جانوروں سے لڑنے کے لئے آدمی چھوڑ دیئے جاتے تھے۔ عوام الناس کو اس کا یہ فعل ناگوار گزرا۔ اہل دولت نے اس کے قتل کی تجویزیں کیں ناکام رہے۔ ہیرودیس چونکہ لوگوں کے حالات معلوم کرتا اور ان کا نگران رہتا تھا اس وجہ سے اس کی ہیبت عوام الناس کی نظروں میں بیٹھ گئی۔ اس کے عہد حکومت میں یہودیوں میں سے ربانیوں کا بہت زور اور دور دورہ تھا۔ یہ گروہ علماء معروف ہے جو بڑا کاہن ہے کے کاموں میں دخل تھا اور ان کی مناحیم نامی پیشوائی کر رہا تھا جس نے اس کے زوال میں کی تھی حکومت و سلطنت کی پیش گوئی کی تھی وہ اس کی قوم کے قتل میں ماکی کی بنا پر پیدا ہوا۔

بیت المقدس میں قحط اتفاق وقت سے جب ہیرودیس کے دور حکومت میں قحط پیدا ہوا اور خلق اللہ نان شبینہ کو محتاج ہونے کی وجہ سے بچاؤ کی صورت نہ ملی تو اس نے غلے کے ذخیرے کھول دیئے اور ہر طرف رجوع کیا۔ نقد پھیلا دیا قیمت سے بھی غلہ کا دانہ نہ ملا تو مصر اور روم سے اصناف سے بیت المقدس کی طرف غلہ کی فراوانی کرا دی اور ہر بار کشتیاں غلے کی بھری ہوئی بیت المقدس بھیجنے لگا۔ ہیرودیس کو اس سے بہت شہرت مل گئی اور اس نے قحط کا نہایت معقول طور سے بندوبست کیا۔ بیوہ اور یتیم بچے، بیوہ عورتوں اور کمزوروں کے لئے فقراء اور ناداروں کے لئے روزانہ غلہ پہنچتا رہا۔ اپنی قوم کو دوسرے مذاہب کے بجائے ترجیح دے کر لوگوں کو کھانا دیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ قحط بالکل ختم ہو گیا اور تمام عالم میں اس کا ذکر نیک نامی سے ہونے لگا۔

بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر ابن کریون لکھتا ہے کہ جب اس کی حکومت مستقل ہو گئی اور اس کے تمام لوگوں نے تسلیم کر لیا تو اس نے بیت المقدس کو اس ہیئت و شکل پر بنانے کا ارادہ کیا جس صورت پر سلیمان بن داؤد نے بنوایا تھا۔ جس وقت ہیرودیس کی اجازت سے بیت المقدس والوں نے بیت المقدس بنانے کے لئے ایک مقدار معین کر دی گئی کہ سلیمان علیہ السلام کی حد تک پہنچی تھی۔ ہیرودیس نے تعمیر کرنے سے پہلے آلات و اسباب و مزدوروں کو چھ برس کی مدت میں جمع کیا اور ایک ہزار گاڑیاں اور قدس شریف کے گرد اور اطراف کہ کوئی اس کی بنانے میں رہے۔ اس کے بعد اس نے بیت المقدس از سر نو منہدم کرا کے جناب سلیمان علیہ السلام کی تعمیر کے مطابق آٹھ برس کے عرصے میں از سر نو بنوایا اور بعض مقامات پر جیسا کہ اس کے دل نے چاہا کمی و اضافہ بھی کیا۔ جب بیت المقدس بن کر تیار ہو گیا تو اس نے قربانیاں دیں اور صدقہ خیرات و مساکین کو کھانے کھلائے۔ بیت المقدس کی عمارت کے بجز ہیرودیس کی حکومت کے زمانے میں ذکر کیا جاتا ہے۔

اسکندر اور ارسطیولوس کی ہیرودیس سے ناراضگی ابن کریون لکھتا ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہیرودیس کو اس کی اولاد کے قتل میں مبتلا کیا اس طرح پر کہ مریم بنت اسکندر کے بطن سے اس کے دو لڑکے تھے ایک کا نام اسکندر اور دوسرے کا ارسطیولوس تھا۔ یہ دونوں بھائی اپنی ماں کے قتل کے وقت روم میں رومی زبان سیکھ رہے تھے۔ جب یہ دونوں روم

سے واپس آئے اور اپنی ماں کے مارے جانے کا حال سنا تو انہیں اپنے باپ ہیرودس سے کینہ پیدا ہو گیا۔ ہیرودس کا لڑکا ایک اور بھی تھا جو اپنے دادا انطفر کے نام سے موسوم تھا اس کو اس کی ماں اریسی نے مریم کی وجہ سے ایک دوسرے شہر میں ٹھہرا رکھا تھا۔ جب مریم قتل کر دی گئی اور اریسی ہیرودس کی آنکھوں میں زیادہ عزیز ہو گئی تو اس کا لڑکا انطفر قدس شریف آیا۔ ہیرودس نے اسے اپنا ولی عہد بنا لیا۔ اس نے مصلحتاً اپنے دونوں بھائی سے آمد و رفت اور مراسم برابر جاری رکھے اس خیال سے کہ یہ دونوں اپنے باپ کے قتل کرنے کی فکر میں تھے۔

اسکندر اور ہیرودس میں مصالحت: کچھ عرصہ بعد ہیرودس ان دونوں سے ناراض ہو کر اوغسطس قیصر کی طرف چلا اور اس کے ہمراہ اس کا لڑکا اسکندر بھی تھا۔ دونوں نے اوغسطس قیصر سے ایک دوسرے کی شکایت کی مگر اس نے باہم صلح کرا دی۔ اس وجہ سے ہیرودس بیت المقدس واپس آیا اور اسے اپنے تینوں لڑکوں پر تقسیم کر دیا اور ان کو عام آدمیوں کی وصیت کی اور ان سے میل جول نہ رکھنے کا عہد لیا اس خوف سے کہ ان کے باہمی میل جول سے کوئی بات نہ پیدا ہو۔

انطفر کی ریشہ دوانی: انطفر اس کے بعد بھی اپنے دونوں بھائیوں سے ملتا رہا اور درپردہ ان کے مخالف کارروائی کرتا رہا۔ اس معاملہ میں اس کا چچا فرودا اور اس کی پھوپھی سلومت بھی شریک تھی اور اس نے باپ سے اس کے دونوں بھائیوں کی اس قدر شکایت کی کہ اس نے انہیں آزردہ کر دیا۔

فرودا اور سلومت کی سازش کا انکشاف: جب اس کی خبر کی اطلاع ارسلاوس بادشاہ کپدوکیہ کو پہنچی جس کی لڑکی اسکندر کے عقد میں تھی تو وہ ہیرودس کے پاس آیا اور اس کو اس کے بھائی فرودا اور بہن سلومت کی سازش سے مطلع کیا۔ ہیرودس پر جب یہ انکشافات ظاہر ہوئے تو وہ اپنے بھائی سے ناراض ہوا اور اپنے دونوں لڑکوں اسکندر اور ارسطبلوس سے راضی ہو گیا اور ارسلاوس کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد ارسلاوس اپنے شہر کو واپس آیا۔

اسکندر اور ارسطبلوس کا قتل: لیکن انطفر اپنی کوششوں اور درپردہ ان کی مخالفت میں مصروف رہا اور برابر اپنے باپ کو ان کی طرف سے برانگیختہ کرتا رہا یہاں تک کہ ہیرودس نے دوبارہ اسکندر اور ارسطبلوس سے ناراض ہو کر انہیں قید کر دیا۔ انطفر اپنے ہمراہ روم لے گیا۔ اراکین دولت کو انطفر کا یہ فعل ناگوار گزرا۔ انطفر نے ان کی بھی شکایت اپنے باپ ہیرودس سے کر دی اور یہ ثابت کر دیا کہ ان بعض اراکین دولت نے اسکندر کی سازش کے ذریعہ حجام سے تیری موت کی فکر کی ہے اور اس کے عوض اسے بہت سامان و اسباب دینے کے لئے کہا ہے۔ ہیرودس نے اراکین دولت کو اور ان کے خاندان والوں اور حجام کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد اپنے دونوں لڑکوں اسکندر اور ارسطبلوس کو قید کر کے سبطیہ میں پھانسی دے دی۔

اسکندر اور ارسطبلوس کی اولاد سے حسن سلوک: اسکندر کے دو لڑکے ارسلاوس کے بطن سے تھے ایک کا نام کوجان اور دوسرے کا نام اسکندر تھا اور ارسطبلوس کے تین لڑکے اغربیاس، ہیرودس، ارسطبلوس تھے۔ ہیرودس اپنے لڑکوں کے قتل کے بعد بہت پشیمان ہوا اور ان کی اولاد پر حد سے زیادہ مہربان ہوا۔ کوجان بن اسکندر کا عقد اپنے بھائی فرودا کی لڑکی سے اور ارسطبلوس کی لڑکی کا عقد انطفر کے لڑکے سے کر دیا اور اپنے بھائی فرودا اور لڑکے انطفر کو ان کی کفالت اور ان کے ساتھ

بالکل پیش آنے کا [illegible] نہیں تھا۔ لیکن ان دونوں کو ہیرودیس کا یہ حکم [illegible]۔ چنانچہ انھوں نے [illegible]

اور وعدہ کیا کہ ہیرودیس کو قتل کرنے کا نام بھی [illegible] گیا۔

فرورا کی بیماری و وفات کچھ عرصہ بعد ہیرودیس نے انطفر کو اغسطس قیصر کے پاس کسی ضرورت سے بھیج دیا۔ اس کے بعد [illegible] فرورا [illegible] کے مکان میں قید [illegible] فرورا قید میں بیمار ہو کر مر گیا۔

انطفر کی سازش کا انکشاف ہیرودیس کو [illegible] کے مرنے پر معلوم ہوا کہ انطفر اور فرورا نے [illegible] انطفر کی ماں [illegible] عہد و پیمان کیا تھا [illegible] انطفر [illegible] قتل کی فکر میں تھے۔ ہیرودیس نے [illegible] سے [illegible] تو [illegible] معلوم ہوا اور یہ بھی [illegible] فرورا کی بیوی کے پاس [illegible]۔ فرورا کی بیوی [illegible] اقرار کیا [illegible] کہ فرورا نے انتقال کے وقت [illegible] ضائع کرنے کی ہدایت کی تھی [illegible] ضائع کر دیا ہے [illegible] اس کی [illegible] سے کسی [illegible] ہیرودیس [illegible] انطفر [illegible] قیصر [illegible] انطفر [illegible] ہیرودیس کے [illegible] بھاگ [illegible] دیا۔

انطفر کا قتل انطفر [illegible] ہیرودیس نے [illegible] انطفر کی [illegible] انطفر [illegible] ہیرودیس نے [illegible] ہیرودیس [illegible] انطفر کے [illegible] انطفر قید [illegible] ہیرودیس [illegible] قتل سے پانچ [illegible] انتقال کے وقت اپنے [illegible] ولی عہد کر گیا۔

ارکلاؤس کی جانشینی ہیرودیس کے مرنے کے بعد [illegible] ہیرودیس نے ارکلاؤس کی ولی عہدی کے بارے میں [illegible] لوگوں نے ہیرودیس کی انگوٹھی دکھائی [illegible] ارکلاؤس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر ہیرودیس کا جنازہ [illegible] سے اٹھایا گیا اور نہایت اہتمام سے دفن کر دیا گیا۔

ارکلاؤس کی روم میں طلبی اور مراجعت ارکلاؤس نے تخت پر بیٹھتے ہی [illegible] سے اس کی [illegible] مستحکم [illegible] کچھ عرصہ بعد جب ارکلاؤس [illegible] تو انھوں نے [illegible] قیصر کے پاس اس کی شکایت [illegible]۔ قیصر نے ارکلاؤس اور ان کے [illegible] طلب کر

کہ ان کی شکایتیں قیصر تک پہنچیں اس نے ان کو عہدے سے معزول کر دیا۔ دربارِ روم نے ارکلاوس کے بحال رکھنے کی رائے دی اس وجہ سے قیصر نے اسے حکومت پر بحال رکھا اور قدس شریف واپس کر دیا۔

ارکلاوس کی معزولی و اسیری ارکلاوس واپس آنے کے بعد یہودیوں پر بہت سختی سے پیش آنے لگا اور اپنے بھائی اسکندر کی بیوی سے عقد کر لیا حالانکہ اس کے بطن سے اس کی اولاد تھی۔ اسکندر کی بیوی عقد کے بعد ہی مر گئی اور یہودیوں نے اس کی شکایت قیصر تک پہنچا دی قیصر نے اپنا ایک سپہ سالار روم سے بیت المقدس روانہ کیا اس سپہ سالار نے قیصر کے حکم کے مطابق ارکلاوس کو اس کی حکومت کے نویں برس قید کر کے روم بھیج دیا۔

ہیرودیس کے خلاف علماءِ یہود کا احتجاج یہودیوں پر اس کے بھائی ہیرودیس کو حاکم بنایا۔ یہ ارکلاوس سے زیادہ بدخصلت اور شریر تھا اس نے بھی اپنے بھائی فیلقوس کی بیوی سے عقد کر لیا۔ حالانکہ اس کے دو لڑکے اس کے بطن سے تھے۔ علماءِ یہود اور کاہنوں نے اس کی مخالفت کی جن میں یوحنا (یحییٰ) ابن زکریا علیہ السلام بھی تھے۔ جن کو اس نے ایک گروہ کے ساتھ قتل کروا دیا۔ یحییٰ نصرانیوں کے یہاں معمد کہلاتے ہیں کیونکہ انہوں نے ہی مسیح علیہ السلام کو اصطباغ (بپتسمہ) کرایا تھا۔

طیبریوس کا یہودیوں پر ظلم و تشدد اس کے زمانہ حکومت میں اوغسطس قیصر کا انتقال ہوا اس کی جگہ طیبریوس تخت حکومت پر بیٹھا۔ یہ نہایت بدمزاج کینہ خصلت تھا اس نے اپنے سپہ سالار پیلاطس کو صنم کا ایک بت دے کر قدس شریف بھیجا کہ یہود اس کی پرستش کریں۔ یہودیوں نے اس بت کی پرستش سے انکار کیا پیلاطس نے ان میں سے ایک گروہ کو قتل کروا دیا اور یہودی تنگ ہو کر اس کے مقابلے پر سے اصرار سے سر جھکا دیا۔

ہیرودیس کی جلاوطنی طیبریوس نے ایک بڑا لشکر دوسرے سپہ سالار کے ساتھ روانہ کیا ہیرودیس کو گرفتار کر کے طیبریوس کے پاس بھیج دیا اور اس نے ہیرودیس کو تونس کی طرف جلاوطن کر دیا اور وہاں جا کر مر گیا۔ اس کے بعد یہودیوں پر روم کی طرف سے مقرر والی حکومت کرتے رہے۔

بیت المقدس میں قربان گاہ اور بت خانہ کی تعمیر اسی کے زمانہ حکومت میں طیبریوس قیصر مر گیا اور تیرونس حکومت کی کرسی پر بیٹھا۔ یہ ان سب سے زیادہ شریر تھا جو اس سے پیشتر گزر چکے تھے۔ اس نے ایک مذبح (قربان گاہ) اور بت خانہ بنوایا۔ یہودیوں کے علاوہ باقی سب نے اس کے مذبح اور بت خانہ کی پرستش کی۔ تیرونس نے یہود کو مجبور کرنے کے لئے الیفتیم کو ایک لشکر کے ساتھ روانہ کیا۔ اس نے یہود کو تنگ اور بے حد مجبور کیا۔ اسی اثناء میں اس کی بدافعالی اور بدکرداری سے تنگ ہو کر اس کے وقت کے شرفاء نے اس پر حملہ کر کے قتل کر ڈالا اور اس کی لاش کو جنگل میں مردار پھینک دیا جسے جنگلی جانوروں نے کھا لیا۔

قربان گاہ اور بت خانہ کا انہدام تیرونس کے بعد قلودیوس قیصر روم کے تخت حکومت پر بیٹھا اس نے الیفتیم اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ بیت المقدس گئے تھے واپس بلا لیا اور تیرونس کے بنائے ہوئے مذبح کو منہدم کرا دیا اور اغریپاس

اپنی حکومت کے تحت [illegible] مرگیا۔

بابل یہود اور ارمن میں طوائف الملوکی: [illegible] پر بھی بڑی حد تک اثر انداز [illegible] کے زمانے میں بابل یہود [illegible] کی طرح [illegible] رہے۔ [illegible] ہو گئے۔ وہاں رہنے والے [illegible] لوٹ مار [illegible] ایک [illegible] ترقی کرتے تھے۔ شہر کے اکثر باشندے اس خوف سے شہر چھوڑ کر چلے گئے۔ [illegible] حکومت کرنے لگے۔ [illegible] نے ان یہودیوں کی [illegible] سے نکال [illegible] قتل و غارت کے لئے ایک لشکر روانہ کیا۔ [illegible] ایک گروہ [illegible] کے بابل یہود [illegible] قتل کر دیا گیا۔

فیلقوس کے سپہ سالار کا بیت المقدس سے اخراج: [illegible] نے ان کی حکومت [illegible] ایک سپہ سالار [illegible] بیت المقدس [illegible] کے سپہ سالار [illegible] بیت المقدس سے نکال [illegible] ہاتھوں میں سے ایک [illegible]

فیلقوس کے سپہ سالار کی اغریپا سے ملاقات: فیلقوس کا سپہ سالار [illegible] اور یہاں اس نے اغریپا بادشاہ [illegible] سے ملاقات کی [illegible] قیصر کے سپہ سالار نے اس سے یہودیوں کی [illegible] بیت المقدس پہنچ [illegible] فیلقوس نے سپہ سالار کے ظلم [illegible] کا راستہ [illegible] اغریپا نے [illegible] کے ساتھ [illegible] ان کے ہمراہ [illegible] تھے اور ان کو [illegible] ان کے سپہ سالار [illegible]

دمشق و قیساریہ کے یہودیوں کا قتل عام: [illegible] اغریپا کے پاس [illegible] یہودیوں سے لڑائی چھڑ گئی [illegible] ان کو [illegible] اور [illegible] دمشق [illegible] میں یہود [illegible] قتل کیا [illegible] انہیں قتل کر ڈالا۔ اس نے [illegible] اغریپا [illegible] سے [illegible] کرنے لگا تھا۔

رومی سپہ سالار اور عازار کی جنگ چنانچہ سپہ سالار روم کانس پر فتح یابی حاصل کرنے کے بعد بوئن کے بلاد کی طرف بڑھا۔ اسی اثناء میں دوسرا فرمان اسی مضمون کا صادر ہوا۔ کہ ارمن سے اعراض کر کے افریاں کے ہمراہ قدس شریف کی جانب روانہ ہوا جن شہروں پر ہو کر گزرا ان کو ویران کرتا گیا یہاں تک کہ عازار سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ عازار نے جنگی لڑائی میں ناکامی رومی اس وجہ سے وہ شکست اٹھا کر قدس شریف چلا آیا اور سپہ سالار روم اور کسیتا اپنی فوج لیے ہوئے بیت المقدس کے پاس ٹھہرے پھر عازار نے یہودیوں کو جمع کر کے ان پر حملہ کیا۔ نتیجہ وہ افریاں کے میدان سے پیچھے بھاگے تو انہوں نے قیصر کے پاس پیغام کر دیا۔

قیصر کا بلاد یہود کی تاراجی کا حکم اتفاق سے اسی وقت اس کا سپہ سالار اعظم اسپیانوس نامی بلاد مغرب سے ملکوں فتح کر کے آیا تھا۔ قیصر نے اسے بلاد یہود پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا اور اسے یہودیوں کو نیست و نابود کرنے اور ان کے قلعوں کو مسمار و ویران کرنے کا تاکیدی حکم دیا۔ اسپیانوس اور اس کا لڑکا طیطوش اور افریاں بادشاہ یہود روم سے روانہ ہوئے اور انطاکیہ پہنچ کر اپنے لشکر کی ترتیب میں مصروف ہو گئے۔

یہودیوں کی دفاعی تیاریاں یہودی بھی ان کی آمد کی خبر سن کر تیار ہو گئے اور تین گروہ ہو کر تین طرف پھیل گئے۔ ان کے ہر گروہ کے ساتھ ایک کاہن تھا۔ حنانی کاہن اعظم دمشق اور اس کے اطراف میں رہا اور اس کا لڑکا عازار کاہن بلاد روم کی حد تک اور یوسف ابن کریون کاہن طبریہ اور جبل الجلیل اور اس کے اطراف میں متعین کیا گیا۔ ان کے علاوہ جو بلاد حدود مصر تک باقی رہے ان کی حفاظت کے لئے کاہنوں کو مقرر کر دیا۔ ہر ایک کاہن نے اپنے اپنے قلعوں کی فصیلیں درست کر کے لشکر مرتب کر لیے۔

یوسف بن کریون کی کارگزاری سپہ سالار اسپیانوس انطاکیہ سے نکل کر بلاد جلیل کی طرف بڑھا اور اسی طرف سے یوسف بن کریون نے طبریہ سے نکل کر اس کا مقابلہ کیا۔ اہل طبریہ نے اس کی غیر موجودگی میں روم کی اطاعت قبول کر لی۔ یوسف بن کریون کو شکست پر شکست ہوئی اور لڑائی کے میدان سے طبریہ کی جانب چلا جس قدر رومیوں کو پایا قتل کر ڈالا۔ اہل طبریہ نے دوڑ کر اس سے معافی چاہی اس کے بعد اہل جبل الجلیل سے بھی یہی حرکت سرزد ہوئی اور اس کی خبر یوسف کو ہوئی۔ یوسف نے ان کے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا جو اہل طبریہ سے برتا گیا تھا۔ پھر اسپیانوس چالیس ہزار رومیوں کو لے کر مقابلے کو یوسف بن کریون سے لڑنے کے لئے چلا۔ افریاں بادشاہ یہود اور روم کے صاحب اقتدار آدمی اس کے ہمراہ تھے کیونکہ ارام والے مقابلوں سے پیچھے ہٹ گئے وہ شہر میں تھے۔ اسپیانوس نے یوسف بن کریون پر چڑھ کر پہنچ کر محاصرہ کیا لیکن پہلے ہی وقت اس کے پاؤں اکھڑ گئے۔ مجبور ہو کر صلح کا خواستگار ہوا۔ یوسف ابن کریون نے اہل قدس کے مشورہ پر اس کی درخواست کی مقبولیت موقوف رکھا۔

یوسف بن کریون کی گرفتاری و جاں بخشی اسی اثناء میں اسپیانوس کو ایک غار کی دریافت ہوئی اور اسے اپنی کامیابی کا یقین ہو گیا اور وہ بزور قلعے کے باہر سے لڑائی چھیڑ دی۔ جب یوسف بن کریون کے ساتھیوں کی تعداد کم ہو گئی مجبور ہو کر یوسف نے قلعہ کا دروازہ بند کر دیا۔ چالیس دن تک پانی نہ ملا آخر ایک قلیل جماعت کے ساتھ یوسف قلعہ سے نکلا رومیوں نے

اس کا [illegible] چنانچہ یوسف ان کی طرف [illegible] اور اسی قدر کی قوم یوسف کے قتل کی کوشش میں تھی یوسف نے [illegible] سے اتفاق کر لیا جب وہ سب کے سب قتل ہو گئے اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔ تب یوسف [illegible] کی خدمت میں حاضر ہوا [illegible] یوسف کے قتل [illegible] نے اس سے انکار کیا اور [illegible] کو قتل کر کے [illegible]

یوحنان یہودی کی شرارت انگیزی ابن کریون لکھتا ہے کہ انہی واقعات کے اثناء میں [illegible] ایک یہودی یوحنان نامی [illegible] تھا اس کے پاس [illegible] ہونے لگے۔ [illegible] کی قوت بڑھ گئی۔ [illegible] روم نے [illegible] کامیابی کا جھنڈا [illegible] اس وقت [illegible] قدس شریف [illegible] روم نے فتح کر لیا تھا اس وجہ سے اس نے اہل قدس پر [illegible] شروع کر دی۔ [illegible] اعظم نے اس کی مخالفت کی اور [illegible] پہلے [illegible] مقرر کر دیا [illegible] مخالفت کی اور یوحنان [illegible] کی مخالفت سے [illegible] قتل کرنے [illegible]۔

یوحنان کی روم سے امداد طلبی یہودی جب اس کے ہاتھوں [illegible] اور اس کے ساتھ [illegible] یوحنان سے لڑنے کے لئے نکلے۔ یوحنان نے قدس شریف میں [illegible] درخواست کی [illegible] روم سے امداد کا [illegible] روم نے [illegible] اس کی مدد کے لئے روانہ کیا۔ [illegible] شہر [illegible] کے ساتھ [illegible] کے شہر میں [illegible] اور [illegible] یوحنان [illegible] روم کے ساتھ [illegible] قتل [illegible] دولت کا مال [illegible] یہودیوں کے [illegible] تھے۔

عنانی کا [illegible] کی اسمعانیوں سے [illegible] طلبی عنانی نے [illegible] چنانچہ [illegible] یوحنان [illegible] بیت المقدس سے نکل کر [illegible] اسمعانیوں نے [illegible] قتل کر ڈالا۔

بیت المقدس کی تاراجی اس کے بعد [illegible] فتح کر کے [illegible] کامیابی کا [illegible] بیت المقدس کی [illegible] آئے۔ اس اثناء میں یوحنان نے [illegible] قتل کر [illegible] ایک [illegible] کے بعد [illegible] گیا۔

شمعون کا یہودیوں سے برا سلوک ابن کریون لکھتا ہے کہ یوحنان کے زمانہ میں [illegible] شمعون نامی ایک شخص نے بھی [illegible] اس کے پاس [illegible] کے قریب [illegible] گئے۔ اہل روم نے ایک لشکر [illegible] شہر پر [illegible] کر لیا۔

لوگوں کے مال و اسباب لوٹ لئے۔ اس کے بعد جوش مردانگی میں آ کر روم سے لڑنے گیا۔ اس اثناء میں یوحنان نے فتح کر کے شہر پر قبضہ کر لیا جب وہاں سے واپس ہو کر آیا تو یوحنان کو شہر میں موجود پایا تو اس نے اس کا محاصرہ کر کے لڑائی شروع کر دیئے۔ یوحنان تو ان [illegible] میں جا چھپا ایک بڑی تعداد کو اس نے قتل کر ڈالا۔ عوام الناس نے شمعون سے مدد چاہی یہاں کی خواہش کے مطابق مدد کرنے کے بجائے [illegible] ساتھ اس نے بدعہدی کی اور [illegible] میں یوحنان سے بھی بڑھ گیا۔

اسیانوں اور نطاقوں کی جنگ ابن گریون روایت کرتا ہے کہ اس کے بعد اسیانوں نے [illegible] تک یہ خبر پہنچی جب کہ وہ [illegible] میں تھے کہ قیصر روم مر گیا ہے اور اس کی جگہ [illegible] نے ایک فرقہ [illegible] نطاقوں کی حکومت [illegible] پر غلبہ پا لیا۔ [illegible] انہوں نے اسیانوں کی حکومت پر اتفاق کر لیا۔ اسیانوں اپنی فوج لے کر [illegible] سے [illegible] چھوڑ کر روم کی طرف نطاقوں سے لڑنے کی غرض سے گیا اور اسے شکست دے کر قتل کر ڈالا پھر [illegible] جانب گیا اور وہاں سے کشتی پر سوار ہوا اور طیطوس قیساریہ میں آ گیا۔

بیت المقدس میں قتل عام یہاں تک ابن گریون نے [illegible] تمام ہونے پر [illegible] اور یہودیوں میں قدس میں [illegible] اس [illegible] میں خون بہتا رہا [illegible] ایک دوسرے کو قتل کر رہے تھے [illegible] مسجد میں نماز پڑھتے تھے لیکن تمام راستوں میں خون جاری تھا اور بیت المقدس کے لوگ [illegible] سے [illegible] تھے [illegible] یوحنان اور شمعون پر غلبہ پا چکی تھی اور بیت المقدس کو تنگ کر رہا تھا۔

طیطوس کا محاصرہ بیت المقدس یہاں تک ابن گریون کی فصل [illegible] طیطوس لشکر [illegible] کے مقابل سے بیت المقدس پہنچ کر شہر پناہ کے [illegible] اپنے لشکر کے [illegible] قیام [illegible] شہر کو صلح کا پیام دیا۔ مگر اہل شہر اس طرف متوجہ ہوئے اور اس سے لڑنے کی غرض [illegible] کی جس سے طیطوس کو شکست [illegible] کے دوسرے [illegible] شہر کے مشرقی جانب [illegible] پر جا کر قیام کیا اور لشکر کی ترتیب اور آلات حصار فراہم کرنے میں مصروف ہوا۔

یہودیوں کی شدید مخالفت یہودیوں نے آپس میں اتفاق کر لیا اور باہمی جھگڑے دور کر کے اس سے لڑنے کے لئے شہر پناہ کے [illegible] اور بہادری دکھلائے اور کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد آپس میں پھر ایک دوسرے کے مخالف ہو گئے اور باہم لڑنے لگے۔ اس اثناء میں یوحنان نے قدس شریف میں عید الفطر کے روز [illegible] کی ایک جماعت کو قتل کر ڈالا [illegible] مسجد کے باہر [illegible] نے [illegible] سب [illegible] یہودیوں نے [illegible] سے [illegible] اور اس کے لشکر کا تعاقب کرتے ہوئے [illegible] طیطوس نے صلح کی غرض سے [illegible] یہودیوں کے پاس بھیجا۔ اتفاق سے اس کو ایک تیر لگا [illegible] اپنے مقام [illegible] طیطوس اس کے [illegible] جانے سے سخت برہم ہوا اور اس نے چند اونچے اونچے برج بنوائے جو شہر پناہ کی فصیلوں کے مقابل تھے اور اس میں جنگ آور سپاہیوں کو ایک معقول تعداد کے ساتھ [illegible] تاکہ [illegible] ان پر [illegible] کر کے ان کو قتل کر ڈالیں اور یہودی ان کے مقابلہ میں اس سے لڑنے کے لئے آ موجود ہوئے۔ یوحنان نے قدس شریف پر قبضہ کر لیا تھا اور اس کے ساتھ ایک بڑی جمعیت تھی اور شمعون

[illegible]

طیطوش کا بیت المقدس پر دوسرا حملہ [illegible]

بیت المقدس کی ناکہ بندی [illegible]

قاضیوں کا قتل [illegible] قاضیوں کی ایک جماعت کو قتل کر ڈالا [illegible]

محصورین کی ابتر حالت [illegible]

طیطوش کا بیت المقدس پر قبضہ [illegible]

لیکن طیطوس کی قسمت میں اس سے پہلے ہی کامیابی لکھی جا چکی تھی ان یہودیوں کو بھی شکست ہوئی اور انہوں نے شہر پناہ کی دیواروں سے مسجد تک کی تمام عمارتیں منہدم کرا دیں۔ اس کے بعد اسی حالت میں ایک اونچے مقام پر کھڑا ہوا یہود کو روم کی اطاعت کی ترغیب دے رہا تھا کہ یہودیوں کی ایک جماعت طیطوس کے پاس آئی اس نے انہیں امان دے دی۔

ہیکل کی تباہی: چنانچہ بقیہ یہودیوں نے فوراً امان طلب کی [illegible] ۷۰ء۔ اسی وجہ سے طیطوس نے [illegible] مکانوں کی لوٹ مار شام ہوتے ہی رومیوں نے ہیکل پر قبضہ کر لیا آگ لگا دی جو دو دن تک جاری رہی جس سے شہر پناہ منہدم ہو گئی۔ ہیکل کی دیواریں ٹوٹ گئیں۔ رومی لشکر کے [illegible] آخر یہود [illegible] بھاگ گئے۔ ہیکل میں رومیوں نے جھنڈا گاڑ کر [illegible] آگ روشن کر دی [illegible] خراب ہو گئے [illegible] پہنچ جاتی۔ [illegible] شمعون اور یوحنان ہیکل کی پہاڑیوں میں جا چھپے۔

طیطوس کی مراجعت: طیطوس نے انہیں امان دی [illegible] انہوں نے اس درخواست کو منظور کیا [illegible] رات کے وقت بیت المقدس چلے گئے۔ اور طیطوس کے ایک سپاہی [illegible] پکڑنے پر چلے گئے اس کے بعد تمام [illegible] ان سے علیحدہ ہو گئے۔ یوحنان بھی طیطوس کے دربار میں حاضر ہوا۔ طیطوس نے [illegible] کاہن مجد کا سبب (جس میں [illegible] اور [illegible] دی گئی تھی) لے کر اس کے پاس آیا۔ [illegible] گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پھر بیت المقدس نے [illegible] کی کنجیاں طیطوس کو دے دیں۔ طیطوس تمام مال و اسباب اور خزانے [illegible] قیدیوں کے ہمراہ بیت المقدس سے کوچ کر گیا۔

مقتولین کی تعداد: ابن کریون لکھتا ہے کہ بروایت [illegible] مقتولین کے [illegible] تھا اس واقعہ میں ان مقتولوں کی تعداد جو [illegible] سے شہر کے دروازے پر لائے گئے تھے ایک لاکھ [illegible] ہزار [illegible] کے علاوہ [illegible] ان لاشوں کے علاوہ جو گلیوں میں [illegible] یا جلنے [illegible] کی گئی تھی مقتولوں کی تعداد چھ لاکھ [illegible] بیان کیے ہیں کہ اس واقعہ میں ایک لاکھ [illegible] گرفتار کیے گئے اور ایک [illegible] بنا لئے گئے۔ جنہیں [illegible] کو [illegible] جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سب قیدی تمام ہو گئے اس واقعہ میں شمعون بھی مارا گیا۔ مگر [illegible] یوحنان اس عام خون ریزی سے بچ گیا [illegible] وقت شمعون نے [illegible] کا [illegible] وقت بیت المقدس سے نکال دیا تھا۔

امارت یہود کا خاتمہ: جب یہود کا یہ حال ہوا۔ جب طیطوس بیت المقدس سے نکل کر اس کے [illegible] پہنچا۔ یہود کا خاتمہ ہو گیا اسے یہود کے تباہ ہونے کی خبر پہنچی اس نے ایک [illegible] [illegible] کے [illegible] منتقل کرنے کی ترغیب دی [illegible] ایک مدت تک [illegible] کے بعد [illegible] کی طرف تھا۔ [illegible] ان میں سے آخر [illegible] کے باقی [illegible] یوسف [illegible] اس واقعہ میں مقتول ہو گئے۔ جس نے [illegible] حالات سے [illegible] آگاہی دی۔ طیطوس نے [illegible] اپنے [illegible] روم میں رکھنا چاہا لیکن اس نے [illegible] مقدس [illegible] کی ترغیب کی۔ طیطوس نے [illegible] قبول [illegible] سے روانہ ہو گیا۔ [illegible] وقت سے یہودی حکومت کا بالکل خاتمہ ہو گیا۔

شجرہ ملوک بنی حشمنائی

یہ ملوک حشمنائی کا مورث اعلیٰ اور
نسل ہارون علیہ السلام سے تھا

شجرہ ملوک بنی ہیرودس

یہ ملوک بنی ہیرودس کا مورث اعلیٰ ادومی ہرقانوس
وزیر کی بادشاہ حشمنائی پر قابض ہو گیا تھا

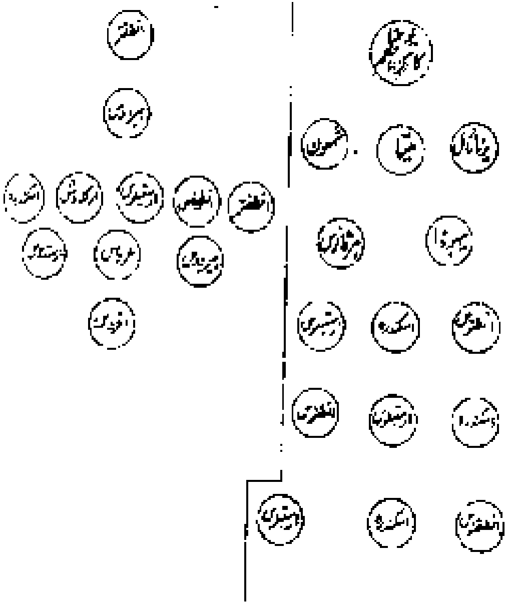
متیا
اسکندر
اسکندرہ
انطفتر
ارکلاوس
ارستبولس

فہرست

باب (١٧)

حضرت یحییٰ علیہ السلام [illegible]
حضرت یحییٰ کا نسب
[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
حضرت مریم کی پیدائش
حضرت مریم کی خدمت
حضرت یحییٰ کی پیدائش [illegible]
حضرت یحییٰ کی بشارت
حضرت زکریا کے [illegible]
حضرت زکریا کی [illegible] [illegible]
حضرت مریم کو بشارت
[illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام
[illegible] [illegible]
حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ [illegible]
حضرت عیسیٰ کے معجزات [illegible]
حضرت عیسیٰ کی تعلیمات
[illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]
حضرت عیسیٰ کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible]
حامیم بن من اللہ کا ظہور
[illegible] بن طریف کے عقیدہ کی مخالفت ٢٢٥
الیاس بن طریف [illegible] کا عقیدہ
[illegible]
[illegible]
ہسپانیہ کے [illegible] ٢٢٦
[illegible]
[illegible] زناتہ ٢٢٧
[illegible]
[illegible]
[illegible] کا نسب
[illegible]
[illegible] کی روایات ٢٢٨
[illegible] کے طبقات
[illegible] کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے متعلق [illegible] کی روایت
[illegible] ٢٢٩
[illegible]
[illegible]
[illegible] ٢٣٠
[illegible] کا قتل
[illegible] کی [illegible]
[illegible] کا لقب [illegible]
[illegible]
[illegible] ٢٣١
[illegible]
[illegible]
[illegible] ٢٣٢
[illegible] ٢٣٣
[illegible]
[illegible]
[illegible] کا قتل
[illegible]
[illegible] ٢٣٤
[illegible]
[illegible] کا قتل
[illegible]
[illegible] ٢٣٥
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] ٢٣٦
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible] کی [illegible]
[illegible] کا قتل ٢٣٧
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
ابو یزید کی فتوحات ٢٣٨
[illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] کا انجام

قیصر [illegible] کی مصر پر فوج کشی ۲۴۹
سکندر بن دارا
دارا اور سکندر اعظم کی جنگ
دارا کی ہزیمت
[illegible] طبقہ ملوک فارس ۲۵۰
دارا بن بہمن کا نسب
دارا بن دارا ۲۵۱
دارا الاصغر اور سکندر
طبقہ ثالثہ ملوک فارس ۲۵۲
ملوک الطوائف
اشکانیوں کی سلطنت کی تقسیم
اشک بن دارا
اشک بن دارا کے متعلق دوسری روایت
جوذر بن اشک ۲۵۳
طوائف الملوک
بلاش کی فتوحات
[illegible]
[illegible] طبقہ کا [illegible] ۲۵۴
طبقہ رابعہ ملوک فارس ۲۵۵
دولت ساسانیہ
اردشیر
اردشیر کی وفات
سواد پر قبضہ ۲۵۶
عرب پر فوج کشی
[illegible] کا قتل
ساطرون [illegible]
سابور اور ضیزن ۲۵۷
سابور اور نضیرہ
نضیرہ کا انجام
سابور کا عرب پر حملہ
بہرام بن ہرمز ۲۵۸
بہرام بن بہرام
بہرام اور نرسی بن بہرام
سابور ذوالاکتاف
[illegible]
عربوں کی سرکوبی ۲۵۹
شورش کا انسداد
[illegible] قیصر کا سابور کا محاصرہ
قیصر روم کی سابور پر فوج کشی ۲۶۰
سابور کی شکست و فرار
سابور اور [illegible] میں صلح [illegible]
سابور کی وفات
اردشیر بن ہرمز [illegible] ۲۶۱
یزدجرد اثیم
بہرام بن یزدجرد
یزدجرد بن بہرام ۲۶۲
فیروز اور ہیاطلہ کی جنگ
قباذ
مزدک زندیق کا ظہور
قباذ [illegible] کی معزولی
قباذ [illegible]
انوشیروان
انوشیروان کا نظم و نسق ۲۶۳
انوشیروان کی وفات
ہرمز
بہرام چوبین کی فتوحات
ہرمز کی معزولی
پرویز

عنوان	صفحہ
[illegible]	۲۱۵
[illegible]	
ہومر کا قصہ	
یونانی فتوحات	[illegible]
[illegible]	
یونان کا [illegible]	
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
سکندر اعظم	
سکندر اعظم اور دارا کی جنگ	
ارسطو حکیم	۲۰۵
ارسطو کی تصانیف	
اسکندر اعظم کی فتوحات	[illegible]
بطلیموس	
بطلیموس کی فتوحات	
[illegible]	
[illegible] اور رومیوں کی جنگ	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	

مکابی اور ان کے جانشین
روم میں [illegible] ٢٨٣
ہیرودیس کے نسب کے بارے میں مسیحی روایت
[illegible]
رومی جمہوریت کا خاتمہ
[illegible] ٢٨٣
قیصر کا لقب
اکٹیوین (یولیس) قیصر
قیصر کا خطاب
[illegible] فتوحات ٢٨٥
حضرت عیسیٰ کی ولادت
[illegible]
[illegible] ٢٨٦
[illegible] کا قتل
یعقوب [illegible] کا قتل
عیسائیت کی تبلیغ
انجیل کا درس
بیت المقدس کی [illegible]
یہودیوں کا قتل عام ٢٨٧
بیت المقدس سے نصرانیوں کا اخراج
[illegible] پر حملہ
[illegible] قیصر کا قتل
[illegible] کا انہدام
یہودیوں کی تباہی و بربادی ٢٨٨
[illegible] کی حکومت
[illegible] قیصر کا قتل
[illegible] کا انتخاب
نصرانیوں کی مراجعت [illegible]
[illegible] ٢٨٩
[illegible] حواریوں کی گرفتاری
[illegible] حواریوں کی رہائی
عیسائیوں پر ظلم و ستم
[illegible]
بیت المقدس کی تباہی
بیت المقدس کی ازسرنو تعمیر [illegible] ٢٩٠
[illegible]
بطارقہ منتخب [illegible]
نصاریٰ پر ظلم و ستم
[illegible] کا آغاز ٢٩١
[illegible]
[illegible] کا قتل عام
[illegible] کا قتل عام
[illegible]
[illegible] ٢٩٣
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کا قتل
[illegible] ٢٩٥
[illegible]
[illegible] کا قتل
بطریق بیت المقدس کا قتل
[illegible] قیصر کا قتل ٢٩٦
[illegible] کی گرفتاری
نصاریٰ کی مذہبی آزادی
قسطنطنیہ کی [illegible]

اسرائیلیوں کا قتل اور بربادی
قلاویانوس
والی مصر کی بغاوت ۲۹۵
قسطنطین کے متعلق پیشین گوئی
میسنطیوس پر فتح
سابورا اور مقسیمیانوس
دیوقلیان کی حکومت
یعقوبوں کا خاتمہ ۲۹۶
مسیحیوں پر ظلم و ستم
دیوقلطیان کی معزولی

باب ۲۲

ملوک قیاصرہ متنصرہ ۲۹۷
چوتھے نصرانی
نسب قیاصرہ
قسطنطین اور مقسیمانوس کی جنگ
قسطنطین
قسطنطین کا قبول عیسائیت ۲۹۸
مذہب عیسوی کی آزادی
کلیسا کی تعمیر
قسطنطین اور یہودی
قسطنطین کے قبول عیسائیت کا واقعہ ۲۹۹
وطن روم کی بغاوت
قسطنطین کا خواب
قسطنطین ثانی
یولیانس اور نصاریٰ ۳۰۰
یوشانوش
بلنسیانوس بن قسطنطین
انتخیوش بطریق
بطرس بطریق
اساقفہ کی دوسری کونسل ۳۰۱
جوواسطانوس
بلنطینوس بن بلنطیان
ارکادیوس ۳۰۲
قوطیوں کا روم پر حملہ
طیودوشیش بن ارکادیوش
نسطورس بطریق کا اخراج
بہرام گور کی روم پر فوج کشی ۳۰۳
مرقیان قیصر
مذہبی فرقے
بروتریوس بطریق کا قتل
لاون قیصر
زینون قیصر ۳۰۴
انسطاس قیصر
بطریق روم کی معزولی
یوسطینوس قیصر
پرویز کا روم پر حملہ ۳۰۵
بطریق غالی کی گرفتاری
یسطیانوس قیصر
دمیانی باغی
کسریٰ کے عہد میں [illegible]
بولیدریوس بطریق کا قتل
ساویروس بطریق کی معزولی
اساقفہ کی پانچویں کونسل ۳۰۶
طیودوشیش بطریق اور فرقہ ملکیہ
یسطینوش قیصر
طباریوس قیصر
ہرمز کی طباریوش سے امداد طلبی
موریقش قیصر ۳۰۷

انطاکیہ سے یہودیوں کا اخراج
یہودیوں کی دوسری قیصر سے [illegible]
فوکاس قیصر کا قتل
یروشلم [illegible] کی فتح [illegible]
قیصر روم کا انتقام
یہود کی صورت حال
[illegible]
[illegible] ۲۹۸
[illegible]
[illegible]
ہرقل کا فارس پر حملہ
[illegible]
یہودیوں کا قتل عام ۲۹۹
[illegible]
مصر پر قبضہ
[illegible]
ہرقل کی [illegible]
عارضی معاملات
[illegible]
باب ۲۹ ۳۰۰
ہرقل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہرقل اور [illegible]
ہرقل اور [illegible] ۳۰۱
ابو سفیان کو [illegible] اسلام
[illegible]
[illegible] ۳۰۲
[illegible] دمشق [illegible] فتح
جنگ یرموک ۳۰۳
فتح قیصریہ
محاصرہ بیت المقدس
فاروق اعظم کا سفر
حضرت [illegible]
[illegible] کی تقسیم
[illegible] ۳۰۴
[illegible]
[illegible]
قسطنطنیہ [illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۰۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۰۶
نقفور قیصر اور ہارون الرشید
[illegible]
[illegible]
[illegible]
جامع [illegible] ۳۰۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ۳۰۸

قسطنطین اور ارمن بطریق
دمشق و تاش
دمشق، خلوا اور سیف الدولہ کی جنگ ۳۱۹
معز و دمشق کی حکومت
معز و دمشق کا محاصرہ
حسن بن داقوس
دمشقیوں کی گرفتاری و رہائی
جوہر اور حسن کی جنگ ۳۲۰
محاصرہ حلب
[illegible]
حکومت مصر پر [illegible] کا قبضہ
[illegible] ([illegible]) کی بغاوت
قسطنطین اور [illegible] کی شادی
الپ ارسلان کی فتوحات ۳۲۱
الپ ارسلان اور ارمانوس کی جنگ
اہل فارس کا نسب
اہل فرانس کا قبول مسیحیت
بنادقہ
جلالقہ ۳۲۱
[illegible]
فرانسیسیوں کی پیش قدمی
المستعلی عبیدی کا قتل
فرانسیسیوں کو شکست
جزیرہ و قسطنطنیہ پر حملہ
شاہ فرانس کا قسطنطنیہ پر حملہ
قسطنطنیہ کی غارت گری ۳۲۲
اساقفہ اور راہبوں کا قتل عام
فرانسیسیوں کا شام سے اخراج

[illegible] ۳۲۳
قرامطہ ([illegible])
قرامطہ کی اصل
قرامطہ کا شام پر حملہ
قرامطہ اور رومیوں کی شکست و مصالحت
[illegible]
[illegible] کا قتل ۳۲۵
رزیک کا طرابلس پر حملہ و قبضہ
دبیس کی فرانس پر فوج کشی
[illegible] سے فرانسیسیوں کا اخراج
[illegible]
[illegible] کا قتل
[illegible] کی حکومت
رزیک کا قتل و [illegible] ۳۲۶
[illegible] ۳۲۷
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی حکومت
عربوں کے عراق و شام میں آنے کی وجہ
[illegible] عرب پر فوج کشی
[illegible] ۳۲۸
[illegible] سے شام [illegible]
[illegible] عرب کی [illegible] شام
[illegible]
[illegible] کی عراق کی جانب پیش قدمی
ابن [illegible] اور ابن لخم کا [illegible] قیام ۳۲۹
[illegible] اور بنی جرم کی جنگ
[illegible]
[illegible] کی [illegible] آمد

آثار عرب ۴۴۰
ہائے قحطانی عرب
عرب کا نسب
قحطان
تقدیر
آل سبا کا نسب ۴۴۱
بنو حمیر قضاعہ
حمیر بن سبا
نوشیروان و شعوبیہ
شیب بن ذی جدن ۴۴۲
بنو جرہم
بنو جعفر
تبابعہ کا نسب ۴۴۳
سیف بن ذی یزن
وائل بن حجر
شجرہ انساب حمیر ۴۴۵
قدامہ
قضاعہ ۴۴۶
الحاف بن قضاعہ
عمرو بن الحاف
اسلم بن الحاف
عمران بن الحاف
بنو خشین ۴۴۷
بنو جرم
بنو بلی
حضرت زید بن حارثہ
ملوک قضاعہ
زباء اور تدمر ۴۴۸
ملوک اربعہ کی حکومت
شجرہ نسب بنو قضاعہ ۴۴۹
بنو کہلان ۴۵۰
زید بن کہلان
بنو یام
بنو ہمدان
معلی و عبد اللہ بن علی الہمدانی ۴۵۱
عمرو بن حزم کی یمن کی گورنری
بنو مرتضیٰ کا دوسرا قیام
اذواء ۴۵۲
بنو مذحج
قبائل مذحج و مشاہیر
مذحج کی امارت
امارت بنو حارث
آل مدان ۴۵۳
آل کاہن
قتبان کی حکومت
نجران کے آخری حکمران
بنو نبہان
بنو مرہ
بنو لخم ۴۵۴
بنو جذام
بنو نبہان اور بنو ثعل
کندہ و اسلاف
بنو سکون ۴۵۵
شجرہ انساب کہلان ۴۵۶

باب : ۲۷ ۴۵۷

ملوک حیرہ
بنو لخم کی حکومت
آل امرؤ القیس

مالک بن فہم
ملکہ زباء ۳۳۶
مالک اور زباء کی مجلس
جذیمہ کے کارنامے
عدی بن نصر
عدی اور رقاش کا نکاح ۳۴۰
عدی بن نصر کا فرار
عمرو بن عدی
[illegible]
قیصر کا [illegible] ۳۴۱
[illegible]
[illegible]
قیصر کی خلعت [illegible]
[illegible] کا قتل
عمرو بن عدی کا کردار ۳۴۵
آل نصر کی [illegible]
نعمان بن منذر کا نسب
آل قیس بن سعد
امرؤ القیس
عمرو بن امرؤ القیس ۳۵۰
نعمان بن امرؤ القیس
بہرام بن یزدگرد اثیم
[illegible]
[illegible] معاملات
[illegible] ۳۵۳
[illegible]
[illegible]
عمرو بن منذر
آل نعمان کا زوال
خالد بن الولید کی عراق پر فوج کشی ۳۵۴
ایاس بن قبیصہ کی حکمرانی
[illegible]
[illegible] کا قتل
آل نصر [illegible] حکومت
آل نصر کے متعلق مختلف روایات
آل نصر کا نسب
[illegible] کی روایت ۳۵۵
مسعودی کا بیان
[illegible] کی روایت
عمرو بن عدی کا [illegible]
عمرو بن عدی کی حکومت
نعمان بن اسود کی حکمرانی ۳۵۶
[illegible] کا آخر
[illegible]
حارث اور [illegible] کا قتل
عمرو بن منذر کا قول روایت
عمرو کا قتل [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible]
[illegible]
امارت [illegible]
[illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] کا قتل
[illegible]
حجر بن الحارث کا قتل
امرؤ القیس اور بنو اسد کی جنگ

امرؤ القیس کا خاتمہ	۳۶۰	شہر یثرب	
کندہ الملوک		یہودی قبائل کی یثرب میں آمد	۳۶۸
بنو جبلہ		مالک بن عجلان کی یہودیوں سے بدسلوکی	
ملوک غسان شام	۳۶۱	یہودیوں کا قتل	
[illegible]		رؤسائے یہود کا خاتمہ	
عوف بن مالک		اوس و خزرج	
مسعودی کی روایت		قبیلہ اوس	۳۶۹
بنو سلیح		قبیلہ خزرج	
عرب پر بنو کہلان کی حکومت	۳۶۲	یہود یثرب کی بدعہدی	
غسان		یہود یثرب کی تباہی	
ابو جبر		یوم بعاث	۳۷۰
ثعلبہ اور قیصر روم کا معاہدہ		بنی خزرج کی خانہ جنگی	
حارث بن ثعلبہ		اہل یثرب کے قریش سے تعلقات	
حارث بن عمرو محرق	۳۶۳	بنو خزرج کو دعوت اسلام	
جبلہ بن حارث		بیعت عقبہ اولیٰ	۳۷۱
ابو شمر		بیعت عقبہ ثانی	
جفنہ بن منذر محرق		حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب	
ایہم بن جبلہ		یثرب میں اشاعت اسلام	
جبلہ بن ایہم کا قبول اسلام	۳۶۴	مصعب بن عمیر کی یثرب میں تبلیغ	۳۷۲
حضرت عمرؓ اور جبلہ		بارہ نقیبوں کا تقرر	
جبلہ کی پشیمانی	۳۶۵	ہجرت	
شاہان غسان		مہاجرین سے انصار کی مواخات	۳۷۳
جفنہ بن غسان کا زوال		مسجد نبوی کی تعمیر	
باب ۲۱	۳۶۶	میثاق مدینہ	
اوس و خزرج		یہود مدینہ کی عہد شکنی	
یثرب		بنو نضیر کا اخراج	۳۷۴
عمالقہ کا یثرب میں قیام	۳۶۷	فتح خیبر	
یثرب کے قدیم باشندے		حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے خطاب	
بنی اسرائیل کا یثرب پر حملہ		واقعہ سقیفہ بنی ساعدہ	۳۷۵

حضرت ابوبکرؓ کی بیعت
یمنی صحابہ کی شہرت ۳۷۶
امی ۳۷۷

باب : ۲۹ ۳۷۸

بنو ہمدان
بنو ہمدان کا نسب
ہمدان کے نسب میں اختلاف ۳۸۰
آل حضرت اسماعیل ۳۸۱
آل ہمدان
حضرت ہمدان کی پیدائش
معد کا معانہ سے نکاح
بنو ہمدان کا تہامہ میں قیام ۳۸۲
نزار بن معد
آل نزار
بنو ربیعہ
بنو بکر
عنترہ بن عامر ۳۸۳
عنترہ بن شدان کا قتل
حضرت صہیبؓ بن سنان
بنو وائل
عمرو بن کلثوم
حجر بن وائل ۳۸۴
یمامہ
بنو حنیفہ کا یمامہ پر غلبہ
بنو عجل
عکابہ بن صعب ۳۸۵
حریث کا قتل
بنو شیبان
شمائل کا سلسلہ نسب
شجرہ نسب بنو قیدار بن اسماعیل علیہ السلام ۳۸۶
شجرہ نسب بنو نزار بن معد دوم ۳۸۸
قبائل مضر بن نزار ۳۸۹
بنو قیس
آل سعد بن قیس
بنو غطفان
بنو عبس
حذیفہ کا قتل ۳۹۰
حطیہ شاعر
آل ذبیان اشجعی
سنان بن ابی حارثہ
بنو مرہ
بنو سلیم و بنو ہوازن ۳۹۱
بنو سلیم کی شاخیں
بنو ہلال اور بنو صعصعہ
بنو جعفر بن امرؤ القیس
بنو نمیر ۳۹۲
بنو عیلان و بنو عوف
بنو نزار
بنو ہوازن کی شاخیں
بنو جشم
بنو ثقیف ۳۹۳
طائف
سوق عکاظ کا رواج
بنو سعد و بنو نصر
بنو ہلال
بنو عامر کی چار شاخیں
بنو سواۃ ۳۹۴
بنو باہلہ

[illegible]

بنو کلاب

[illegible]

بنو کعب

[illegible]

بنو خفاجہ

[illegible]

بنو اسد
بنو مطلب بن عبد مناف
بنو ہاشم ۲۰۸
آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ
مکہ میں قریش کی حکومت
بنو جرہم
بنو قطورا
سمیدع بن ہوثر
بنو جرہم اور بنی قطورا میں تصادم ۲۰۹
بیت اللہ کی تعمیر
بنو جرہم کا مکہ سے اخراج
سنگ اسود کی تلاش
بنو خزاعہ کی تولیت ۲۱۰
قصی کی مراجعت مکہ
بنو خزاعہ اور قصی میں جنگ
کلید کعبہ کے متعلق روایات

قریش کی تولیت ۲۱۱

دار الندوہ
بنو عبد مناف کی توقیر
بنو عبد مناف اور بنو عبد الدار میں کشیدگی
بنو عبد الدار
بنو عبد مناف میں مصالحت ۲۱۲
ہاشم بن عبد مناف
عبد المطلب کی مراجعت مکہ
عبد المطلب کی سرداری
چاہ زمزم کعبہ کے خزانے ۲۱۳
عبد اللہ بن عبد المطلب
عبد اللہ بن عبد المطلب کا انتقال ۲۱۴
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
عبد المطلب کا انتقال ۲۱۵
خزانہ کعبہ
اولاد شیبہ ۲۱۶

باب: ۱۷

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اناجیل[1]

حضرت عیسیٰؑ کا نسب: بنی ماثان جو داؤد علیہ السلام کی اولاد سے تھے وہ بیت المقدس میں نبوت (کہانت) کر رہے تھے اور (ماثان) ماذر بن الیہود بن اخس (اخیم) بن صادوق (صادق) بن عازور (عزور) بن الیاقیم بن ابیود (ابیہود) بن زربابل (زروبابل) بن سالات (شیلتئیل) بن یوحانیا (یکنیاہ) بن یوشیا (ملوک بنی اسرائیل کا سولہواں بادشاہ) بن آمون بن منشا بن حزقیا بن احاز (آحز) بن یوثام (یوتھم) ابن عوزیا (عزیاہ) بن یورام بن یہوشافاط (یہوسفط) بن اسا بن رحبعام بن سلیمان بن داؤد صلوات اللہ علیہم کی نسل سے ہے اور یوحانیا بن یوشیا (سولہواں بادشاہ بنی اسرائیل) ایام جلاوطنی بابل میں پیدا ہوا تھا۔ یہ نسب میں نے انجیل متی[3] سے نقل کیا ہے۔ بنی حشمنائی کے بعد

---

[1] انجیل لفظ انجیلی کی جمع ہے اور انجیل لفظ یونانی الاصل ہے [illegible] کا معرب ہے [illegible] کے معنی بشارت کے ہیں اس کے اول میں [illegible] "اونگیلیون" [illegible] ہے جس کے معنی اچھا پیغام یا خوشخبری کے ہیں۔ [illegible] انگریزی میں حرف [illegible] خوشخبری کے [illegible] جناب مسیح نے [illegible] کتاب انجیل [illegible] خوشخبری [illegible] یہ لفظ بولا جاتا ہے اس سے جناب مسیح کی کتاب مراد ہوتی ہے۔

[2] مقدس متی نے اس مقام پر تین شخصوں کے نام نسب سے چھوڑ دیے ہیں [illegible] حضرت مسیح [illegible] نسب [illegible] یہودی [illegible] کتابوں سے [illegible] لکھا ہے۔

[3] متی جناب مسیح کے حواریوں میں سے [illegible] آپ کا نام انگریزی میں [illegible] لکھا جاتا ہے آپ کا عرف لاوی ہے [illegible] محصول [illegible] کے ذیل میں ہے۔ [illegible] حضرت مسیح یہود کے ملک میں [illegible] وصول کرتے [illegible] مسیح کے [illegible] انجیل کے [illegible] معلوم ہوئے اس امر کا پتہ نہیں چلتا کہ آپ کب پیدا ہوئے اور کہاں اور کب انتقال ہوا۔

کاہنوں کی سرداری بھی ان ہی کو حاصل رہتی تھی۔

کاہن اعظم عمران پدر حضرت مریم چنانچہ یہودیوں کے زمانہ سے عمران پدر مریم کا بھی کاہن اعظم ہونا اعتراف ہے اسی بنا پر ابن عساکر کی طرف منسوب کر کے اس کا سبب یہ بیان کرتا ہے۔ کہ ابن عساکر ہی عمران بن ماثان کی نسل سے عمران اور مریم ان میں ایک ہزار سال سے زیادہ مدت کا بعد ہے صرف ایک پشت کا فرق ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اسرائیلی روایت مقدس کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عمران بن ماثان بعد قسمت یہوداہ کی حکومت کے آخری بادشاہ سے چند دن بعد تھے اور ان دونوں میں جو مدت ہے اس کا فرق ہوتا ہے۔ ابن عساکر نقل کرتا ہے کہ عمران زربابل کی اولاد سے ہے۔ جو بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی جانب واپسی کے وقت ان کا مقتدا اور رہبر تھا یعنی یقنیا (شاہ اسرائیل کے آخری بادشاہ) کا لڑکا ہے جسے بخت نصر نے قید کیا تھا اور اس کے بعد بابل سے چھوڑ دیا تھا۔ ابن عساکر نے عمران ابن ماثان سے زربابل تک تمام نسب نامہ کو عربی الفاظ میں نسب نامہ لکھا ہے۔ تاہم یہ نسب نامہ بیچ سے تو بالکل صحیح ہے مگر اس کی ابتدا اور آخر میں ابن عساکر نے اپنی طرف سے پیوند لگائے ہیں۔ عمران پدر مریم بنی اسرائیل کے خاندان میں ان کے حصہ میں تھی مگر یہ تمام روایات سے مشہور تھیں اور اسی کی بنا پر یہ کہا جاتا ہے کہ ... ہیں ان کے علم سے کچھ نہیں ہو سکتا۔

ابن عساکر کہتا ہے کہ ان میں سے زربابل تک چودہ بادشاہ اور پندرہ دیگر بادشاہ (بنی اسرائیل) کی طرف منسوب کیا ہے اور زربابل اور یہ بادشاہوں کے درمیان بارہ شخص جو ولی الفاظ میں لکھے ہیں ان کے بعد پھر یہ کہتا ہے کہ یہ پشت سلیمان علیہ السلام تک جو نسل سے ایک ہی تھے

یوسف ابن یعقوب بن ماثان تو یہ بات یوسف نجار کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ یوسف ابن یعقوب ماثان داؤد علیہ السلام کی نسل سے تھا اور ان کے لڑکے تھے جن کا نام یعقوب تھا اور دوسرے یوآکیم تھے۔ یعقوب بن ماثان سے یوسف پیدا ہوئے جو مریم کا خطیب (یعنی منگیتر اور چچا زاد بھائی تھا) اور ان کے چھوٹے لڑکے یوآکیم سے حضرت مریم پیدا ہوئیں اور یہ زیادہ تر بیت المقدس میں رہتے تھے اور اپنے تمام جھگڑوں میں یوسف نجار سے مدد لیا کرتی تھی جو ان کا چچا زاد بھائی تھا اور ان سے بہتر وقت گزرتے تھے۔ حتیٰ کہ قریب ہے کہ ختم ہو گئے۔

حضرت مریم کی پیدائش جب حنہ نے دیکھا کہ بڑھاپا آ گیا ہے اور اب تک کوئی اولاد نہیں ہوئی تو انہوں نے جناب باری میں دعا کی اور پیدا ہونے والی اولاد کو نذر کر دیا یوں مریم پیدا ہوئیں۔ یوآکیم ماثان کا لڑکا ہے اور ماثان حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کی اولاد سے ہے تو اس صورت میں ان کا اعتراض کہ قرآن پاک میں مریم بنت عمران (یعنی مریم بنت یوآکیم) لکھا ہے یہ جواب کافی ہو سکتا ہے کہ عمران یوآکیم کا عبری تلفظ میں ترجمہ ہے اور یہ تحریف شدہ ہے کہ ایک شخص کے دو دو نام ہوا کرتے ہیں۔

حضرت مریم کی کفالت جمہور کی روایت یہ ہے کہ حنہ مادر مریم حاملہ ہوئی تھیں اسی وجہ سے انہوں نے جب دیکھا کہ یہ ذریت دی گئی تو نذر مانی کہ اگر لڑکا ہوا تو اسے خدا کی عبادت گاہ کے لیے وقف کر دوں گی تاکہ وہ دنیوی کاموں سے آزاد رہ کر صرف خدا کی عبادت کے لیے مخصوص ہو جائے۔ چنانچہ جب ان کا وضع حمل ہوا اور جب مریم پیدا ہوئیں۔ حنہ نے ان کو ایک کپڑے میں

لپیٹ کر مسجد لائیں اور عباد کو دے دیا۔ کاہنوں نے مریم کے لینے میں اختلاف کیا اور یہ کہا کہ بیت المقدس کی عبادت عورت نہیں کر سکتی۔ تب زکریاؑ نے انہیں جواب شافی دے کر روکا اس کے بعد ان کی کفالت اور پرورش میں جھگڑا شروع ہوا جس کا فیصلہ قرعہ کے ذریعہ کیا گیا۔ قرعہ میں حضرت زکریاؑ کا نام نکلا انہوں نے مریمؑ کی کفالت کی اور انہیں مسجد کے ایک گوشہ میں ٹھہرایا جس میں سوائے زکریاؑ کے اور کوئی نہیں جا سکتا تھا۔ مریم مسجد میں بہ تعلیم زکریا عبادت میں مصروف ہو گئیں اور اس قدر عبادت میں مستغرق ہوئیں کہ لوگ تمثیلاً ان کا ذکر کرنے لگے۔ اثناء عبادت میں مریم پر عجائبات اور کرامات بھی ظاہر ہوئے جن کا ذکر کلام پاک میں کیا گیا ہے۔

حضرت یحییٰؑ کی پیدائش: ایشاع زوجہ زکریا بانجھ تھیں دونوں میاں بی بی ضعیف ہو گئے تھے اور کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا۔ زکریاؑ نے جناب باری میں لڑکے کے ہونے کی دعا کی اور یہ گزارش کی کہ "وہ لڑکا ایسا ہو جو میرا اور آل یعقوب کا وارث ہو سکے یعنی نبی ہو"۔ اللہ جل شانہٗ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ چنانچہ یحییٰؑ پیدا ہوئے۔ جناب ممدوح زمانہ حکومت ہیرودس میں پیدا ہوئے جنگل و بیابان میں رہتے تھے ٹڈی اور شہد ان کی خوراک تھی۔ اونٹ کے بالوں کا آپ کپڑا پہنتے تھے اور چمڑے کا کمر بند ہوتا تھا۔ یہود نے بیت المقدس کی کہانت کا آپ کو سردار مقرر کیا۔

حضرت یحییٰؑ کی شہادت: اس کے بعد اللہ جل و علیٰ نے آپ کو نبوت مرحمت فرمائی آپ کے زمانہ میں یہودیہ قدس شریف میں ایک شخص مسمیٰ ہیرودس حکومت کر رہا تھا۔ جو اپنے باپ ہیرودس کے نام سے مشہور اور معروف تھا۔ یہ نہایت شریر اور فاسق تھا۔ اس نے اپنی بھاوج کو گھر میں ڈال لیا اور اسے اپنی بی بی بنا لیا۔ حالانکہ اس کی بھاوج صاحب اولاد تھی چونکہ یہ امر یہودیوں کی شریعت میں جائز نہ تھا۔ اس وجہ سے علماء یہود اور کاہنوں نے جن میں یحییٰ بھی تھے۔ اس کے اس فعل سے بیزاری اور نفرت ظاہر کی۔ ہیرودس نے ان سب کو مع یحییٰؑ کے قتل کر ڈالا۔

حضرت زکریاؑ کے متعلق مختلف روایات: اس کے علاوہ لوگوں نے یحییٰ کے قتل کے اور بہت سے اسباب ظاہر کئے ہیں لیکن زیادہ صحیح یہی معلوم ہوتا ہے۔ علماء تاریخ کا اس میں اختلاف ہے کہ وقت شہادت یحییٰ زکریا زندہ تھے یا نہیں۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ جب یحییٰ قتل کر دیئے گئے تو بنی اسرائیل نے زکریاؑ کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ تو آپ جان کے خوف سے بھاگ کر ایک باغ میں پہنچے اور ایک درخت میں چھپ گئے لیکن چادر کا ایک گوشہ باہر رہ گیا۔ جس سے لوگوں کو ان کے حال سے آگاہی ہوئی۔ انہوں نے آرے سے اس درخت کو مع زکریاؑ کے دو ٹکڑے کر ڈالا اور بعضوں کا یہ بیان ہے کہ قبل شہادت یحییٰؑ سے قبل انتقال فرما چکے تھے اور جو درخت میں جا چھپے تھے اور جنہیں یہود نے دو ٹکڑے کر دیا تھا۔ وہ شعیا نبی ہیں اور ان کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے۔ علماء نے ان کے مدفن میں بھی اختلاف کیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ بیت المقدس میں دفن کئے گئے اور کوئی کچھ۔ ابو عبیدہ بسند سعید ابن مسیب بیان کرتا ہے کہ بخت نصر جب دمشق سے آیا اور اس نے یحییٰ بن زکریا کے خون کو جوش زن پایا تو اس نے اس خون پر ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا جس سے اس خون کا جوش رک گیا۔ لیکن یہ روایت نہایت مشکوک معلوم ہوتی ہے کیونکہ یحییٰ اور مسیح علیہما السلام ایک ہی زمانہ میں تھے اور یہ امر باتفاق ثابت ہو چکا

---

[1] یحییٰ کو یوحنا بھی کہتے ہیں یہ نہایت پاکیزہ زندگی بسر کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا سامان دنیا کی طرف سے بالکل [illegible] قصد نہ تھا [illegible] کی جیسا کہ آیت کریمہ یٰیحییٰ خذ الکتاب بقوۃ و آتیناہ الحکم [illegible] سے ظاہر ہوتا ہے۔

ہے کہ یہ تمام قصے بہت بعد کے گھڑے ہوئے ہیں

حضرت زکریا کی شہادت اور روایات میں یعقوب بن یوسف نجار کی تالیف سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں نے زکریا کو اس وقت قتل کیا [illegible] یہودیوں نے زکریا علیہ السلام سے ان کے لڑکے یوحنا (یحییٰ) کو [illegible] کے لئے طلب کیا [illegible] ان کے خوف سے [illegible] زکریا نے اپنی لاعلمی ظاہر کی [illegible] یہودیوں نے [illegible] قتل کیا [illegible] واللہ اعلم

حضرت مریم کو بشارت مریم علیہا السلام عیسیٰ کی ولادت [illegible] معجزہ ہے۔

یعقوب بن یوسف نجار کی روایت یعقوب بن یوسف نجار [illegible] مریم [illegible] زکریا [illegible] مریم کو اپنے ہمراہ لے کر [illegible]

[illegible]

فرشتے کی بشارت [illegible]

[illegible] انتہی

طبری کی روایت [illegible]

[illegible]

[illegible]

ولادت مسیح [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں یہ واقعات مشہور ہو چکے۔ تب مریم کو یہ حکم ہوا کہ وہ عیسیٰ کو لے کر ایلیا (بیت المقدس) کو چلی جائیں۔ چنانچہ مریم حضرت عیسیٰ کو لے کر بیت المقدس آ گئیں اور یہاں ان سے معجزات ظاہر ہونے لگے۔ بیمار ان کے پاس آتے تھے اور اچھے ہو جاتے تھے۔ لوگ غیب کے حالات پوچھتے تھے۔

بیت اللحم کے لڑکوں کا قتل عام طبری بروایت سدی لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بیت المقدس کے قریب شرقی بیت اللحم میں پیدا ہوئے تھے۔ ابن عمید مؤرخ نصاریٰ لکھتا ہے کہ ولادت یحییٰ بن زکریا کے تین مہینے بعد اور حکومت ہیرودس کے تیسویں سال اور اغسطس قیصر کے ۴۲ جلوس میں حضرت مسیح پیدا ہوئے۔ انجیل میں لکھا ہے کہ جب مریم یوسف سے منسوب ہوئیں تو وہ بغرض اخفاء حمل انہیں اپنے ہمراہ لے کر بیت اللحم چلی گئیں۔ وہیں آپ نے وضع حمل کیا۔ ایک جماعت مجوس (جس کو بادشاہ فارس نے بھیجا تھا) دریافت کرتے ہوئے ہیرودس کے پاس آئی کہ بڑا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے ہم اسے سجدہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اور ہیرودس سے وہ سب باتیں ظاہر کر دیں جو نجوم اور علم نجوم سے دلائل عیسیٰ کی ولادت کی نشانیاں تھیں اور یہ بھی کہہ دیا کہ مجھ کو یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ بیت اللحم میں پیدا ہوا ہے۔ اغسطس قیصر نے جب یہ سنا تو مجوسیوں سے حال سن کے ہیرودس سے دریافت کیا۔ ہیرودس نے ان کا قول صحیح پایا اور بیت اللحم کے لڑکوں کو قتل کرانا شروع کیا۔ یوسف نجار کو الہام ہوا کہ اس سے پہلے عیسیٰ اور ان کی ماں مریم کو لے کر مصر چلا گیا تھا اور وہیں بارہ برس تک مقیم رہا۔ اسی اثناء میں حضرت عیسیٰ سے کرامات ظاہر ہو گئیں۔ پھر جب ہیرودس مر گیا جو عیسیٰ کے قتل کی فکر میں تھا تو بالہام خدا یوسف عیسیٰ اور مریم کو ملک ناصرہ میں لے آیا۔ غرض اسی طرح شعیاہ نبی کی پیشین گوئی جو اشعیا نبی کی معرفت ہوئی تھی کہ میں نے تجھے مصر سے بلایا ہے پوری ہوئی۔

حضرت مریم اور عیسیٰ کی روانگی مصر و مراجعت یعقوب بن یوسف نجار کی کتاب میں لکھا ہے کہ جب یوسف نجار کو خیال اتفاقاً ہوا اور یروشلم سے نقل مکانی کر کے چلا تو اثنائے راہ میں دردزہ اٹھا۔ قریب بیت لحم پہنچ کر ایک غار میں وضع حمل کیا اور لڑکے کا نام ایشوع رکھا۔ جب چند روز کے ہوئے تو مجوس آئے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ ہیرودس نے جناب مسیح کے خوف سے بیت اللحم کے لڑکوں کو قتل کرانا شروع کر دیا لیکن اس سے پہلے یوسف عیسیٰ اور ان کی ماں کو بالہام الٰہی مصر لے کر چلا گیا تھا۔

---

① مقام بیت لحم یا ناصرہ کے [illegible]۔ [illegible] یہودی [illegible] [illegible] کی [illegible] نہ [illegible] [illegible] عیسیٰ [illegible] ساتھ خدا عیسیٰ [illegible] [illegible] یوسف کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] عیسیٰ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] حضرت عیسیٰ [illegible] [illegible] ہے۔

② بیت اللحم یہودیوں کے شہروں میں سے [illegible] بیت المقدس سے جنوب کی طرف چھ میل کے فاصلے پر ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] واللہ اعلم۔

③ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جاتے تھے۔

حضرت عیسیٰؑ کے معجزے: وہ یہاں تک مصر میں رہے۔ جب ہیرودیس مر گیا تو فرشتہ نے خواب میں ظاہر ہو کر واپسی کا حکم دیا۔ چنانچہ یوسف مصر سے واپس آ کر ناصرہ میں آ ٹھہرا اور یہیں جناب مسیح سے خوارق عادات مثل احیاء موتی (مردوں کا زندہ کرنا) اور کوڑھیوں کو اچھا کرنا اور چڑیوں کو پیدا کرنا ظاہر ہونے لگیں۔ اس کے بعد یوحنا معمدان (یعنی یحییٰ بن زکریا علیہ السلام) بیابان سے آئے اور توبہ کرنے کی منادی کی اور لوگوں کو دین کی طرف بلایا۔ مسیح ناصرہ سے آئے اور یوحنا سے اردن کے کنارے ملاقات کی۔ یوحنا نے انہیں اصطباغ (بپتسمہ) دیا اور وہ اس وقت تیس برس کے تھے۔ اس کے بعد وہ بیابان کی طرف چلے گئے اور عبادت اور نماز و رہبانیت میں مصروف ہوئے اور اپنے ان بارہ تلامذہ کو منتخب کیا۔ سمعان بطرس (شمعون پطرس) اندراوس (اندریاس) یعقوب بن زبدی۔ یوحنا ابن زبدی۔ فیلبس (فلپ) برتولماوس (برتلمائی) توما (تھوما) متی یا جابی۔ یعقوب ابن حلفا۔ (ولتی) تداوس (لبی عرف تہدی) سمعان القنانی (شمعون القنانی) یہوذا الاسخریوطی (یہودا سکریوطی)

حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات: کچھ عرصہ بعد ہیرودیس ثانی نے یوحنا (یعنی یحییٰ بن زکریا) کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور یوحنا [illegible] کر دیئے گئے۔ مسیح نماز روزہ اور تمام قربانیوں کی تعلیم دینے لگے۔ بعض اشیاء کو حلال اور بعض کو حرام کیا۔ جب ان پر انجیل نازل ہوئی اور ان سے خوارق عادات اور معجزات ظاہر ہو چکے تب ان کا ذکر اطراف و جوانب میں پھیل گیا اور اکثر بنی اسرائیل ان کی پیروی کرنے لگے۔

رؤسائے یہود کی مخالفت: رؤسائے یہود جو دنیاوی کشاکشوں میں مبتلا ہو کر دینی امور کو چھوڑ بیٹھے تھے۔ مسیح کے قتل کرنے کا باہم مشورہ کرنے لگے۔ مسیح نے اپنے حواریوں کو جمع کر کے سب کو رات بھر اپنے پاس رکھا اور اثنائے وعظ میں یہ فرمایا کہ بے شک تم میں سے بعض میرا انکار کر دیں گے۔ اس سے قبل کہ مرغ تین آواز دے اور تم میں سے ایک شخص مجھے معمولی قیمت پر فروخت کر کے اس قیمت کو کھائے گا اس کے بعد تم مجھ سے جدا ہو جاؤ گے۔ یہودی چونکہ آپ کی تلاش میں تھے۔

حضرت عیسیٰؑ کی گرفتاری: اتفاق سے شمعون حواری ان کو مل گئے یہودیوں نے انہیں گرفتار کر لیا۔ انہوں نے مسیح کی پیروی سے انکار کیا یہودیوں نے انہیں چھوڑ دیا اس کے بعد یہودا الاسخریوطی نے تیس درہم لے کر مسیح کا پتہ بتا کر اس مکان تک پہنچا دیا جہاں جناب موصوف شب کو رہتے تھے۔ یہودی انہیں گرفتار کر کے پلاطس نبطی سپہ سالار قیصر کے پاس لے گئے اور ایک گروہ کو گواہ (گواہوں) کا بنایا گیا۔ اس نے کہا کہ "یہ ہمارے دین کو برباد کرتا ہے اور ہمارے اخلاق کو برا کہتا ہے اور حکومت و سلطنت کا مدعی ہے تم اس کو قتل کر ڈالو"۔

حضرت عیسیٰؑ کے قتل کا حکم: پلاطس نے یہ سن کر خاموشی اختیار کی۔ رؤسائے یہود چلا کر کہنے لگے کہ "اگر تو ہماری خواہش کے مطابق یسوع کو نہ قتل کرے گا تو ہم اس کی اطلاع دربار قیصری میں کر دیں گے۔" پلاطس یہ سن کر گھبرا گیا اور اس نے ان کے قتل کا حکم دے دیا۔ مسیح نے اس سے پہلے حواریوں کو آگاہ کر دیا تھا کہ یہود کو میرے بارے میں شبہ واقع ہو گا۔

مصلوب حضرت عیسیٰؑ: چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یہود نے انہیں اپنی دانست میں قتل کر ڈالا اور سولی دے دی اور سات

روز تک سولی پر رکھا۔ جب یہ مرحلہ ختم ہو چکا تو مسیح کی والدہ آئیں مسیح نے رونے کا سبب دریافت کیا۔ مریم نے کہا کہ مجھے تمہاری حالت پر رونا آتا ہے۔ مسیح نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اٹھا لیا ہے اور مجھے مطلق کوئی تکلیف نہیں پہنچی اور یہ ایک ایسا امر ہے کہ جس میں لوگوں کو شبہ پیدا ہو گیا ہے آپ میرے حواریوں سے فلاں مقام پر ملنے کو فرما دیجئے۔

حضرت عیسیٰ کی حواریوں کو ہدایت چنانچہ حواری بتاریخ معینہ اسی مقام پر پہنچ گئے۔ آپ نے ان سب کو اطراف و جوانب میں تبلیغ احکام الٰہی کے لئے مقرر فرمایا جیسا کہ پہلے مقرر کر چکے تھے علماء نصاریٰ کا یہ خیال ہے کہ حواریوں میں سے روم کی طرف پطرس کو روانہ کیا اور اس کے ساتھ ہی بولس (پولس) کو ان کے ہمراہ کر دیا اور بعض سودان و حبشہ اور اس کے مقامات کی تبلیغ پر مامور کیا اور اندراوس کو بابل میں اور مشرق میں توما کو اور ملک افریقہ کی طرف فیلبس کو اور افسوس قریہ اصحاب کہف اور [illegible] یوحنا کو [illegible] عرب و حجاز کی [illegible] کو [illegible] یمن [illegible] میں شمعون اتفاقی کو مقرر کیا۔

حواریوں پر ستم: ابن اسحاق کہتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد یہودیوں نے بقیہ حواریوں پر حملہ کر دیا اور انہیں ایذا پہنچانے لگے۔ رفتہ رفتہ یہ خبر قیصر کے کانوں تک پہنچی۔ یہ حال دریافت کر کے پیلاطس نے بھی حضرت مسیح کے معجزات اور حالات ان کے ساتھ یہودیوں کی شرارت اور ظلم کی اطلاع دی۔ قیصر نے پیلاطس کو اس فعل سے [illegible] نہ کیا [illegible] رومی شام کی طرف چلے گئے۔ [illegible] نے انہیں بھیجا تھا۔ [illegible] قوموں نے ان کی تصدیق کی اور دین عیسوی میں داخل ہو گئیں اور بعض نے انہیں جھٹلایا۔ یعقوب بن زبدی روم گئے ان کو قیصر نے قتل کرا ڈالا اور شمعون کو قید کر دیا پھر کچھ عرصہ بعد چھوڑ دیا تب وہ انطاکیہ چلے گئے۔ اس کے بعد زمانہ قیصر میں پھر روم آئے۔ آخر روم میں ان کی [illegible] تبلیغ سے قیصر روم ایمان لے آیا۔ شمعون کے کہنے سے قدس شریف آئیں اور صلیب کی لکڑی کو جس پر مسیح کو صلیب دی گئی تھی زمین سے نکالا اور حریر و دیبا میں لپیٹ کر روم لے گئیں۔

کتابت انجیل: پطرس اور بولس جنہیں مسیح نے روم کی طرف بھیجا تھا وہ دونوں روم جا کر قیصر سے دین عیسوی کی تعلیم دیتے رہے۔ اسی اثناء میں پطرس نے زبان رومی میں انجیل لکھی اور اسے اپنے شاگرد مرقس کی طرف منسوب کیا اور [illegible]

---

[1] [illegible] مسیح [illegible] یہودی [illegible] ہے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بعد آپ کے حواری [illegible] [illegible]

[2] پطرس [illegible] [illegible] سب سے پہلے مسیح [illegible] [illegible] سے پہلے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پطرس نے [illegible] [illegible] [illegible]

المقدس میں متی نے اپنی انجیل زبان عبرانی میں لکھی تھا مرقس نے انجیل روم میں لوقا نے اکابر روم کے پاس [illegible] اور یوحنا نے [illegible] نے روم میں تحریر کی۔

تدوین شریعت عیسوی: اس کے بعد حواریوں اور ان کے رسولوں کا ایک جلسہ ۵۱ء میں ہوا اور انہوں نے باہمی اتفاق اپنے دین کے لئے قوانین شریعت بنائے اور ان سے [illegible] شاگرد پطرس کی رائے سے مرتب کیا۔ ان کی کتب مقدسہ یہ کتابیں ہیں۔ توریت پانچ اسفار، کتاب یوشع بن نون، کتاب القضاة، کتاب راعوث، کتاب یہودا، اسفار الملوک (چار کتابیں) سفر بنیامین، سفر الملوک یمین (تین کتابیں) کتاب عزرا الامام، کتاب استیر، کتاب [illegible]، کتاب ایوب صدیق، مزامیر داؤد، انبیاء کتاب سلیمان ابن داؤد (پانچ) نبوات الانبیاء العظام الکبار (سولہ کتابیں) کتاب یشوع بن شارخ اور کتب جدیدہ یہ ہیں چوده انجیلیں۔ کتاب اقتالیقون (اعمال رسل) کتاب بولس (چوده رسائل) اور سات (یعنی رسولوں کے قصص جسے اقلیمس کہتے ہیں) آٹھ کتابیں جس میں رسولوں کے اوامر و نواہی کا ذکر ہے کتاب الاسفار [illegible] مسیح کی تعلیم دیتے رہے تھے۔ جیسا کہ روم میں پطرس حواری تھے جنہیں مسیح نے اس طرف روانہ کیا تھا اور بیت المقدس میں یعقوب نجار اور اسکندریہ میں مرقس شاگرد پطرس اور [illegible] (فلسطین) میں

[illegible]

۱ متی کی انجیل [illegible] عبرانی [illegible]

[illegible]

۲ [illegible]

[illegible]

اسکندریہ وغیرہ تھے۔

بطریق: اس دین و مذہب کے مالک کو جو ان کے امور مذہبی کو قائم رکھنے والا ہوتا ہے بطریق کہتے ہیں وہی ان کی امت کا سردار اور مسیح کا خلیفہ ہوا کرتا ہے وہی اپنے نائبین اور خلفا کو اطراف و جوانب ممالک نصرانیہ میں تعلیم دین مسیحی کے لئے روانہ کرتا اور یہ لوگ خلفائے بطریق کے نائب کہلاتے ہیں اور امام مصلی کو قسیس اور متولی نماز کو جاثلیق اور مسجد کے منتظم کو شماس اور تارک الدنیا کو جو خلوت میں بیٹھا ہوا عبادت کیا کرتا ہے راہب اور قاضی کو مطران کہتے ہیں۔ ایک زمانہ بعید تک مصر میں کوئی اسقف نہیں رہا۔ یہاں تک کہ [illegible] مصر آیا۔

بطریق روما (پوپ): چونکہ اس وقت بطریق کو باپ اور قسیس کو بھی اب کہتے ہیں اس وجہ سے لفظ اب مشترک کی وجہ سے تمیز کی غرض سے بطریق اسکندریہ نے بابا (پوپ) کا نام مخصوص کر لیا اور وہ اسی نام سے مشہور ہوا۔ بعد ازاں یہ لقب بطریق روما کو دیا گیا کیونکہ وہ مسیح اور پطرس حواری کا قائم مقام تھا۔ چنانچہ روما کا بطریق اس وقت تک اسی لقب سے پکارا جاتا ہے۔

بطرس کا قتل: جب قلودیوس قیصر کے مرنے کے بعد نیرون قیصر تخت نشین ہوا اس نے بطرس (حواری) [illegible] اور بولس کو قتل کرا ڈالا۔ بطرس کے بعد رومیوں نے اریوس کو مقرر کیا۔ مرقس انجیلی شاگرد بطرس [illegible] سے وہ جب دین مسیح کی دعوت دیتا تھا اسے بھی قتل کر کے صحیفوں کو [illegible] حواریوں کے بعد سب سے پہلے بطریق ہوا ہے۔ نیرون کے عہد حکومت میں یہود نے [illegible] بیت المقدس پر قبضہ کر لیا تھا اور مسیح کی قبر اور صلیب کو ایک طرف [illegible] ڈال دیا تھا۔ یہاں تک کہ قسطنطین نے اسے نکلوایا جیسا کہ آئندہ بیان کریں گے۔ پھر دوان قیصر سے تخت [illegible] شمعون [illegible] بیت المقدس کا بطریق [illegible] کے [illegible] اور جھگڑے میں مختلف ہو گئے۔

قسطنطین کا قبول عیسائیت: یہاں تک کہ قسطنطین بانی شہر قسطنطنیہ کا زمانہ آیا۔ اس کی ماں ہیلانہ نے ۳۲۲ء میں بعہد قسطنطین بیت المقدس کی زیارت کی اور صلیب کے مقام پر آ کر وہاں کھدوائی کرا کے وہ صلیب دریافت کیا جس پر بزعم یہود مسیح مصلوب ہوئے تھے۔ لوگوں نے بتایا کہ صلیب کا اس مقام پر دفن ہے جہاں پر ان دنوں شہر کا کوڑا ڈالا جاتا ہے گندگی اور مردار جانور پھینکے جاتے ہیں۔ ہیلانہ نے اس لکڑی کو نکلوا کر دھلوا کر عطر وغیرہ سے معطر کر کے ریشم اور زرین کپڑوں میں لپیٹ کر اسی مقام پر نصب کر کے ایک کلیسا بھی وہیں بنوا دیا۔

مسجد بنی اسرائیل کا انہدام: اس خیال سے کہ یہاں مسیح کی قبر ہے اور وہی مقام اب قمامہ کے نام سے مشہور ہے اور اسی نے مسجد بنی اسرائیل کو مسمار کر کے یہ حکم دیا کہ کوڑا کرکٹ جو اس جگہ پر پڑتا ہے اور یہود کا قبلہ ہے صخرہ کا کوڑا ڈالا اور مردار جانور پھینکے جائیں چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا یہاں تک کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح بیت المقدس کے بعد اسے پاک صاف کرایا۔ مورخین نے ولادت مسیح سے صلیب کے نکالے جانے تک کے زمانہ کو تین سو اٹھائیس برس میں محدود کیا ہے واللہ اعلم

عیسائیت میں تثلیث: ایک مدت تک عیسائی اور ان کے بطریق اور وہ قسیسین مسیح کے قائم رکھے ہوئے طریقہ پر قائم رہے جیسا کہ حواریوں نے قوانین وعقائد اور احکام مذہبی مقرر کیے تھے۔ اس کے بعد ان کے عقائد میں اختلاف ہو گیا اور شریعت وپابندی احکام شرعی سے بالکل علیحدہ ہو کر تثلیث کے قائل ہو گئے۔ حالانکہ حواریان مسیح معاذ اللہ ایسے نہ تھے اور اس غلطی کی وجہ مسیح کا ظاہری کلام ہے۔ کیونکہ عیسائیوں نے اس کی تاویل نہ کی اور نہ اس کے معانی سمجھ سکے۔ مثلاً بزعم عیسائی مسیح نے وقت صلیب کہا تھا کہ میں اپنے اور تمہارے باپ کے پاس جاتا ہوں یا یہ کہا تھا کہ تم ایسی نیکیاں کرو تاکہ اپنے آسمانی باپ کے بیٹے ہو جاؤ یا یہ کہ انجیل میں بھی مسیح ابن الوحید (اکلوتا بیٹا) کہا گیا ہے۔ جس بنا پر شمعون نے مسیح کو ابن اللہ حقیقی مان لیا۔ یعنی بلحاظ ظاہری الفاظ۔ جب یہ بات مان لی گئی تو عیسائیوں نے یہ گمان کیا کہ کلمہ ابن مریم قدیمی باپ سے پیدا ہوئے اور اس کا اتصال مریم کے ساتھ ایک روح کے ذریعہ سے ہوا ہے جو کہ جسد مسیح میں حلول کر گئی تھی۔ یعنی جسم اور روح کے مجموعہ کا نام بیٹا ہوا اور وہ باعتبار کلمہ قدیم ازلی ہے اور مریم سے انسانی پیدا ہوا۔ قتل اور صلیب جسم پر واقع ہوا ہے اور ان دونوں کو وہ ناسوت اور لاہوت سے تعبیر کرتے ہیں۔ ایک مدت تک عیسائی اسی عقیدے کے معتقد رہے۔

بدعات[1] کا آغاز: کچھ عرصہ بعد ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور نصرانیت میں طرح طرح کے بدعات ظاہر ہونے لگیں اور ان کے اقوال کفریہ یا الحاد سمجھے گئے اس میں سے ایک نقیان بہت فتنہ انگیز اور تند مزاج تھا۔ نسطوریہ اور یعاقبہ اپنے عقیدے سے ان خیالات کو دفع کرتے رہے یہاں تک کہ [illegible] بطریق [illegible] حکومت [illegible] قیصر کے بعد ظاہر ہو کر خدائے یکتا کی وحدانیت کا قائل ہو گیا اور اس نے کلمہ اور روح کا انکار کیا۔ ایک گروہ نے اس کی متابعت کی جب وہ مر گیا تو اساقفہ نے پھر اپنے قول کی طرف رجوع کر لیا اور اس کے مذہب کو چھوڑ کر اسی تثلیث کی حالت میں زمانہ قسطنطین[2] تک

---

[1] مصنف مرحوم ان کے قائل ہیں جو تحریف سے عیسائی تثلیث کے قائل چلے آتے ہیں اور باپ بیٹے اور روح القدس تینوں کو خدا مانتے ہیں اور ابتک یہ فرقے [illegible] کا مذہب۔ بعض مسلمان مؤرخ [illegible] کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابتدا عیسائی خدائی وحدت کے قائل تھے۔ [illegible] سے حضرت مسیح کے بارے میں اختلاف [illegible] [illegible]

[2] قسطنطین (کانسٹنٹائن) چوتھی صدی عیسوی میں ہوا ہے جس نے کل عیسائیت کی [illegible] ایک فرقہ مسیح کی الوہیت کا قائل [illegible] تثلیث کے قائل تھے [illegible] دوسری صدی میں ایک فرقہ [illegible] صدی میں ایک [illegible] [illegible] ایک دوسری جگہ ہے۔ تیسری صدی میں ایک فرقہ پیدا ہوا [illegible]

قسطنطین تک رہے۔ اس کے عہد حکومت میں اسکندروس (الیگزینڈر) اسکندریہ کا بطریق تھا اور اریوس (ایرین) اسی گرجے کا ایک عہدیدار (اسقف) تھا۔ وہ اس بات کا قائل تھا کہ بیٹا باپ سے بالکل جدا ہے بلکہ وہ خدا کی مخلوقات میں سے ہے اور حادث ہے اور وہ اس نے ازلی باپ کی مرضی سے مخلوق کو پیدا کیا ہے۔ اس لئے باپ ازلی علت اولی اور ازلی ہے اور بیٹا اصلیت اور درجہ میں اس سے کمتر اور حادث ہے اور اسی کے ذریعہ سے بیٹے نے تمام دنیا کو پیدا کیا۔

عیسائی علماء کی پہلی کونسل: اسکندروس نے اس رائے سے مخالفت کی اور ایک گشتی خط اطراف و جوانب کے اس فرقہ کو لکھ بھیجا۔ ان لوگوں نے قیصر قسطنطین کو اس کا فیصلہ مقرر کیا۔ چنانچہ اس کے حکم سے ۱۹ جلوس قیصری مطابق ۳۲۵ء میں ایک کونسل منعقد ہوئی۔ دور دراز ممالک سے علماء کی بڑی جماعت شرکت کے لئے آئے۔ اس کونسل میں اریوس نے اپنے دعوی کی اور اسکندروس کی اس رائے کو کہ بیٹا (عیسیٰ) باپ کی اصلیت کے برابر ہے۔ قیصر قسطنطین نے تسلیم کر کے اریوس کی تعلیم کی اجازت دینے سے انکار کیا اور اسے گرجے میں داخل ہونے سے منع کر دیا۔ اسی مجمع میں اسکندروس کی خواہش کے مطابق یہ قرار پایا کہ [illegible] کی موجودگی میں ایک محضر لکھا گیا اور حکم دیا گیا کہ تمام عیسائی اس کونسل کے ٹھہرائے ہوئے اعتقاد کے معتقد ہوں۔

نقیہ (نیقیا) میں کونسل کا انعقاد: یہ کونسل شہر نقیہ (نیقیا) میں منعقد ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے اسے مجمع نقیہ کہتے ہیں۔ اس کونسل کے صدر اعظم اسکندروس بطریق اسکندریہ اور اسطاس بطریق انطاکیہ اور مقاریوس اسقف بیت المقدس تھے۔ سلطوس بطریق روم خود نہیں آیا تھا اس نے اپنی طرف سے نائب ایک قسیس بھیج دیا تھا۔ قیصر قسطنطین اسکندروس کی اس کارروائی سے بہت خوش ہوا اور اپنی خوشنودی کا اظہار ظاہری طور سے اپنی ایک انگوٹھی اور ایک تلوار مرحمت کی۔

کونسل کا متفقہ عقیدہ: وہ عقیدہ جو متفقہ طور پر اس کونسل میں قرار پایا تھا جس کی بدولت اریوس [illegible] سے نکالا گیا تھا اور جس پر سب کا اتفاق ہوا۔ جسے شہرستانی نے اپنی کتاب الملل والنحل میں اور ابن العمید مورخ نصرانی نے نقل کیا ہے یہ ہے:

> نؤمن بالله الواحد الاب مالك كل شيء وصانع ما يرى وما لا يرى وبالابن
> الوحيد يسوع المسيح ابن الله بكر الخلائق كلها وليس بمصنوع اله حق من جوهر ابيه الذي
> بيده اتقنت العوالم وكل شيء الذي من اجلنا ومن اجل خلاصنا [illegible] العوالم وكل شيء الذي
> نزل من السماء وتجسد من روح القدس وولد من مريم البتول وصلب ايام فيلاطس و
> دفن ثم قام في اليوم الثالث وصعد الى السماء وجلس عن يمين ابيه وهو مستعد للمجيء تارة
> اخرى للقضاء بين الاحياء والاموات ونؤمن بروح القدس الذي من ابيه وبمعمودية واحدة لا

[illegible] سے پہلے اس کا [illegible] ہوا [illegible] جب [illegible]۔ [illegible] کی صورت میں ایک اور فرقہ ہوا جو یہ اعتقاد رکھتا تھا کہ [illegible] جیسے انسان [illegible] آدمی پیدا ہوئے تھے [illegible] باپ کی [illegible] ازلی [illegible] سب سے [illegible] کے باب [illegible] ۳۲۵ء [illegible] ایک کونسل منعقد [illegible]

يحرمهم الجامعة والجماعة القدسية الرسولية و [illegible]

''ایمان لاتے ہیں ہم ایک اللہ پر جو سب کا باپ ہے مالک ہے ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے ان چیزوں کا جو دکھائی دیتی ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں ہم ایک بیٹے یسوع مسیح پر جو خدا کے بیٹے ہیں جو تمام خلق سے بہتر ہے اور مصنوع نہیں ہے بلکہ خدا سے پیدا ہوا ہے جیسا کہ باپ سے جو ہر ایک کے جوہر کا مالک ہے اور تمام چیزیں ہیں۔ وہ ہے جس نے بنائے ہوئے ہیں اور ہماری نجات کے لئے [illegible] مریم سے پیدا ہوا اور [illegible] جس نے آسمان سے نزول فرمایا اور جسم ہوا اور روح القدس سے اور یہ انسان کی شکل میں [illegible] اور پانطوس پیلاطس کے وقت صلیب پر چڑھایا گیا اور دفن کیا گیا۔ پھر تیسرے روز اٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا اور اب باپ کے داہنی جانب بیٹھا ہے اور وہ دوبارہ زندوں اور مردوں میں فیصلہ کرنے کے لئے آنے کے لئے مستعد ہے اور ایمان لاتے ہیں ہم ایک روح پر (صاحب [illegible] کی تشکیل کے لئے [illegible] مقدسہ کیتھولک جماعت اور اس کا ایمان لاتے ہیں) اپنے بیٹوں کے اعمال یا انکے ذریعہ بیانات [illegible] ہیں۔''

یونانی کونسل بھی اسے صحیح کہتے ہیں۔ اس سے اندازہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ حضرت مسیح کے قائل تھے۔ جو کہ اب عیسائی ان کے مخالف ہیں اور وہ لوگ بالاتفاق حضرت [illegible] کے معتقد ہیں اور ان کے عقیدہ وہ [illegible] کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس عقیدے کے ماننے والے [illegible] کے گئے تھے وہ [illegible] کہے تھے۔

اساقفہ کے اجتماع کا حکم: اسکندریہ کا بطریق کونسل کے پانچ مہینے بعد مر گیا اور جب اثناسیوس [illegible] قسطنطین نے [illegible] خواہش اور رغبت بادشاہ نے اس مذہب کو لازم قرار دیا [illegible] اساقفہ کے جمع ہونے کا حکم دیا تو اثناسیوس بطریق قسطنطنیہ نے صور میں ایک کونسل منعقد کی۔ اس کونسل میں اثناسیوس بطریق اسکندریہ کی شرکت تھا اور [illegible] نے بلیہ اسکندریہ سے آریوس کے [illegible] کو طلب کیا تھا اور اس کی جب سے [illegible] کونسل [illegible] اور کتاب الامانت کو بھی [illegible] تھی۔ اس وقت آریوس اپنے موافقت کی جب سے اثناسیوس نے اس کو کلیسا سے باہر کیا تو وہ دونوں ملعون ٹھہرائے گئے تھے۔ لیکن پھر دوبارہ ان اساقفوں نے دوبارہ قیصر کی حاضر ہو کر آریوس اور ان کے عقائد سے برات [illegible] ظاہر کی۔ قیصر قسطنطین نے ان کی معذرت قبول کر لی اور ان سے قسطنطنیہ کے گرجے کا بطریق بنا دیا۔

عیسائی علماء کی دوسری کونسل: جب یہ دوسری کونسل صور میں ہوئی اور ان میں اثناسیوس بھی تھا جو حضرت [illegible] آریوس کی حمایت کر رہا تھا۔ اوشانوس بطریق قسطنطنیہ نے اثناسیوس بطریق اسکندریہ کو مقدمہ آریوس پر بحث کرنے کی اجازت دی۔ اور انہوں نے [illegible] کہ آریوس کا یہ خیال تھا کہ مسیح نے [illegible] ہوا ہے بلکہ وہ [illegible] کا قائل ہے کہ وہ حضرت اللہ ہیں جس کے وہ بغیر کسی ذریعہ کے پیدا ہوئے ہیں جیسا کہ انجیل میں آیا ہے۔ اثناسیوس بطریق اسکندریہ نے کہا اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹا مخلوق ہے اور وہ بغیر باپ کے پیدا کیا گیا ہے اور جب وہ اس طرح پیدا کیا گیا ہے تو باپ نے [illegible] کسی کو پیدا نہیں کیا اور جب اس نے [illegible] نہیں کیا تو وہ [illegible] کام میں دوسروں سے مدد کا محتاج ہوا اور وہ خود کسی شے کا خالق نہ ہوا۔ حالانکہ وہی [illegible] خالق ہے [illegible] اللہ [illegible] اور آریوس نے [illegible] کیا ہے کہ وہ سب اشیاء کی تکوین کا قصد کرتا ہے لیکن [illegible] ان کی تکوین نہیں کرتا بلکہ اس نے بیٹے کا فعل [illegible] اور مکمل ٹھہرایا کیونکہ باپ کی صفت مشیت اور خواہش ہوتی ہے اور بیٹا [illegible] وجود میں لاتا ہے اور [illegible] اس معنی سے بیٹے کو [illegible] اور [illegible] ٹھہرایا۔ اس

[illegible] بیٹے کا [illegible] باپ کا [illegible] عقیدہ [illegible]

[illegible]

عیسائی علماء میں اختلاف[1] اس واقعہ کے [illegible]

[illegible]

کونسل قسطنطنیہ اس کے بعد ۳۸۱ء میں ایک اور کونسل بمقام قسطنطنیہ [illegible] منعقد ہوئی [illegible]

[illegible]

روح القدس کا تصور [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کے لئے [illegible]

---

[1] [illegible]

نسطوریوس بطریق کے عقیدہ کی مخالفت: نسطوریوس نے اس عقیدہ کا اظہار [illegible] بطریق تھا۔ یہ چونکہ اس نے قسطنطنیہ کا بطریق رہا، اور یوحنا بطریق انطاکیہ اور [illegible] اسقف [illegible] تھا۔ بہرحال سب نے متفق ہو کر نسطوریوس [illegible] اور [illegible] سے معزول کر دیا۔ نسطوریوس نے ان کے مراسلہ کا جواب دیا اور اس نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔ اسی وجہ سے انہوں نے [illegible] کے عہدہ داروں کو جمع کر کے اس کے عقیدہ کو باطل ٹھہرایا اور نسطوریوس کی تکفیر کا فتویٰ دیا۔ چونکہ یوحنا بطریق انطاکیہ کا اتفاق ان لوگوں نے نہیں کیا تھا اور اس کی غیر موجودگی میں ہی اس کی تکفیر کی گئی تھی اس وجہ سے اس نے ان کی مخالفت اور نسطوریوس کے عقیدہ کی تائید کرنے لگا۔ کچھ عرصہ بعد ان لوگوں نے آپس میں صلح کر لی اور سب نسطوریوس کی رائے سے متفق ہو گئے۔ لیکن پھر جب مشرق [illegible] کے عہدہ داروں نے اپنے اپنے عقیدہ کا اظہار [illegible] تب انہوں نے نسطوریوس [illegible] کر لیا اور نسطوریوس کو صعید (مصر) کی طرف نکال دیا۔ وہ اخمیم میں [illegible] اور وہیں [illegible] اس کے عقیدہ [illegible] مشرق اور فارس، عراق [illegible] موصل میں فرات تک پھیل گئے۔

دیسقورس بطریق اسکندریہ کا عقیدہ: قسطنطنیہ کے بعد شہر خلقدونیہ میں ایک اور جلسہ منعقد ہوا جس میں چھ سو [illegible] عہدہ دار [illegible] شریک تھے۔ یہ جلسہ اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ دیسقورس بطریق اسکندریہ کے عقیدہ پر غور کرے۔ دیسقورس بطریق اسکندریہ یہ کہتا تھا کہ مسیح دو چیزوں سے ایک جوہر مرکب ہیں اور ایک اقنوم (اصل) ہیں جو دو اقنوموں سے بنائے گئے ہیں اور ایک طبیعت ہیں جو دو طبیعتوں سے وجود میں آئی ہے اور ایک مشیت ہیں جو دو مشیتوں سے [illegible] ہے حالانکہ اس وقت [illegible] عقیدہ [illegible] جوہروں اور طبیعتوں اور دو مشیتوں [illegible] ایک اقنوم (اصل) [illegible] کے قائل تھے۔ دیسقورس نے [illegible] عقیدہ سے اختلاف کیا اور [illegible] کے عہدہ داروں کو اپنے [illegible] کا [illegible] کے [illegible] لعنت کا فتویٰ دیا۔ [illegible] پچھلے [illegible] کے متفق علیہ [illegible] کا [illegible] اس نے [illegible] کو [illegible] اور [illegible] جائے [illegible] اس کے [illegible] ایک [illegible] بھی [illegible] اور [illegible] طرف [illegible] چونکہ وہ [illegible] تھا اس لئے اس نے اس کا جواب [illegible] سے [illegible] ملک [illegible] اور [illegible] کے بعد [illegible] نے اپنے [illegible] ایک نام [illegible] جس [illegible] عقیدہ [illegible] بعد [illegible] مذہب [illegible] جائے گا۔

فرقہ یعقوبیہ: دیسقورس جو [illegible] مجلس سے نکل کر قدس شریف اور سرزمین فلسطین کی طرف چلا گیا۔ جہاں جہاں پہنچا لوگ اس سے محبت کرنے لگے۔ لیکن چند دن بعد اس کی رائے نے شہرت پکڑی اور اس کے خیالات نے اس درجہ شہرت پائی کہ اس کا ایک جداگانہ مذہب ہو گیا۔ اہل مصر و اسکندریہ کے لوگوں نے یہی مذہب اختیار کر لیا اور اس مذہب والے یعقوبیہ کہلائے جاتے ہیں۔

یعقوبیہ کی وجہ تسمیہ: ابن [illegible] کہتا ہے کہ [illegible] نے [illegible] یعقوبیہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ دیسقورس کا نام یعقوب بھی تھا اور [illegible] (فلذلك [illegible] المصري يعقوب) اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے

شاگرد کا نام یعقوب تھا جس کی طرف یہ فرقہ منسوب کیا گیا ہے اور بعض دوسرے یہ لکھتے ہیں کہ شاہ روم نے یعقوب بطریق انطاکیہ کو نسطوریوں کے ایجاد کئے ہوئے عقیدہ کے مٹانے کے لئے بھیجا تھا اسی وجہ سے اس مذہب والے اس کی طرف منسوب کر دیئے گئے۔ واللہ اعلم

عیسائیت کے تین فرقے ابن عمید کہتا ہے کہ اس کونسل خلقدونیہ کے بعد کلیساؤں اور ان کے عہدہ داروں میں جدائی ہوگئی اور وہ سب ان تین فرقوں یعقوبیہ، ملکیہ، نسطوریہ میں تقسیم ہوگئے۔

یعقوبیہ فرقہ وہ جو دیسقورس کے عقائد کا پابند ہے جسے ہم نے ابھی بیان کیا ہے۔

ملکیہ وہ گروہ ہے جو کونسل نیقیہ اور خلقدونیہ اور اس کے بعد کے جلسوں کے متفقہ خیالات اور عقائد کی تقلید کرتا ہے اور اسی کے عام عیسائی مقلد ہیں۔

نسطوریہ تیسری کونسل والے ہیں جو نسطوریوں کے تابع ہیں اور یہ لوگ اکثر مشرقی ممالک میں ہیں۔ یعقوبیہ اور ملکیہ فرقے اور بادشاہوں کے میلان طبع اور ان کے کسی مذہب کو اختیار کرنے یا چھوڑنے کے لحاظ سے ایک فرقہ نشوونما پاتا اور دوسرا فرقہ پستی میں آ جاتا۔

مسئلہ تناسخ اس جلسہ سے ایک سو تیس برس بعد بمقام قسطنطنیہ زمانہ حکومت یوسطیانوس قیصر میں اس امر کے فیصلہ کے لئے ایک جلسہ ہوا کہ اوریجن (ایک گرجے کا عہدہ دار) تناسخ کا قائل ہو گیا تھا اور حشر و نشر کا انکار کرتا تھا اور اس کے علاوہ انقرہ اور الرہا کے گرجے کے اساقفہ اس کے قائل ہو گئے تھے کہ مسیح کا جسم ہوائی تھا۔ قیصر نے اس فیصلہ کرنے کے لئے قسطنطنیہ میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ بطریق قسطنطنیہ نے کہا کہ اگر مسیح کا جسم ہوائی تھا تو وہ کامل نہیں ہے اور جو شخص فنا ہونے کا قائل ہے تو اس کا قول (فعل) بھی ایسا ہی ہے اور بطریق انطاکیہ نے کہا کہ مسیح مردوں میں سے اس غرض کے لئے اٹھے تھے کہ وہ بعث اور قیامت کی تحقیق کریں اور جب یہ امر ثابت ہو گیا تو کوئی اس امر کا مخالف ہو سکتا ہے۔ اہل مجمع سے اس کا جواب کچھ بن نہ پڑا۔ مجبور ہو کر انہوں نے اس کی تکفیر کا فتویٰ دے دیا اور اسے مستوجب لعنت قرار دیا اور اسے بھی ملعون ٹھہرایا جو اس کے عقائد کی پابندی کرے۔ غرض عیسائیوں کے فرقے اصول کے لحاظ سے ان تین گروہوں میں بٹ گئے واللہ اعلم۔[1]

(مترجم) چونکہ عیسائی مذہب کے اختلافات جناب مسیح علیہ السلام کے رفعت کے بعد ہی سے پیدا ہوئے بڑھ گئے تھے کہ جن سے کوئی اصلی اور سچی بات معلوم نہ ہوتی تھی اور یہ وہ اختلافات تھے کہ جن کا اثر نجات ابدی اور روحانی زندگی پر پڑتا تھا اور ان اختلافات کا رفع ہونا بجانب اللہ ہدایت کے بغیر غیر ممکن تھا۔ اس نے ۵۷۰ء میں وہ نبی آخر الزمان ظاہر کیا جس کا ذکر مسیح نے کیا اور جس کی خوشخبری مسیح نے دی اور جس نے حضرت مریم کے تمام بہتانوں کو رفع اور یہود و نصاریٰ کے اختلافات دور کر کے تمام عالم کو منور کیا اور نہایت سچائی سے خدا تک پہنچنے کا سیدھا راستہ بتا دیا۔ (رب صل وسلم علی النبی الامی سید المرسلین و آلہ و اصحابہ اجمعین)

---

[1] علامہ مؤرخ کا یہ قول اور تقسیم ان کے اصول کے لحاظ سے ہے ورنہ ان تین فرقوں میں بہت اختلافات واقع ہوئے ہیں جس کے لکھنے سے [illegible] معلوم ہو جاتا ہے کہ ہر ایک جدا فرقہ ہے۔ عیسائی مؤرخین کا یہ مذہب ہے کہ جو لوگ تثلیث کے منکر ہیں انہیں ناستک کا لقب دیتے ہیں اور جو لوگ جیسے کہ مشرقیہ ہمارے زمانہ میں تثلیث کے قائل اور جو لوگ [illegible] کے قائل ہیں ان کو بھی یہ کہتے ہیں اور ہم عیسائی انہی لوگوں کو عیسائی کہتے ہیں۔ حالانکہ ہر فرقہ سچا عیسائی ہے۔

باب: ۱۸

فارس

کیفیت: اہل فارس دنیا کے قدیم ترین گروہ سے ہیں جو اپنے معاصرین سے قوت و شوکت میں بڑھے ہوئے تھے ان کی دو حکومتیں نہایت عظیم الشان تھیں ایک کا نام کیانیہ ہے۔ تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا ابتدائی زمانہ و آغاز عہد تبابعہ اور بنی اسرائیل کا ہمعصر زمانہ تھا۔ دونوں حکومتیں ایک دوسرے کی ہمعصر تھیں یہ وہ حکومت کیانیہ ہی ہے جس پر سکندر غالب آیا تھا۔

ساسانیہ: دوسری سلطنت ساسانیہ کسرویہ کے نام سے یاد کرتے ہیں یہ لوگ بھی بادشاہ حکومت روم کی (جو شام میں تھی) ہمعصر تھی اور ان پر مسلمانوں نے قبضہ حاصل کیا تھا۔ ان دونوں حکومتوں کے پہلے اور جو حکومتیں تھیں ان کے حالات نہایت مختلف اور ایک دوسرے کے متعارض ہیں لیکن ہم ان کے ان حالات کو بیان کریں گے جو ان میں شہرت پذیر ہیں۔

اہل فارس کا نسب: بلا اختلاف محققین اہل انساب اس امر کے قائل ہیں کہ اہل فارس سام بن نوح کی اولاد سے تھا اور ان کا جد اعلیٰ جس پر ان کا سلسلہ نسب ختم ہوتا ہے وہ فارس ہے اور وہ ایران ابن اشوذ بن سام بن نوح کے لڑکوں میں سے ہے اور بعض ایران کو عربی میں عراق کہتے ہیں اور اہل فارس یہ کہتے ہیں کہ اہل فارس ایران بن ایران بن اشوذ اور بخیال بعض لُمیہ بن سام کی طرف نسبتاً منسوب ہیں اور توریت میں شاہ اہواز کا تذکرہ بنی عیلم کے ذکر میں آیا ہے اور اہواز بلاد فارس سے ہے۔ بعض کا یہ خیال ہے کہ اہل فارس کا نسب ادرام بن ارم بن سام اور بروایت بعض اسلم بن ادام اور بخیال بعض یوسف بن یعقوب بن اسحاق سے ملتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں یہ تفریق کرتے ہیں کہ صرف سام یا اسحاق کے لڑکوں میں سے ہیں اور وہ ترک کے نام سے مشہور کئے جاتے ہیں اور ان کا جد اعلیٰ منوشہر بن منشخر بن فرنکس بن ترک ہے۔ ان اقوال کو مسعودی نے بیان نقل کیا ہے اور جیسا کہ دیکھے جاتے ہیں یہ غلط اور ناقابل الاعتبار ہیں۔

ایران بن افریدون: بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ اہل فارس ایران بن افریدون کی اولاد سے ہیں۔ جس کا ذکر آئندہ آئے گا اور اس سے پہلے فارس کے نام سے موسوم نہیں کئے جاتے تھے اور پہلا شخص جو بلاد فارس کا بادشاہ ہوا ہے وہ ایران ہے اس کے بعد اس کی اولاد نسلاً بعد نسل بادشاہت و امارت کرتی رہی۔ اس کے بعد وہ خراسان کے مالک ہوئے اور حکومت نبط جرامقہ پر قبضہ کر لیا۔ ان کی حکومت استخر تک قرار پائی اور جب الابواب تک تمام فتح ہوئی۔ کتب تواریخ میں لکھا ہے کہ زمین ایران وہی ہے جو زمین ترک ہے اور اہل انگلش کا یہ خیال ہے کہ اہل فارس طیراس بن یافث کی اولاد

ـتے ہیں اور ان کے نسبی بھائی بنی ماذی ابن یافث ہیں اور یہ سب ایک ہی حکومت تھی۔

علماء فارس کی روایت: علماء فارس اور ان کے اہل انساب ان تمام روایتوں کے خلاف ہیں اور وہ اہل فارس کو کیومرث کی طرف نسباً منسوب کرتے ہیں اور وہ انہیں اپنا منتہائے نسب کہتے ہیں اور کیومرث کے معنی ابن الطین (مٹی کا لڑکا) بتاتے ہیں۔ ابتداءً یہ لوگ فارس میں رہتے تھے اور یہ ملک انہیں کے نام سے موسوم ہوا اور ان کے نسبی بھائی شوذ بن سام ان کے ہمسایہ ہیں اور وہ یہ روایت نقل کرتا ہے کہ طہمورث جرہم تھا۔ اس کے بعد ان کی حکومت اسکندر تک رہی۔

ملوک شاہ فارس کے طبقات: اس عظیم الشان گروہ کے چار طبقے باتفاق مؤرخین بیان کئے جاتے ہیں۔ پہلے طبقہ کو پیشدادیہ[1] (پیشدادیہ) دوسرے کو کیانیہ تیسرے کو اشکانیہ (اشغانیہ) چوتھے کو ساسانیہ[2] کہتے ہیں۔ ان کا زمانہ حکومت کیومرث (بادشاہ اول فارس) سے عہد حکومت یزدجرد (آخری بادشاہ فارس) تک جو زمانہ خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں گیا ہے چار ہزار دو سو اٹھاسی برس تک رہا۔ جیسا کہ ابن سعید نے کتاب تاریخ الامم تصنیف علی بن حمزہ اصفہانی سے نقل کیا ہے۔ اہل فارس کا یہ خیال ہے کہ کیومرث پہلا بادشاہ ہے جس نے ملکی انتظام کو مرتب کیا اور اس نے ہزار برس کی عمر پائی۔ مسعودی نے اس کو برخلاف اس کے کل باشندوں (یعنی کیومرث) لکھا ہے اور کل نے کاف کے بجائے جیم تحریر کیا ہے۔

طبقہ اولی ملوک فارس: تمام علماء فارس اس امر پر اتفاق کرتے ہیں کہ کیومرث[3] آدم علیہ السلام ہیں اور ان کا لڑکا نشا اپنی تھا اور مشا کو سیامک کہتے ہیں سیامک سے افرواک پیدا ہوا اور سیامک افرواک کے علاوہ چار لڑکے اور چار لڑکیاں تھیں لیکن کیومرث کا نسلی سلسلہ صرف افرواک سے چلا۔ دوسرے باقیوں کی اولاد ختم ہوگئی جن کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ افرواک بن سیامک کی پشت سے اوشہنگ پیشداد (ہوشنگ) پیدا ہوا۔ افرواک کیومرث کے ملک کا وارث ہوا اور اس نے ساتوں اقلیموں پر حکومت کی۔

اوشہنگ بن عابر: طبری بروایت ابن کلبی کہتا ہے کہ اوشہنگ بن عابر بن شالخ ہے اور یہ وہ وقت بتاتا ہے کہ اہل فارس کا یہ دعویٰ اور خیال ہے کہ اوشہنگ آدم علیہ السلام کے دو سو برس بعد پیدا ہوا اور نوح علیہ السلام آدم علیہ السلام کے دو سو برس بعد پیدا ہوئے۔ سابق علماء اہل فارس نے اوشہنگ اور نوح کو ایک شخص قرار دیا ہے لیکن ابن کلبی نے اس سے اختلاف اور اس سے انکار کیا ہے۔ کیونکہ اوشہنگ کی شہرت اس قدر واقعہ کے خلاف ہے اور بعض علماء فارس یہ کہتے ہیں کہ اوشہنگ پیشداد مہلائیل ہے اور اس کا باپ افرواک قینان ہے اور سیامک انوش اور مشا شیث اور کیومرث آدم علیہ السلام ہیں۔

کیومرث کے متعلق دوسری روایت: اور بعض علماء فارس یہ بیان کرتے ہیں کہ کیومرث کومر بن یافث بن نوح کو کہتے ہیں یہ نہایت معمر اور بوڑھا تھا اپنے زمانہ سے طبیعت دنباوند (ملک طبرستان) میں آ کر مقیم ہوا اور اس کا ملک بن بیٹھا۔ اس کے بعد فارس پر قبضہ حاصل کیا اور ایک عظیم الشان بادشاہ ہوا۔ اس نے بحالت حیات اپنے لڑکوں کو اطراف و جوانب کی طرف بھیجا اور انہوں نے بابل پر قبضہ کر لیا۔ کیومرث ہی نے سب سے پہلے شہر اور قلعے بنوائے اور گھوڑوں کو

---

[1] پیشداد فارسی لفظ ہے اس کے معنی اول عادل کے ہیں یعنی سب سے پہلے عدالت کرنے والے۔

[2] ساسانیہ کو اکاسرہ بھی کہتے ہیں۔ اکاسرہ اسی طبقہ پر غالب آیا تھا۔

[3] ابو علی محمد بن علی لکھتے ہیں کہ [illegible] آدم علیہ السلام کو [illegible] کیومرث [illegible] حکومت [illegible]

سواری کے لئے پسند کیا۔ یہ آدم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے جنہوں نے لوگوں کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ اسے اس نام سے پکاریں۔ اہل فارس اس کے لڑکے ماداے کی اولاد سے ہیں ابتدائے زمانہ سے اسی کی اولاد کی بادشاہی رہی اور کسریٰ پر یہ حکومت رہی یہاں تک کہ حکومت فارس کا خاتمہ ہوا۔

طہمورث: اہل فارس یہ روایت کرتے ہیں کہ اوشہنگ ہی کا کل ہے جو اس نے ہند پر قبضہ حاصل کیا تھا۔ اس کے بعد طہمورث بن انوجہان بن انکہد بن اسکہد بن اوشہنگ بادشاہ ہوا۔ بعضوں نے اسکہد کے بدلے ایجہد اور اکہد لکھا ہے اور درحقیقت یہ تمام ایک ہی نام ہیں اسی وجہ سے اور غیر مانوس روایت منتقل ہونے کے سبب سے ہم اس کی صحت کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ ابن کلبی لکھتا ہے کہ طہمورث بابل کا پہلا بادشاہ ہے اور اس نے ہفت اقلیم پر حکومت کی اور یہ اپنی حکومت میں نہایت نیک اور منصف تھا۔ اسی کے عہد حکومت میں بیوراسپ ظاہر ہوا اور اس نے مذہب صابیہ کی بنا ڈالی۔

جمشید: علماء فارس کہتے ہیں کہ طہمورث کے بعد جمشید[2] تخت نشین ہوا اس کے معنی ہیں شعاع یا شعاع شمس۔ یہ طہمورث کا حقیقی بھائی تھا یہ بھی ہفت اقلیم کا بادشاہ تھا اور نہایت نیک سیرت اور صاحب تھا اور پھر کچھ عرصہ بعد ظالم اور جابر ہو گیا اس کی موت سے ایک برس پہلے بیوراسپ نے اس پر خروج کیا اور گرفتار کر کے آرہ سے چیر ڈالا اور بعض یہ کہتے ہیں کہ جمشید نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ اسی وجہ سے اس پر پہلے اس کے بھائی اسفیدور نے خروج کیا لیکن ناکام رہا۔ تب بیوراسپ اٹھا اور اس نے جمشید کی حکومت کا قلع قمع کر دیا اور سات سو برس تک حکومت کرتا رہا۔ ابن کلبی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

ضحاک: طبری لکھتا ہے کہ بیوراسپ[3] ہی کو ازدہاک کہتے ہیں جس کو عرب ضحاک کے نام سے موسوم کرتے ہیں یہ وہی شخص ہے جس کا ذکر ابونواس شاعر نے اس شعر میں کیا ہے:

وكان منا الضحاك تعبده الخابل والجن في محاربها

اور پھر طبری یہ روایت کرتا ہے کہ مجوس کا یہ خیال ہے کہ جمشید نے اپنی بہن کا عقد اپنے خاندان میں سے کسی کے ساتھ کر دیا تھا اور اسے یمن کا حاکم مقرر کیا تھا۔ اسی سے ضحاک پیدا ہوا چنانچہ اہل یمن ضحاک کا نسب یوں بیان کرتے ہیں۔ ضحاک بن علوان بن عبید بن عویج اس نے اپنے بھائی سنان بن علوان کو مصر کا بادشاہ کر کے بھیجا تھا جو ابراہیم علیہ السلام کا فرعون تھا اور اہل فارس ضحاک کا نسب اس طرح لکھتے ہیں " بیوراسپ (ضحاک) بن ارونداسپ بن رینکاور بن ویدشتک بن فارس بن افرواک" اور بعض اس کی ماں کا نام ودک بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس نے ہفت اقلیم پر بادشاہت کی یہ ساحر اور کافر تھا۔ اس نے اپنے باپ کو مار ڈالا اور یہ اکثر بابل میں رہتا تھا۔ ہشام کی روایت ہے کہ ضحاک جمشید کے بعد بادشاہ ہوا تھا یہی ابراہیم علیہ السلام کا نمرود ہے اور اہل فارس کا قول ہے کہ اسی بادشاہ کے زمانہ میں پیدا ہوا تھا۔

---

[1] طہمورث نہایت نیک مزاج تھا اس نے پہلے دیو کو [illegible] کہتے ہیں [illegible] پانچ سو برس حکومت کی۔

[2] جمشید نے بڑا [illegible] تھا اور جب [illegible] نوروز [illegible] ٹھہرایا۔

[3] بیوراسپ جمشید کا ماموں تھا اس نے اپنے عہد حکومت میں [illegible] برس حکومت کی اس کے زمانہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ یہ اور نمرود اسی کا عامل تھا۔

[4] ضحاک [illegible] مترجم۔

افریدون: ضحاک نہایت مستعد اور بہادر تھا جب اس نے ہند پر فوج کشی کی اور خودسرائی پر کمر کسی تو افریدون نے زمانہ عدم موجودگی میں اس کے ملک پر قبضہ کر لیا اور واپسی کے وقت ضحاک اور افریدون میں لڑائی ہوئی ضحاک کا ادبار آ گیا تھا وہ اس لڑائی میں افریدون کے ہاتھ گرفتار ہو کر جبال دماوند میں قید کر دیا گیا اور اس کی گرفتاری اور اسی پر مہرجان کے دن کو عید کا دن مقرر کیا۔ لیکن اہل فارس یہ بیان کرتے ہیں کہ شاہی خاندان جس میں حکومت چلی آ رہی تھی وہ اوشہنگ اور جمشید کا تھا اور ضحاک یمنی عرب غاصب نے ان پر خروج کیا اور فتح یاب ہوا۔ اس نے بابل آباد کیا، نبطیوں سے اپنی فوج تیار کی اور تمام عالم پر بزور جادو غالب آیا۔

ضحاک کا قتل: اصفہان کا ایک شخص کاوہ (کاوی حداد) ضحاک کی مخالفت پر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جس پر اس نے چرم رکھ کر جھنڈا[1] بنایا اور لوگوں کو ضحاک کے خلاف ابھار کر اس سے لڑا جب ضحاک میدان جنگ سے بھاگا اس کی رائے سے بنی جمشید میں سے افریدون کو تخت نشین کیا۔ افریدون نے تخت پر بیٹھتے ہی ضحاک کا تعاقب کیا اور اسے گرفتار کر کے قتل کر ڈالا افریدون زمانہ نوح علیہ السلام میں تھا شاید اسی سبب سے کہا جاتا ہے کہ افریدون ہی نوح علیہ السلام تھے۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ ہشام بن کلبی نے فارس کے اہل انساب سے نقل کیا ہے کہ افریدون جمشید کی اولاد میں سے تھا ان دونوں میں نو پشتوں کا فرق ہے اس نے دو سو برس سلطنت کی اور ضحاک کی تمام ظلم کی اور غصب کی ہوئی چیزیں ان کے مالکوں کو واپس کر دیں۔

سلطنت کی تقسیم: افریدون نے حالت حیات ہی میں ملک کو اپنے تین لڑکوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ بڑے بیٹے سرم (سلم) کو روم، شام، مغرب دیا۔ طوج (تور) کو ترک اور چین دیا۔ ایرج کو عراق، ہند، حجاز دیا۔ افریدون کے مرنے کے بعد سرم (سلم) اور طوج (تور) نے مل کر ایرج کو لڑ کر مار ڈالا اور اس کے ملک کو آپس میں تقسیم کر لیا۔ اہل فارس یہ خیال کرتے ہیں کہ افریدون اور اس کی اولاد کی دس پشتیں اطفیان کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایرج کے دو بیٹے وندان اور اسطوبہ اور ایک لڑکی خورک تابی تھی جو افریدون کے مرنے کے بعد اپنے باپ ایرج کے ساتھ مارے گئے۔

افریدون کا لقب "کے": اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ افریدون نے پانچ سو برس حکومت کی اور اسی نے شہروں اور دیہات کے آثار مرسوم سے بچ گئے اور ابتداً اسی نے اپنے کو (کے) سے ملقب کیا اور کے افریدون کے نام سے مشہور ہوا۔ (کے) کے معنی ہیں تنزیہ (یعنی تقدس و متصل روحانیت سے) اور بعضوں نے اس کے معنی اور بھی بہت کچھ بیان کئے ہیں۔

منوچہر اور افراسیاب: چند دنوں بعد منوچہر (منوچہر بن منشخر بن ایرج) نے زور پکڑا۔ یہ افریدون کی نسل سے تھا اس کی ماں اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے تھی۔ یہ سن شعور کو پہنچ کر اپنے چچاؤں سے لڑا اور انہیں مار کر بادشاہ بن بیٹھا اور بابل کو اپنا دار الحکومت بنایا فارس کو دین ابراہیم کی طرف مائل کیا۔ پھر افراسیاب بادشاہ ترک نے اس پر چڑھائی کی اور بابل ان سے چھین لیا اور طبرستان تک اس کا تعاقب کرتا چلا آیا۔ جب طبرستان بھی منوچہر (منوچہر) کے ہاتھ سے نکل گیا تو طبرستان چھوڑ کر عراق کی طرف چلا گیا اور افراسیاب نے طبرستان پر بھی قبضہ کر لیا۔ افراسیاب کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ یہ طوج (تور) بن افریدون کی نسل سے ہے جس وقت منوچہر نے طوج (تور) کو قتل کیا اور اس کے خاندان پر تباہی آئی اس وقت یہ چھپ

---

[1] اس جھنڈے کو درفش کاویان کہتے ہیں اہل فارس اس کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ جنگ قادسیہ میں یہ جھنڈا مسلمانوں نے چھین لیا تھا۔

کر کے ترکستان میں چلا گیا [illegible] پایا اور آتش کے [illegible] سے نکلا۔ اسی وجہ سے افراسیاب اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے [illegible] کہ جب منوچہر [illegible] فوت ہو گیا تو افراسیاب [illegible] ترکستان [illegible] پر قبضہ کر لیا اور مملکت فارس کو تہ و بالا کر دیا۔

زو کا خروج [illegible] زو بن طہماسپ [illegible] روایت [illegible] طہماسپ [illegible] افراسیاب [illegible] منسوب کیا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ طہماسپ اپنے باپ سے [illegible] ترکستان میں چلا گیا [illegible] زو [illegible] افراسیاب کی [illegible] فارس سے نکال دیا۔ افراسیاب ترکستان چلا گیا۔

زو کی بادشاہت زو نے [illegible] منوچہر کے مرنے کے بعد [illegible] حالات [illegible] طرح طرح کے [illegible]

[illegible]

گرشاسپ [illegible] فریدون کی اولاد سے [illegible] کتاب [illegible] نظام الملک [illegible] بادشاہ [illegible] زو [illegible] حکومت [illegible] کیا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد [illegible] حکومت کا سلسلہ [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] حکومت [illegible] واللہ وارث الارض ومن علیہا

[illegible]

شجرۂ ملوک طبقہ اولیٰ فارس

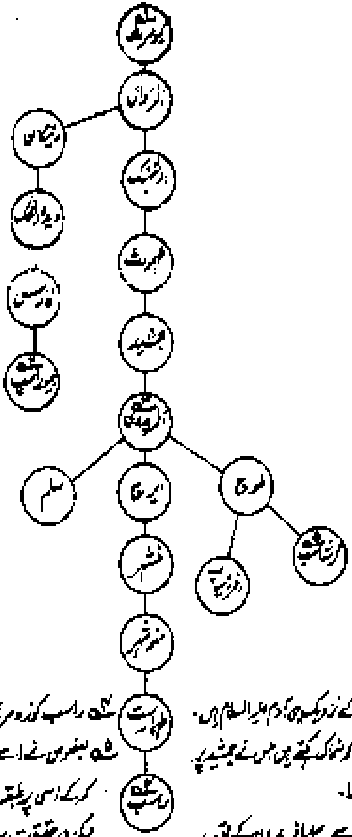
کیومرث
ازرواں
ریکاں
ویداجک
ازرجب
طہمورث
جمشید
فارسین
بیوراسپ
افریدون
سلم
ایرج
طوج
منشخر
زوشب
ارشاسپ
منوچہر
طہماسب
گرشاسپ

۱ اہل فارس کے نزدیک یہی آدم علیہ السلام ہیں۔
۲ بیوراسپ کو ضحاک کہتے ہیں جس نے جمشید پر حملہ کیا تھا۔
۳ سب سے پہلا فریدون کے لقب سے ملقب ہوا۔
۴ راسب کو زومر بھی کہتے ہیں۔
۵ بعضوں نے اسے ملوک فارس سے شمار کرکے اسی پر طبقہ پیشدادیہ کو ختم کیا ہے لیکن درحقیقت یہ بادشاہ نہ تھا جیسا کہ ہر مورخ نے بیان کیا ہے۔

طبقہ ثانیہ ملوکِ فارس

کیقباد: ملوکِ فارس کا دوسرا طبقہ کیانیہ کے نام سے مشہور ہے۔ ان کے ہر بادشاہ کا نام "کے" کی طرف مضاف کیا جاتا ہے۔ ان کا پہلا بادشاہ کیقباد ہے جو منوچہر سے چار پشتوں کے واسطے سے منسوب ہوتا ہے۔ اس نے رود ماوراء ترک میں اپنی شادی کی جس سے اس کے پانچ لڑکے پیدا ہوئے کے افنیہ، کیکاؤس، کے ارش، کے بیہ، کے فاشین۔ طبری کہتا ہے کہ ملوکِ کیانیہ اور ترک میں اکثر لڑائیاں ہوتی رہیں۔ ان کا پہلا بادشاہ کیقباد نہر بلخ کے قریب سے ترکوں کو ہٹاتا تھا۔ اس نے ترک کو زمین فارس پر آ[1] نے سے روکا سو برس حکومت کی۔

کیکاؤس: اس کے بعد کیکاؤس تخت پر بادشاہ ہوا۔ اس کے اور افراسیاب بادشاہ ترک سے بہت سی لڑائیاں ہوئیں۔ جس میں اس کا لڑکا سیاوخش مارا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ داؤد علیہ السلام کے زمانے میں تھا اور عمرو ذوالاذعار بادشاہ حمیر سے لڑنے کے لئے اس کے ملک گیا۔ جب عمرو ذوالاذعار نے اسے گرفتار کر لیا تو اس کا وزیر رستم بن دستان لشکر فارس لے کر یمن پر چڑھ گیا اور عمرو ذوالاذعار کو قتل کر کے کیکاؤس کو چھڑا لایا۔ طبری کی تحریر یہ شہادت دیتی ہے کہ کیکاؤس نہایت عظیم الشان بادشاہ تھا۔ اس نے اپنے لڑکے سیاوخش (سیاوش) کو تعلیم و تربیت کے لئے رستم بن دستان کے سپرد کیا۔ رستم سجستان میں اس کا نائب تھا۔ اس نے سیاوخش کو گھوڑے کی سواری سکھائی اور لڑائی کی تعلیم دی۔ جب اس کی تعلیم و تربیت پوری ہو چکی تو باپ کے سامنے لایا اور دستان میں چلا آیا۔

سیاوخش بن کیکاؤس کا قتل: کیکاؤس کی بیوی آبرخ نامی دختر افراسیاب بادشاہ ترک اس پر عاشق ہو گئی۔ جب سیاوخش نے اس سے انکار کیا تو آبرخ نے کیکاؤس سے سیاوخش کی چغلی کر دی۔ کیکاؤس نے اپنے ہاتھ سے بیٹے کا قتل نامناسب خیال کر کے تھوڑی سی فوج دے کر افراسیاب سے لڑنے کے لئے بھیج دیا تاکہ اس کے ہاتھ سے مارا جائے مگر لڑائی نہ ہوئی صلح ہو گئی۔ کیکاؤس نے یہ خبر پا کر لڑنے کے لئے لکھا۔ سیاوخش بدعہدی کو برا سمجھ کر باپ کے خوف سے افراسیاب کے پاس چلا گیا۔ اس نے اپنی بیٹی سے اس کا بیاہ کر دیا۔ جب اسے حمل ٹھہر گیا تو اس نے جان کے خوف یا ملک کی تقسیم سے اپنی بیٹی کے ذریعہ سیاوخش کو قتل کروا ڈالا اور بیٹی کا حمل گرانا چاہا لیکن نہ کر سکا[2] اس کے بطن سے خسرو پیدا ہوا۔ کیکاؤس نے یہ سن کر اپنی بہو اور پوتے کو چھپا کر منگوا لیا۔

کیکاؤس کی فوج کشی و گرفتاری: بعض یہ کہتے ہیں کہ جب کیکاؤس کو اپنے بیٹے کے مارے جانے کی خبر ہوئی تو اس

---

[1] اس کے زمانہ میں حزقیل، الیاس اور شمویل پیغمبر تھے۔ اس نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔

[2] بعض مورخ لکھتے ہیں کہ جب حمل گرانے سے عاجز آ گیا تو اس نے اپنی بیٹی کو اپنے ایک امیر کے سپرد کیا تاکہ جب بچہ پیدا ہو قتل کر ڈالے۔

نے کاؤس [illegible] کے ساتھ [illegible] سیاوش کو خوب پالا [illegible] افراسیاب [illegible] کیا۔ [illegible] تخت پر چڑھا یا گیا [illegible] اور [illegible] کیکاؤس کی سلطنت [illegible] ایک تحریر [illegible]

کیکاؤس کی معزولی اس کے بعد [illegible] رستم [illegible] کیکاؤس [illegible] سلطنت [illegible] انجام کار رستم نے [illegible] کے واسطے [illegible] رستم [illegible] کیخسرو کو تمام قوتیں [illegible] اطاعت [illegible] بیٹھنے کے [illegible] ایک تخت [illegible] اپنے تخت کے [illegible] حکومت [illegible]

کیخسرو بن سیاوش کیکاؤس کے بعد [illegible] کیخسرو بن سیاوش تخت [illegible] بادشاہوں کے [illegible] حکومت [illegible] کیکاؤس [illegible] کیخسرو بن سیاوش تخت نشین [illegible] افراسیاب [illegible] سیاوش [illegible]

افراسیاب کا قتل [illegible] کیکاؤس [illegible] کیخسرو [illegible] تخت [illegible] باپ کے خون کا بدلہ لینے کی غرض سے افراسیاب سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ افراسیاب نے لشکر [illegible] کیخسرو [illegible] افراسیاب [illegible] شکست ہوئی [illegible] کیخسرو [illegible] کیکاؤس [illegible] افراسیاب نے [illegible] افراسیاب [illegible] شاہنامہ [illegible] لہراسپ [illegible] افراسیاب [illegible]

کیہ لہراسپ ان واقعات کے بعد [illegible] کیخسرو [illegible] لہراسپ [illegible] تخت پر [illegible]

[illegible]

ساٹھ برس حکمرانی کر کے غائب ہو گیا اور اس کی جگہ کیبر اسف (بہراسف) تخت پر بیٹھا اس کے ابتدائی زمانہ حکومت میں ترکوں کا رعب اس درجہ بڑھا کہ اس نے ان سے لڑنے کے لئے اپنا دارالسلطنت چھوڑ دیا اور ترکستان کے کنارے شہر بلخ میں سکونت اختیار کر لی اور اکثر اوقات انہی لڑائیوں میں مصروف رہتا تھا۔ اس کے عہد حکومت میں بختری معروف بہ بخت نصر عراق اہواز روم پر اس کا گورنر تھا۔

کیبر اسف کی فتوحات: کیبر اسف نے بخت نصر کی حکومت کا دائرہ کسی قدر وسیع کر کے سرحدی ممالک فتح کرنے کی اجازت دے دی اور خود طرف فارس اور بخت نصر بادشاہ موصل و سنجاریب کے ہمراہ شام کی طرف بڑھا اور بیت المقدس فتح کر لیا۔ یہود پر غالب آیا اور انہیں منتشر و پریشان کیا۔ یہ بخت نصر وہی ہے جو عرب سے لڑا تھا اور ایک مدت تک انہیں پریشان کرتا رہا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اہمن کے عہد حکومت میں تھا جو کیہاسب (کیہاشب) بن کیبر اسف (بہراسف) کا پوتا ہے۔

معد بن عدنان: ہشام ابن محمد کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ارمیا نبی علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ سے مطلع کیا تھا کہ بخت نصر بڑا ظالم ہو گا۔ اس وجہ سے اہل عرب کو متنبہ کر دو جن کے گھروں میں دروازے نہیں ہیں اور انہیں ان کی خانہ بربادی کی خبر دے دو اور یہ جتلا دو کہ یہ سب تمہارے کفر و عصیاں کی وجہ سے ہونے والا ہے۔ ابن اسحاق کی کتاب میں لکھا ہے کہ یہ وحی برمیا بن خلقیا کی طرف آئی تھی جن کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا تھا کہ گروہ عرب سے معد بن عدنان کو نکال لائیں اور حکم الٰہی پورا ہونے تک ان کی حفاظت کریں۔ انتہی۔ ہشام کہتا ہے کہ بخت نصر نے بلاد عرب پر حملہ کیا اور انہیں رسد وغیرہ دینے پر مجبور کیا۔ چنانچہ عرب نے اسے تسلیم کر لیا اور اس نے انہیں انبار اور حیرہ میں ٹھہرایا۔ ہشام کے علاوہ اور مورخین لکھتے ہیں کہ بخت نصر نے عرب سے مقام جزیرہ و ایلہ ایلہ کے درمیان لڑائی کی اور وہاں میدان کو سواروں اور پیادوں سے بھر دیا۔ بنی عدنان نے پہلے اس کا مقابلہ کیا۔ اس نے انہیں مقام حضور تک نہایت نقصان کے ساتھ پسپا کر دیا۔

معد بن عدنان اور بنی اسرائیل: جب اللہ تعالیٰ نے ارمیا اور برخیا علیہما السلام پر وحی نازل فرمائی کہ معد بن عدنان کو جس کی اولاد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونے والے ہیں عرب کے گروہ سے نکال لائیں۔ معد بن عدنان اس وقت بارہ برس کے تھے۔ برخیا انہیں اپنے ساتھ براق پر بٹھا کر لے آئے۔ چنانچہ انہوں نے انبیاء بنی اسرائیل میں پرورش پائی اور بخت نصر لوٹ کر بابل آ گیا اور قیدیان عرب کو انبار میں ٹھہرا دیا۔ جب بخت نصر مر گیا تو معد ابن عدنان انبیاء بنی اسرائیل کے ساتھ حج کعبہ کو آئے اور وہیں اپنی قوم میں رہ گئے۔ معانہ بنت الحارث ابن مضاض جرہمی سے بیاہ کر لیا جس سے نزار ابن معد پیدا ہوئے۔

کیہاسب: کیبر اسف نہایت نیک سیرت تھا۔ ملوک مشرق اور مغرب اسے نذرانے بھیجتے تھے۔ اس نے اپنی حالت حیات میں ترک دنیا کر کے اپنی جگہ کیہاسب (کیہاشب) اپنے لڑکے کو تخت پر بٹھا دیا۔ کیہاسب نے بھی اپنی عمر کا زیادہ حصہ ترکوں کی لڑائی میں صرف کیا اور ان کی عداوت اور سرکشی فرو کرنے کی غرض سے اپنے لڑکے اسفندیار کو میدان جنگ میں بھیج دیا۔ جیسا کہ آئندہ بیان کیا جائے گا۔

زردشت (زرتشت): اس کے زمانہ حکومت میں زراتشت (زرتشت) حکیم ظاہر ہوا۔ جس کی نبوت پر مجوسی ایمان لائے ہوئے تھے۔ بعض اہل کتاب کا یہ بیان ہے کہ یہ اہل فلسطین سے ہے اور یرمیاہ نبی کی خدمت میں رہتا تھا اور انہی سے بڑا مقرب تھا پھر ان سے خیانت کی تو ان کی بد دعا سے مجذوم ہو گیا اور ان سے علیحدہ ہو کر آذربائیجان چلا گیا۔ دین مجوسیت کی بنا ڈالی اور گشتاسپ کو اپنی طرف مائل کر لیا۔ اس نے لوگوں کو دین مجوسی اختیار کرنے پر مجبور کیا اور اس کے مخالفین کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ علماء فارس کہتے ہیں کہ زردشت شاہ منوچہر کی نسل سے ہے اور انبیاء بنی اسرائیل میں سے کسی نبی نے اسے گشتاسپ کی طرف مبعوث کیا تھا۔ جس وقت وہ بلخ میں تھا۔ زردشت اور جاماسپ عالم دونوں آذربائیجانی [illegible] سے تھے دونوں زبان فارسی [illegible] ترجمہ کیا کرتے تھے [illegible] عبرانی میں لکھا تھا۔ جاماسپ عالم زبان عبرانی جانتا تھا اور زردشت کو ترجمہ کر کے بتاتا تھا یہ واقعہ ۳۰ جلوس گشتاسپ کا ہے۔

اوستا: علماء فارس کہتے ہیں کہ زردشت ایک کتاب لایا تھا جس کے [illegible] ہونے کا دعویٰ [illegible] یہ کتاب بارہ جلدوں میں تھی اور ان کے پاس [illegible] ہونے کا دعویٰ تھا۔ گشتاسپ نے اس کتاب کو اصطخر کے [illegible] میں رکھا اور [illegible] مقرر کئے۔ عام لوگوں کو اس کی تعلیم کی ممانعت کر دی۔ مسعودی کہتا ہے کہ اس کتاب کا نام ابستا تھا۔ پھر اس کی تفسیر کی اور اس تفسیر کی [illegible] کے نام سے موسوم کیا۔ یہی لفظ بگڑ کر [illegible] کہتے ہیں۔

زردشت کی تعلیمات: مجوسیوں کے نزدیک یہ کتاب تین حصوں پر منقسم ہے ایک حصہ میں گزشتہ قوموں کے حالات ہیں دوسرے میں آئندہ ہونے والی پیشین گوئیاں لکھی گئی ہیں تیسرے میں مذہبی اور شرعی احکام ہیں۔ مثلاً شرقی قبلہ ہے اور نماز وقت طلوع اور زوال اور غروب کے وقت پڑھنی چاہئے اور آفتاب کو سجدہ کرنا اور اس سے دعا کرنی چاہئے۔ زردشت نے [illegible] آتش کدے [illegible] کی [illegible] کے درمیان [illegible] احکام ہیں۔ غرض کہ جب دارا کی حکومت ختم ہوئی تو سکندر نے ان کتابوں کو جلا دیا۔ پھر جب اردشیر بابکان کا زمانہ آیا تو اس نے اہل فارس کو جمع کر کے [illegible] اس کتاب کو لکھوایا۔ مسعودی کہتا ہے کہ گشتاسپ نے زردشت سے اس کی نبوت کے ثبوت میں [illegible] مجوسی [illegible] اور گشتاسپ نے زردشت کے [illegible] آذربائیجان میں [illegible] جاماسپ عالم [illegible] (اصفہان) [illegible]

گشتاسپ اور ارجاسپ کی جنگ: [illegible] لکھتے ہیں کہ دین مجوسی اختیار کر لینے کی وجہ سے گشتاسپ اور ارجاسپ بادشاہ ترک میں متعدد لڑائیاں ہوئیں [illegible] لڑائی میں مارا گیا۔ [illegible] گشتاسپ بعض معرکوں میں کامیاب ہوا۔ ترکوں کو [illegible] میں شکست ہوئی [illegible] کے ساتھ [illegible] قتل کر ڈالا۔ کامیابی کے بعد گشتاسپ بلخ کی طرف واپس آیا۔ [illegible] بادشاہ ترک کی [illegible] سے گشتاسپ نے برہم ہو کر اسفندیار کو قید کر دیا اور خود [illegible] کے پہاڑوں پر [illegible] اللہ [illegible] عبادت میں مصروف ہو گیا۔

[illegible]

[illegible] کا قتل [illegible]

غلام قادر کی ذلت [illegible]

[illegible]

[illegible] کا قتل [illegible]

[illegible]

[illegible]

دشمن تھا اس کے مقابلہ پر آیا اور شکست کھائی لیکن اس کے اقبال کے دن تمام ہو چکے تھے وہ اپنے بھائی اور بیٹوں کے ہمراہ اس لڑائی میں مارا گیا۔

اردشیر بہمن کی فتوحات: اس کے بعد بہمن نے روم پر حملہ کیا اور [illegible] کیا۔ یہ تمام ملوک فارس سے زیادہ عظیم الشان بادشاہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس نے [illegible] ایک شہر آباد کیا اس کی ماں [illegible] کی نسل سے تھی اس کی [illegible] اور عمارات میں یہودیوں کا [illegible] تھا [illegible] عورتوں میں سے [illegible] تھیں [illegible] بیت المقدس کا حاکم بنایا تھا۔ [illegible] کی تیزی اور فراست کی وجہ سے [illegible] فارس کا [illegible] کہتے تھے۔ بعض مورخ لکھتے ہیں کہ بہمن کی لڑکی [illegible] اس نے [illegible] کر لیا تھا [illegible] جب [illegible] اس سے حاملہ ہوئی تو اس نے کہا کہ [illegible] حالانکہ حکومت و سلطنت کا حق [illegible] تھا [illegible] ساسان [illegible] [illegible] تھے۔

دارا: بہمن کے مرنے کے بعد [illegible] دارا [illegible] کی۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہوئی۔ [illegible] کی [illegible] حکومت [illegible] اس کی [illegible] [illegible] تمام ارکان سلطنت [illegible] ہو گئے۔

دارا کا کردار: [illegible] دارا [illegible] کی۔ [illegible] ہے [illegible] دارا کے عہد حکومت میں [illegible] بادشاہ [illegible] فارس [illegible] اور اس [illegible] بادشاہ کے [illegible] [illegible] کے حالات [illegible] کے وقت اس [illegible] [illegible] دارا نے [illegible] [illegible] آخری بادشاہ [illegible] ہیں۔

بابل کا انجام: [illegible] حکومت [illegible] کے تمام [illegible] [illegible] اسلام [illegible] فارس [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] کی طرف منسوب کر دیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] کی مصر پر فوج کشی اس کے بعد اس کا لڑکا [illegible] مصر [illegible] مصریوں کے [illegible] ان کے [illegible] [illegible] [illegible] قتل کر دیا۔

[illegible] اس کے بعد اس کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

دارا اور اسکندر اعظم کی جنگ [illegible] بادشاہ [illegible] [illegible] اسکندر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تعالیٰ

شجرہ طبقہ ثانیہ ملوک فارس

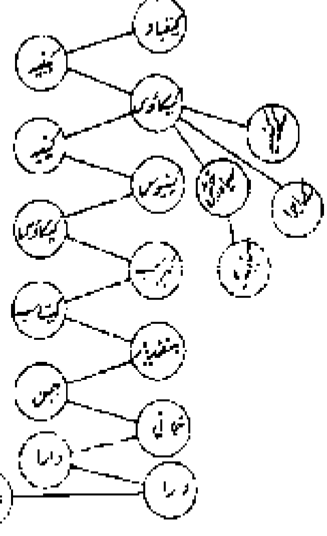
کیقباد
کینیہ
کیکاؤس
کینیہ
کیخسرو
کیکاؤس
لہراسب
گشتاسب
اسفندیار
بہمن
ہمائی
دارا
دارا
اشک
جو ملوک اشکانیہ کا مورث اعلیٰ ہے

دارایوش بن گشتاسپ [illegible] بیان کرتا ہے کہ [illegible] کے [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] دارایوش بن گشتاسپ [illegible] کیا گیا۔

دارایوش بن گشتاسپ [illegible]

نکلے تھے اور مصر سے [illegible] تک [illegible] گئی۔ اس کے بعد [illegible] ایک بادشاہ ہوا۔ یہ پہلا بادشاہ ہے جو فرعون کے لقب سے مشہور ہوا [illegible] اسی کے عہد حکومت میں زیادہ [illegible] اس کے بعد [illegible] تخت آرائے حکومت ہوا۔ [illegible] علیہ السلام [illegible] اس کے بعد [illegible] بادشاہ ہوا۔ [illegible] کے لقب سے مشہور تھا۔ [illegible] نجات پائی۔ اس [illegible] حکومت کے [illegible] علیہ السلام کے [illegible] کیا [illegible]

[illegible]

ابن عبد الحکم سے روایت ہے کہ [illegible] کے نام سے مشہور [illegible] علیہ السلام کے بعد [illegible] بنی اسرائیل کے [illegible] بخت نصر نے مصر کے تمام [illegible] کے بعد [illegible] بادشاہ [illegible] کے بعد [illegible] حکومت کر کے مر گیا۔

[illegible] اس کے بعد [illegible] اس کے زمانہ میں [illegible] اس کے بعد [illegible] بادشاہ [illegible] عمرو بن العاص نے [illegible] اس کے بعد [illegible] اس کے زمانہ میں [illegible] ان کے عہد حکومت میں [illegible]

[illegible]

دولت [illegible] ابن عمید [illegible] سے روایت کرتا ہے [illegible] یونان [illegible] اسکندر بن فیلقوس بادشاہ یونان [illegible] انتہی

کلام ابن العمید

طبقہ ثالثہ ملوک فارس

ملوک الطوائف: ملوک فارس کا یہ طبقہ اشکانیہ (اشغانیہ) کے نام سے مشہور ہے۔ یہ لوگ اشغان بن دارا اکبر کی اولاد سے ہیں۔ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ملوک الطوائف میں بھی ایسے عظیم الشان بادشاہ گزرے ہیں جن کا حال تحریر کیا گیا ہے جب اسکندر (ابن فیلقوس) نے فارس لے لیا اور دارا اصغر اثنائے لڑائی میں مارا گیا تو اس نے ان بادشاہوں کے بارے میں ارسطو سے مشورہ کیا۔ ارسطو نے کہا فارس کے خاندان شاہی میں سے چند آدمی مختلف مقامات پر حکمران کر دیئے جائیں وہ آپس میں لڑتے مرتے رہیں گے اور یونان بچا رہے گا۔ اسکندر نے اس بنا پر علماء فارس کو ملک فارس پر حکمران کر دیا انہیں بادشاہوں کے گروہ کا نام ملوک الطوائف ہے۔

سکندری سلطنت کی تقسیم: اور پھر جب اسکندر مر گیا تو اس کا ملک اس کے چار امراء میں تقسیم ہو گیا۔ مقدونیہ اور انطاکیہ اور اس کے سرحدی ممالک روم کا حکمران فیلبش مع سالار اسکندر ہوا۔ اسکندریہ مصر و مغرب پر فلاذس ملقب بہ بطلیموس حکومت کرنے لگا۔ شام بیت المقدس اور اس کے سرحدی ممالک سلوقس کے قبضہ میں رہے سواد اور فارس کو تا آنکہ بطلقس ملقب بہ انطیخس نے دبا لیا اور چالیس برس تک حکمرانی کرتا رہا۔

اشک بن دارا: طبری کہتا ہے کہ اشک بن دارا اکبر اپنے باپ کے بعد رے میں رہا اور وہیں اس نے نشو و نما پائی۔ جب یہ بڑا ہوا اور سکندر مر گیا تو اس نے لشکر جمع کر کے انطیخس پر حملہ کر دیا موصل میں دونوں میں لڑائی ہوئی۔ انطیخس لڑائی میں مارا گیا اور اشک سواد پر موصل سے رے اور اصفہان تک قابض ہو گیا۔ ملوک الطوائف شرافت اور تعظیم کی وجہ سے اس کی تعظیم کرنے لگے اور اکثر ہدایا اور تحائف بھیجتے رہے۔ حالانکہ اسے ان کے معزول کرنے اور حکمران بنانے میں کچھ دخل نہ تھا وہ لوگ اس کی عزت کرتے اور اپنے خطوط میں اس کا نام پہلے لکھا کرتے اس کے ساتھ ہی وہ لوگ آپس میں لڑتے جھگڑتے اور صلح کرتے رہتے تھے۔

اشک بن دارا کے متعلق دوسری روایت: بعض مورخ کہتے ہیں کہ ایک شخص ملوک فارس کی نسل کا اصفہان اور سواد پر اسکندر کے مرنے کے بعد قابض ہو گیا اس کے بعد اس کا لڑکا مالک ہوا کچھ عرصہ بعد لشکر جمع کر کے تمام ملوک الطوائف کا سردار بن بیٹھا۔ اسی وجہ سے اس کے سوا اور ملوک الطوائف کا ذکر ترک کر دیا گیا بعض لکھتے ہیں کہ یہ شخص اشک بن دارا تھا جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے تحریر کیا ہے اور یہی اہل فارس کا قول ہے اور بروایت بعض اشک اسفندیار بن گشتاسپ کی اولاد سے ہے اس میں اور اسفندیار میں چھ پشتوں کا فرق ہے اور بقول بعض اشک بن اشغان اکبر کیبہ بن کیقباد کی نسل سے ہے اس نے ملوک الطوائف پر حکمرانی کی۔ اصطخر اور بلاد فارس پر قابض رہا۔ دس برس تک اس کی

حکومت رہی۔

جودرز بن اشغان: اس کے بعد جودرز بن اشغان بادشاہ ہوا۔ اس نے بنی اسرائیل پر یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے قتل کی وجہ سے حملہ کیا۔ مسعودی کہتا ہے کہ اشغ بن اشغ بن [illegible] اشغان اول نے دس برس کی پھر اس کے لڑکے سابور نے ساٹھ برس حکمرانی کی۔ اس نے بنی اسرائیل پر شام میں حملہ کیا ان کا مال و اسباب لوٹ لیا اس کی حکومت کے آٹھویں سال فلسطین میں جناب یحییٰ علیہ السلام ظاہر ہوئے۔

ملوک اشکانیہ: پھر اس کا چچا زاد بھائی دس برس پھر [illegible] اکیس برس تک بادشاہ رہا۔ اس کے زمانہ حکومت میں ططوس قیصر نے بیت المقدس پر قبضہ کر لیا تھا۔ [illegible] جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں۔ جودرز کے بعد جودرز بن نیرو انیس برس تک اس کے بعد نرسی اس کا بھائی چالیس برس۔ پھر بلاش اس کے بعد ہرمز چالیس برس تک حکمرانی کرتا رہا۔ اس کے بعد اردوان [illegible] چودہ برس رہا۔ پھر اس کا [illegible] اردوان نے پچیس برس تک حکومت کی۔

بلاوش کی فتوحات: پھر اس کا لڑکا بلاوش ہوا اس نے چوبیس برس تک حکمرانی کی اس کے زمانہ میں روم کے قیصر کی اجازت سے [illegible] کے [illegible] یونان [illegible] کر کے بلاوش پر حملہ کیا۔ بلاوش نے فارس اور عراق سے لشکر جمع کر کے چاروں طرف سے ان کا مقابلہ کیا۔ اس جنگ [illegible] بادشاہ [illegible] قیصر [illegible] خون ریزی کے بعد لشکر کو شکست [illegible] اس کے بعد بلاوش مر گیا اس کا بیٹا اردوان [illegible] بادشاہت کرتا رہا یہاں تک کہ اردشیر بن بابک بن ساسان نے خروج کیا اور ملک فارس کو ملوک الطوائف سے چھین کر ان کی حکومت کی بنیاد ڈالی یہ ساسانی کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔

زمانہ ملوک الطوائف: طبری کہتا ہے کہ زمانہ ملوک الطوائف میں جناب عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام پیدا ہوئے جب کہ [illegible] سکندر [illegible] ملوک اشکانیہ کی حکومت پر [illegible] پچاس سال گزر چکے تھے اور نصاریٰ کا یہ کہنا ہے [illegible] سکندر کے غلبہ کے تین سو تین برس بعد جناب عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ واللہ اعلم۔ طبری کہتا ہے کہ ملوک الطوائف کا زمانہ سکندر کے بعد سے [illegible] دو سو چھیاسٹھ برس رہا۔ بعض کہتے ہیں کہ پانچ سو تیرہ برس تک رہا۔ کہتے ہیں کہ اس مدت میں نوے بادشاہوں نے نوے گروہوں کی حکمرانی کی۔ لیکن ان میں سے ملوک اشکانیہ عظیم الشان اور نامور تھے

شجرہ طبقہ ثالثہ ملوک فارس

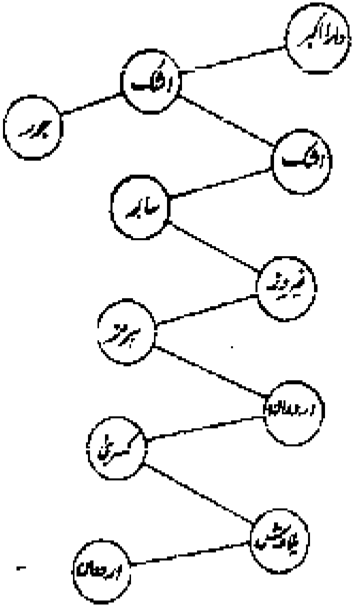
دارا اکبر
ارشک
بہر
ارشک
سابور
جودرز
بیژن
اردوان اکبر
کسریٰ
بلاش
اردوان

طبقۂ رابعہ ملوک فارس

دولت ساسانیہ: یہ خاندان سلطنت دنیا کی عظیم الشان سلطنتوں میں سے ہے۔ اسے مؤرخین دولت ساسانیہ یا اکاسرہ کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ یہاں دو حکومتوں (یعنی دولت روم و دولت فارس) میں سے ایک حکومت ہے جو ابتداء اسلام میں موجود تھی۔ اس کا زمانہ حکومت اردشیر بن بابک بادشاہ ملک مرو سے شروع ہوتا ہے اور وہ ساسان بن بابک بن جبر بن ساسان اکبر ابن کے بہمن کا بیٹا ہے۔ اس سے پہلے ہم بہمن اور اس کے لڑکے ساسان کا حال تحریر کر چکے ہیں کہ جس وقت اس کا بھائی دارا اپنی ماں کے پیٹ میں تھا۔ اسی وقت بہمن نے ساسان کو نکال دیا تھا اور یہ جبال اصطخر میں جا کر مقیم ہوا تھا۔ یہیں اس کے توالد و تناسل کا سلسلہ جاری ہوا۔

اردشیر: یہاں تک کہ ساسان اصغر پیدا ہوا اور آتش کدہ اصطخر کی تولیت کرنے لگا۔ یہ نہایت شجاع اور دلیر تھا اس کی بیوی شاہی خاندان سے تھی۔ اس سے اس کا لڑکا بابک اور بابک سے اردشیر پیدا ہوا۔ ان دنوں اصطخر میں ملوک الطوائف میں سے ایک بادشاہ حکومت کر رہا تھا۔ اس کا عامل مقام دارابجرد (داراب گرد) میں رہتا تھا۔ جب اردشیر سات برس کا ہوا تو اس کے دادا ساسان نے اسے بادشاہ اصطخر کی خدمت میں پیش کر کے یہ درخواست کی کہ یہ عامل دارابجرد کے پاس تعلیم و تربیت کے لئے بھیج دیا جائے۔ بادشاہ اصطخر نے اسے منظور کر کے اردشیر کو عامل دارابجرد کے پاس بھیج دیا۔ کچھ عرصہ بعد عامل دارابجرد مر گیا تو اردشیر بادشاہ اصطخر کے حکم سے دارابجرد کا گورنر مقرر ہوا۔ چونکہ نجومیوں نے اس سے کہہ رکھا تھا کہ عالم میں تیرے نام کا سکہ چلے گا۔ اسی وجہ سے اس نے اپنے زمانہ گورنری میں اکثر ملوک الطوائف پر حملہ کیا اور ملک فارس کے زیادہ حصہ کا بادشاہ بن بیٹھا اس کے بعد اس نے اپنے باپ کو ان حالات سے آگاہ کیا اور اصطخر پر بھی بزور تیغ قبضہ حاصل کر لیا۔

اردشیر کی فتوحات: مؤرخین نے اردشیر کی لڑائیوں اور اس کے سلسلۂ فتوحات کو اس طرح تحریر کیا ہے کہ اردشیر نے بادشاہ اردوان سے جو اصطخر پر حکومت کر رہا تھا امداد طلب کی تب اس نے سختی سے جواب دیا اور جنگ پر آمادہ ہو گیا تو اردشیر نے اصطخر پر حملہ کی تیاری کی اور اصطخر جاتے ہوئے کرمان پر قبضہ کر کے اپنے لڑکے کو وہاں کا حاکم بنا دیا اور اردوان نے اس بدعہدی پر اردشیر کو دھمکی دی اور بادشاہ اہواز کو اس کے مقابلہ پر بھیجا بادشاہ اہواز شکست کھا کر واپس ہوا۔ اس کے بعد پھر اردشیر نے اصفہان پر حملہ کیا اور اس کے بادشاہ کو قتل کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر وہ اہواز کی طرف بڑھا اس کے ساتھ بھی یہی برتاؤ کیا۔ اس کے بعد اردوان سے لڑا اور اسے شکست دے کر قتل کر ڈالا۔ بعد ازاں جبل آذربائیجان آرمینیہ

---

[1] یہ اسکندر کے پانچ سو تیرہ برس کے بعد ہوا۔ بقول طبری پانچ سو چالیس برس اور بقول مسعودی پانچ سو سترہ سال کے بعد ہوا۔

موصل پر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا پھر ان سے فارغ ہو کر سواد کو لے لیا اور دجلہ کے مشرقی شہروں کے پاس ایک شہر آباد کیا۔ پھر وہاں سے لوٹ کر اصطخر آیا اور سجستان، جرجان، ابرشہر، مرو، بلخ، خوارزم و حدود خراسان تک فتح کر لیے۔ اس کے بعد فارس کی طرف آیا۔ بادشاہ کوشان و مکران نے اس کی اطاعت قبول کر لی اور ایک مدت کے بعد اس نے بحرین کو بھی لے لیا۔ بحرین کا بادشاہ سناطرق لڑائی میں مارا گیا۔ جب کرمان پر قبضہ کے بعد اردشیر لوٹ آیا اور اس کا لڑکا سابور ... اس نے بھی بڑی بڑی کامیابی حاصل کی۔ اطراف و جوانب کے بادشاہوں کو زیر کیا۔ آخر کے شہر آباد کیے۔ عمارتیں بکثرت بنوائیں۔ غرض کہ اردشیر چودہ برس حکومت کر کے اصطخر میں مر گیا۔

سواد پر قبضہ: بعض مورخین کا دعویٰ ہے کہ اردشیر اپنے زمانہ حکومت میں اس امر کا خواستگار ہوا کہ جو ممالک ملوک الطوائف سے پہلے اس کے آباؤ اجداد کے قبضہ میں تھے ان سب پر ... اس پر اردوان ... ملوک الطوائف پر بادشاہت کرے۔ ... ان دونوں نے ... اردشیر کا مقابلہ کیا۔ اردشیر نے بابا سے صلح کر لی ... اردوان مارا گیا اور اردشیر نے سواد پر قبضہ کر لیا اس کے بعد بابا نے اطاعت قبول کر لی اور تمام سلاطین مطیع ہو گئے۔

عرب پر فوج کشی: اس کے بعد اردشیر حیرہ کی طرف متوجہ ہوا۔ اکثر قبائل عرب عراق اور جزیرہ میں رہتے تھے۔ ان کے تین گروہ تھے ایک تنوخ تھا۔ جن میں قضاعہ کی شاخیں تھیں جو جذیمہ کے ساتھ ہو کر ملوک فارس سے لڑتے تھے۔ ... یہ حیرہ اور انبار کے درمیان خیموں میں بود و باش کرتے تھے۔ ان لوگوں نے اردشیر کی ملازمت اور ملکات میں آنا گوارا نہ کیا اور اہل فرات سے الگ ہو کر عرب میں چلے گئے۔ دوسرا گروہ عباد کا تھا جو ... حکومت پر تھا۔ تیسرے احلاف تھے جو ان میں اپنے انساب کے ملے جلے ہوئے تھے۔ وہ تنوخ میں شامل تھے جو فارس کی اطاعت و فرمانبرداری کے منکر رہے اور ... لیکن تنوخ ... کی اطاعت ... اور ایسے انہوں نے ... میں سے عمرو بن عدی اور اس کی قوم ... شروع سے آباد کیا۔ ان دونوں کو عرب نے زمانہ بخت نصر میں بنایا تھا۔ اس کے بعد عمرو بن عدی نے اسے آباد کیا جب وہ اس کے مالک اور حاکم ہوئے یہاں تک کہ اسلام آیا اور عرب نے شہر کوفہ آباد کیا اور حیرہ ویران ہو گیا۔

اشکانیوں کا قتل: اردشیر نے بادشاہی کے بعد اپنے دادا کی وصیت کے موافق اشکانیوں کو چن چن کر مار ڈالا۔ اشکانیوں کی ایک عورت تھی اور وہ اس کے محل میں پناہ ... نسب چھپا کر بچ گئی تھی۔ اردشیر نے اس کو اپنی حرم میں داخل کر لیا۔ جب وہ حاملہ ہوئی تو اس نے اپنا نسب ظاہر کیا۔ اردشیر کو یہ امر ناگوار گزرا۔ اس نے عورت کو قتل کرنے کی غرض سے ایک مرزبان کے سپرد کیا۔ اس مرزبان نے اسے قتل نہ کیا جب اس سے لڑکا پیدا ہوا تو اس کا نام سابور رکھا اور اس کی پرورش اور تعلیم کرتا رہا۔

سابور کی ولی عہدی: اردشیر نے اپنے آخری زمانہ میں لاولد ہونے اور نسل و حکومت ختم ہونے کی شکایت کی اور اس عورت کے قتل اور حمل ضائع کرنے پر پشیمان ہوا۔ مرزبان نے کہا کہ میں نے اسے قتل نہیں کیا وہ عورت زندہ ہے۔ اس کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا میں نے اس کا نام سابور رکھا ہے اور اب اس کی تعلیم و تربیت پوری ہو چکی ہے۔ اردشیر یہ سن کر خوشی کے مارے اچھل پڑا اور اسی وقت سابور کو بلا کر اپنا ولی عہد بنا لیا۔

سابور بن اردشیر: اردشیر کے مرنے کے بعد سابور بادشاہ ہوا اس نے دیار و دشمن سے لڑکر ان کو مطیع بنایا اور اچھے اچھے اطوار و طریقے اختیار کئے۔ پھر خراسان گیا اور وہاں کا انتظام درست کیا۔ پھر لوٹ کر نصیبین پہنچا اور اس سے لڑ کر چھین لیا۔ اس کے بعد اس نے شام کے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا۔ انطاکیہ کا محاصرہ کر کے اس کے بادشاہ کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ کچھ عرصے بعد بہت سا مال و اسباب لے کر اسے چھوڑ دیا بعض کہتے ہیں کہ اسے قتل کروا ڈالا۔

سابور اور ضیزن: دیار ربیعہ میں دجلہ اور فرات کے درمیان ایک شہر حضر نامی تھا۔ اس میں ایک عرب کی حکومت تھی ساطرون نامی ایک شخص ملوک الطوائف میں سے وہاں حکومت کر رہا تھا۔ مسعودی کہتا ہے کہ سریانی زبان میں ساطرون [illegible] سے ہے۔ طبری لکھتا ہے کہ اسے ضیزن کہتے ہیں۔ ہشام بن محمد کلبی لکھتا ہے کہ یہ قضاعہ سے تھا اور یہ ضیزن بن معاویہ بن العبید بن الاجرام بن عمرو بن النخع بن سلیح ہے۔ سلیح کا نسب ہم قضاعہ میں بیان کر چکے ہیں۔ یہ جزیرہ میں رہتا تھا۔ قبائل قضاعہ کے بہت سے لوگ اس کے ساتھ رہتے تھے اس کی حکومت شام تک پھیلی ہوئی تھی۔ سابور نے مہم خراسان کی وجہ سے اس سے تعارض نہیں کیا تھا۔ جب وہ ان جنگوں سے فارغ ہوا تو اس کی طرف متوجہ ہوا۔ چار برس تک اس کا محاصرہ کئے رہا۔ ایک روز اتفاق سے ضیزن کی لڑکی نضیرہ کی نظر سابور پر پڑی۔ یہ لڑکی بہت حسین اور شکیل تھی اور سابور بھی خوبصورت تھا۔ دونوں کی آنکھیں چار ہوتے ہی دونوں میں محبت نے جگہ کر لی اور دونوں کی نیند خراب ہو گئی۔ نضیرہ نے سابور کو قلعہ فتح کرنے کی تدبیر اور راستوں کا پتا بتا دیا جس سے اگلے دن سابور قلعہ میں گھس گیا اور ضیزن کو قتل کر کے قلعہ پر قابض ہو گیا۔ بنی قضاعہ جو اس کے ساتھ قلعہ میں رہتے تھے بیابانوں کی طرف نکل گئے اور مختلف مقامات پر آباد ہو گئے اور قلعہ حضر ویران مسمار ہو گیا۔

نضیرہ کا انجام: سابور نے فتح یابی کے بعد نضیرہ سے نکاح کر لیا۔ شب عروسی کو اس کے ساتھ سویا تو نضیرہ کے بچھونے میں آس کے پتے پڑے ہوئے تھے۔ سابور کو اس کی وجہ سے تکلیف ہوئی یا اس نے صبح پوچھا کہ تیرا باپ کیا کھلاتا تھا نضیرہ نے جواب دیا مکھن، گوشت، انڈے، مغز اور تیز شراب۔ یہ سن کر [illegible] اور تیرا باپ! سابور کو [illegible] افسوس سے کہنے لگا کہ میں تیرے ساتھ زمانہ کی باتیں کرنے نہیں آیا۔ [illegible] سابور تھا اور ایک شخص کو حکم دیا کہ [illegible] نضیرہ کے بال اس کے دم میں باندھ کر دوڑائے اس شخص نے یہی کیا نضیرہ کے بال پکڑ گئے اور [illegible] کی حالت میں مر گئی۔ [illegible] کا یہ خیال ہے کہ جس نے حضر کو فتح کر کے ویران کیا اور ساطرون کو قتل کیا وہ سابور ذوالاکتاف ہے۔ لیکن تعجب ہے کیونکہ ساطرون ملوک الطوائف سے ہے اور جس نے اس کی حکومت و سلطنت کو تباہ کیا وہ اردشیر اور اس کا بیٹا سابور ہے اور سابور ذوالاکتاف اس کے بہت دنوں بعد ہوا ہے اور وہ ملوک بنی اردشیر کا نواں بادشاہ ہے اور [illegible] کے بیان کریں۔

سابور کا عرب پر تسلط: [illegible] عرب کو [illegible] سابور اس نے جب عرب پر اپنا تسلط کر لیا تو ان پر اس نے اپنی طرف سے عمرو بن عدی (جد آل منذر) کو وہاں کا حاکم بنایا۔ عمرو بن عدی نے تعمیر و ترقی سے وہاں کا انتظام کیا اور [illegible] بار ہا اس کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا امرؤ القیس بن عمرو

[illegible] حضر [illegible]

بن عدی وہاں کا گورنر ہوا اس کے بعد یہ ملک آل منذر کی حکومت میں وراثۃً چلا آیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

بہرام بن ہرمز: سابور تیس برس تک حکومت کر کے مر گیا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا ہرمز تخت پر بیٹھا اس نے صرف ایک برس حکمرانی کی اس کے بعد بہرام بن ہرمز بادشاہ ہوا۔ یہ نہایت حلیم اور نیک سیرت تھا۔ اس نے اپنے اسلاف کی اقتدا کی۔ مانی مشہور زندیق جو نور کا قائل ظلمت کا منکر تھا اور اس کے دادا (سابور) کے عہد حکومت میں ظاہر ہوا تھا جس کی وجہ سے سابور نے بھی اتباع کر لی تھی اس کے بعد پھر مجوسی ہو گیا تھا جب بہرام بن ہرمز نے اسے قتل کرا دیا۔

مسعودی کہتا ہے کہ اس کے حق میں جو شخص ظاہر تفسیر کتاب زردشت سے جس کا ذکر پہلے اس سے ہو چکا ہے منحرف ہو کر اس کی تاویل کرے۔ چونکہ اس کتاب کا نام زند تھا اس وجہ سے اس کے تاویل کرنے والے کو زندیق کہنے لگے۔ اس کے بعد عرب نے اسے معرب کر کے زندیق کیا اس میں تمام وہ لوگ شامل ہو گئے جو ظاہر کی مخالفت کریں اور درحقیقت باطن کے منکر ہوں اس کے بعد عرف شرع میں زندیق اسے کہنے لگے جو بظاہر اسلام کا قائل ہو اور درحقیقت کفر کا پابند ہو۔

بہرام بن بہرام: بہرام بن ہرمز تین برس تین مہینے حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا لڑکا بہرام بادشاہ ہوا۔ یہ تخت پر بیٹھتے ہی آوارگی اور عیش و عشرت میں مبتلا ہو گیا اس کے افسر رعایا کو ظلم و ستم کر کے پریشان کرنے لگے۔ گاؤں کے گاؤں شہر کے شہر ویران ہو گئے۔ ایک روز شکار سے لوٹا اتفاق سے دو الو ایک درخت پر ویرانے میں بیٹھے ہوئے بول رہے تھے بہرام نے کہا کاش میں پرندوں کی زبان سمجھ سکتا۔ موبذوں نے جو اس وقت موجود تھے عرض کیا کہ ہم ان کی زبان سمجھتے ہیں یہ دونوں الو بیاہ کی باتیں کر رہے ہیں۔ مادہ کہتی ہے کہ میں بیس شہر لے کر ویران تیرے ساتھ نکاح کروں گی اور نر نے اسے قبول کر لیا ہے اور کہتا ہے کہ اگر بہرام اسی طرح حکومت کرتا رہا تو بہت جلد تجھے بیس کے بجائے ہزار ویرانے دوں گا۔ بہرام یہ سن کر خواب غفلت سے چونک پڑا اور خود امور سلطنت کا انتظام کرنے لگا اس کا آخری زمانہ حکومت ابتدائی زمانہ سے عدل و انصاف انتظام و تدبیر میں بڑھ گیا۔

بہرام اور قرسی بن بہرام: اس کے مرنے کے بعد بہرام بن بہرام تخت نشین ہوا اسے شہنشاہ کے لقب سے مخاطب کرتے تھے۔ چنانچہ اس کا دور حکومت تھا صرف چار برس حکومت کر کے مر گیا اس کے بعد اس کا بھائی قرسی (نرسی) بن بہرام نو برس حکومت کرتا رہا۔ عادل اور نیک سیرت تھا۔ اس کے بعد ہرمز بن قرسی بادشاہ ہوا اس کا زمانہ حکومت سات برس تک رہا۔ یہ بادشاہ مقام جندیسابور (مضافات خراسان) میں رہتے تھے۔

سابور ذوالاکتاف: ہرمز کے مرنے کے بعد اس کی کوئی اولاد نہ تھی ارکان دولت اس وجہ سے زیادہ پریشان ہوئے۔ حسن اتفاق سے اس کی ایک بیوی حاملہ پائی گئی ارکان دولت نے کسی اور شخص کو خاندان شاہی سے تخت نشین نہ کیا وضع حمل کا انتظار کرتے رہے جب وضع حمل ہوا تو اس کا نام سابور رکھا اور اسی وقت اسے تخت نشین کر دیا اور خود انتظام سلطنت کرنے لگے۔ بعض کہتے ہیں کہ ہرمز نے یہ وصیت کی تھی کہ وضع حمل کے بعد جو لڑکا پیدا ہو وہی تخت نشین کیا جائے بہر کیف جب شیر خوار بچہ بادشاہ بنایا گیا اطراف و جوانب میں یہ خبر مشہور ہو گئی۔

انتقاف اسلوکی: ترک و روم نے ملک دبانا شروع کر دیا۔ علاوہ عرب ان کے سرحدی ممالک سے بہت ہی قریب تھے

وہاں کے رہنے والے قحط اور تباہ حالی کی وجہ سے ہمیشہ فارس کے شہروں کے مال کے محتاج رہتے تھے۔ وہ بھی موقع مناسب سمجھ کر لوٹ مار کرنے لگے۔ بحرین بلاد قیس و عاملہ کی صحرا نشین جماعتیں جوق در جوق ممالک فارس میں آنے لگیں۔ لوٹ مار فساد کا بازار گرم کر دیا اسی حالت میں ایک زمانہ گزر گیا۔ لیکن اہل فارس میں سے کسی نے بادشاہ کی کم سنی کی وجہ سے نہ تو ان سے تعارض کیا اور نہ ان کے دفع کرنے کی کوشش کی۔

عربوں کی سرکوبی: جب ان کا بادشاہ سن شعور کو پہنچا اور اس کی عمر کے سولہ برس طے ہو چکے تب ارکان دولت نے ان سے ملک کا حال عرب کی لوٹ مار ترک و روم کے واقعات بیان کئے۔ سابور نے سب سے پہلے عرب پر حملہ کرنا مناسب سمجھ کر لشکر کی تیاری کا حکم دیا اور خود ان کی افسری کرتا ہوا دارالسلطنت سے روانہ ہوا۔ عرب کے قبیلے اس وقت تک بلاد فارس میں موجود تھے۔ انہیں اس کی خبر نہ تھی یہ ایک ان کے سروں پر پہنچ گیا اور ان کو مارتا کاٹتا بحرین تک بڑھ گیا اور وہاں پہنچ کر قتل و غارت کا عام حکم دے دیا۔ اس کے بعد روسا عرب و تمیم بکر و عبد قیس پر چڑھائی کی اور نہایت سختی سے لڑائی شروع کر دی۔ عبد قیس شہر چھوڑ کر ریگستانوں میں چلے گئے پھر وہ یمامہ میں آیا وہاں بھی قتل و قید و غارت گری کرنے لگا۔

شورشوں کا انسداد: پھر وہاں سے بلاد بکر و تغلب کی طرف متوجہ ہوا جو مملکت فارس اور مناظر روم کے درمیان شام میں رہتے تھے۔ وہاں بھی عرب میں سے جسے پایا اسے قتل کر ڈالا ان کے گھروں کو لوٹ لیا اور ان کے پانی کو خراب کر ڈالا۔ اس کے بعد جس شخص نے اس سے پناہ چاہی اس نے ٹھہرایا چنانچہ بنی تغلب میں سے جو (بحرین اور خط سے آئے ہوئے تھے) دارین میں۔ بنی تمیم کے لوگوں کو ہجر میں، بکر بن وائل والوں کو کرمان میں، بنی حنظلہ کو اہواز میں رہنے کی جگہ دی۔ شہر انبار کرخ سوس کو آباد کیا۔ مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ ایاد جزیرہ میں پہلے رہتے تھے۔ گرمیوں میں عراق آ جاتے لوٹ مار کرتے رہتے تھے سابور ان دنوں کمسن تھا۔ جب یہ بڑا ہوا اور کاروبار سلطنت کرنے لگا تو ان کے دفع کرنے کی طرف متوجہ ہوا۔ اس زمانہ میں ان کا سردار حرث بن اغر ایادی (ایاد بن نزار کی اولاد سے) تھا۔ سابور کی روانگی سے پہلے ایک شخص[1] نے بنی ایاد میں سے جو دارالسلطنت فارس میں ملا جلا ہوا رہتا تھا حرث بن اغر ایادی کو سابور کے ارادے سے مطلع کیا اور اسے اس کی لڑائی سے ڈرایا۔ حرث نے اس کے کہنے پر عمل نہ کیا انجام یہ ہوا کہ لشکر سابور نے پہنچ کر انہیں قتل کرنا شروع کر دیا وہ لوگ جلا وطن ہو کر سرزمین جزیرہ اور موصل کی طرف چلے گئے۔ پھر لوٹ کر عراق نہ آئے۔ جب مسلمانوں کے ولاۃ اور سرداروں نے ان شہروں کو فتح کیا اور ان سے جزیہ (خراج) طلب کیا تو انہوں نے جزیہ دینے سے انکار کیا اور روم چلے گئے۔

عمرو بن تمیم کا سابور کا مشورہ: سہیلی سابور بن ہرمز کے تذکرہ میں لکھتا ہے کہ یہ ذوالاکتاف[2] (بازو) عرب کے بدن سے کاٹ ڈالتا تھا اسی وجہ سے عرب اسے ذوالاکتاف کہتے ہیں بحرین میں اس نے اس کے سردار عمرو بن تمیم کو گرفتار کیا۔ اس وقت اس کی عمر تین سو برس کی ہو چکی تھی۔ اس سے سابور نے کہا "میں تم سب کو قتل کر ڈالوں گا تم لوگ حکومت و سلطنت

---

[1] مؤرخین نے لکھا ہے کہ یہ سابور کا کاتب (سیکرٹری) تھا اس نے ایک قصیدہ حرث کے پاس بھیج دیا تھا جس میں سابور کی آمد کی خبر تھی۔

[2] مؤرخین لکھتے ہیں کہ اس نے عرب کے جو بہادر تھے ان کے بازو نکلوا ڈالے تھے۔

کے عمل ہو تمہارا یہ خیال ہے کہ تمام جہان میں تمہاری حکومت پھیلی ہوئی ہے"۔ عمرو بن تمیم نے جواب دیا "اے بادشاہ یہ عاقل کسی سے پوشیدہ ہے اگر درحقیقت ان کا کوئی حق ہے اور وہ اس کے مستحق ہیں تو تمہارا قتل کرنا انہیں نہیں روک سکتا اور اگر کوئی حق و استحقاق نہیں ہے تو تجھے ان پر تعدی کیا ہے اس کا وبال تجھ پر پڑے گا تیری آئندہ اولاد ان سے نفع اٹھائے گی۔" بیان کیا جاتا ہے کہ سابور کو عمرو بن تمیم کے اس جواب پر رحم آ گیا اس نے ان کے قتل و غارت سے ہاتھ اٹھا لیا۔

قیصر روم کی سابور پر فوج کشی اس کے بعد اس نے بادشاہ روم پر حملہ کیا ان کے اکثر قلعوں کا محاصرہ کیا اس کے عہد حکومت میں رومیوں کا بادشاہ قسطنطین تھا۔ جس نے ملوک روم میں سب سے پہلے نصرانی مذہب اختیار کیا تھا۔ قسطنطین کے مرنے کے بعد اس کے خاندان سے لیونس نامی ایک شخص تخت حکومت پر بیٹھا اور دین نصرانیت سے منحرف ہو گیا۔ روما ت کو قتل اور گرجوں کو مسمار کرا دیا اور سابور سے لڑنے کے لئے ایک کثیر التعداد فوج جمع کر لی۔ عرب کے قبائل بھی سابور سے انتقام لینے کے لئے قیصر روم کی فوج میں شامل تھے۔ اس لشکر کا سپہ سالار یوسانوس[1] تھا جسے لیانوس قیصر روم نے ایران کو ویران کرنے کے لئے روانہ کیا تھا۔ اس رومی لشکر کی تعداد ایک لاکھ ستر ہزار بیان کی جاتی ہے۔ جس وقت یوسانوس رومی فوج لئے ہوئے سرحد فارس پہنچا۔

سابور کی شکست و فرار سابور نے بھی لشکر فراہم کر کے رومیوں کا مقابلہ کیا۔ رومیوں نے پہلے ہی حملہ میں سابور کو پسپا کر دیا۔ عرب کے گروہ نے اس کا تعاقب کیا۔ لیکن وہ معدودے چند آدمیوں کو ہمراہ لے کر جان بچا کر بھاگ نکلا۔ رومیوں نے اس کے خزانہ پر قبضہ کر لیا اور شہر طیسفون پر اپنی کامیابی کا پھریرا اڑا دیا۔ وہاں کے رہنے والے رومیوں سے متنفر ہو کر جلا وطن ہو گئے اور رومیوں نے وہاں حکومت اختیار کر لی اور نہایت عزت و اقتدار سے رہنے لگے۔ پھر اس کے بعد لیانوس ایک لڑائی میں مارا گیا۔ رومیوں نے یوسانوس کو اپنا سردار بنانا چاہا۔ یوسانوس نے یہ شرط کی کہ اگر تم نصرانی مذہب اختیار کریں۔ جیسا کہ حکومت زمانہ قسطنطین میں تھا۔ رومیوں نے اسے قبول کر لیا اور یوسانوس نے حکومت اختیار کر لی۔

سابور اور یوسانوس میں مصالحت اس کے بعد سابور نے پھر فوج جمع کر کے حملہ کرنے کی یوسانوس کو دھمکی دی اور یہ کہلا بھیجا کہ میں اپنی رعایا کا انتقام لینے کے لئے آ رہا ہوں۔ تم تیار رہو۔ چنانچہ یوسانوس یہ سن کر گھبرا گیا اور اپنی رومی افسروں کو ہمراہ لے کر سابور کے پاس گیا۔ سابور نے اس سے ملاقات کی۔ نہایت عزت سے اسے ٹھہرایا اور اس امر پر صلح کر لی کہ رومی تمام مال غنیمت واپس کر دیں اور خون بہا کے عوض نصیبین[2] دے دیں۔ جسے رومیوں نے فارس سے لے لیا ہے۔ چنانچہ یوسانوس نصیبین واپس دے کر اپنے ملک کو لوٹا اور سابور نے "اصبہان" (اصفہان) کے آدمیوں کو وہاں دوبارہ آباد کر کے اپنے دارالسلطنت واپس آیا۔ اس واقعہ کے تھوڑے دنوں بعد یوسانوس مر گیا۔

سابور کی وفات بعض مورخین بیان کرتے ہیں کہ سابور تبدیل لباس روم گیا اور وہاں وہ گرفتار کر لیا گیا۔ قیصر نے اسے بیل کی کھال پہنائی اور اسے اپنے ساتھ لئے ہوئے جندیسابور کی طرف بڑھا تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے اپنے ملک کی

---

[1] اکثر رومی مورخین جو کہ اس کے عالم کا نام جوین لکھتے ہیں۔ شاید عربی مورخین نے اس کو یوسانوس لکھا ہے۔

[2] اس عہد میں نصیبین [illegible] ابتدائی سرحد [illegible] تھا جسے رومی حکومت نے ایرانیوں سے چھین لیا تھا۔

رومی وہ پہلے [illegible] سے صلح کر کے [illegible] اور جنوبی سابور کے لشکر میں شامل ہو کر رومیوں کے مقابلہ پر آیا اسے شکست دے کر ان کے بادشاہ کو قتل کر دیا اور ان سے [illegible] کی طرح [illegible] کا کام لیتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد اس کی [illegible] کاٹ۔ ایک گروہ تھا جو سوار ہو کے رومیوں نے پار [illegible] دیا۔ لیکن پا لیے تھے۔ چنانچہ ان کے مجبور ہونے کی عادت شجاعت سے رومی بے [illegible] سابور پیچھے ہٹ گئے اور عرب کا [illegible] بھی ہو کر گیا۔ اس نے شہر سابور [illegible] آباد کیا وہ بادشاہوں کے درمیان گئے تھے ایک کل ہو یا اور اس نے اپنی طویل سلطنت میں رعایا کو بہت خوش رکھا۔

سابور بن سابور ذوالاکتاف سابور نے انتقال کے وقت اپنے بھائی اردشیر بن ہرمز کے حق میں حکومت کی وصیت کر دی تھی جس سے ساسانی دولت نے [illegible] تخت نشین لیا۔ لیکن چار برس کے بعد اس سے سلطنت لے لی گئی اور اس کی جگہ سابور بن سابور ذوالاکتاف کو تخت حکومت پر بٹھایا گیا لوگوں نے اس کی حکومت کی خوشی منائی یہ نہایت نیک سیرت تھا۔ رعایا اور لشکری سے نرمی کا برتاؤ کرتا رہا تھا اس سے [illegible] انہوں نے [illegible] ایک شاعر [illegible] ہے۔ فیا با ابنہ حوفہ الخیل و النعم [illegible] سابور ذوالاکتاف کے بارے میں کہا گیا ہے واللہ اعلم

یزدجرد الاثیم پھر ابن سابور پانچ برس حکومت کر کے مر گیا اس کی جگہ اس کا بھائی بہرام ملقب بہ کرمان شاہ تخت نشین ہوا۔ یہ نہایت [illegible] اور نیک سیرت تھا گیارہ برس حکومت کر کے مر گیا اس کے مرنے کا یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ [illegible] کی فتح کے [illegible] تیر آ کر لگا جس سے وہ مر گیا اس کے بعد یزدجرد الاثیم بادشاہ ہوا اکثر مؤرخین اسے بہرام کا بیٹا بتاتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اس کا بھائی تھا۔ ہشام ابن الکلبی کا یہی قول ہے۔ یہ نہایت بد خلق [illegible] تھا تھوڑی سی [illegible] پر [illegible] اور [illegible] کو بہت بڑی سزا دیتا تھا۔ [illegible] بالکل عادی نہ تھا [illegible] اس کے ابتدائی حکومت میں [illegible] معروف بہ مہر نرسی وزارت کرتا تھا لیکن کچھ دنوں بعد معزول کر دیا [illegible] اس وجہ سے [illegible] بادشاہ وقت کے ظلم و تعدی سے [illegible] ہو رہے تھے اتفاق وقت سے ایک روز اس کے اصطبل میں ایک گھوڑا چھوٹ گیا کوئی شخص اسے پکڑ نہ سکا تھا [illegible] دیکھ کر چلا گیا اور اس کے پکڑنے کو [illegible] گھوڑے کے پاس پہنچا ایک [illegible] گھوڑے نے [illegible] پر لات چلائی۔ [illegible] ہو گئے اور اسی زخم کے صدمے سے مر گیا۔ یہ واقعہ اس کی حکومت کے [illegible] سال واقع ہوا۔

بہرام گور بن یزدجرد اس کے بعد بہرام بن یزدجرد بادشاہ ہوا اس کا لقب بہرام گور تھا اس نے بلاد حیرہ میں عرب کے ساتھ پرورش پائی اس کے باپ نے [illegible] نعمان بن امرؤ القیس کو [illegible] تھا اس نے اسے [illegible] عربی زبان کی تعلیم دی۔ جب یزدجرد کا بیٹا مر گیا تو اہل فارس نے ایک شخص [illegible] اردشیر کی نسل سے بادشاہ [illegible]

[illegible]

بن منذر کی امداد سے فارس پر چڑھ آیا اور واپس لے کر خود بادشاہ بن بیٹھا۔ جیسا کہ آل منذر کے حالات میں ہم بیان کریں گے۔ اس کے زمانہ حکومت میں خاقان بادشاہ ترک نے بلاد صغد پر جو اس کے مقبوضات میں سے تھے فوج کشی کی۔ بہرام نے اس کا مقابلہ کیا اور نہایت جوانمردی سے اسے پسپا کر کے قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد ہندوستان پر حملہ کیا اور شاہ ہندوستان کی لڑکی سے بیاہ کر لیا۔ ملوک روم اس سے ڈرتے تھے اور اسے سالانہ نذرانہ بھیجتے تھے۔ انیس برس اس نے حکومت کی۔ اس کے بعد یزدجرد بن بہرام جور حکمران بنایا گیا۔ اس نے مہرنرسی کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ نہایت نیک سیرت و عادل تھا۔ بیس برس حکومت کر کے مر گیا۔

فیروز بن یزدجرد: اس کے بعد ہرمز بن یزدجرد بادشاہ ہوا۔ اس کا بھائی فیروز ان دنوں یہاں موجود نہ تھا جب اسے اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو وہ ایک کثیر التعداد لشکر لے کر چڑھ آیا اور اپنے بھائی کو قید کر کے خود بادشاہ بن گیا۔ اس کے زمانہ حکومت میں ہیاطلہ نے خراسان پر چڑھائی کر دی تھی۔ اس نے ایک لشکر وزیر مہرنرسی کی ماتحتی میں ان سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ وزیر مہرنرسی نے انہیں مار پیٹ کر پیچھے ہٹا دیا۔ مدت سات سال کا قحط اس کے عہد حکومت میں پڑا۔ اس نے اس کا نہایت معقول انتظام کیا۔ لوگوں میں علی العموم غلہ تقسیم کرتا تھا۔ محصول بالکل معاف کر دیا تھا۔ اس زمانہ قحط میں کوئی شخص بھوکوں نہیں مرنے پایا۔

فیروز اور ہیاطلہ کی جنگ: ہیاطلہ نے اسی زمانہ میں اس کے ممالک پر دست درازی شروع کی۔ طخارستان اور بلاد خراسان کے اکثر حصہ پر قبضہ کر لیا۔ فیروز نے ان کی مدافعت کی غرض سے لشکر جمع کر کے حملہ کیا لیکن ناکام رہا۔ ہیاطلہ نے اسے شکست دے کر اس کے چار لڑکوں اور چار بھائیوں کو قتل کر ڈالا۔ خراسان پر قابض ہو گئے۔ اس کے بعد رؤسائے فارس میں سے ایک شخص سوخرا نامی جو نہایت بہادر تھا اٹھا۔ اس نے ہیاطلہ کو مغلوب کر کے خراسان سے نکال دیا اور تمام مال و اسباب چھین لیا اور ان قیدیوں کو چھڑا لیا جنہیں انہوں نے فیروز کے لشکر سے لوٹ لیا تھا اور قید کر لیا تھا۔ فیروز اپنی حکومت کے ستائیسویں سال مر گیا۔ رے، جرجان، آذربیجان میں متعدد شہر آباد کئے۔ بعض کہتے ہیں کہ بادشاہ ہیاطلہ جس نے فیروز پر حملہ کیا تھا اس کا نام خشنوار تھا اور جس شخص نے خراسان کو اس سے چھینا تھا وہ فارس کا سوخرا تھا جسے فیروز نے جنگ خشنوار پر روانگی کے وقت اپنا نائب مقرر کیا تھا اس نے فیروز کی شکست کے بعد جو نمایاں کارگزاری کی وہ ظاہر ہے۔

قباذ الملک: فیروز کے مرنے کے بعد بلاش بن فیروز بادشاہ ہوا قباذ الملک بن فیروز اس کا بھائی بلاش اس پر غالب آ گیا۔ وہ بھاگ کر خاقان بادشاہ ترک کے پاس چلا گیا۔ بلاش نیک سیرتی اور انصاف سے چار برس حکومت کر کے مر گیا۔ اس کے بعد قباذ الملک خاقان کا لشکر لایا اور جیسے بھائی نے اس کی جگہ تخت نشین ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں جس وقت قباذ اپنے بھائی بلاش سے شکست پا کر خاقان کے پاس بھاگا جا رہا تھا نیشاپور میں گزر ہوا وہاں ایک شب کو ایک عورت سے ہم خواب ہوا اتفاق سے وہ اس سے حاملہ ہو گئی ایام مدت حمل پوری ہونے کے بعد اس سے لڑکا پیدا ہوا پھر جب قباذ چار برس کے بعد خاقان کا لشکر لے کر بلاش سے لڑنے کے لئے آ رہا تھا اور اس کا گزر نیشاپور میں ہوا تو اس نے اس عورت کو یاد کیا۔ وہ عورت اس لڑکے کے ساتھ قباذ کے پاس آئی جو اس کے بطن اور اس کے نطفہ سے پیدا ہوا تھا۔ اسی اثناء میں

۱۔ بعض کہتے ہیں کہ بلاش کا نام [illegible] تباہی کے بعد تخت پر بیٹھا۔

بلاش کے مرنے کی خبر بھی آ گئی قباد بن فیروز نے ترکوں سے مدد حاصل کر کے اسی وقت روانہ ہوا اور دارالسلطنت پہنچ کر تخت پر بیٹھ گیا وزیر سوخرا (سوفرائی) نے اسے بھی بلاش کی طرح اپنی مٹھی میں رکھنا چاہا اور وہی اختیارات اس سے حاصل کیے لیکن جب اس کے قدم حکومت و سلطنت پر جم گئے اور اپنے وزیر بخت سابور مہران کو اپنے قابو میں کر لیا تو اس نے وزیر سوخرا کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔

مزدک زندیق کا ظہور: اسی زمانہ حکومت میں مزدک زندیق (مزدق زندیق) ظاہر ہوا یہ اس بات کا مدعی بنا ہوا تھا اور کہتا تھا کہ مال و اسباب اور عورتیں کسی خاص شخص کی ملک نہیں ہیں۔ جس کا جی چاہے ان کو اختیار کرے کیونکہ یہ تمام چیزیں اللہ کی ہیں اور سب ایک ماں باپ سے ہیں۔

قباد: ملک کی معزولی: قباد نے ان کا دین قبول کر لیا جس سے ارکان دولت نے برہم ہو کر اسے تخت سے اتار کر قید کر دیا اور اس کی جگہ جاماسب (جاماسپ) ابن فیروز کو تخت پر بٹھا دیا۔ اس کے بعد زرمہر نے جو اس کا ولی و رفیق تھا۔ قباد کو چھڑا لیا (مزدک زندیق کے مریدوں نے قتل پر [illegible]) دوبارہ تخت پر بٹھا دیا۔ لیکن مزدک زندیق کا فتنہ پھر چل گیا اور ارکان دولت نے قباد اور مزدک کو [illegible] دیکھ کر قباد کو پھر تخت سے اتار کر قید میں ڈال دیا اور جاماسب کو بادشاہ بنا دیا۔ قباد ان کی قید سے بھاگ کر ہیاطلہ[1] کی طرف روانہ ہوا۔ اثنائے راہ میں [illegible] کی لڑکی سے بیاہ کر لیا جس سے انوشیروان پیدا ہوا۔

قباد کا جاماسب پر حملہ: اس کے بعد بادشاہ ہیاطلہ کی مدد سے قباد نے جاماسب پر حملہ کیا۔ جاماسب کو اس لڑائی میں شکست ہوئی اور قباد تخت حکومت پر قابض ہو گیا۔ اس کے بعد رومیوں سے لڑنے کے لئے نکلا آمد فتح کر لیا۔ اس کے رہنے والوں کو قیدی بنا لیا۔ اس نے بہت سے شہر آباد کئے جن میں ارجان بھی ہے جو اہواز اور فارس کے درمیان واقع ہے اس کا زمانہ حکومت چالیس برس تک رہا۔ اس کے بعد انوشیروان بن قباد بن فیروز بن یزدجرد بادشاہ ہوا۔

انوشیروان: انوشیروان بن قباد نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی اپنے ملک کو چار حصوں پر تقسیم کیا۔ پہلی قسمت میں خراسان، سیستان، کرمان تھے اور اس کا دارالحکومت خراسان تھا۔ دوسری قسمت میں وہ شہر تھے جو کہ ہمدان، اصفہان کے درمیان تھے اسی میں آرمینیا اور آذربائیجان کے صوبے بھی شامل تھے۔ اس کا دارالحکومت آذربیجان تھا۔ تیسرے میں اہواز، فارس اور بحرین تھے۔ چوتھے میں عراق تھا۔ اس کی وسعت روم کی سرحد تک قائم تھی۔ ان صوبہ جات کے انتظام اور اہتمام کے لئے عمدہ عمدہ قوانین بنائے اور ہر ایک صوبہ دار کو اس پر کاربند رہنے کی ہدایت کی۔ اس کے بعد اس نے ان ممالک کے واپس لینے کی جن پر اطراف و جوانب کے سلاطین حکمرانی کر رہے تھے کوششیں کیں اور ان میں کامیاب ہوا۔ آرمینیہ کے باغیوں کو آذربیجان میں اور یہاں کے سرکشوں کو آرمینیہ میں لے جا کر آباد کیا۔ [illegible] باب الابواب کی شہر پناہ بنائی جس کے بنانے کی ابتدا اس کے باپ نے کی تھی۔ شہر پناہ دریا کے اندر ایک میل تک ہے یہ شہر پناہ لوہے اور پتھر کا ہے اور [illegible] بنایا [illegible] فرسخ کا ہے اور طبرستان تک [illegible] یہ شہر پناہ بھی ایک لوہے کا

---

[1] قباد کی قید۔ [illegible] ہیاطلہ کی طرف بھاگ جانے کا قصہ جس طرح بیان کرتے ہیں [illegible] جاماسب سے متعلق بعض بیانات کرتے ہیں [illegible]

[illegible]

انوشیروان کا [illegible] [illegible]

نوشیروان کی فتوحات [illegible]

[illegible]

بہرام چوبین کی فتوحات [illegible]

ہرمز کی معزولی [illegible]

اس کے لڑکے پرویز (پرویز) کو بادشاہ بنانا چاہتے تھے ان سازشیوں میں ہرمز کے اراکین سلطنت بھی شامل تھے۔

پرویز: پرویز ان دنوں آذر بائیجان میں تھا وہاں فوج اور ملکی افسروں نے تخت پر اس کے سر پر شاہی تاج رکھ دیا اور ہرمز کو تخت سے اتار کر قید کر دیا۔ پرویز بادشاہ ہونے اور ملک پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد بہرام سے ملنے اور اسے اپنا مطیع بنانے کی غرض سے چند دنوں سے شط نہروان پر ملاقات ہوئی۔ پرویز نے اطاعت کے لئے چند شرائط پیش کیں۔ جنہیں بہرام نے تسلیم نہ کیا اس وجہ سے دونوں میں لڑائی ہوئی بہرام نے پرویز کو پسپا کر دیا۔ پرویز پھر دوبارہ لڑائی کے میدان میں آیا۔ لیکن اس بار دوستوں نے بھی کچھ فائدہ نہ پہنچایا۔ اس کے تمام نامی سردار مارے گئے اور یہ جان بچا کر مدائن کی طرف بھاگ نکلا۔ پرویز کا باپ ہرمز محلوں میں قید تھا اس سے یہ خبر بیان کی گئی اور اس بارے میں مشورہ لیا گیا اس نے مشورہ دیا کہ بادشاہ روم کے پاس جائے اور اس سے امداد طلب کرنے کی صلاح دی۔ چنانچہ پرویز بھاگ کر وہاں گیا اور اپنی حکومت کے بارے میں درخواست کرتا رہا۔

پرویز اور بہرام کی جنگ: بعض نے آپ واقعہ اس طرح بھی بیان کیا ہے کہ پرویز کو جب اپنے باپ سے بدگمانی پیدا ہوئی۔ تو وہ جان کے خوف سے آذر بائیجان چلا آیا۔ یہاں آکر امراء اور ملکی فوجی افسران جمع ہوئے اور کوئی بات پیدا نہ ہوئی۔ اسی اثناء میں ہرمز نے ایک سپہ سالار کو بہرام سے لڑنے کے لئے بھیجا۔ بہرام نے اس سپہ سالار کو قتل کر ڈالا فوج بے سردار ہونے کی وجہ سے مدائن کی طرف بھاگی۔ بہرام نے اس کا تعاقب کیا۔ ہرمز یہ اطلاع پا کر پریشان ہو گیا۔ پرویز اپنے باپ کی پریشانی دیکھ کر نکل پڑا اور اسے گرفتار کر کے بہرام کے مقابلے پر خود آیا لیکن بہرام سے شکست کھا کر بھاگا۔ اس کے باپ ہرمز نے بادشاہ روم کے پاس جانے کی اطلاع دی۔ لیکن پرویز کے ماموں نے یہ کہا کہ ہمیں اس امر کا خوف ہے کہ بہرام ہم پر دھاوا کرنے چلا آئے گا اور تیرے باپ کو دوبارہ تخت پر بٹھا دے اس وجہ سے بہتر یہ ہے کہ ہم تیرے باپ کو قتل کر کے بادشاہ روم کے پاس چلے جائیں۔ پرویز نے اس رائے کو پسند کیا اور فرات عبور کر کے مدائن کی طرف بڑھا کر بہرام کے تعاقب سے مجبور ہو کر روم کی طرف بھاگا۔ اثنائے جنگ اور تعاقب میں پرویز کے ماموں بندویہ کو بہرام نے گرفتار کر لیا اور سرحد روم تک اس کا تعاقب کرتے ہوئے چلا آیا۔

پرویز کی قیصر روم سے امداد طلبی: پرویز ان لوگوں کے ساتھ جو اس کے ہمراہ تھے انطاکیہ پہنچا اور قیصر روم (موریس) سے مدد کا خواستگار ہوا۔ قیصر موریس نے اس کی تعظیم و تکریم کی اور اپنی لڑکی مریم سے اس کی شادی کر کے ساٹھ ہزار فوج اپنے ماموں تاطوس کی ماتحتی میں اس کے ساتھ کر دی۔ پرویز اس وقت لشکر روم لئے ہوئے آذر بائیجان پہنچا اس کا ماموں بھی بہرام کی قید سے بھاگ کر اس سے آ ملا۔ پرویز نے نہایت اطمینان سے بہرام پر حملہ کیا بہرام شکست کھا کر ترک چلا گیا اور پرویز مدائن میں داخل ہوا۔ لشکر روم کو بیس ہزار دینار کا مال و اسباب اور [illegible] دے کر رخصت کیا۔

بہرام کا خاتمہ: اس شکست کے بعد ظاہرا بہرام بادشاہ ترک کے پاس رہتا تھا اور [illegible] اپنے کاموں اور ارادے کے پورا کرنے میں مشغول تھا جب موقع ملے اور اس کا بدلہ لے۔ لیکن پرویز کی سازش سے خاقان ترک کی بیگم نے بہرام کو دھوکے سے مار ڈالا۔ خاقان ترک نے اس کی وجہ سے اپنی بیگم کو طلاق دے دی اور بہرام کی بہن سے نکاح کرنے کا خواستگار ہوا مگر بہرام کی بہن نے اس سے انکار کیا۔ پرویز نے قیصر روم کی حمایت میں اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس ملک کے

سلوک کیا جو قیصر نے اس کی کسمپرسی کی حالت میں اس کے ساتھ کیا تھا یعنی تھوڑے عرصہ کے بعد موریس نامی قیصر کو رومیوں نے تخت سے اتار کر مار ڈالا اور اس کی جگہ فوکاس (فوکس) ایک شخص قیصر بن بیٹھا۔

پرویز کی فتوحات: پرویز نے رومیوں سے قیصر مقتول کے خون کا بدلہ لینے کے بہانے سے فوج کشی کی۔ یہ بہانہ اسے قیصر کے بیٹے کے قتل ہو جانے سے مل گیا تھا۔ اس نے تین سپہ سالار تین طرف سے رومیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا۔ ایک سپہ سالار شام کی طرف روانہ ہوا اس نے فلسطین بیت المقدس کو فتح کر لیا۔ وہاں سے مذہبی چیزوں کو گرفتار کر لیا اصلی صلیب کو جو ایک صندوق میں مدفون کی گئی تھی نکلوایا اور بڑی دھوم دھام سے کسریٰ کے پاس فارس (ایران) میں بھیج دیا۔ دوسرا سپہ سالار جو مصر کی طرف سے بھیجا گیا تھا اس نے مصر اور طرابلس پر قبضہ حاصل کر لیا۔ تیسرا سپہ سالار قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا گیا تھا۔ اس نے قسطنطنیہ پر آ کر خیمہ نصب کیا اور رومی ملک کو پامال کرنے لگا۔ رومیوں میں سے کسی نے اس موریق (سابق قیصر کے بیٹے) کی خلافت قبول نہ کی۔ بلکہ انہوں نے اس کے قتل کی وجہ سے بگڑے ہوئے قیصر فوکاس کو قتل کر کے ہرقل کو تخت قیصری پر بٹھا دیا۔

ہرقل کی بلاد فارس پر فوج کشی: ہرقل نے تخت پر بیٹھتے ہی بلاد کسریٰ فارس (ایران) پر فوج کشی کی اور نصیبین تک پہنچ گیا۔ پرویز نے اپنے سپہ سالار کو ہرقل کے مقابلہ پر بھیجا۔ موصل کے قریب دونوں کی لڑائی ہوئی یہ مقام نینوا تھا۔ ہرقل نے دوسری طرف سے فوج پر حملہ کیا۔ کسریٰ نے لڑائی میں شکست کھائی اور اس لڑائی میں کسریٰ شکست کھا کر مع اپنی فوج کے میدان جنگ سے بھاگ نکلا۔ ہرقل تھوڑی دور تک تعاقب کر کے ٹھہر گیا۔ کسریٰ نے بھاگ کر اپنی فوج کو بیت تخت مدائن میں آ کر اپنے سرداروں سے طلب کر کے ہرقل کی لڑائی پر اپنی فوج کو سپہ سالار مقرر کر کے روانہ کیا۔ کسریٰ اور ہرقل کے لشکروں سے مقام اذرعات میں دوسری مرتبہ مقابلہ ہوا۔ بڑی گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ لشکر فارس نے ہرقل کو شکست فاش دی اور آپ روم کو شکست ہو گیا اور وہاں کے آبادیوں کو ویران اور وہاں کے باشندوں کو قتل کرتے ہوئے قسطنطنیہ تک پہنچ گیا۔ وہاں جا کر پرویز نے اسے خراسان کی گورنری سے معزول کر کے اس کے بھائی کو وہاں کا گورنر کیا۔ فارس و روم کی اسی غالبیت اور مغلوبیت کے بارے میں سورہ روم کی ابتدائی آیات بطریق تنزیل نازل ہوئیں۔ جو کہ کتاب اللہ میں آئی ہیں: غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ۔ اس واقعات اور کسریٰ کی ان لڑائیوں سے جو فارس اور روم کی باہم لڑائیاں ہوئی تھیں۔ پھر روم نے اس واقعہ کے سات برس بعد دوبارہ غلبہ حاصل کیا اور مسلمانوں نے جب بدر کی جنگ کے اتفاق سے رومیوں کی فتح کی اطلاع پائی۔ چونکہ قریش مکہ آتش پرستی کی وجہ سے فارس کی طرف داری کرتے تھے اور مسلمان اہل کتاب ہونے کے خیال سے روم کو ترجیح دیتے تھے۔ اسی کسریٰ کی طرف جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کو نامہ مبارک دے کر بھیجا تھا اور اسلام کی دعوت دی تھی۔ جیسا کہ آئندہ حالات ہجرت میں بیان کئے جائیں گے۔

پرویز کا زوال: پرویز نے اپنی آخری زندگی میں جب وہ اڑتیس برس تک بادشاہت کرتا رہا تھا ظلم و تعدی پر کمر باندھی یعنی سپاہیوں کا مال و اسباب ظلم سے چھیننے لگا۔ کسی کی فریاد نہ سنتا تھا۔ فریادی کو قتل کروا دیتا۔ رعایا اس سے بیزار ہو گئی۔ شیرویہ جو اس کا بیٹا تھا اس وقت مدائن میں قید تھا۔ اس کی فتح کی خبریں قسطنطنیہ اور افریقہ تک پہنچ گئی تھیں۔ جاڑے کے موسم میں مدائن میں تھا اور گرمی میں ہمدان چلا جاتا تھا۔ اس کی

بارہ ہزار بیگمات تھیں۔ ایک ہزار جنگی ہاتھی، پچاس ہزار سوار ہر روز سلامی کے لئے آتے تھے۔ صد ہا آتش کدے بنوائے اور ان میں بارہ ہزار پاسبان مقرر کئے۔ ان کے مصارف کے لئے اپنے ملک کا اٹھارہ برس کا خراج وقف کر دیا۔ اس کے خزانہ کا کوئی حد وشمار نہ تھا۔ یہ آخر زمانہ میں اس درجہ مغرور ہو گیا کہ فرخزاد اور دوسروں کو حقیر سمجھنے لگا چھتیس ہزار قیدیوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔ جس سے ارکین دولت نے اس کی مخالفت کی داروغہ قید خانے نے ان سب کو چھوڑ دیا اور انہی کے ساتھ اس کے لڑکے شیرویہ کو بھی چھوڑ دیا۔ اس کا نام قباد تھا اسے بھی پرویز نے اور لڑکوں کے ساتھ قید کر دیا تھا۔ کیونکہ نجومیوں نے اس سے کہہ رکھا تھا کہ تیرا ایک لڑکا تجھے قتل کرے گا۔

پرویز کا قتل: الغرض شیرویہ کے پاس جس وقت وہ تمام قیدی جن کے مارے جانے کا پرویز نے حکم دے دیا تھا جمع ہو گئے تو اس نے شاہی قصر پر حملہ کر دیا اور پرویز کو گرفتار کر لیا۔ پرویز نے خط وکتابت کر کے اپنی مخلصی کی راہ نکالی۔ لیکن اہل دولت کی مخالفت سے مجبور ہو کر شیرویہ نے اپنے باپ کو اس کی حکومت کے اڑتیس برس بعد قتل کر ڈالا۔ جب اس کی خبر اس کی بیویوں بیٹیوں بہنوں اور بہو بیٹیوں کو ہوئی تو وہ روتی ہوئی آئیں اور شیرویہ کو سخت لعنت وملامت کرنے لگیں۔ شیرویہ بھی رونے لگا۔ سر سے تاج اتار کر پھینک دیا۔ آٹھ مہینے حکومت کرنے کے بعد مرض طاعون مر گیا اس کا انتقال ہجرت کے ساتویں سال واقع ہوا۔ جیسا کہ سہیلی نے لکھا ہے۔

اردشیر: شیرویہ کے مرنے کے بعد اردشیر بادشاہ بنایا گیا یہ اس وقت سات برس کا تھا اس کے سوا شاہی خاندان میں کوئی مرد باقی نہ رہا تھا۔ کیونکہ پرویز نے بھائی بیٹے لڑکے پوتے سب کو قتل کر ڈالا تھا۔ جشنس بہادر (خوانسالار) نے تخت کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے بھی حکمرانی کی۔ شہریران (شہریار) نامی ایک شخص انطاکیہ میں رہتا تھا اور وہ پرویز کی سلطنت کا رکن شمار کیا جاتا تھا۔ شام اسے جاگیر میں دیا گیا تھا چونکہ اس سے اردشیر کی تخت نشینی کے وقت مشورہ نہ لیا گیا تھا۔ اس وجہ سے یا اردشیر کی کم سنی کی وجہ سے بگڑ گیا۔ لشکر لے کر چڑھ آیا۔ جشنس بہادر کو شہر طیسفون میں محاصرہ کر لیا۔ انجام لڑائی میں کسی سپاہی نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ شہریران شہر میں داخل ہو گیا۔ جشنس کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور اس کے ساتھ کئی امراء فارس کو مار ڈالا۔ اس واقعہ کے بعد اردشیر اٹھا لیکن اٹھتے ہی مارا گیا۔ ڈیڑھ برس اس کی حکومت رہی۔

پوران بنت پرویز: اردشیر کے قتل کے بعد شہریران تخت پر بیٹھا۔ حالانکہ خاندان شاہی سے نہ تھا۔ ارکان سلطنت کو شہریران کا یہ فعل ناگوار گزرا۔ وہ لوگ اس کے قتل کی درپے ہو کر فکر کرنے لگے۔ ایک روز ایرانی فوج کا جائزہ لے رہا تھا کہ ایک سوار نے کھینچ کر نیزہ مار کر گھوڑے سے نیچے گرا دیا۔ پھر کیا تھا جتنے سوار اس وقت موجود تھے سب نے مارنا شروع کر دیا۔ جب شہریران کا کام تمام ہو گیا تو بادشاہت کی فکر ہوئی۔ چونکہ شاہی خاندان میں کوئی مرد موجود نہ تھا اس وجہ سے پوران بنت پرویز تخت حکومت پر بٹھائی گئی۔ اس نے انتظام ملک کے لئے فرخ بن ماہ شہر انز کو جاہ معظم کا درجہ دے ڈالا اور شہریران کا رشتہ دار تھا اپنا وزیر بنا لیا اس نے لوگوں سے خراج معاف کر دیا۔ داد ودہش سے رعایا کو خوش رکھا۔ صلیب کو پھر واپس بھیج دیا۔ یہ ایک برس چار مہینے حکومت کر کے مر گئی اس کے بعد خشنودہ (اس کا چچازاد بھائی) تھوڑے روز تک حکمران رہا۔

---

[1] اکثر یورپی مورخ اس واقعہ کا انکار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہرقل جب ایران سے واپس گیا تھا تو وہ ساتھ صلیب کو لے گیا تھا جو اس کی کامیابی کی بہت بڑی یادگار سمجھی جاتی ہے۔

آزرمیدخت بنت پرویز: اس کے بعد آزرمیدخت بنت پرویز حکمرانی کے لئے منتخب کی گئی یہ نہایت حسین وجمیل عورت تھی۔ فرخ ہرمز خراسان کا گورنر اس پر عاشق ہو گیا۔ شادی کا پیغام بھیجا آزرمیدخت نے کہلا بھیجا کہ "ملکہ سے بیاہ نکاح تو ناجائز ہے کیونکہ میں فرمانروائے ایران ہو گئی ہوں اور مجھ پر حرام ہے تم شب کو میرے پاس آ جانا وہاں سے کچھ رغبت کی"۔ فرخ ہرمز یہ سن کر مارے خوشی کے پھولے نہ سمایا۔ خراسان جاتے ہوئے اپنے لڑکے رستم کو اپنی جگہ چھوڑ کر آزرمیدخت کے پاس آ پہنچا اور شب کو شاہی محل میں داخل ہونے کے قصد سے چلا آزرمیدخت نے داروغہ محل سرا کو پہلے سے اس کے قتل کا حکم دے رکھا تھا۔ اس نے دیکھتے ہی قتل کر ڈالا۔ جب اس واقعہ کی خبر رستم کو ہوئی تو وہ ایک لشکر بقصد انتقام لے کر مدائن پر چڑھ آیا۔ آزرمیدخت مقابلہ نہ کر سکی بعض کہتے ہیں کہ گرفتار کر کے قتل کی گئی اور بعض کا یہ خیال ہے کہ زہر کے ذریعہ سے ماری گئی۔ بہر کیف چھ مہینے اس کی حکومت رہی۔

اردشیر بن بابک اور فرخ زاد بن خسرو: اس کے بعد اردشیر بن بابک کی نسل سے ایک شخص یزدگرد کی اولاد سے تھا۔ فرخ زاد بن خسرو اس کا نام تھا۔ کچھ امرائے دولت نصیبین کے قریب حصن حجارہ سے ڈھونڈ کر مدائن لائے تخت پر بٹھایا پھر ان کے مخالف ہو کر تخت سے اتار کر مار ڈالا۔ بعض کہتے ہیں کہ کسریٰ ابن مہر جشنس مارا گیا تو امراء کسریٰ سلطنت فارس کا بادشاہ بنانے کے لئے خاندان ساسان کی جستجو کرنے لگے۔ اتفاق سے میسان میں ایک شخص مل گیا جس کا نام فیروز بن مہر جشنس تھا اسے بعض جشنس دہ بھی کہتے ہیں۔ اس کی ماں چہار بخت بنت یزدانداد بن ابرویز تھی۔ اسے لوگوں نے کر بٹھایا شاہ بنایا اور چند دن بعد اس کو تخت سے اتار کر مار ڈالا۔ اس کے بعد ایک شخص حصن حجارہ (قریب نصیبین) سے لایا گیا۔ تخت حکومت پر بٹھایا گیا۔ پھر چھ مہینہ بعد سلطنت کے ساتھ ساتھ اس کی روح بھی چھین لی گئی۔

یزدگرد: اس کے بعد یزدگرد بن شہریار بن پرویز جو اپنے دادا کے خوف سے بھاگ گیا تھا اور اصطخر میں رہتا تھا اسے اہل اصطخر نے بادشاہ بنایا۔ جب یہ سنا کہ اہل مدائن نے ابن خسرو فرخ زاد کو تخت سے اتار دیا ہے اور اسے بھی ہمراہ لے کر مدائن میں آئے فرخ زاد کی حکومت کے ایک برس کے بعد یزدگرد کو بادشاہ بنایا۔ یہی فارس کا آخری بادشاہ ہے۔ اس نے بالاستقلال حکومت کی۔ اس کے زمانہ میں حکومت فارس کمزور ہو گئی۔ چاروں طرف سے دشمن دولت نکل پڑے اسی زمانہ میں اس کی حکومت کے دوسرے برس اور بروایت بعض چوتھے برس عرب کے مسلمانوں نے فارس پر حملہ کیا جن کی فتوحات اور کامیابیوں کے مفصل واقعات فتوحات اسلامی میں ہم لکھیں گے۔

شاہان فارس کا زمانہ حکومت: یزدگرد تقریباً بیس برس حکومت کر کے مرو میں مارا گیا۔ یہی سلاطین اکاسرہ ساسانیہ کے خاتمات تھے۔ طبری نے اس کے آخر میں لکھا ہے کہ جناب آدم علیہ السلام سے زمانہ ہجرت تک بحساب یہود چار ہزار چھ سو بیالیس برس ہوتے ہیں اور بحساب نصاریٰ جیسا کہ یونانیوں کی روایت ہے پانچ ہزار نو سو بانوے برس اور بقول اہل فارس زمانہ قتل یزدجرد تک چار ہزار ایک سو اسی برس ہوتے ہیں۔ یزدجرد ان کے نزدیک ۳۱ھ میں قتل کیا گیا اور اہل اسلام یہ روایت کرتے ہیں کہ آدم و نوح علیہما السلام کے درمیان دس قرن گزرے ہیں ایک قرن ایک سو برس کا ہوتا ہے اور نوح اور ابراہیم کے درمیان دس قرن اور ابراہیم اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان دس قرن گزرے ہیں جیسا کہ طبری

نے ابن عباس اور محمد بن عمر بن واقدی نے اہل علم کی ایک جماعت سے نقل کیا ہے۔ طبری بروایت سلمان فارسی اور کعب احبار رضی اللہ عنہم کہتا ہے کہ جناب عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ فترت کے درمیان چھ سو برس کا فاصلہ ہے۔ ((واللہ اعلم بالحق فی ذالک و البقاء للہ الواحد القہار))

(مترجم) مجھے اس وقت تک کوئی ایسی کافی شہادت نہیں ملی کہ جس سے میں حکم کر دیتا شاہنامہ کے عجیب و غریب قصوں کو سچ یا دروغ کہے۔ بعض واقعات اس کے صحیح ضرور ہیں مثلاً رستم کا اپنے بادشاہ کے خسر کو چھڑوانے کے لئے جس وقت وہ دشمن کی گرفتاری میں تھا فارس سے گیا تھا لیکن پھر بھی اس سے مشہور ہفت خوان کا پتہ نہیں چلتا جس میں رستم نے اپنی دلاوری شجاعت دکھانے کا موقع ملا تھا۔ گو یہ ممکن ہے کہ ان عجیب و غریب حکایات کا پتہ ایران کی پرانی تواریخ سے مل جائے مگر ان کی نسبت یہ امر مشہور ہو رہا ہے کہ ایرانی مورخ جو قبل از اسلام گزرے ہیں وہ بھی عجیب و غریب حکایتیں لکھتے تھے۔ کیونکہ بادشاہ خوش رہتے تھے۔ جب کبھی فردوسی نے اپنے شاہنامہ کو ایسی تواریخ کے تحقیق تحریر پر مرتب کیا ہو جیسا کہ ان۔ نہ فقط فارسی زبان میں بطرز جدید رزمیہ کے خیال سے تاریخی منظوم ناول لکھا ہو جس کی وجہ سے اسے خاطر خواہ اس کا صلہ نہیں ملا کیونکہ یمین الدولہ محمود شاہ غزنوی نے اسے فردوسی سے تاریخ لکھنے کی فرمائش کی تھی نہ کہ منظوم ناول کی۔

* * *

شجرہ طبقۂ رابعہ ملوک فارس

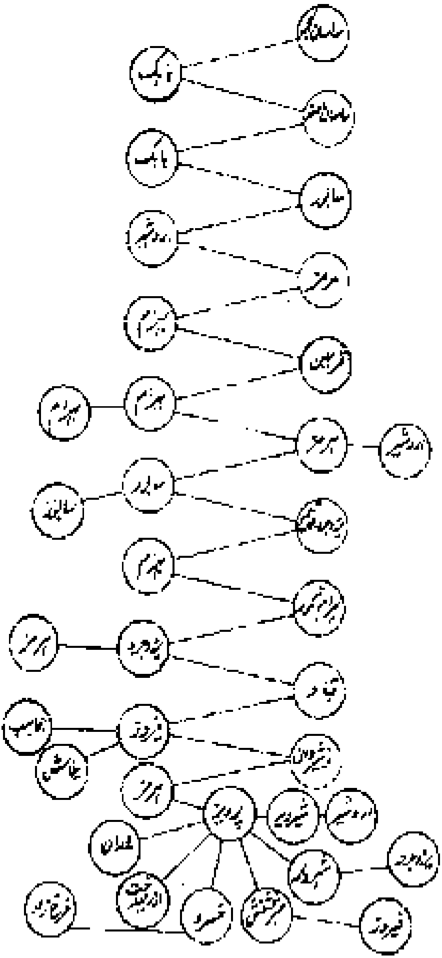
ساسان اکبر
بابک
ساسان اصغر
بابک
سابور
اردشیر
ہرمز
بہرام
نرسی
بہرام
بہرام
ہرمز
اردشیر
سابور
سابور
یزدجرد
بہرام
بہرام گور
یزدجرد
ہرمز
فیروز
قباذ
جاماسب
بلاش
انوشروان
ہرمز
ابرویز
شیرویہ
اردشیر
بوران
شہریار
یزدجرد
خسرو
فیروز

باب ۱۹:

یونان

اہل یونان کا نسب: دنیا میں حکومت وسلطنت کے لحاظ سے عظیم الشان گروہوں میں سے ایک گروہ یہ بھی ہے۔ ان کی دو بڑی حکومتیں تھیں۔ ایک: سکندر کی، دوسری قیاصرہ روم کی جن کا زمانہ اسلام نے پایا ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جو تمام ملک میں حکومت کر رہے تھے۔ باتفاق محققین یہ سب یافث بن نوح علیہ السلام کی طرف نسباً منسوب کئے جاتے ہیں۔ کندی سے روایت کی جاتی ہے کہ یونان عابر بن شالخ کی نسل سے ہے اور وہ اپنے بھائی قحطان سے رنجیدہ ہو کر اپنے اہل وعیال کے ساتھ یمن سے جلا وطن ہو کر افرنجہ (فرانس) اور روم کے درمیان آ ٹھہرا۔ اس میں ان کا نسب مل جل گیا۔ لیکن ابوالعباس ناشی نے اس کی مخالفت کی ہے جیسا کہ اس کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے۔

آل یافان (یونان): اسی وجہ سے اسکندر کو تبع میں شمار کرتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ صحیح یہ ہے کہ وہ یافث کی نسل سے ہے۔ اس کے علاوہ تمام محققین روم کو یونان بن فریقی الاصغر کی طرف منسوب کرتے ہیں اور یونان کا ذکر توریت میں آیا ہے کہ وہ یافث کی صلبی اولاد سے ہے۔ اس کا نام یافان تھا۔ عرب نے اسے معرب کر کے یونان کر دیا۔ ہروشیوش نے غریقیون کے پانچ گروہ قائم کئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک یونان کے پانچ لڑکوں میں سے تھا۔ جملہ ترشیش دوام الیشاق کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور الیشا کی نسل شاخوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ مثلاً اغریقیین، لطینیوں کو شمار کیا ہے اور روم اور لاطینیوں کو کتیم کی طرف منسوب کیا ہے لیکن ان پانچوں میں سے کسی خاص کی طرف نہیں منسوب کیا اور افرنج کو مطرماس بن جومر بن یافث کی نسل سے ٹھہرایا ہے اور اس کو ان کا نسبی بھائی بتایا ہے۔

اشکنان بن جومر: وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اس گروہ میں حکومت بنی اشکنان بن جومر کو رہی تھی اور توطا کو ماذی بن یافث کی طرف منسوب کیا ہے اور ارمن کو ان کا نسبی بھائی قرار دیا ہے پھر دوبارہ توطا کو ماحوغ بن یافث کی طرف منسوب کر کے لاصیقیوں کو ان کا نسبی بھائی ٹھہرایا ہے اور ان میں سے قلطین کو ماشخ بن توبال کی طرف اور طوبال بن یافث کی طرف اندلس ایطالیہ اور کاویوں کو اور طیراش بن یافث کی طرف ایجالی ترک کو منسوب کیا۔ اس کے نزدیک غریقیوں کا نام تمام اہل یونان کو شامل ہے۔ اس نے روم کو غریقیوں پر تقسیم کیا ہے۔ ابن سعید بروایت بیہقی تواریخ المشرق سے نقل کرتا ہے کہ یونان طیجان بن یافث کا لڑکا ہے۔ اسی وجہ سے انہیں طوج کہتے ہیں۔ اس نسب میں سوائے ترک کے تمام شمال والے شریک ہیں اور بیہقی شعوب کا جامع یونان کی اولاد سے ہیں۔ افریقی افریقش بن یونان کے، روم رومی بن یونان کے، الطینی لطین بن یونان کی نسل سے ہیں اور اسکندر رومیوں میں سے ہے۔ واللہ اعلم۔ ان میں سے جہاں تک ہمیں معلوم ہے سر دست ہم ان کی ان دو حکومتوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جو زیادہ مشہور ومعروف ہیں۔ واللہ الموفق للصواب۔

شجرہ نسب یونان و روم

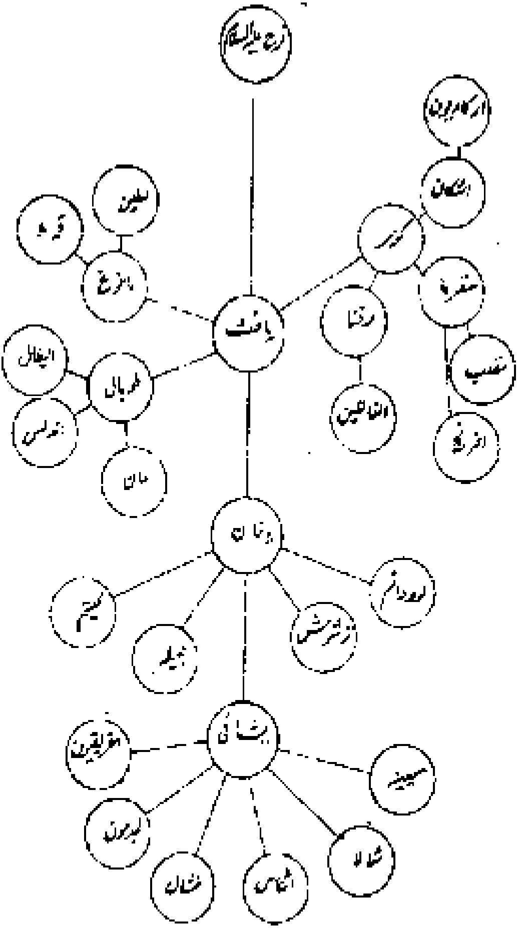
نوح علیہ السلام
یافث
کومر
اشکنان
یونان
کتیم
ترشیش

غریقی: یونانیوں کے دو شعبے ہیں ایک غریقی دوسرے لطینی۔ ان لوگوں نے اپنے رہنے کے لئے تمام بلاد یونان کی جانب شمال مغرب تا ترک، فرنج و جیروت کے ساتھ مع روما کے شمالی جانب کو اختیار کر لیا اور اس کے وسط میں جزیرہ اندلس اور بلاد ترک درمیان مشرق میں اور روم اور بحر روم کے درمیان علاقہ پر قابض ہو گئے۔ لطینیوں نے اس کا جانب غربی کو اور غریقیوں نے شرقی جانب کو اپنا مسکن بنا لیا۔ ان دونوں کے درمیان خلیج قسطنطنیہ واقع ہے۔ ان دونوں شعبوں میں دو بڑے شہر قسطنطنیہ اور رومہ ہیں۔ غریقیوں نے اپنے کو یونانیوں کے نام سے مخصوص اور موسوم کر لیا۔ انہیں میں اسکندر بھی تھا۔ جو دنیا کے نامور بادشاہوں میں شمار کیا جاتا ہے یہ لوگ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے خلیج قسطنطنیہ کے مشرقی جانب بلاد ترک اور دروب شام کے درمیان رہتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے بلاد ترک، عراق، ہند اور آرمینیہ وغیرہ بلاد شام مصر اور بلاد مقدونیہ، مصر، سکندریہ لے لیا۔ ان کے بادشاہ سلاطین مقدونیہ کے نام سے موسوم ہیں۔ ہروشیوش مورخ روم انہیں غریقیوں میں ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ علماء لاطینیوں انہیں کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ انہیں میں سے بطلمیوس ہیں اور تمام فلسفی یونان انہیں سے ہیں۔ لیکن پھر دوسرے مقام میں لکھتا ہے کہ یہ سب لاطینیوں کے بھائی ہیں۔ واللہ اعلم

اغریقش بن یونان: اس گروہ کا پہلا حکمران فارس کے ابراہیم کے پیغمبر ہونے سے قبل ہی اور ان کے بعد ان کی نسل لطینیوں میں اکثر جنگیں اور فسادات ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ تخت فارس پر شاہان کیانیہ کے بیٹھنے کا دور آیا انہوں نے انہیں اپنی اطاعت پر مجبور کرنا چاہا انہوں نے انکار کیا۔ تب فارس والوں نے ان کے خلاف قوت کا اظہار کر دیا تو یونانیوں کو اس لڑائی میں شکست ہوئی اور انہوں نے مجبوراً فارس کے خراج کو قبول کر لیا۔ فارس والوں نے صرف خراج لینے پر اکتفا کر کے اپنی طرف سے ایک شخص کو اپنا گورنر مقرر کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اغریقش نے ان پر اپنے لڑکے کو حاکم مقرر کیا تھا اور اسکندر کی دعوت اسی کی نسل سے تھی۔ ابن سعید کہتا ہے کہ یونان کے بعد اس کا لڑکا اغریقش خلیج قسطنطنیہ کی جانب شرقی کا حکمران ہوا۔ اس کے بعد اس کے لڑکے نسلاً بعد نسل حکمرانی کرتے رہے۔ انہوں نے لاطینیوں اور روم کو زیر کیا تھا ان کے ملک کا دائرہ آرمینیہ تک بڑھ گیا۔

ہرقل جبار بن ملکان: ان میں سب سے بڑا بادشاہ ہرقل جبار بن ملکان بن سقطوس ابن اغریقش گزرا ہے۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ اس نے امت الیمہ کے بادشاہوں سے خراج لیا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا یلاقی بادشاہ ہوا۔ اسی کی طرف بلاد یہ منسوب ہوتے ہیں جو اس وقت تک بحر روم کے کنارے باقی ہیں۔ یہ ملک اس کی اولاد کے قبضہ میں رہا۔ یہاں تک کہ اس کی نسل میں بطلیموس کا غلبہ ظاہر ہوا ان کا پہلا بادشاہ ہیرودس بن منطرون بن رومی بن یونان ہوا۔ اس نے تمام گروہوں (لاطینی، رومی، یونانی) پر حکومت کی۔ اس کے بعد کے تمام بادشاہ اسی کے نام سے ملقب ہوتے رہے اور یہی وجہ ہے تمام ہر ایک شخص جو اس کا قائم مقام ہوتا تھا اسی نام سے موسوم کرتے رہے۔

ہرمس بن ہرقل: اس کے بعد اس کا لڑکا ہرمس بادشاہ ہوا اس سے اور اہل فارس سے اکثر لڑائیاں ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ یہ فارس سے مغلوب ہو گیا اور انہوں نے اسے اپنا باج گزار بنا لیا۔ اس کے زمانے سے یونانیوں کی حکومت کمزور ہو

گئی اور ان میں چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم ہو گئیں۔ اور بطلیموس نے اپنا ایک سردار علیحدہ بنا لیا اور اسی طرح سے انطاکیوں نے بھی ایک جداگانہ رئیس مقرر کیا تھا یہ کہ شاہنشاہ کا لقب صرف بادشاہ روم ہی کے لئے مخصوص ہے۔ ہرمس کے بعد اس کا لڑکا بطلیموس تخت حکومت پر بیٹھا۔ اس کا سارا وقت انطاکیوں اور افریقیوں کی لڑائی میں صرف ہوا۔

فیلقوس بن بطلیموس: اس کے بعد فیلقوس ثانی مصر پر تخت آرائے حکومت ہوا اس کی ماں مریم نسل افریدون سے تھی جسے فریدون نے اپنی طرف سے یونان کا حکمران مقرر کیا تھا۔ یہ جس وقت تخت حکومت پر بیٹھا اس نے شہر افریقیہ کو ویران کر کے شہر مقدونیہ اپنے مرکز حکومت کے وسط میں خلیج قسطنطنیہ کی غربی جانب آباد کیا۔ علم دوست تھا۔ ت مجلد رکھنے والا تھا اسی وجہ سے اس کے زمانہ حکومت میں علم و حکمت کی بہت ترقی ہوئی۔ اس کے بعد اس کا لڑکا اسکندر بادشاہ ہوا اس کا معلم حکیم ارسطو تھا۔

فیلقوس کا قتل: ہروشیوش تحریر کرتا ہے کہ اس کا باپ بطلیموس اسکندر بن قراوش کے بعد تخت حکومت پر بیٹھا اور فیلقوس جس وقت قراوش کا داماد تھا۔ یہ اس سے پہلے سکندر اعظم پیدا ہوا۔ اسکندر بن قراوش کی حکومت چار برس تک رہی اور دوسری لڑائی میں مارا گیا۔ اس کے بعد بطلیموس نے حکومت کی۔ یہ تین برس حکومت کرنے کے بعد مارا گیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی فیلقوس دشمنوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اس کے مارے جانے کے بعد افریقیوں اور روم کا نام اس کی بیٹی کا اور فیلقوس بن آمنتاس پر ختم ہوا۔ لوگوں نے اس کے ابتدائے زمانہ حکومت میں اکثر جھگڑے کئے تھے۔ مگر اس نے سب کو ہموار کر لیا اور دشمنوں اور شہروں کی لڑائیوں نے انہیں اس کا مطیع کر دیا اور اس نے ان لوگوں پر پورا تسلط اور غلبہ حاصل کر لیا۔ اس نے شہر نینوا جانا چاہا لیکن باشندوں نے رکاوٹ ڈالی اس نے تمام روم اور افریقیوں کو جمع کر کے ان پر حملہ کر کے انہایت سے جالیا اور یہ تمام اپنے قبضہ تصرف میں لے لیا۔ اسی زمانہ میں اہل فارس شام اور مصر پر مضبوطی کے ساتھ حکمرانی کر رہے تھے اس نے ان سے لڑنے کا ارادہ کیا لیکن شادی کی تقریب میں اس کو ایک شخص نے نامردی کے حملہ سے اس کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔

اسکندر اعظم: اس کے بعد اس کا لڑکا اسکندر تخت نشین ہوا۔ بادشاہ فارس نے حسب دستور اس سے خراج طلب کیا۔ جیسا کہ اس کے باپ فیلقوس کے زمانہ میں خراج جاتا تھا۔ اسکندر نے کہلا بھیجا کہ میں نے اس مرغی کو ذبح کر ڈالا جو سونے کا انڈا دیتی تھی۔ اس کے بعد اسکندر نے بلاد شام پر حملہ کر کے بیت المقدس کو فتح کر کے اسحاق سے بہت جلد فتح کر لیا اور نہایت ٹھیک ٹھیک سے قربانیاں کیں۔ اہل فارس کو اس کی یہ کامیابیاں ناگوار گزریں اس وجہ سے انہوں نے دارا کو اس کی لڑائی پر ابھارا۔

اسکندر اعظم اور دارا کی جنگ: چنانچہ دارا نے ساٹھ ہزار سواروں کو لے کر اسکندر پر حملہ کیا۔ اسکندر نے بھی اپنی ہم قوم سے کر مقام موصل میں دارا کا مقابلہ کیا۔ دارا کو اس لڑائی میں شکست ہوئی اور اسکندر اکثر بلاد شام کو فتح کر کے ترسوس لوٹ گیا۔ دارا نے اس کا شرمناک معاہدہ کیا لیکن پھر بھی ناکام رہا۔ اسکندر نے دارا کی شکست کے بعد اسکندریہ آباد کیا۔ اس کے بعد کچھ دنوں تک دارا نے پھر اس پر حملہ کیا۔ اس لڑائی میں دارا کو اس کے سپاہیوں نے جو اسی کے لشکر کے تھے مار ڈالا پھر کیا تھا۔ اسکندر نے بلا مقابلہ فارس پر قبضہ کر لیا۔ شاہی شہر کو منہدم کرا دیا۔ اس کے لشکر والوں نے بیت المقدس بھائی کو

مختلف قوموں پر چھوٹے چھوٹے [illegible] زیادہ شمار انہیں میں سے معتبر قرار دیئے جاتے ہیں یہ سب آگے چل کر [illegible] کے نام سے مشہور ہوئے اور چونکہ ان کی طرف سے بے فکر رہتے تھے۔ اسکندر نے جتنی قدیم فارس میں بہت سی چھوٹی چھوٹی سلطنتیں قائم کر کے چلا ہوا۔ فارس میں اسی وقت سے طوائف الملوکی کا زمانہ شروع ہوا۔

ارسطو حکیم : ارسطو یونانیوں میں سے سب سے بڑا مشہور فلسفی تھا اور بڑے عظیم عالم میں اس کا شمار ہے یہ حکمت میں افلاطون حکیم یونانی کا شاگرد ہے۔ اس کے حالات (باقی) کے ساتھ [illegible] شاگرد پڑھتے ہوئے چلے تھے۔ [illegible] دیتے اس کا [illegible] کے کام سے [illegible] ہو گئے [illegible] حکیم [illegible] کر دیا ہے [illegible] قوم نے [illegible] کر [illegible] سے [illegible] نے طب و حکمت کی تعلیم [illegible] سے بیان کیا جاتا ہے [illegible] حکیم [illegible] کا شاگرد ہے [illegible] اسکندر [illegible] حکما یونان میں سے [illegible] اور [illegible] علم و حکمت کے علاوہ [illegible] میں بھی کامل مہارت رکھتے تھے۔ اس کے شاگردوں میں سے بطلیموس بھی تھا [illegible] جناب [illegible] اس کی [illegible] ہے۔

ارسطو کی تصانیف : ارسطو نے [illegible] کتابیں [illegible] تصنیف [illegible] میں [illegible] ہے جو اس [illegible] اور [illegible] فلسفہ کے اسرار اور ان کی شرح ہے [illegible] کتاب الاسماء الطبیعی [illegible] حال لکھا ہے [illegible] کرتے ہیں [illegible] ہیں [illegible] کتاب السماء والعالم میں [illegible] کرتے ہیں [illegible] فلسفہ [illegible] بیں اس میں پانی [illegible] کا بیان ہے۔ ان کے علاوہ [illegible] اور کتابیں بھی [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے منافع اور

[illegible]

[illegible] گئے ہیں۔

اسکندر اعظم کی فتوحات۔ الغرض سکندر مقدونیہ پر قابض ہونے کے بعد [illegible] کی طرف بڑھا اور اس نے آگے مصر پر قبضہ کر لیا۔ اس نے بادشاہ دارا کو شکست دے کر [illegible] یہاں سے [illegible] پایا [illegible] کے [illegible] تک اس کے مطیع ہو گئے۔ افریقہ، مغرب، [illegible] اور [illegible] ترکستان کے بادشاہ اس کے [illegible] ادا کرتے تھے۔ تمام ملوک عالم اس کے تابع تھے۔ بابل میں اس کا انتقال ہوا جب کہ اس کی عمر [illegible] برس تھی۔ اور اس کی حکومت کا بارہ سال [illegible] دارا کے قتل سے پہلے اور پانچ برس اس کے بعد۔ بعض کہتے ہیں کہ [illegible] اس نے [illegible] جو مقدونیہ میں رہتا تھا [illegible] بیان کرتے ہیں کہ اس کی ماں [illegible] اس کی [illegible] ہو گئی [illegible] اس کی [illegible] کا دعویٰ کیا تھا۔ واللہ اعلم

بطلیموس۔ [illegible] اسکندر کے بعد [illegible] اسکندر [illegible] تقسیم کیا گیا تو اس [illegible] اور [illegible] کرکے [illegible] بطلیموس [illegible] کی حکومت [illegible] بطلیموس سے [illegible] مقدونیہ [illegible] حکومت کی۔ [illegible] کہا ہے کہ اسکندر کی [illegible] اس کے چار [illegible] مصر [illegible] فلسطین [illegible] اور [illegible] تھا [illegible] شام اور [illegible] تھا۔ جب اسکندر مر گیا تو [illegible] چاروں نے اپنے [illegible] کو بادشاہ بنا لیا۔

بطلیموس ثانی کی فتوحات۔ [illegible] کے بعد اس کا بیٹا بطلیموس [illegible] حکمران ہوا اور [illegible] اس نے [illegible] اسکندریہ [illegible] اسکندر کے [illegible] کے پاس [illegible] اس نے بطلیموس کی حکومت [illegible] بطلیموس نے [illegible] کی طرف [illegible] کو شکست دے کر ان میں سے بعض کو قتل کیا۔ بعض کو قید کر لیا اور ان کے [illegible] مصر [illegible] کی حکومت [illegible] کا نام [illegible] ہے۔

قلوپطرا۔ اس کے بعد اس کا [illegible] حاکم ہوا۔ اس نے یہودی قیدیوں [illegible] مصر سے [illegible] واپس کر [illegible] کی طرف سے [illegible] دیے [illegible] جمع کرکے [illegible] زبان سے رومی اور [illegible] زبان میں ترجمہ کیا۔ اس نے [illegible] حکومت کی اس کے بعد [illegible] حکمران ہوا [illegible] سے صلح کر لی۔ اس کے زمانہ میں روم کے [illegible] پر [illegible] حکومت کرکے [illegible] ہلاک ہو گیا۔

فیلونطول اور رومیوں کی جنگ: پھر اس کا بھائی فلوزباذی (فیلونطول) تخت آرائے حکومت ہوا۔ اس پر روم کے سپہ سالار نے چڑھائی کی۔ اس نے سپہ سالار روم کو شکست دی اور نہایت بے دردی سے اس کی فوج کو مارتا ہوا روم تک پہنچا۔ وہاں اس کے بعد اس نے یہود پر حملہ کیا اور ان سے شام چھین کر اپنی طرف سے شام کا حاکم مقرر کیا۔

یہودیوں پر تشدد: لڑائی کے دوران بھی اور اس کے بعد بھی یہودیوں پر بہت سختی کرتا رہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے تقریباً سو ہزار یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔ سترہ برس اس کی حکومت رہی اس کے بعد اس کا لڑکا ابیفانش (انطاکس) بادشاہ ہوا۔ اس کے عہد حکومت میں اہل روم اور اہل افریقہ میں جھگڑا پیدا ہوا۔ جو تقریباً تین برس تک قائم رہا اور اہل روم نے صقلیہ فتح کر لیا۔ اس کا سپہ سالار افریقہ تک بڑھ گیا اور قرطاجنہ کو بھی فتح کر لیا۔ جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے۔ اس نے چوبیس برس حکمرانی کی۔ یہ علم الافلاک اور نجوم خوب جانتا تھا۔ کتاب مجسطی اسی کی ہے۔ زاہد روزہ دار تھا۔ سرسٹھ برس کی عمر پائی۔

قلوباطرہ کا خاتمہ: اس کے بعد اس کا لڑکا قلوباطرہ تخت حکومت پر بیٹھا۔ اس کے زمانہ میں فرنجیوں نے روم پر چڑھائی کی۔ فرنجیوں کے ساتھ اس مہم میں والی مقدونیہ نیز ارمینیہ، عراق والے اور بادشاہ نوبیہ بھی شریک تھے۔ لیکن رومانیوں نے سب کو شکست دے کر والی مقدونیہ کو گرفتار کر لیا۔ قلوباطرہ فرنجیوں سے اپنے ۳۵ جلوس میں ہلاک ہو گیا۔

رومیوں کی اندلس پر فوج کشی: اس کے بعد ابیفانش تخت نشین ہوا۔ اس کے زمانہ میں اہل روم کی حکومت مضبوط ہوئی انہوں نے اندلس پر چڑھائی کی۔ اور دریا عبور کر کے افریقہ پر چڑھ گئے اس کے بادشاہ شندربال کو مار ڈالا۔ اس کے شہر کو ویران کر دیا جب کہ اس کی تعمیر کو سات سو برس ہو چکے تھے جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے۔ پھر اہل روم نے فرنجیوں پر حملہ کر کے ان کی حکومت چھین لی۔ ان کے سب سے بڑے شہر قرطاجنہ کو لے لیا۔ اس بطلیوس کی ستائیس برس حکومت رہی اس کے بعد شوطار (سوطیرا) ثانی ابیفانش سترہ برس حکمران رہا۔

رومانیوں کا بیت المقدس پر حملے: اس کے بعد اس کا بھائی اسکندروس [illegible] برس پھر اس کا لڑکا دیونیشیش ایک مدت تک حکمرانی کرتا رہا۔ اس کے زمانہ میں رومانیوں نے بیت المقدس پر حملہ کیا یہود پر خراج مقرر کیا اور قیصر یولیش نے اپنے سپہ سالاران فوج کے ہمراہ فرنجیہ پر اور اس کے نائب سپہ سالار نے فارس پر چڑھائی کی اور سب پر غالب آئے۔ انہیں فتح کیا اور اس کے بلاد کو لے لیا۔

ملکہ قلابطرہ (قلوبطرہ): اس زمانہ میں ترکوں نے خروج کر کے مقدونیہ پر دھاوا کیا لیکن رومانیوں کے سپہ سالار مشرق پاس نے انہیں لوٹا دیا۔ اس کے بعد دیونیشیش مر گیا اور اس کی جگہ اس کی لڑکی قلابطرہ (قیلونطورا) [illegible] برس حکمران رہی۔ بروایت ہروشیوش تقریباً ابتدائے خلقت کے پانچ ہزار برس بعد اس سے سکندر اور روما سے سات سو برس کے بعد اس کا زمانہ حکومت ہوا ہے۔ اسی کے عہد سلطنت میں قیصر یولیش نے روم پر قبضہ کر کے رومانیوں کی حکومت کا خاتمہ کیا تھا۔ یہ واقعہ اس وقت ہوا ہے جب کہ قیصر جنگ افرنج (فرانس) سے واپس آیا ہے۔ اس کے بعد قیصر نے مشرق کا رخ کیا۔ بادشاہ آرمینیہ مبانش بر سر مقابلہ آیا۔ لیکن قیصر سے شکست کھا کر بذریعہ دریا سے ملکہ مصر کے پاس بھاگ گیا۔ مصر کی

[illegible] انطونیوس کی [illegible] تھی اس نے یہ دیکھا [illegible] بادشاہ [illegible] کی بجائے اس کا سر [illegible] کے لئے قیصر کے پاس [illegible] لیکن اس سے [illegible] کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا قیصر [illegible] حملہ کر کے مصر [illegible] اور بیت المقدس کا [illegible] ہو گیا۔

ملکہ کلوپطرہ کی ہمت: مؤرخین نے تحریر کیا ہے کہ ملکہ کلوپطرہ نے [illegible] بطلیموس پر حملہ کر کے انہیں مغلوب کیا تھا۔ اس کا ارادہ [illegible] تک [illegible] کا تھا۔ لیکن [illegible] اور [illegible] فتح کر لیا۔ [illegible] قیصر کے ہاتھ سے [illegible] مسعودی نے ذکر کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ [illegible] اس کا شوہر انطونیوس (مارک انٹونی) حکومت [illegible] اور مصر میں اس کا شریک تھا۔

ملکہ کلوپطرہ کی خودکشی: جب [illegible] قیصر نے حملہ کیا اور [illegible] انطونیوس [illegible] قیصر [illegible] نے [illegible] بطلیموس [illegible] قیصر [illegible] کو [illegible] دونوں کا خاتمہ ہو گیا [illegible]

بطلیموس اول: [illegible] سکندر کے بعد مصر [illegible] بطلیموس [illegible] مسعودی نے لکھا ہے [illegible] سکندر کے بعد [illegible] بادشاہ [illegible] مصری بادشاہوں کے نام [illegible] ان کی تعداد میں سخت اختلاف ہے مگر اس امر پر سب نے اتفاق کیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک بطلیموس کہلاتا تھا۔ بطلیموس اول [illegible] کا نام [illegible] قلوپطرہ تھا [illegible] نے چالیس سال [illegible] ہے۔

سلوقیوس اور انطیوخوس: [illegible] لکھتا ہے [illegible] مشرق [illegible] قیصر [illegible] اور اس [illegible] اسکندر [illegible] اور [illegible] حکومت [illegible] بادشاہ [illegible] اور مشرق [illegible]

[illegible] مسعودی [illegible]

[illegible]

بادشاہوں کو تخت سے اتار کر مار ڈالا اور ان کے لڑکوں کو تخت پر بٹھایا تھا اس کے بعد خود مر گیا۔

اسکندروس ملقب بہ اثور: پھر ابن عمید کہتا ہے کہ یونان کے ایک سو تیس برس بعد بطلیموس اسکندروس بادشاہ ہوا۔ اس کا لقب ملقب بہ اثور تھا۔ اس نے مصر اور اسکندریہ اور بلاد افریقیہ پر بائیس برس حکمرانی کی۔ اسے فیلادلفوس یعنی محب برادر بھی کہتے تھے۔ اسی نے بہتر (۷۲) علماء یہود کو جمع کر کے توریت اور کتب انبیاء علیہم السلام کا عبرانی سے یونانی میں ترجمہ کرایا ان علماء میں شمعان (جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) اور دو قوم بھی تھے۔ بعض لوگوں نے اس بناء پر قیاس کیا کہ انہوں نے اسے بت پرستی سے منع کیا تھا۔

توریت کا ترجمہ: اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھائی بطلیموس تھا اور یہ مقدونیہ کے بادشاہوں میں سے ہے جس نے مصر پر بھی حکمرانی کی ہے۔ کیونکہ ابن ریحان نے لکھا ہے کہ اسی زمانہ میں بطلیمی نے جو اہل مقدونیہ میں سے تھا مصر پر قبضہ کیا یہ علم دوست تھا۔ اس نے یہود کے بہتر (۷۲) علماء جمع کر کے توریت اور کتب انبیاء علیہم السلام کا ترجمہ عبرانی سے یونانی زبان میں کرایا اس کے دور میں [illegible] کا باپ تھے اور اسی نے پہلے تیس برس حکمرانی کی۔ اس کے بعد بطلیموس [illegible] حاکم ہوا بعض اس کا نام [illegible] اور بعض [illegible] بتاتے ہیں اس نے چوبیس یا چالیس برس حکومت کی۔ یہ وہی ہے جس نے اسکندریہ میں گھوڑ دوڑ کا میدان بنوایا تھا جو [illegible] قیصر کے زمانہ تک باقی رہا۔

بطلیموس محب: اس کے بعد بطلیموس محب برادر حکمران ہوا بعض اس کا نام [illegible] اور بعض فیلادلفس بتاتے ہیں یہ اس کا زمانہ حکومت سولہ برس رہا۔ اس کے زمانہ میں اخیم کا ابن تھا۔ پھر بطلیموس [illegible] پانچ برس حکمران رہا۔ اس کے بعد بطلیموس محب پدر ہوا اس کا نام [illegible] بتایا جاتا ہے اس نے سترہ (۱۷) برس حکومت کی۔ یہود سے جنگ کیا اس کے بعد بطلیموس مظفر یا بطلیموس غالب یا محب مادر [illegible] برس بادشاہت کرتا رہا۔ اس کی حکومت کے [illegible] شمعون کا بیٹا [illegible] ہارون علیہ السلام سے [illegible]۔

بطلیموس کا بنی اسرائیل پر حملہ: بطلیموس بادشاہ [illegible] نے اپنے لڑکے [illegible] کو فوج کے ہمراہ قدس شریف پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ اس نے اس پر قبضہ حاصل کرنے میں حیلے سے کام لیا۔ [illegible] بنی اسرائیل کو بہت ہی مجبور کیا تھا [illegible] ایک جماعت لے کر پہاڑوں میں چلا گیا اور جب لشکر یہاں سے نکلا تو وہ قدس شریف واپس آ گیا جیسا کہ ہم نے بنی حشمنائی کے حالات میں تحریر کیا ہے۔ بطلیموس محب مادر کے بعد بطلیموس محب پدر [illegible] برس حکمران رہا۔

بنی حشمنائی کا پہلا بادشاہ: اس کے زمانہ قدس میں یہودا بن شمعون تھا اور اس کے بعد یوحنا [illegible] اس کے بعد اس کا بھائی شمعون اس کے بعد ہرقانوس [illegible] جس کا نام یوحنا ہے یہی وہ پہلا شخص ہے جو بنی حشمنائی میں بادشاہ کے لقب سے مشہور ہوا اس نے اپنے بڑے بیٹے [illegible] کو [illegible] کے سپہ سالار انطیوکس سے لڑنے کے لئے بھیجا [illegible] اسے شکست دی اور یہود کا جزیہ [illegible] موقوف کر دیا۔ یہود [illegible] بادشاہ مشرق سے ادا کرتے چلے آ رہے تھے۔

آخری شاہان بطالسہ: بطلیموس محب مادر کے بعد بطلیموس [illegible] ہوا اس نے تیس برس حکومت کی اس کے زمانہ میں انطیوکس نے از سر نو [illegible] آباد کیا اور اپنے نام سے اسے موسوم کیا۔ ہرقانوس اور اس کے بیٹوں کے قدس میں حکمران ہونے [illegible] سامرہ [illegible] ویران کیا گیا۔ انطیوکس نے قدس شریف پر حملہ کیا۔ اس کے بعد بطلیموس [illegible] یا [illegible] حاکم ہوا

[illegible]

ملکہ قلا بطرہ اور انطونی [illegible]

ملکہ قلا بطرہ کا خاتمہ [illegible]

[illegible]

والبقاء لله الواحد القهار سبحانه لا اله غيره و لا معبود سواه

شجرہ نسب ملوک یونان

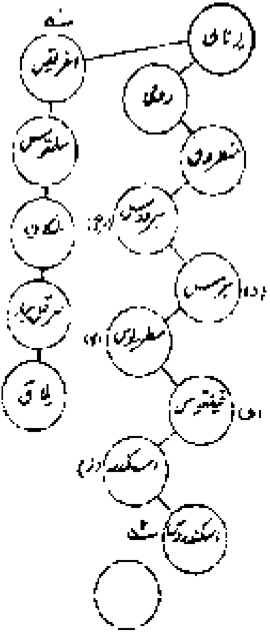

شجرہ نسب ملوک بطالسہ

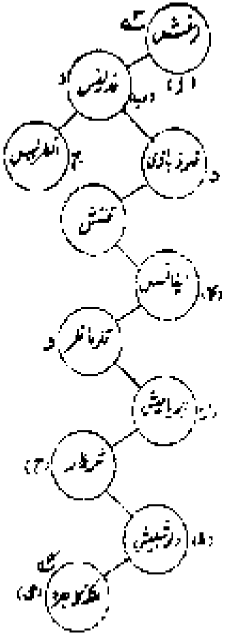

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باب : ۲۰

روم

سلاجقہ روم کا نسب: یہ گروہ [illegible] کے مشہور ترین گروہوں میں سے ہے جن میں [illegible] ترکوں کا دوسرا فرقہ ہے اور یہ دونوں [illegible] میں جمع ہوتے ہیں اور [illegible] ترکوں کا [illegible] گروہ ہے اور یہ [illegible] میں شریک ہیں اور روم کے نام سے یہ تمام شہر موسوم ہوتے ہیں جو ان میں [illegible] کی بڑی سلطنت ہوئی ہے۔

قتلمش بن اسرائیل: ان سلجوقیوں کا تعلق [illegible] کی اس شاخ سے ہے جو [illegible] کے درمیان پھیلا ہوا تھا۔ [illegible] جو کہ ان سلجوقیوں میں سب سے پہلے جس نے حکومت کی وہ سلیمان بن قتلمش بن اسرائیل تھا۔ [illegible] اسرائیل تک [illegible] ہے اس کے بعد اس کا لڑکا [illegible] اور [illegible] حکومت کرتی رہی۔ [illegible] میں [illegible] جس نے [illegible] کے حروف کی ترتیب [illegible] کی [illegible] اسرائیل [illegible] حکومت میں [illegible] چار [illegible] پچاس برس تک رہی۔

[illegible] اور ترکی چپقلش: [illegible] اور [illegible] میں [illegible] دونوں ایک دوسرے [illegible] کی کوشش کرتے رہے۔ [illegible] پانچویں [illegible] ایک [illegible] کے بعد [illegible] (ملک [illegible] اسرائیل) [illegible] ان دنوں ان کا بادشاہ [illegible] (جو [illegible] بن قتلمش [illegible]) تھا اس کے بعد اس کا لڑکا [illegible] اس نے [illegible] اس کے بعد حکومت [illegible] کی [illegible] حکومت [illegible] اس وقت [illegible] اسرائیل [illegible] حکومت کر رہا تھا۔ [illegible] حکومت کی [illegible] اور [illegible] کی وجہ سے نصیب ہوئی تھی۔

روم کی تقسیم: اس کے بعد [illegible] کا لڑکا [illegible] اور [illegible] کے بعد [illegible] سے [illegible] ہوئے پیدا ہوئیں جنہوں نے [illegible] ریاستی [illegible] حکومت [illegible] بادشاہ [illegible] اسرائیل [illegible] چار سو برس [illegible] کے [illegible] شہروں میں [illegible] اور [illegible] سمجھا جاتا تھا اور [illegible] اسلام [illegible] دارالسلطنت [illegible] کے نام سے ہے۔

[illegible] اور [illegible] کے جانشین: [illegible] ان میں [illegible] اور [illegible] کے بعد [illegible] حکومت کا نام

ختم کر دیا گیا۔ جمہوری حکومت کی بنا ڈالی گئی۔ یہ شخص لکھتا ہے کہ [illegible] سلطنت کا کاروبار [illegible] ہیں [illegible] سے وہ قنصل (یعنی چلانے والا) کہتے تھے سات سو برس تک اسی طرز حکومت کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ قیصر جولیس کی [illegible] جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

روم میں طوائف الملوکی یہ روم اپنی ترقی کے دور میں بیشتر سرحدی بادشاہوں سے لڑتا جھگڑتا رہا۔ چنانچہ پہلے یونانیوں سے لڑا [illegible] شام و مصر پر غالب آیا [illegible] کے بعد سسلی پر قبضہ حاصل کیا۔ اس کے بعد افریقہ کی طرف بڑھا [illegible] افریقہ نے دوسری طرف سے [illegible] روم کا محاصرہ کیا [illegible] تک [illegible] مستقل رہا۔

اہل روم کے نسب کے متعلق دوسری روایت بعض علماء تاریخ کا یہ خیال ہے کہ روم [illegible] اولاد سے ہیں [illegible] کہتا ہے کہ [illegible] زمانے میں جناب یوسف صدیق علیہ السلام اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کا تابوت دفن کرنے کے لیے مقام [illegible] کو لے جا رہے تھے [illegible]۔

جب [illegible] صفو ابن الیفاز [illegible] افریقہ کی طرف جلا وطن کر دیا۔ صفو ابن الیفاز چند [illegible] افریقہ کے پاس رہا۔

[illegible] اور کتیم میں مخالفت جب [illegible] افریقہ [illegible] کتیم میں مخالفت پیدا ہوئی [illegible] افریقہ کو فتح کر کے کتیم پر [illegible] صفو ابن الیفاز [illegible] قتل کیا۔ اس نے کتیم کو [illegible] شکست دے کر پیچھے ہٹا دیا۔ اس کے بعد صفو ابن الیفاز [illegible] کتیم [illegible] غالب ہو گیا۔ سرحدی بادشاہوں سے ڈرتے تھے۔ کتیم نے [illegible] یہ پہلا شخص ہے جس نے [illegible] سب سے پہلے [illegible] اس کے بعد [illegible] بادشاہ [illegible] زمانے میں [illegible] جناب موسیٰ [illegible] آباد کیا [illegible]۔

شخصی حکومت کا خاتمہ اس کے بعد [illegible] بادشاہوں کا ذکر [illegible] کسی قسم کی [illegible] اس کے بعد [illegible] شخصی حکومت سے انحراف کر کے جمہوری سلطنت کی بنیاد [illegible] انتظام [illegible] کیا [illegible] یہاں تک کہ قیصر کا زمانہ آیا [illegible] نے اپنے آپ کو بادشاہ [illegible] (اس [illegible])

ابن کریون کا یہ قول [illegible] ہے کہ [illegible] بیان [illegible] علیہ السلام کے زمانے میں روم آباد کیا گیا [illegible] (چودھویں بادشاہ [illegible]) کے زمانے [illegible] حکومت میں [illegible] ان دونوں مدتوں میں بہت [illegible] تفاوت ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الامر

ملوک قیاصرہ (کیتم) روم میں تقریباً سات سو برس تک بادشاہ روم کے گذرنے پایا اس سے تھوڑے دن پہلے سے جمہوری حکومت قائم ہوئی۔ ہر سال وزراء کا انتخاب ہوتا تھا اور جس سپہ سالار کا نام قرعہ میں نکلتا تھا وہی اطراف و جوانب کے بادشاہوں پر حملہ کرنے کے لئے جاتا۔ ملک اجیہ کو فتح کرتا تھا یہ لوگ پہلے یونانیوں کے مطیع تھے جب اسکندر مر گیا اور یونانیوں کا کاروبار درہم برہم ہو گیا تو ان رومیوں (لطینیوں) کو اہل افریقہ کے مقابلہ میں کامیابی حاصل ہوئی اور انہوں نے شہر قرطاجنہ ویران کر کے پھر آباد کیا اور اندلس، شام اور جزیرہ لے لیا۔ بیت المقدس فتح کر کے اس کے بادشاہ کو قید کر لیا۔ انہی دنوں یہود کا بادشاہ ارستبلوس بن اسکندر (آخری بادشاہ حشمونائی) بیت المقدس میں حکومت کر رہا تھا اسے جلاوطن کر کے روم لے گئے اور اپنے ایک سپہ سالار کو شام کا حاکم مقرر کر دیا۔ پھر قلطس نے اس سے لڑائی کی اس اثناء میں یولس بن غانش ظاہر ہوا اور اپنے چچا زاد بھائی کو [illegible] کے ہمراہ اندلس کی طرف گیا۔ افریقہ اور طلاقہ سے اس کی لڑائی ہوئی بطیہ اور اشبیلیہ پر قبضہ کر کے روم واپس آیا اور اندلس میں اکتیان اپنے بھائی کے لڑکے کو چھوڑ آیا۔ جب یہ روما آیا اور وزراء کو اس کی بڑھنے سے آگاہی ہوئی تو انہوں نے اس کے قتل کی فکر کی۔ اکتیان یہ سن کر اندلس سے ایک فوج لے کر پہنچا۔ یولس اس کی مدد سے روم، قسطنطنیہ، مصر، افریقہ اور اندلس پر قابض ہو گیا اور یہی قیصر کے لقب سے مشہور ہوا۔ پھر اس نے جمہوریت [illegible] تو قیصر کہلایا گیا۔

قیصر کا لقب: لفظ قیصر معرب ہے لفظ جاشر کا۔ جاشر رومیوں کے لغت میں بال کو کہتے ہیں وہ اسے بھی کہتے ہیں جو پھاڑا گیا ہو۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ قیصر کی ماں جس وقت یہ حمل میں تھی مر گئی تھی اور یہ اس کا پیٹ چاک کر کے نکالا گیا لیکن روایت اول صحیح اور اقرب الی الصواب ہے یہ فخر کرتا تھا کہ مجھے کسی عورت نے نہیں جنا۔ یہ ملوک اسکندریہ اور مقدونیہ کے زمانے رومانیا۔ مشرق و شمال کے بادشاہوں نے اس کی اطاعت قبول کی۔ شام پر اس کا نائب (گورنر) ہیرودس بن انطفر تھا اور مصر بھی اس کی طرف سے نائب حکومت کر رہا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے زمانہ حکومت کے ۴۳ سن جلوس میں پیدا ہوئے قیصر نے چھپن برس حکومت کر کے بادشاہ روم کے سات سو چونتیس برس بعد [illegible] بیماری میں مر گیا۔ انتہی کلام ہیروشیوش (ہیروشیوش کا کلام ختم ہوا)

اغایوس (جولیس) قیصر ابن عمید مؤرخ نصاریٰ تحریر کرتا ہے کہ ان کے سب سے پہلے روم کا انتظام شیوخ کے سپرد تھا وہی تمام کاروبار سلطنت دیکھتے تھے۔ ان لوگوں کی تعداد تین سو بیس تھی۔ ان سب نے قسمیں کھائی تھیں کہ شخصی حکومت کسی کو نہ دیں گے۔ ان میں سے ایک شخص جس کا نام فرسطا تھا میر مجلس ہوتا تھا اور اس کی رائے دو رایوں کے قائم مقام سمجھی جاتی تھی۔ یہی انتظام جمہوری ایک زمانے تک جاری رہا۔ بالآخر اس نے چار برس تک روم کا انتظام کیا یہی قیصر کے نام سے موسوم ہے۔ کیونکہ اس کی ماں اس وقت مری ہے جب کہ یہ پیٹ ہی میں تھا اور یہ اس کا پیٹ چاک کر کے نکالا گیا اور سن شعور کو پہنچا تو شیوخ کی ریاست کا زمانہ ختم ہو گیا اس نے روم میں چار برس تک حکومت کی۔ پھر اس کے بعد یولیس قیصر تین برس حاکم رہا اس کے بعد اوغشطش قیصر مالک روم ہوا۔

قیصر اوغشطش اوغشطش قیصر روم کے شیوخ کا ایک سپہ سالار تھا۔ جو اس کی اجازت سے لشکر لے کر مشرق و اندلس

[illegible]

انطیوخس کی فتوحات [illegible]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت [illegible] واللہ اعلم بالحق۔

یہودیوں کا عیسائیوں پر جبر و تشدد [illegible]

اور یہ [illegible] کے اقدامات کی [illegible] اور یہ بیان پایا کہ یہ لوگ حق پر ہیں۔ [illegible] یہود کے [illegible] کا حکم دیا اور خود ان کے [illegible] ان کے قتل سے ہوا۔

یہودیوں کی معزولی اس کے بعد [illegible]

اغریپاس کا قتل اس کے بعد [illegible]

یعقوب و یوحنا حواری کا قتل اس کے بعد [illegible] زبدی کا بھائی [illegible]

[illegible] کی تحریک [illegible] بیت المقدس [illegible]

انجیل کا ترجمہ [illegible] انجیل [illegible] روم کے پاس بھیجا۔

بیت المقدس کی تباہی اسی زمانے میں یہودیوں میں [illegible] اغریپاس [illegible] بیت المقدس [illegible] بیت المقدس [illegible] روم [illegible]

نے شمعون صفا کے ہاتھوں حصہ لیا اور بیت المقدس صلیب نکالنے کے لئے آئے لیکن ناکامی کے بعد روم واپس آ گیا۔

عیسائیوں کا قتل عام: اسی زمانے میں چودہ برس حکومت کر کے قلوڈش قیصر مر گیا اس کی جگہ اس کا لڑکا نیرون تخت نشین ہوا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ یہ پہلا قیصر ہے اس کا فسق و فجور حد سے بڑھا ہوا تھا۔ جب اسے یہ معلوم ہوا کہ اکثر اہل روم مذہب عیسوی قبول کرتے ہیں تو اس نے غصے میں آ کر ان کے قتل عام کا حکم دے دیا۔ اسی زمانہ میں بطرس (حواریوں کا سردار) مارا گیا اور اس کی جگہ اریوس بطریق روم مقرر ہوا۔ بطرس روم میں پچیس برس تک بطریق رہا۔ یہ حواریوں کا سردار اور روم کی طرف مسیح کا فرستادہ تھا۔ مرقس انجیلی اسکندریہ میں اس کی حکومت کے بارہویں برس مارا گیا۔ ان کے قتل کے سات برس پہلے سے اسکندریہ مصر برقہ ممالک مغرب والے نصرانیت کی جانب مائل ہو رہے تھے۔ اس کی جگہ حنانیا بطریق مقرر کیا گیا یہ مرقس انجیلی کے بعد اسکندریہ کا پہلا بطریق ہے اس نے اپنا قائم مقامی کے لئے بارہ قسیس منتخب کر رکھے تھے۔ ابن عمید مکین سے ناقل ہے کہ نیرون کی حکومت کے دوسرے برس یہودیوں کا فیلکس قاضی جو روم کی طرف سے تھا۔ معزول کر دیا گیا اور اس کے بدلے فسطس قاضی مقرر ہوا۔ یعقوب (بیت المقدس کے یہودیوں کا سردار) مارا گیا اور اسی زمانے میں فسطس قاضی بھی مر گیا۔

بیت المقدس سے نصرانیوں کا اخراج: یہود نے نصرانیان بیت المقدس پر ناحق حملہ کر کے ان کے اسقف یعقوب بن یوسف نجار کو مار ڈالا۔ ان کے عبادت خانہ کو گرا دیا صلیب کو زمین میں دفن کر دیا۔ یہاں تک کہ ہیلانہ مادر قسطنطین نے اس کو نکالا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ یعقوب بن یوسف نجار کے قتل کے بعد اس کا چچازاد بھائی شمعون بن کلاپا نصرانیوں کا اسقف ہوا۔ پھر بہت جلدی نیرون میں یہود نے از سر نو نصرانیوں کو بیت المقدس سے نکال دیا اور یہ بیچارے جلا وطن ہو کر اردن کے کنارے آ بسے۔

اسپاشیانس کا یروشلم پر حملہ: نیرون نے یہودیوں کی سرکوبی اور بیت المقدس کو ویران کرنے کے لئے اپنے سپہ سالار اسپاشیانس کو یروشلم کی طرف روانہ کیا۔ یہود نے بیت المقدس کی قلعہ بندی کر لی اور اسے بچانے کی غرض سے تین طرف سے قلعے بنا لئے لیکن ان کوششوں نے کچھ فائدہ نہ پہنچایا ان کی قسمت میں اس سے پہلے ناکامی و ذلت لکھی جا چکی تھی۔ اسپاشیانس نے یہود کا چاروں طرف سے محاصرہ کر کے ان کے قلعوں کو توڑ پھوڑ دیا اور ایک برس تک وہیں مقیم رہا۔

نیرون قیصر کا قتل: ہروشیوش کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ممالک محروسہ نیرون قیصر میں بغاوت پھیل گئی تھی چونکہ طلب بڑھا ہوا تھا اس کی اطاعت سے نکل گئے۔ اہل آرمینیہ شام و بابل کے مطیع نہ رہے۔ نیرون نے اپنی بہن کے داماد بسجیان بن وسپیانو کو لشکر دے کر باغیوں کو سر کرنے کے لئے بھیجا۔ اس نے ان کی جماعت کی جمعیت کو ختم کر کے یہودیان شام پر حملہ کیا۔ کیونکہ یہ بھی قیصری حکومت کے خلاف سر اٹھائے ہوئے تھے اثنائے محاصرہ بیت المقدس میں نیرون قیصر اپنے لشکریوں کے ہاتھ سے مارا گیا جبکہ اس کی حکومت کا چودھواں سال پورا ہو چکا تھا۔

مسجد اقصیٰ کا انہدام: اس نے اسی زمانہ بغاوت میں ایک سپہ سالار اندلس اور سرحد جنوب کی طرف بھی بھیجا تھا۔ جو برطانیہ کو فتح کر کے نیرون قیصر کے قتل کے بعد روم آیا اور رومیوں نے اسے اپنا حاکم بنا لیا جب ان واقعات کی اطلاع بسجیان کو ہوئی اور اس کے مشیروں نے اسے روم کی طرف واپس ہونے کی رائے دی اور یہودیوں کے سردار نے اس کی

بادشاہت کی بشارت دی جو اس کے یہاں قید تھا (معلوم ہوتا ہے کہ یہ یوسف بن کریون ہے جس کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے) تب بشیشان اپنے بڑے بیٹے طیطش کو بیت المقدس کے محاصرہ پر چھوڑ کر روم چلا آیا۔ طیطش نے بیت المقدس فتح کر کے مسجد اقصیٰ کو مسمار اور اس کی عمارات کو منہدم کر دیا۔

یہودیوں کی تباہی و بربادی: ہروشیوش کہتا ہے کہ اس واقعہ میں لاکھوں یہودی مارے گئے اور اسی قدر بحالت محاصرہ بھوکوں مر گئے۔ نوے ہزار کے قریب غلام بنا کر فروخت کئے گئے اور تقریباً ایک لاکھ یہودی روم میں اس غرض سے لا کر باقی رکھے گئے تھے کہ روم کے بچے تعلیم فنون جنگ کی حالت میں ان پر اپنا ہاتھ صاف کرتے تھے۔ یہود کا یہ حشر ہوا تھا۔ یہ واقعہ بنائے بیت المقدس سے ایک ہزار ایک سو ساٹھ برس بعد پانچ ہزار دو سو تیس دنیاوی میں اور بنائے روم سے آٹھ سو تیس برس بعد واقع ہوا۔

اسبشیانس کی حکومت: بشیشان نے روم پہنچ کر اس سپہ سالار کو تخت سلطنت سے اتار کر تخت دولت پر قبضہ کر لیا جو اس کے آنے سے پہلے نیرون قیصر کے قتل کے بعد تخت حکومت پر بیٹھ گیا تھا۔ اسی وقت سے یولش قیصر کے خاندان سے ایک سو سال بعد حکومت و سلطنت کا سلسلہ جاتا رہا اور قیصر نام کا ایک روم کا بیشتر مستقل حکمران ہوا کیونکہ وہ اپنے کو قیصری کے لقب سے ملقب رکھتا تھا۔ انتہیٰ کلام ہروشیوش (ہروشیوش کا کلام ختم ہوا)

غلیان قیصر کا قتل: ابن عمید روایت کرتا ہے کہ اسباشیانش کو جب وہ قدس شریف کا محاصرہ کئے ہوئے تھا نیرون کے قتل کی خبر پہنچی اور یوسف بن کریون کاہن طبری نے اسے قیصر ہونے کی بشارت دی تب اس نے اپنے بڑے بیٹے طیطش کو بیت المقدس کے محاصرہ پر چھوڑ کر کچھ لشکر ہمراہ لے کر روم کا قصد کیا۔ لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے اہل روم نے نیرون قیصر کے قتل کے بعد غلیان بن قیصر کو اپنا حکمران بنا لیا تھا۔ غلیان قیصر نہایت بدبخت اور ظالم تھا اس کی حکومت کے آٹھ مہینے کی حالت میں خادم نے اسے قتل کر ڈالا۔ تب اس کی جگہ اوثون کو تخت نشین کیا۔ تین مہینے بعد اسے قتل کر ڈالا۔ ابطالس کے سر پر تاج قیصری رکھا گیا۔ آٹھ مہینے تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد اسباشیانس نے (جس کو ہروشیوش بشیشان کہتا ہے) اپنے سپہ سالاروں کو روم کی طرف بھیجا انہوں نے ابطالس کو شکست دے کر مار ڈالا۔ اسباشیانس نے اس واقعہ کے بعد روم کی زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔

اسیر یہودیوں کا انجام: دریں اثناء میں طیطش نے بیت المقدس فتح کر کے بے شمار مال غنیمت اور بے تعداد یہودی قیدیوں کو روم میں اپنے باپ کے پاس بھیجا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس واقعہ میں ایک لاکھ یہودی مارے گئے اور تقریباً نوے ہزار گرفتار کر لئے گئے۔ رومیوں نے ان قیدیوں سے نہایت وحشیانہ برتاؤ کیا۔ بیت المقدس سے روم آتے ہوئے راہ میں یہودیوں کو جنگلی درندوں کے سامنے ڈال دیتے تھے۔ بعض کو بہت سی بلندی سے گرا دیتے، بعض کو آگ کے شعلوں میں جھونک دیتے تھے اور وہ انہیں پھاڑ ڈالتے تھے غرض کہ اسی طرح یہ تمام قیدی مار ڈالے گئے۔ واللہ اعلم

نصرانیوں کی مراجعت بیروشلم: طیطش کی کامیابی سے جس قدر یہودیوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچا اسی قدر عیسائیوں کا فائدہ ہوا۔ وہ عیسائی جو جلاوطن ہو کر اردن کی طرف چلے گئے تھے پھر بیت المقدس واپس آئے اور کنیسہ (گرجا) بنایا۔ ان دنوں ان کا اسقف شمعان بن کلیا یوسف نجار کا چچازاد بھائی تھا۔ یہ بیت المقدس کا دوسرا اسقف ہے۔

طیطش اور قیصر بنی اسرائیل اسباسیانس (یعنی ویسپاسیان) اپنی حکومت کے نویں برس مر گیا اس کے بعد اس کا لڑکا طیطش قیصر ہوا تین برس بادشاہ رہا اور بروایت ابن عمید حکومت اسکندر کے چار سو برس بعد رونق افروز تخت قیصری ہوا۔ یہ علوم حکمیہ سے بخوبی واقف اور نہایت نیک مزاج اور تقی تھا۔ لاطینی اور فرنگی زبان بھی جانتا تھا اس کے بعد اس کا بھائی دومریان چودہ برس حکمران رہا۔ فرانس کی لڑائی میں مارا گیا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ یہ طیطش کا بھتیجا اور قاتل سلاک انصاریٰ کا دینی دشمن تھا۔ یوحنا حواری کو اسی نے قید اور یہود کو قتل کیا۔ ابن عمید نے اسے دوانسطیانوس کے نام سے یاد کیا ہے اور اس کے زمانہ حکومت کو سولہ برس میں محدود کرتا ہے یہود کا سخت دشمن تھا ان کے خاندان سلطنت کے بچہ بچہ کو قتل کیا۔

آل یہودا حواری کی گرفتاری چونکہ اس زمانے کے بعض نصاریٰ کا یہ اعتقاد تھا کہ مسیح کچھ عرصہ بعد پھر آئیں گے اور حکومت کریں گے اس وجہ سے اس نے ان کے قتل کا بھی حکم دے دیا اور یہودا ابن یوسف حواری کی اولاد کو قید کر کے روم بھیج دیا۔ ان لوگوں سے مسیح کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے یہ جواب دیا کہ مسیح دنیا ختم ہونے کے بعد آئیں گے۔ رومیوں نے یہ سن کر انہیں چھوڑ دیا۔ اس کے ۳ جلوس میں بطریق اسکندریہ ہے ویٹی میں نکالا گیا اس کی جگہ تیرہ برس میں مسلم اور اس کے مرنے کے بعد کرہ مقرر ہوا۔

یوحنا حواری کی رہائی ابن عمید بروایت مسیحی تحریر کرتا ہے کہ اس کے زمانے میں لیوغوس صاحب عصمات کا واقعہ پیش آیا۔ دوسطیانوس نے اسے اور تمام فلسفی اور نجومیوں کو روم سے نکلوا دیا اور یہ حکم دے دیا کہ انہیں کسی قسم کا انعام و اکرام نہ دیا جائے اس کے بعد دوسیانوس جسے ہروشیوش دومریان کہتا ہے مر گیا۔ اس کی جگہ نرباو اور زادہ طیطش دو برس حکمران رہا۔ اس نے یوحنا حواری کو قید سے آزاد کر دیا تھا اپنی آزادی دے دی۔ اس نے لاولد ہونے کی وجہ سے مرتے وقت طریانس سپہ سالار کے حق میں بادشاہت کی وصیت کی ابن عمید اسے اندیانوس اور مسیحی طریقوں کے نام سے یاد کرتا ہے اس نے باتفاق مورخین انیس برس حکومت کی۔

عیسائیوں پر ظلم و تشدد اس نے شمعان بن کلوپا اسقف بیت المقدس اور اغناطیوس بطریق انطاکیہ کو قتل کر ڈالا۔ نصرانیوں پر اس کے عہد حکومت میں بڑی بڑی سختیاں ہوئیں ان کے مذہبی پیشوا مارے گئے عوام الناس لونڈی غلام بنائے گئے یہ جرون کے عہد میں قیصر ہے یوحنا نے اس کے ۹ جلوس میں اپنی انجیل زبان روم میں لکھی۔

یہودیوں کی بدعہدی و سرکوبی یہودی پھر بیت المقدس واپس آئے اور شامت اعمال سے بدعہدی پر آمادہ ہوئے اس نے ان کی سرکوبی کیلئے ایک فوج اور [illegible] بھیجا [illegible] یہودیوں کو قتل کر ڈالا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اس سے اور یہودیوں سے بہت لڑائیں ہوئیں آخر کار لڑائیوں میں بمقام مصر اسکندریہ و ایران ہونے یہودیوں کو اس مقام پر شکست ہوئی۔ قیصری لشکر انہیں دور تک مارتا بھگاتا چلا گیا اور ان کی عظمت و شوکت کو مٹا دیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اس کی حکومت کے نویں سال دنیا تو بطریق اسکندریہ گیارہ برس حکومت کر کے مر گیا۔ اس کی جگہ امر تو بطریق مقرر ہوا یہ بارہ برس تک بطریق رہا۔ بطلیوس مصنف کتاب کہتا ہے کہ شمعون حکیم نے اس کے ۱ جلوس میں رصد گاہ بنائی۔

بیت المقدس کی تباہی ابن عمید کہتا ہے کہ یہ بابل کی لڑائی میں مارا گیا اس کی جگہ اندریانوس اکیس برس تک حکمران

رہا۔ اس نے اپنے ابتدائی زمانہ حکومت میں یہودیوں پر سختی کی لیکن کچھ عرصہ بعد ظلم و تشدد کے طور پر شہر مقدس پھر آباد کیا اور اس کا نام ایلیا رکھا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ یہ نصرانی کا دشمن تھا۔ ان میں سے ایک بڑی جماعت کو مار ڈالا۔ لوگ بت پرستی کرنے لگے اس کے ۔۔۔ جلوس میں پھر بیت المقدس ویران کیا گیا۔ وہاں کے عوام الناس قتل کیے گئے اور شہر کے دروازے پر ایک مینار بنایا گیا جس پر ایک لوح تھی جس میں شہر ایلیا لکھا ہوا تھا اس کے بعد بابل سے ایک شخص نے اس پر خروج کیا۔ اس نے اسے مصر تک پسپا کر دیا پھر اس نے اس مصر کی خواہش سے بحیرہ قلزم تک ایک نہر کھدوائی جو اس کے بعد بند ہو گئی لیکن جب فتوحات اسلامیہ کی موجیں بڑھیں تو عمرو بن العاص نے اسے پھر کھدوایا۔

بیت المقدس کی از سر نو تعمیر و بربادی: اس اندریانوس نے شہر قدس آباد کیا یہودی پھر آ کر وہاں سکونت پذیر ہو گئے لیکن جب اسے یہ معلوم ہوا کہ یہودی عہد شکنی پر تلے ہوئے ہیں اور وہ کرباذی ایک شخص کو اپنے شاہی خاندان سے اپنا حاکم بنا لیا ہے تو اس نے ایک خون خوار لشکر ان کی سرکوبی کے لیے بھیجا جس نے انہیں انتہائی بری طرح قتل کیا اور شہر کو اجاڑ ڈالا۔ یہودی جلا وطن کر دیے گئے اور یونانی بیت المقدس میں ٹھہرائے گئے۔ بیت المقدس کی یہ دوسری خرابی طیطس کی ویرانی کے ترپن برس بعد ہوئی جو جلا وطنی کبریٰ تھی۔

ہیکل زہرہ کی تعمیر: نصاریٰ ان دنوں موضع قبر سے صلیب تک پھرتے تھے اور وہیں نماز پڑھتے تھے اور یہود وہاں کوڑا پھینکتے تھے یونانیوں نے انہیں نماز پڑھنے سے منع کیا اور اسی مقام پر ایک ہیکل زہرہ کے نام پر بنوایا۔

بطارقہ اسکندریہ: ابن عمید مسبحی سے روایت کرتا ہے کہ ۔۔۔ جلوس بادشاہ اندریانوس میں عاقل البربابا قی ہو گیا اس عہد سے رومیوں کی جانب سے اراکین مختلف اوقات میں متعدد کام پر بھیجے گئے اور شہر میں ایک دار الحکومت ہو گیا۔ دینی تا کہ اطفال کی تعلیم کے لیے مقرر کیے گئے اور ۔۔۔ جلوس میں نسطوس بطریق اسکندریہ مقرر ہوا یہ گیارہ برس تک وہ رہا۔ یہ برس تک اس عہدے پر مامور رہا اس کے مرنے کے بعد اس کی جگہ ۔۔۔ ۱۲ جلوس اندریانوس میں مقرر ہوا اس نے بھی گیارہ برس اسی عہدے پر گزارے یہ ساتواں بطریق تھا۔ اس کے بعد اندریانوس اپنی حکومت کے اکیسویں برس مر گیا اور اس کی جگہ اس کا لڑکا انطونیش حکمران ہوا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اس کا نام قیصر ارحیم ہے۔ بروایت ابن عمید اس نے بائیس برس اور بروایت مسعودی اکیس برس حکومت کی۔ اس کی حکومت کے پانچویں برس مرقیانوس بطریق اسکندریہ ہوا یہ آٹھواں بطریق تھا۔ اس نے نو برس تک اس عہدہ پر کام انجام دیا۔ اس کے بعد کلوتیانو دس برس تک بطریق رہا اور حکومت کے ساتویں برس اور انطونیش حکیم مر گیا۔ بطلیموس صاحب مجسطی کہتا ہے کہ اور انطونیش حکیم سے موسوم کرما کی رصدگاہ ۔۔۔ جلوس میں بادشاہ انطونیش میں بنائی گئی۔ واللہ اعلم

نصاریٰ پر ظلم و ستم: انطونیش اسکندریہ کے چار سو تریسٹھ برس بعد ہوا اور بائیس برس حکومت کر کے مر گیا اس کی جگہ اور الیانوس ہوا اور انطونیش موسوم ہوا اور اسی حکمران بنایا گیا اسے انطونیش اصغر بھی کہتے تھے۔ یہ اہل فارس سے جنگ کرتا رہا۔ پہلے انہوں نے آرمینیا اور سوریہ کو اس کے ممالک مقبوضہ سے نکال لیا تھا۔ لیکن آخری لڑائیوں کا یہ نتیجہ ظاہر ہوا تھا کہ اس نے انہیں مغلوب کر کے اپنے ملک سے نکال دیا تھا۔ اس کے عہد حکومت میں دیماہ رقیا کا بہت زور و شور ہوا۔ نصاریٰ کی وجہ سے

باقی رہ سارہا اور قتل و برباد ہوا۔ جب کہ نصاریٰ پر بے حد سختیاں ہو چکی تھیں اور ان میں سے ایک گروہ کثیر مارڈالا تھا۔ نیرون قیصر کے بعد یہ چوتھی سختی کی گئی۔

نصرانیوں میں بدعات کا آغاز: ابن عمید لکھتا ہے کہ اس کے ساتویں جلوس میں افریوں اسکندریہ کا بطریق ہوا اور اس کے بارہ برس کے بعد ۲۲ جلوس میں مر گیا۔ اس کے بعد اسی کے زمانہ حکومت میں عیسائیوں میں طرح طرح کی بدعات ظاہر ہوئیں باہم وہ مختلف الاقوال ہو گئے۔ مذہب وملت سے بے تعلق ہو کر دنیا کی باتیں کرنے لگے ان میں سے ابن دیصان وغیرہ تھے جن سے ساقلیمی قوس نے مناظرہ اور بحث کیا اور ان کی بدعات مٹانے کی کوششیں کیں اور اس کے ۱۰ جلوس میں اردشیر بن بابک اول بادشاہ ساسانیہ ظاہر ہوا اور مملکت فارس کو اپنے قبضے میں لے لیا

حکیم جالینوس: جالینوس طبیب بھی ان کے زمانہ حکومت میں تھا بلکہ اس کے ساتھ اس کی بڑی دوستی تھی۔ جب اسے یہ خبر معلوم ہوئی کہ انطونیش روم کا بادشاہ ہوا ہے تو وہ یونان سے روما اس کے پاس چلا آیا۔ دیقراطس حکیم بھی اسی زمانے میں تھا۔ اس کے مرنے کے بعد کومودہ قیصر تیرہ برس تک اس کے بعد برطیناقش تین مہینے تک رونق افزائے تخت قیصری رہا۔

نصاریٰ کا قتل عام: ابن عمید کہتا ہے کہ ابن بطریق اس کا نام مطرونیوس بیان کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے مؤرخوں نے برطیناقش اور سعید نے برطیناقش بتایا ہے چونکہ اس کے زمانہ حکومت کو بالاتفاق دو مہینے میں محدود کرتے ہیں اس کے مرنے کے بعد وہ سبیرس قیصر بن کے بعد سویرس قیصر بادشاہ ہوا جس طرح اس کے نام میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے اسی طرح زمانہ حکومت میں بھی اتفاق نہیں کیا۔ بعض کہتے ہیں اور ہروشیوش نے طیاریں بن انطونیش کے نام سے یاد کیا ہے۔ ابن عمید نے اس کے زمانہ حکومت کو بروایت ابن البطریق سترہ برس اور بروایت دیگر اٹھارہ برس اور بروایت ابوالفرج سو برس اور ابن راہب تیرہ برس اور سعید بن بطریق دو برس بتاتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے سال جلوس میں عیسائیوں پر بے حد سختیاں ہوئیں۔ اسکندریہ اور مصر میں بہت سے عیسائی قتل کیا گیا ان کے گرجے منہدم کرا دیے اور اسکندریہ میں ایک ہیکل موسوم بہ ہیکل الالہ بنوایا۔

لاطینیوں کی بغاوت: ہروشیوش کہتا ہے کہ نیرون کی قتل کے بعد یہ پانچواں بد تھا۔ اس کے آخری زمانے میں لاطینیوں نے بغاوت کی اور یہ اسی بغاوت میں مر گیا اس کے بعد انطونیش بروایت ابن بطریق چھ برس اور بقول دیگر کی مدت تک حکمران رہا۔ اس نے اسے انطونیش قسطس کے نام سے موسوم کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ اس کا ابتدائے زمانہ حکومت اسکندر کے پانچ سو برس بعد ہوا ہے۔ اسی کے زمانے میں اردشیر بادشاہ نے نصیبین کا محاصرہ کیا اور اس کے گرد ایک قلعہ بنوایا۔

محاصرہ نصیبین: اس کے بعد اسے بغاوت خراسان کی خبر پہنچی تب وہاں سے اہل نصیبین سے صلح کر کے واپس ہوا کہ اہل نصیبین اس کے قلعہ سے حملہ کرنے لگے جیسا کہ اس نے نصیبین سے کوچ کیا اہل نصیبین نے فوراً قلعے کے برج ایک دیوار کھینچ کر قلعے اردشیر کے اندر لے لیا۔ اردشیر خراسان سے لوٹ کر نصیبین پھر آ پہنچا اور محاصرہ کر کے بعض اہل الشہر کی دغا سے قلعے پر قبضہ حاصل کیا۔ اردشیر کا اس کامیابی سے دل بڑھ گیا اس نے اکثر بلاد شام اور عراق و آرمینیہ کو اپنے مقبوضات میں داخل کر لیا۔ انطونیش بھی لاطینیوں میں ہلاک ہو گیا۔

نصاریٰ سے حسن سلوک [illegible]

المعتضد اور صفاریوں کی جنگ [illegible]

[illegible] کا قتل [illegible]

ابو طاہر اور حجر اسود [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] کا قبول [illegible] [illegible]

[illegible] کا قتل [illegible]

پر رونق افروز ہو گیا۔ پانچ برس اس کی حکومت رہی یہ شاہی خاندان سے تھا۔ اس کے زمانے میں نصرانیوں پر بہت سختیاں ہوئیں بطریق رومہ کو مار ڈالا۔ مذہب صابیہ کو ترقی دی بت پرستی پر نصرانیوں کو مجبور کیا۔ شہر افسس میں بہت بڑا حادثہ ہوا۔

اصحاب کہف اسی کے زمانہ میں سات اشراف جو مومن تھے بھاگ گئے اور پھر اس کے زمانہ کا دو صدیوں میں ظاہر ہوئے انہی کو اصحاب کہف کہتے تھے۔

عیسائیت پر جبر و تشدد: ہروشیوش کہتا ہے کہ اس کا نام والیرین قیصرین تھا۔ اس نے صرف ایک برس حکمرانی کی اس کے زمانے میں ساتویں بار پھر نصرانیوں پر بہت ظلم و تعدی ہوئی اس نے بطریق رومہ کو مار ڈالا اس کے بعد قیس قیصر حکمران ہوا۔ دو برس تک اس کی حکومت رہی اس نے بھی نصرانیوں پر ظلم و ستم کیا اس کے زمانہ میں بہت بڑی وبا آئی جس سے ہزاروں شہر ویران ہو گئے۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ یہ غالش اور لیوش کا لڑکا ہے اور ابن بطریق یہ بیان کرتا ہے کہ اولیاش غالش کا سلطنت و حکومت میں شریک تھا۔ لیکن یہ غالش سے پہلے ہی مر گیا۔ اس کی حکومت پندرہ برس رہی کسی دوسری تعداد سے اتفاق کرتا ہے۔ مگر اس کا نام والیریوس بتاتا ہے اور غالیوش کو اس کا لڑکا کہتا ہے اور بعض کہتے ہیں اس کا نام لیوش تھا۔ پانچ برس اس کی حکومت رہی ہروشیوش یہ کہتا ہے کہ یہ بت پرست تھا۔ اس کے زمانے میں عیسائیوں پر بے حد سختیاں ہوئیں۔ اس کے پہلے سال حکومت میں مکسیموس اسکندریہ کا پندرہواں بطریق مقرر ہوا اور بارہ برس تک اس عہدہ پر مامور رہا۔

اسکندروس کا قتل: سنہ ۲ جلوس میں اس نے اسکندروس کو بیت المقدس کا اسقف مقرر کیا اور سات برس بعد قتل کر ڈالا۔ اپنے لڑکے کو لشکر روم کا سپہ سالار کر کے فارس بھیجا۔ سپہ سالار فارس نے میدان جنگ سے گرفتار کر کے کسریٰ بہرام کے پاس بھیج دیا۔ کسریٰ بہرام نے اسے قتل کر ڈالا۔

بطریق بیت المقدس کا قتل: ہروشیوش کہتا ہے کہ اس کے بعد قلوذیوس قیصر حکمران ہوا۔ پندرہ برس اس کی حکومت رہی۔ اس کے زمانہ میں بھی نصرانیوں پر ظلم ہوتا رہا [illegible] مارے جاتے تھے۔ بیت المقدس کا بطریق مار ڈالا گیا۔ فارس سے اور اس سے لڑائیاں ہوئیں جس میں اس نے ان کے بادشاہ سابور کو گرفتار کر لیا تھا۔ اس کے بعد احسان کے طور پر آزاد کر دیا۔ اس کے عہد حکومت میں وبا آئی اور عیسائیوں کی دعا سے رفع ہوئی۔

---

[1] اصحاب کہف کا ذکر قرآن شریف میں بھی آیا ہے یہ لوگ شہر افسوس میں رہتے تھے دقیانوس بادشاہ وقت کے ظلم و تعدی اور بت پرستی پر مجبور کرنے کی وجہ سے شہر چھوڑ کر ایک وسیع پہاڑ میں جا کر چھپ گئے تھے۔ یہودی کہتے ہیں کہ وہ تین آدمی تھے [illegible] [illegible] اصحاب کہف [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] زمانہ دراز [illegible] حکم الٰہی [illegible] پہلے سے دوسرے پہلو پر [illegible] اور ان کا کتا [illegible] بیٹھے ہوئے [illegible] ایک [illegible] بازار [illegible] کے پاس [illegible] اصحاب کہف کے قصے [illegible] آسمانی کتاب میں تھا۔ بادشاہ [illegible] ان کے ساتھ [illegible] بادشاہ نے اس مقام پر ایک [illegible] اصحاب [illegible] بادشاہ کے [illegible] تھے۔

[illegible] قیصر کا قتل۔ قیصر نے اپنے باپ [illegible] [illegible]

[illegible] ظالم حکمران [illegible]

[illegible] حکومت [illegible] کے پہلے سال میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

فوقش کی [illegible] [illegible] قیصر کے بعد فوقش [illegible] ظالم حکمران [illegible]

[illegible]

[illegible] آزادی [illegible]

[illegible]

قسطنطین [illegible] [illegible]

[illegible]

قیصر [illegible] کا قتل اور بربادی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۰۹۵ء [illegible]

[illegible]

[illegible] جب اس کا باپ تھا۔ [illegible] لڑائی میں [illegible] کے [illegible] نے [illegible]۔ [illegible] حکومت [illegible]۔ اس وجہ سے [illegible] قسطنطنیہ [illegible] تھا۔

اہل مصر کی بغاوت [illegible] اہل مصر [illegible] بغاوت [illegible] کی طرف [illegible] کے [illegible] اور [illegible]۔ [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اس کی [illegible] سے [illegible] کے بعد [illegible] اپنے [illegible]۔ [illegible] کر دیا۔

قسطنطنیہ کے متعلق [illegible] [illegible] قسطنطنیہ [illegible] اور [illegible] سے [illegible] حکومت کی [illegible] نے [illegible] کے [illegible] اس کے [illegible] سے [illegible] کی طرف [illegible] کے بعد [illegible] جب [illegible] قسطنطنیہ [illegible] حکومت [illegible] ۱۹۱۲ء [illegible] اس کا [illegible] ہوا۔

عیسائیوں پر سختی [illegible] کا [illegible] اور [illegible] حکومت [illegible] سے [illegible] دونوں کے [illegible] ہو [illegible]۔

[illegible] اور [illegible] [illegible] اور [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] اپنے [illegible] سلطنت [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کی [illegible] کا مقابلہ کیا جاتا۔ [illegible] بیان کریں گے۔

[illegible] کی حکومت [illegible]

[illegible] اور اسی وقت مارا گیا۔ اس کے بعد [illegible] تمام حکومت [illegible] نے اپنے ہاتھ میں لی اس نے قاتلوں کے قتل سے اس کے خون کا بدلہ لیا مگر اس پر [illegible] خروج کیا [illegible] نے اسے متعدد لڑائیوں کے بعد گرفتار کر کے مروا دیا۔

بغاوتوں کا خاتمہ اس واقعہ کے بعد ایک طرف سے [illegible] اندلس افریقہ [illegible] میں بغاوت ہو رہی تھی اور دوسری جانب سے [illegible] نے [illegible] ان کی فوجوں کو شکست دی اور [illegible] سے فتح حاصل کی۔ [illegible] بغاوت [illegible] حکومت کا [illegible] سے قائم ہو گئی تھی [illegible] تھوڑی مدت میں [illegible] کے بعد [illegible] کی اطاعت پر مجبور کیا۔ اس کے بعد [illegible] کے بھائی [illegible] نے [illegible] بغاوت ختم [illegible] حکومت میں تمام [illegible] کے [illegible] ایک [illegible] اور [illegible] کی جماعت [illegible] کا مقابلہ کیا [illegible] کے قدم جم گئے۔

عیسائیوں پر ظلم و ستم اس کے بعد [illegible] نے [illegible] ان کی [illegible] عیسائیوں کو [illegible] کے ختم ہونے پر [illegible] نے عیسائیوں پر [illegible] کے بعد [illegible] تک [illegible] نہ آ سکی۔

[illegible] کی معزولی [illegible] کے [illegible] کے بھائی [illegible] نے [illegible] حکومت [illegible] کی [illegible] تمام [illegible] کے بعد اس کا [illegible] (جیسا کہ [illegible] کا [illegible])

[illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] کا نام [illegible] نے [illegible] ظاہر کیا ہے [illegible] کے نام سے یاد کرتا ہے اس کے بعد [illegible] واقعات اور [illegible] کی جماعت [illegible] اور ہم [illegible] زبان سے [illegible] دوسری زبانوں میں [illegible] دشوار ہے۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

(مترجم) مسعودی [illegible] تمام [illegible] کے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کا [illegible] ہو چکا [illegible] کے بعد [illegible] ہو گئے [illegible] اس کے بعد [illegible] جاتے ہیں۔

باب : ۲۱

ملوک قیاصرہ

ملوک قیاصرہ (قیصر روم) دنیا کے عظیم الشان اور مشہور ترین بادشاہوں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ ان کی حکومت ساحل بحر روم اور اندلس سے روم، قسطنطنیہ، شام، مصر، اسکندریہ، افریقہ، مغرب تک پھیلی ہوئی تھی۔ انہوں نے مشرق اور یونان میں ترک اور فارس سے مغرب میں بادشاہ یونان سے بڑھ کر مقابلے کئے۔ پہلے یہ لوگ یونانیوں کے پابند تھے۔ لیکن ظہور حضرت مسیح کی اور اشاعت دین نصرانیت کے بعد انہوں نے دین یونانی کو چھوڑ کر مذہب عیسائی اختیار کیا۔ سب سے پہلے جس نے دین عیسائی اختیار کیا وہ قسطنطین بن قسطنطس بن [illegible] اور اس کی ماں ہیلانی تھی۔

وجہ تسمیہ نصرانی: دین مسیحی کو دین نصرانی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام موضع ناصرہ میں رہتے تھے جبکہ وہ شام سے اپنی ماں کے ساتھ واپس آئے تھے۔ اور نصرانی بانصار کے معنوں میں ہے جو اس کے معنی ہیں کہ ناصرہ ان کی نسبت نہیں بلکہ مسیح کی اعانت اور مدد حواریوں کے کرنے سے کی ہے۔

نسب قیاصرہ: یہ قیاصرہ، روما، اصفر کے نام سے معروف ہیں۔ بعض مؤرخین ان کو عیصو بن اسحاق کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مگر محققین نے اس کا انکار کیا ہے۔ ابو محمد بن حزم نے اسرائیل علیہ السلام کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ اسحاق کا عیصو نامی ایک بیٹا تھا جس کا نام [illegible] تھا اس کی اولاد [illegible] شام میں [illegible] کی اس کا [illegible] کیا تھا [illegible] پیدا ہو گیا۔ بعض کا یہ خیال ہے کہ روم ان کی اولاد سے ہیں [illegible] یہ امر غلطی ہے اس غلطی کی وجہ یہ ہے کہ جہاں یہ رہتے تھے [illegible] رومی [illegible] پیدا ہوئے [illegible] روم سلطان بابل روم کی طرف منسوب کی گئی ہے۔ [illegible] اس قوم کی [illegible] زوال [illegible] واقع ہوا۔ واللہ اعلم

قسطنطین اور مقدونیوں کی جنگ: بیان کیا جاتا ہے کہ قسطنطین نے [illegible] پر [illegible] قبضہ کر کے [illegible] سے روم کی طرف بھاگا چلا گیا [illegible] مقابلہ ہوا [illegible] کے لشکر کا [illegible] ناکام کر دیا۔

قسطنطین: قسطنطین [illegible] میں داخل ہوا [illegible] کامیابی [illegible] کی [illegible]

وقت جب وہ اس سے قبل کی ادھیڑ عمر میں اپنے باپ کے بعد چھبیس برس حکومت کر چکا تھا۔ اس نے عدل و انصاف سے اپنی رعایا کو خوش کیا۔ اس کا ایک [illegible] قسطنطین کا رشتے دار تھا اور روم میں اس کی طرف سے حاکم تھا اس نے تاکید [illegible] کے باوجود بدعہدی کر کے نصرانیوں کو قتل کیا بت پرستی کی بنا ڈالی۔ [illegible] بطریق کو [illegible] سے دی۔ قسطنطین نے یہ [illegible] گرفتار کرنے کو ایک لشکر روم کی جانب روانہ کیا وہ گرفتار ہو کر قسطنطین کے دربار میں لایا گیا وہیں قتل کیا گیا۔

قسطنطین کا قبول عیسائیت: اس کے بعد قسطنطین شہر [illegible] میں اپنی حکومت کے [illegible] میں نصرانی ہو گیا۔ بت خانے گروا دیئے کنائس (گرجے) بنوائے۔ ۳۱۹ء میں شہر نیقیہ میں ایک مجمع ہوا اور [illegible] کیا گیا۔ جیسے کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے اس مجمع کا صدر [illegible] اسکندروس بطریق [illegible] اس مجمع کے پانچ مہینے بعد [illegible] کے بعد [illegible] ابن الراہب [illegible] اسکندروس بطریق اعلیٰ قسطنطنیہ میں بطریق بنا [illegible] تک اسی عہدے پر رہا۔

مدفون صلیب کی بازیابی: اس عہد میں ہیلانہ مادر قسطنطین بیت المقدس کی زیارت کو آئی۔ کنائس (گرجے) بنوائے۔ صلیب کو دریافت کرنا چاہا۔ اسقف بیت المقدس نے اس کا پتہ بتایا کہ یہود نے اسے فلاں زمین میں دفن کر دیا ہے اس پر کوڑا اور غلاظت پھینکتے ہیں۔ ہیلانہ نے یہود کے کاہنوں کو جمع کر کے صلیب کا محل دریافت کر کے اس مقام [illegible] خاک سے پاک صاف کیا اور اس مقام سے تین لکڑیاں نکالیں۔ ہیلانہ نے دریافت کیا کہ ان تینوں لکڑیوں میں صلیب مسیح کون سی ہے؟ اسقف نے کہا جس لکڑی کے چھونے سے مردہ زندہ ہو جائے وہی اصلی صلیب ہے۔ چنانچہ اس کے کہنے کے مطابق تجربہ کیا اور اس دن کو صلیب کے ملنے کی وجہ سے عید کا دن مقرر کیا اور اسی مقام پر کنیسہ (قمامہ) بنایا۔

کلیسیا کی تعمیر: اور اسقف [illegible] کو کنائس (گرجے) بنوانے کا حکم دیا یہ واقعہ ۳۲۸ میلادی [illegible] میں واقع ہوا۔ ۳۲۱ [illegible] قسطنطین [illegible] بطریق کی وفات ہوئی اور ان کی جگہ اس کا شاگرد [illegible] مقرر ہوا۔ اس کی ماں اسکندروس کے ہاتھ پر عیسائی ہوئی تھی [illegible] کی خدمت میں پرورش و تعلیم پائی تھی اور اسی کی جگہ پر بطریق ہوا۔ اریوس کے تلامذہ نے اس کی دو مرتبہ [illegible] کا موجب ہے۔

قسطنطین اور یہودی: قسطنطین نے یہودیان القدس کو مذہب نصرانی اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ لوگ بظاہر نصرانی ہو گئے [illegible] خنزیر (سور) کھانے سے ظاہر ہو گیا۔ قسطنطین نے [illegible] کو قتل کرا دیا اور بعض ان میں سے جان کے خوف سے عیسائی ہو گئے۔ اس کے بعد قسطنطین [illegible]

[illegible]

نام سے موسوم کیا گیا۔ مگر [illegible] اس کے تینوں بیٹوں میں اس طرح تقسیم ہو گیا کہ قسطنطین اول قسطنطنیہ اور اس کے متعلقات پر حکمران ہوا اور دوسرا قسطنطین بادشاہ ہوا [illegible] مشرق تک [illegible] اور تیسرا اس کے متعلقات کا بادشاہ ہوا [illegible] بیان کیا جاتا ہے۔ قسطنطین نے یہاں بڑی [illegible] حکومت کی [illegible] اور اپنی حکومت کے [illegible] سن [illegible] قسطنطنیہ میں مر گیا۔

قسطنطین کا قبول عیسائیت کا واقعہ: مورخین لکھتے ہیں کہ پہلے قسطنطین بت پرست تھا [illegible] عیسائیوں پر بہت سختی اور ظلم کرتا تھا [illegible] اس کے [illegible] قسطنطین [illegible] عیسائیت [illegible] کا اعلان [illegible]۔

اہل روما کی بغاوت: [illegible] قسطنطین [illegible] عیسائیت [illegible] شکست [illegible] کیا گیا۔

قسطنطین کا خواب: اس کے بعد اس نے خواب میں [illegible] عیسائیت [illegible] اس واقعہ کے بعد قسطنطین [illegible] حکومت کرتے مر گیا۔ انتہی کلام مورخین

قسطنطین ثانی: قسطنطین کے بعد قسطنطین [illegible] قسطنطین [illegible] کے نام سے [illegible] حکومت [illegible] قسطنطین [illegible] اس کا مذہب [illegible] قسطنطین [illegible] قسطنطین کے بعد قسطنطین کے نااہلوں سے حکومت چھین لی۔

[illegible]

یولیانوس اور [illegible] کا عہد: [illegible] یولیانوس (الیانوس) بادشاہ ہوا اس نے عیسائیت چھوڑ کر بت پرستی اختیار کر لی اور بت خانے [illegible] عیسائیوں پر سختی کی ان کی [illegible] اس کی حکومت [illegible] میں اس نے ایک [illegible] کہا جاتا ہے کہ [illegible] جاتے ہوئے [illegible] دشمنوں نے [illegible] قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد [illegible] قسطنطین نے ایک [illegible] بادشاہ [illegible] کے [illegible] جب [illegible] انتقال ہو گیا۔

[illegible]: [illegible] اس کے بعد [illegible] حکومت کے [illegible] بطریق [illegible] عیسائی مذہب اختیار [illegible] بطریق [illegible] عیسائیوں [illegible] بطریق [illegible] اس نے [illegible] کے [illegible] اور [illegible]۔

[illegible] بن قسطنطین: [illegible] اس کے زمانے میں [illegible] مذہب [illegible] اور [illegible] بطریق [illegible] کے بعد [illegible] اس کی جگہ [illegible] مذہب [illegible] بطریق [illegible] بطریق [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اس کے [illegible] بطریق [illegible] حکومت [illegible] بطریق [illegible] سے روایت [illegible] اس کی حکومت میں [illegible]۔

[illegible] بطریق [illegible]: [illegible] بطریق [illegible] سے [illegible] بطریق [illegible] اس کی [illegible] بطریق [illegible] بطریق [illegible] اس کے بعد [illegible] بطریق [illegible] کے [illegible] بطریق [illegible] حکومت [illegible] بہت [illegible]۔

[illegible] بطریق: کہا جاتا ہے [illegible] نے [illegible] مذہب [illegible] مذہب کی پابندی اور [illegible]

آیا تھا چنانچہ جب یہ بادشاہ ہوا تو اس نے تمام اساقفہ کو جو [illegible] مذہب کے پابند تھے نکال دیا اور [illegible] اسقف [illegible] کے تمام شہروں کا اسقف ہوا اور چونکہ یہ طریقہ [illegible] باطل [illegible] اور [illegible] ہوا [illegible] روایت [illegible] کا کہنا ہے [illegible] دونوں بادشاہ [illegible] دیا ہے [illegible] سلطنت چھوڑ کر رہبانیت اختیار کر لی تھی [illegible] میں [illegible] طریقہ [illegible] کر لیا۔

اساقفہ کی دوسری کونسل [illegible] قسطنطنیہ میں منعقد ہوئی [illegible] کے زمانہ [illegible] سلطنت [illegible] طریقہ [illegible] قسطنطنیہ [illegible] اسقف [illegible] کے بعد [illegible] حکومت [illegible] تمام [illegible] اساقفہ [illegible] کیا گیا۔

تھیوڈوسیس [illegible] کہتا ہے کہ [illegible] بادشاہ [illegible] حکومت [illegible] کے بعد [illegible] طریقہ [illegible] قسطنطنیہ کے طریقہ [illegible] مذہب [illegible] کا اسقف [illegible] پہنچے [illegible] کونسل [illegible] پہلے [illegible] ایک [illegible] قیصر [illegible] کے بعد [illegible] حکومت [illegible] سب [illegible] مذہب کے پابند تھے [illegible] کیا گیا [illegible] حکومت [illegible] کر دیا۔

والنٹینین [illegible] کے بعد [illegible] چھ برس بادشاہ رہا۔ یہ لڑکا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بالاتفاق تمام عہدہ داران گرجا نے نسطوریس کے کفر کا فتویٰ لکھا اور شہر سے نکال باہر کیا۔ نسطوریس قسطنطنیہ سے نکل کر اخمیم (صعید مصر) میں آ کر مقیم ہوا سات برس تک یہیں ٹھہرا رہا۔ جزیرہ اور موصل سے فرات تک عراق اور فارس میں مشرقی بلاد تک اسی کا مذہب پھیل گیا۔ طودوسیس نے قسطنطنیہ کے گرجا میں نسطوریس کے بعد مقسیموس کو مقرر کیا۔ چند برس تک یہاں بطریق رہا۔

بہرام گور کی روم پر فوج کشی: ۲۱ جلوس میں طودوسیس اصغر میں نیز یونس بطریق اسکندریہ بھی مر گیا اس کی جگہ دیسقرس مقرر کیا گیا۔ ۳۰ جلوس میں یزدجرد کسریٰ مر گیا اس کے بعد بہرام جور بن یزدجرد شاہ ہوا اس سے اور خاقان بادشاہ ترک سے لڑائیاں ہوئیں۔ پھر بہرام جور ان لڑائیوں سے اعراض کر کے روم پر حملہ آور ہوا طودوسیس نے شکست دی۔ اس کے بعد اس کا لڑکا یزدجرد بادشاہ ہوا۔ ہیروشیش کہتا ہے کہ زمانہ طودوسیس اصغر میں قوط نے روما پر تسلط حاصل کر لیا تھا۔ اسی زمانے میں ان کا بادشاہ بطریق مر گیا ہے۔ کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ پھر تھوڑے دنوں بعد روم نے قوط سے دوسری جنگ کی اور ان سے ازسرنو حکومت لے لی۔

مرقیان قیصر: ابن عمید کہتا ہے کہ طودوسیس کے بعد مرقیان تخت حکومت پر بیٹھا اس نے تقریباً چھ برس حکمرانی کی۔ طودوسیس کی لڑکی سے اس کا نکاح ہوا۔ ہیروشیش کہتا ہے اس قیصر کا نام مرقیان ابن مالنت تھا۔ یہ کہتا ہے کہ اس کے زمانہ حکومت میں چوتھی کونسل منعقد ہوئی۔

عیسائی فرقے: اس کا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا ہے کہ کونسل دیسقرس بطریق اسکندریہ کی وجہ سے منعقد ہوئی تھی اس نے عقیدہ مقررہ جلسہ اول میں چند باتیں نئی نکالی تھیں جس سے تمام گرجے کے عہدہ داروں نے متفق ہو کر دیسقرس کو گرجا سے نکال دیا اور اس کی جگہ پر طاروس کو مقرر کیا اسی وقت سے قدماء عیسائیوں کے تین گروہ ہو گئے ایک ملکیہ جو کہ عقیدہ مقررہ کونسل کے پابند ہیں جسے مرقیان قیصر نے باتفاق عہدہ داران گرجا مقرر کیا تھا اور یہ گروہ زیادہ تھا کہ نطوریوں کی کونسل سے مقررہ عقیدہ کی پابندی کی جائے۔ دوسرا یعقوبیہ جو کہ مذہب دیسقرس کا پابند ہے۔ تیسرا وہ جن کے حالات ہم پہلے بیان کر چکے ہیں تیسرا نسطوریہ یہ مذہب مشرق میں زیادہ ہے کیونکہ نسطوریس کی زمانہ جلاوطنی میں یہ فرقہ بہت پھیلا تھا۔ مرقیان کے زمانہ میں سب سے پہلے عیسائیوں میں سے شمعون صومعی تھا کہ جس نے رہبانیت اختیار کی رہبان ہوا اور یزدجرد کسریٰ مر گیا اور یہ خود بھی چھ برس حکومت کر کے ہلاک ہوا۔ اس کے بعد لاون کبیر تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ بروایت ابن عمید کے تذکرہ میں اس نے سولہ برس بادشاہت کی۔

بروطاریوس بطریق کا قتل: ہیروشیوش اس روایت سے اتفاق کرتا ہے یہ مذہب ملکیہ کا پابند تھا جب اہل اسکندریہ نے مرقیان کے مرنے کی خبر پائی تو انہوں نے بروطاریوس بطریق پر تعدی کر کے اسے اس کی تولیت کے چھٹے برس مار ڈالا اور اس کی جگہ طیماثاؤس کو مقرر کیا۔ یہ یعقوبی مذہب رکھتا تھا تین برس بعد قسطنطنیہ سے ایک سپہ سالار آیا اور اس نے اسے نکال کر سوریس کو مقرر کیا جو کہ ملکیہ مذہب کا پابند تھا۔

لاون قیصر: پھر تین برس کے بعد طیماثاؤس قیصر سے دوبارہ معزول کیا گیا اور طیماثاؤس کا انتقال ہوا۔ اس کے ۱۲ جلوس میں بادشاہ زومی نے شہر زادہ پر حملہ کیا اور اسے ایک مدت تک محاصرہ میں رکھا۔ شمعون رہبان کا اسی کے زمانہ میں انتقال ہوا۔ پھر لاون قیصر سولہ برس حکومت کر کے مر گیا ابن عمید کہتا ہے کہ اس کے بعد لاون صغیر تخت حکومت پر بیٹھا یہ زینون بادشاہ کا باپ ہے۔ ابن بطریق کہتا ہے کہ یہ زینون کا بیٹا ہے کیونکہ یہ یعقوبی تھا۔ ایک برس اس نے حکمرانی کی۔

زینون قیصر: جیروشیوش نے اس کا تذکرہ ترک کیا ہے اور زینون کا تذکرہ کیا ہے جو اس کے بعد بادشاہ ہوا اور اس کا نام اس نے یمن کے [illegible] تحریر کیا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ اس نے سترہ برس بادشاہی کی یعقوبی مذہب کا پابند تھا اس پر اس کے لڑکے اور ایک شخص نے جو اس کے قرابت داروں میں سے تھا خروج کیا جس سے جنگ کر کے [illegible] پیچھے تین کے ہمراہ مارے گئے۔ بطریق قسطنطنیہ اس [illegible] کر کے اپنے عقائد کا [illegible] تھا۔ اسی وجہ سے زینون قیصر نے بطریق کو اس کے منصب سے اتار کر [illegible] کے عہد [illegible] کر کے بطریق قسطنطنیہ کو [illegible] جانے لگا دیا۔ پھر [illegible] جلوس کے [illegible] بطریق سکندریہ وفات پا گیا اس کی جگہ بطریق مقرر ہوا تھا [illegible] برس بعد مر گیا اور اس کے عوض انسطیوش سکندریہ کا بطریق ہوا سات برس بعد یہ بھی مر گیا اور زینون بھی اپنی حکومت کے سترہویں برس ہلاک ہوا۔

نسطاس قیصر: اس کے بعد نسطاس ستائیس برس بادشاہ رہا۔ [illegible] سکندری میں تھا۔ یعقوبی مذہب کا پابند تھا۔ اس نے دو برس میں [illegible] اور [illegible] حکومت اختیار کی۔ پھر اپنی حکومت کے تیسرے برس [illegible] ایک شہر آباد کرنے کا حکم دیا اس کے بعد اس نے [illegible] پہنچا اور اس نے اطراف و جوانب کے باغات اور قلعوں کو ویران کر دیا ایک [illegible] میں مارا گیا اس نے [illegible] جلوس میں [illegible] بطریق سکندریہ [illegible] کی جگہ [illegible] مقرر کیا [illegible] کے مرنے کے بعد [illegible] بطریق ہوا [illegible] برس بعد مر گیا اور اس کی جگہ [illegible] بطریق [illegible] اور [illegible] کے زمانہ حکومت کی ساتویں [illegible] بطریق مقرر ہوا۔ یہ دونوں دمتریں کے عقائد کے پابند تھے۔ سعید بن بطریق کہتا ہے کہ ایلیا بطریق بیت المقدس نے نسطاس قیصر کو مذہب ملکیہ کی طرف رجوع کرنا چاہا تھا اس پر اس مذہب کی حقانیت کا اظہار کرنے کے لئے [illegible] نسطاس قیصر [illegible] مذہب کی طرف [illegible] تحائف اور صدقات کے لئے مال و اسباب روانہ کیا۔ اتفاق سے ایک شخص قسطنطنیہ کی دمتریں کے مذہب کا پابند اور عالم تھا وہ نسطاس قیصر سے ان اتفاقات کے بعد ملا اور اس نے اپنے مذہب کی طرف اسے کھینچ لیا۔ نسطاس قیصر نے اس مذہب کے اختیار کرنے کا عام حکم دے دیا۔

بطریق روم مصری معزولی: بطریق روم کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو اس نے نسطاس قیصر کو لعنت ملامت کی۔ قیصر نے برہم ہو کر اسے [illegible] اور اس کی جگہ [illegible] جلوس کے [illegible] کر دیا۔ ایلیا بطریق بیت المقدس نے جب یہ سنا تو اس نے رہبانوں اور اطراف و جوانب کے [illegible] کو جمع کر کے [illegible] لعنت کی۔ اگرچہ نسطاس قیصر نے [illegible] کر کے [illegible] کو نکال دیا۔ لیکن [illegible] جمع ہونے سے [illegible] جس سے [illegible] برس حکومت کر کے مر گیا۔

یسطنیانوس قیصر: اس کی جگہ یسطنیانوس [illegible] قیصر ہوا [illegible] اس کی حکومت رہی [illegible] اس کی حکومت کے تیسرے برس [illegible] نے بلاد روم پر قبضہ کیا۔ رومیوں اور اہل فارس میں خوب لڑائیاں ہوئیں پھر اس کے آخری زمانہ میں صلح ہو گئی۔ جس میں [illegible] شاہ فارس نے بلاد روم پر فوج کشی کی اس لڑائی میں منذر بادشاہ عرب بھی بادشاہ فارس کے ہمراہ تھا۔ [illegible] آیا [illegible] انقلاب ہونے [illegible] فرقہ [illegible] کا ایک گروہ [illegible] قرابت میں [illegible] قیصر کے مرنے کے بعد [illegible]

فارس اور روم میں صلح ہو گئی۔

یہود کا روم پر حملہ: اسی قیصر کے نویں سال حکومت میں یہود نے رومہ پر حملہ کر کے نئے پامال کر ڈالا۔ ابن بطریق کہتا ہے کہ یہ قیصر ملکیہ مذہب کا پابند تھا۔ اس نے ان تمام لوگوں کو واپس بلا لیا جنہیں تدولس قیصر نے جلاوطن کر دیا تھا۔

بطریق انطاکیہ کی گرفتاری: ابن الراہب کہتا ہے کہ یہ مذہب مقررہ مجمع خلقدونیہ کا پابند تھا اس نے بمشورہ شاہ روم بطریق انطاکیہ کو کہا تو مشرقی لوگوں کو جمع کر کے لوگوں کو مذہب مقررہ مجمع خلقدونیہ کا پابند کرنا چاہا تھا لیکن انہوں نے جب انکار کیا تو بطریق انطاکیہ کو گرفتار کرا لیا پھر دو برس بعد آزاد کر دیا۔ بطریق انطاکیہ قید سے رہا ہو کر مصر چلا گیا اس کے بعد ابو لیکاریوس اسکندریہ کا بطریق ہوا تو اس کے پاس کونسل خلقدونیہ کے مقررہ عقائد کی کتب تھی لوگوں نے اس سے انہی عقائد کی تعلیم حاصل کی اور اس کی تقلید کی۔

یسطینیانوس اول قیصر: جب یسطیانوس اپنی حکومت کے نویں برس مر گیا تو اس کی جگہ یسطینیانوس قیصر ۳۳۸ سکندری میں تخت نشین ہوا۔ یہ مذہب ملکیہ کا پابند اور یسطیانوس کے بیٹا کا لڑکا تھا کہا جاتا ہے کہ اس سے پہلے قیصر ہوا ہے اس نے چالیس برس حکمرانی کی۔ ابن العمید کہتا ہے کہ اس نے چھتیس برس حکومت کی۔

انطاکیہ کی تباہی: اس کے ۱۳ سال جلوس میں کسریٰ نے فارس و روم پر فوج کشی کی انطاکیہ کو فتح کر کے صلیب کو جو وہاں تھی جلا دیا اور ۱۱ جلوس میں سامرہ نے بغاوت کی اس نے ان کے شہروں کو اجاڑ دیا اور ۳۲ جلوس میں حارث بن جبلہ امیر غسان و عرب نے روم و شام میں قیصر کی جانب سے صف آرائی کی اور شاہ فارس کو شکست دے کر قیدیوں کو چھڑا لیا اس کے بعد روم اور فارس میں مصالحت ہو گئی۔

کرسمس کے دن میں تبدیلی: اسی کے زمانہ حکومت میں عید میلاد چھ جنوری کے بجائے چوبیس دسمبر میں مقرر کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ یسطینیانوس نے لوگوں میں مذہب ملکیہ کے پھیلانے کا قصد کیا تو بطریق اسکندریہ نے یعقوبی ہونے کی وجہ سے مخالفت کی اور یسطینیانوس نے قتل کرنے کے ارادے سے اسے گرفتار کر لیا پھر کچھ سوچ سمجھ کر چھوڑ دیا۔ بطریق اسکندریہ رہائی کے بعد مصر چلا گیا۔ یسطیانوس نے اس کی جگہ پولس کو مقرر کیا یہ مذہب ملکیہ کا معتقد تھا۔ اسے یعقوبی مذہب والوں نے نہیں مانا اور یہ دو برس تک اسی عہدہ پر رہا۔

بولیناریوس بطریق کا قتل: ابن بطریق کہتا ہے کہ اس کے بعد قیصر نے بولیناریوس سپہ سالار کو بطریق اسکندریہ مقرر کر کے روانہ کیا۔ بولیناریوس لشکری لباس پہنے ہوئے کنیسہ میں داخل ہوا پھر اسے اتار کر مذہبی لباس زیب تن کیا اس نے لوگوں کو مذہب ملکیہ کی ہدایت کی جس نے کچھ بھی مخالفت کی اسے تہ تیغ کیا۔

سامرہ کی سرکشی و سرکوبی: اسی یسطینیانوس کے زمانہ حکومت میں سامرہ نے فلسطین میں بغاوت کی بے حد و بے شمار لوگوں کو قتل کیا۔ ان کے گرجاؤں کو منہدم کر دیا۔ قیصر نے یہ سن کر ان کی سرکوبی کے لئے لشکر روانہ کیا جس نے سامرہ کے سر پر پہنچ کر سختی سے گوشمالی کی اور گرجاؤں کو از سر نو جیسا کہ اس سے پیشتر تھے درست کر دیا تھا۔ بیت اللحم کا گرجا پہلے چھوٹا تھا اسی زمانہ میں اسی قیصر کے حکم سے وسیع کیا گیا جیسا کہ اب موجود ہے۔

اساقفہ کی پانچویں کونسل پانچواں جلسہ مذہبی عیسائیوں کا جلسہ خلقدونیہ کے ایک سو تریسٹھ برس بعد [illegible] قیصری میں منعقد ہوا جیسا کہ بیان کیا گیا اس کا سبب یہ ہوا کہ بطریق اسکندریہ [illegible] اس زمانہ میں مر گیا اور یہ اس جلسہ کا صدر انجمن اور بانی تھا اس کی جگہ پر جو شخص مقرر کیا گیا وہ بھی مذہب ملکیہ کا معتقد تھا تین برس بعد یہ بھی ہلاک ہوا اس کے بعد مذہب یعقوبیہ کا اسکندریہ کے کرسی نشین ہونے میں دور دورہ ہوا۔

جوروثیوس بطریق اور فرقہ ملکیہ اسکندریہ میں ان دنوں دو فرقے رہتے تھے انہوں نے اپنی طرف سے جوروثیوس کو بطریق مقرر کیا۔ جو تین برس تک اسکندریہ کے کرسی نشین رہا۔ ملکیہ والوں نے [illegible] کو بطریق بنا کر بھیجا جوروثیوس کو نکال دیا۔ یسطیانوس قیصر نے جوروثیوس کو بلا لیا۔ [illegible] اسکندریہ میں ملکیہ بطریق مقرر کئے جائیں۔ اسکندریہ والوں نے قیصر کے اس حکم کی تعمیل کی پھر قیصر نے جوروثیوس کو اٹھا لے [illegible] فتنہ و فساد کا معتقد ہو [illegible] بطریق [illegible] جوروثیوس نے [illegible] کو اختیار کر لیا قیصر کے حکم سے اس کی جگہ [illegible] مقرر کیا گیا [illegible] اس کے بعد یہ مر گیا اور [illegible] انہوں نے اپنی مذہب ملکیہ سے بہت ایذا [illegible] قیصری حکومت کے [illegible] اسکندریہ [illegible] بطریق مقرر ہوا دو برس بعد یہ بھی فوت ہو گیا۔

یوسطینوس قیصر ابن عمید لکھتا ہے کہ کسریٰ انوشیروان نے اسی کے زمانہ حکومت میں بلاد روم پر حملہ کر کے انطاکیہ لے لیا پھر اس کے بعد یسطیانوس قیصر مر گیا اس کے بعد یوسطینوس پچیسویں سال حکومت انوشیروان میں [illegible] تخت قیصری پر بیٹھا تیرہ برس اس کی حکومت رہی۔ اسی کی حکومت کے دور سے [illegible] بطریق اسکندریہ مر گیا اس کی جگہ [illegible] مقرر کیا گیا۔ [illegible] اس کے [illegible] لشکر [illegible] فتح حاصل [illegible] کرنے کے بعد کسریٰ انوشیروان مر گیا اور [illegible] اس وقت سے [illegible] تخت حکمرانی کا پھریرا اڑنے لگا۔

طیباریش قیصر تیرہ برس بعد یوسطینوس قیصر بھی مر گیا اس کے بعد طیباریش قیصر ہوا۔ ہرمز بن انوشیروان کی حکومت کا تیسرا سال اور ۵۸۱ سکندری تھا۔ اس کی حکومت تین برس رہی اس کے زمانہ میں روم اور فارس کی مخالفت کا خاتمہ ہو گیا [illegible] فارس کا لشکر [illegible] موریق بطریق روم نے اسے شکست دے کر لشکر فارس کو دبا لیا اس کے بعد طیباریش قیصر بھی آ پہنچا فارس کو شکست فاش ہوئی اور [illegible] مارا گیا۔ چار ہزار کے قریب قید کر لئے گئے جو جنگ ختم ہونے کے بعد [illegible] بھیج دیئے گئے۔ اس کے بعد بہرام مرزبان ہرمز کسریٰ کا مخالف ہو گیا اور اسے ملک سے نکال دیا۔

پرویز کی طیباریش سے امداد طلبی پرویز کسریٰ طیباریش قیصر کے پاس چلا آیا اور اس نے اس کی بڑے لشکر سے مدد کی پرویز کسریٰ نے لشکر روم کی مدد سے [illegible] اور [illegible] سے میدان جنگ [illegible] شکست [illegible] تخت نشین ہوا طیباریش قیصر کی خدمت میں [illegible] تحائف [illegible] بھیجے کیونکہ قیصر نے [illegible] دیئے تھے اور تمام [illegible] چیزیں [illegible] جو کہ اس سے پہلے فارس نے رومیوں سے چھین لئے تھے واپس کر دیئے اور طیباریش قیصر نے [illegible] اس کے بعد طیباریش قیصر [illegible]

موریکش قیصر: موریکش قیصر روم کی حکومت کے پہلے برس ۸۹۴ اسکندری میں تخت نشین ہوا۔ اس نے باتفاق رائے مؤرخین بیس برس حکمرانی کی۔ نیک سیرت اور عادل تھا۔

انطاکیہ سے یہودیوں کا اخراج: اس کے ۱۲ جلوس میں کسی یہودی نے انطاکیہ میں مسیح کی تصویر کے ساتھ بے ادبی کی جس کی پاداش میں اکثر یہودی قتل کر دئے گئے اور باقی جلاوطن کر دیئے گئے۔ اسی کا زمانہ حکومت تھا کہ ہرمز کسریٰ کو بہرام نے جو اس کی فوج کا سپہ سالار تھا تخت سے اتار دیا تھا اور خود تخت پر بیٹھ کر حکمرانی کرنے لگا تھا۔

پرویز کی موریکش قیصر سے امداد طلبی: ہرمز کے بیٹے پرویز نے موریکش قیصر کے دربار میں استغاثہ پیش کیا۔ موریکش قیصر نے اس کی امداد کی اور بہرام کو قتل کر کے ملک و تخت پرویز کو دے دیا۔ پرویز نے بھی اپنے باپ کی طرح تخت نشین ہونے کے بعد قیصر کی خدمت میں تحائف اور بیش بہا اسباب روانہ کئے۔ پرویز نے موریکش قیصر کی لڑکی مریم سے نکاح (شادی) کی۔ موریکش نے اپنی لڑکی کا عقد پرویز سے کر دیا اور اپنی طرف سے قیمتی بیش بہا اسباب جہیز میں دیا۔

موریکش قیصر کا قتل: چودہ برس بعد کسی ظالم نے موریکش کو [illegible] سازش سے بحالت غفلت [illegible] اور خود تخت قیصری پر بیٹھ کر حکومت کرنے لگا۔ یہ واقعہ ۹۱۳ اسکندری مطابق ۱۵ جلوس پرویز میں واقع ہوا۔ اس قاتل کا نام فوقا تھا [illegible] موریکش کی [illegible] اتفاق سے [illegible] قتل سے بچ کر [illegible] ایام پوشیدہ رہے۔

پرویز شاہ فارس کی پیش قدمی: اس واقعہ کی اطلاع جب پرویز شاہ فارس کو ہوئی تو اس نے اپنے خسر کا بدلہ لینے کے لئے لشکر جمع کیا۔ بڑے لشکر کا ایک حصہ ایک سپہ سالار کی ماتحتی میں [illegible] کی طرف روانہ کیا اور اسے یہود کو قتل کرنے اور ان کے علاقوں کو [illegible] کرنے کا حکم دیا۔ دوسرا سپہ سالار [illegible] کی جانب روانہ کیا گیا۔ تیسرے لشکر کا حصہ لے کر خود قسطنطنیہ کی طرف بڑھا۔

کلیساؤں کا انہدام: اس کا پہلا سپہ سالار جو شام کی طرف گیا تھا اس نے [illegible] ملک شام کو فتح کر لیا۔ اس وقت یہود طبریہ، جلیل [illegible] اس کے پاس جمع ہو گئے [illegible] ان کے [illegible] (گرجے) منہدم کر دیئے [illegible] کے سبب کے ساتھ مریم [illegible] پرویز نے اپنے [illegible] لے لیا [illegible] قسطنطنیہ پہنچے [illegible] تھے۔

پرویز کی صور پر آمد: یہودیوں کی تعداد [illegible] طبریہ، دمشق [illegible] بیس ہزار کے قریب جمع ہو کر صور پر قبضہ کرنے کے لئے بڑھے۔ صور میں ان دنوں چار ہزار یہودی موجود تھے جنہیں ان کے پہنچنے سے پہلے وہاں کے بطریق نے گرفتار کر لیا تھا۔ جب محاصرین نے صور کے باہر کے [illegible] منہدم کرنے شروع کر دیئے تو بطریق یہودی قیدیوں کو قتل کر کے ان کے سر محاصرین کی طرف پھینکنے لگا۔ یہاں تک کہ تمام مقید یہودی قتل ہو گئے [illegible] سے صور [illegible] یہودی باقی [illegible] شکست کھا کر بھاگ گئے۔

یوحنا بطریق کا مصر سے فرار: [illegible] قیصری حکومت کے [illegible]

[illegible]

اسکندریہ و مصر میں مقرر ہوا جب اسے اہل فارس کے حملے کی خبر معلوم ہوئی تو وہ والی اسکندریہ قبرص بھاگ گیا۔ سات برس تک اسکندریہ میں اس کی جگہ خالی رہی فرقہ یعقوبیہ نے اسکندریہ میں زمانہ حکومت قوقاس قیصر میں انطانیوس کو بطریق بنایا تھا، جو بارہ برس تک بطریق رہا۔ فرقہ ملکیہ نے مجبور ہو کر تبرکات کلیسہ فرقہ یعقوبیہ کو دے دیئے اور یعقوبیہ وہاں کے گرجاؤں پر قابض ہو گئے۔

اناشیوش بطریق: اناشیوش بطریق انطاکیہ تحائف و ہدایا لے کر اساقفہ اور راہبوں کے ہمراہ انطانیوش سے ملنے کے لئے آیا اور عہدے پر پہنچنے کی اسے مبارک باد دی۔ وہ چالیس روز ٹھہر کر اپنے مقام پر چلا گیا اور انطانیوش اپنی ولایت کے بارہویں برس تین سو چھتیس برس بعد دقلدیانوس کی حکومت کے مر گیا۔

ہرقل: پرویز کے مصر سے فارغ ہو کر پھر قسطنطنیہ پر جا پہنچا اور نہایت سختی سے محاصرہ کر کے آمد و رفت رسد و غلہ بالکل بند کر دیا۔ بطریقوں نے طرابلس میں جمع ہو کر براہ دریا کھانے پینے کا کافی ذخیرہ ایک کشتی میں ہرقل (ایک بطریق تھا) کے ہمراہ قسطنطنیہ پہنچا دیا۔ محصورین اس کشتی کے پہنچنے سے بہت خوش ہوئے۔ ہرقل کو انتظام ملکی میں شامل کر لیا اور قوقاس کی طرف سے بدظن ہو کر اور اس فتنہ و فساد کا اسے باعث سمجھ کر قتل کر کے ۹۲۳ سکندری میں ہرقل[1] کو تخت قیصری پر بٹھا دیا۔ ہرقل نے تخت پر بیٹھتے ہی پرویز کو شکست دی کہ قسطنطنیہ سے واپس ہوا اور اس کے بعد بے فکری کے ساتھ اکتیس برس پورے حکومت کرتا رہا۔

ہرقل کی پرویز سے صلح کی درخواست: ابن الراہب کہتا ہے کہ اس نے بتیس برس حکمرانی کی اور کہا ابن بطریق اس کی حکومت کا زمانہ اول سنہ ہجری سے شروع ہوتا ہے اور ہروشیوش کہتا ہے کہ یہ واقعہ ۱۰ ہجری کا ہے اور اس کو ہرقل یعنی ہرقل بن انطونیش کہتے ہیں۔ جب یہ حکمران ہوا تو اس نے پرویز کے پاس صلح کا پیام بھیجا۔ پرویز نے خراج قائم کرنا چاہا۔ ہرقل نے اس سے انکار کیا اور چھ برس تک اس کے محاصرے میں رہا۔

ہرقل کا فارس پر حملہ: پھر جب ہرقل نے اس کے محاصرے سے اپنی خلاصی نہ دیکھی تو فریب دینے کی غرض سے خراج دینا قبول کر لیا اور تاوان جنگ ادا کرنے کے لئے چھ مہینے کی مہلت مانگی پرویز وعدہ پورا ہونے کے انتظار میں ٹھہرا رہا اور ہرقل نے اپنے بھائی قسطنطین کو قسطنطنیہ میں چھوڑ کر پانچ ہزار رومیوں کو لے کر دوسری راہ سے فارس کی طرف چڑھ گیا ملک فارس اپنے محافظین اور مددگاروں سے خالی ہونے کے سبب ہرقل کے ہاتھوں خوب خراب اور ویران ہوا اور پرویز کسریٰ کے دونوں لڑکے تاوا اور اردشیر وہ جو بطن مریم بنت موریکش سے تھے ہرقل نے گرفتار کر لئے حلوان اور شہر زور ہوتے ہوئے مدائن کی طرف آیا اور دجلہ عبور کر کے آرمینیہ کی طرف بڑھا۔ جب ہرقل قسطنطنیہ کے قریب پہنچا تو پرویز چونک کر اپنی سلطنت کو واپس ہوا۔

منصور بن سرجون کی اطاعت: پھر ہرقل نے اپنے ۱۰ جلوس میں مال و اسباب فراہم کرتے اور جنگ گیری کی غرض سے خروج کیا عامل دمشق منصور بن سرجون نے پہلے کسریٰ کا جھگڑا اور مطیع ہونے کا عذر کیا۔ لیکن جب ہرقل اس کے سر پر پہنچ گیا تو ایک لاکھ دینار دے کر اپنی جان بچائی ہرقل نے مراسم خسروانہ کے لحاظ سے اسے اس کے عہدے پر بحال رکھا۔

---

[1] ہرقل کو رومی زبان میں ہرقلیس کہتے تھے ہرقلیہ اسی کے نام پر اسی کے عہد میں بنایا گیا۔

یہودیوں کا قتل عام: اس کے بعد وہ بیت المقدس کی طرف [illegible] ہرقل نے انہیں اپنے [illegible] یہودیوں [illegible] ہرقل نے [illegible] یہودیوں کے قتل عام کا حکم [illegible]

صلیب اعظم کی دوبارہ تنصیب: اس کے بعد ہرقل نے [illegible] ([illegible]) [illegible]

مصر پر قبضہ: ہرقل [illegible]

[illegible]: [illegible] ہرقل نے [illegible]

ہرقل کی مراجعت قسطنطنیہ: اس کے بعد ہرقل [illegible]

تاریخی معلومات: [illegible] ہرقل [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] ہرقل [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

باب: ۳۲

ہرقل کا دورِ زوال

پرویز کی بادشاہ روم پر فوج کشی ابن اثیر کہتا ہے کہ کسریٰ پرویز (بادشاہ فارس) نے ایک لشکر ملک شام اور جزیرہ کی طرف روانہ کیا اس نے ان ملکوں پر قبضہ حاصل کر لیا۔ بادشاہ روم قیصر پامال کر دیا گیا۔ عیسائیوں کے نشان [illegible] [illegible] مدائن میں جو اسباب اور ظروف طلائی و نقرئی تھے لوٹ لئے گئے۔ پرویز نے ایک عیسائی طبیب کے کہنے سے (جو کہ اس کے پاس رہتا تھا) لوگوں کو یعقوبیہ مذہب کا مقلد بنایا اور ان سے پیشتر وہ ملکانی مذہب رکھتے تھے۔ [illegible] ہجری میں شاہ فارس نے بادشاہ روم پر فوج کشی کی اور اس فوج کا سپہ سالار مرزبان شہر براز تھا۔ اس نے بادشاہ روم کو بہت پریشان کیا۔ قسطنطنیہ کا مدتوں محاصرہ کئے رہا۔ اثنائے محاصرہ میں شاہ فارس نے کسی وجہ سے اس سے بدظن ہو کر دوسرے فوجی افسروں کے نام ایک خط (جس میں اس کی گرفتاری کا حکم تھا) روانہ کیا۔

مرزبان شہر براز کی بغاوت اتفاق سے یہ خط ہرقل کے ہاتھ پڑ گیا۔ ہرقل نے یہ خط بجنسہ مرزبان شہر براز کے پاس بھیج دیا۔ مرزبان شہر براز یہ خط دیکھتے ہی آگ بگولہ ہو گیا اپنے ولی نعمت قدیم سے باغی ہو کر ہرقل سے مدد کا خواستگار ہوا۔ ہرقل [illegible] اور چالیس ہزار جنگ آزماؤں کو لے کر اس کی مدد پر آیا اور اس کے ہمراہ بلاد شام اور جزیرہ کی طرف روانہ ہوا جن شہروں کو اس سے پہلے شاہ فارس نے لے لیا تھا۔ ان کو اس نے چھین لیا۔ [illegible] آرمینیہ بھی ہرقل فتح کرنے کے بعد موصل کی طرف گیا۔ لشکر فارس سے مقابلہ ہوا۔ فارس کو بے شمار شکست ہوئی [illegible] وہ جہاں بھاگ کر [illegible] جنگ سے بھاگ نکلا۔

پرویز کی مراجعت مدائن پرویز شاہ فارس چند امرائیوں کو لے کر مدائن سے بھاگ گیا۔ ہرقل نے اس کے خزانوں پر قبضہ کر لیا۔ شیرویہ بن کسریٰ کو جو کہ ایک مدت سے قید میں تھا۔ شہر یار مرزبان نے قید سے نکال کر تخت حکومت پر بٹھایا ہرقل سے اور اس سے دوستانہ تعلقات قائم ہو گئے اس کے بعد ہرقل مدائن سے واپس ہو کر آمد آیا۔ اس کے بعد اس کا بھائی [illegible] شام کا حکمران بنا دیا تھا۔ پھر [illegible] ایک مدت تک مقیم رہا۔ اس نے عیسائیوں کو پھر ملکانی مذہب کا پابند کر دیا۔ جسے انہوں نے مدتوں ترک کر دیا تھا۔

ہرقل اور دعوت اسلام ابن اثیر کے علاوہ دوسروں کی یہ روایت ہے کہ آخری سنہ ۶ ہجری میں جناب رسول اللہ صلی

ابن اثیر نے لکھا ہے کہ [illegible] ہرقل سے [illegible] ۶ ہجری [illegible] واللہ اعلم۔

اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبیؓ کی معرفت ایک خط ہرقل کے پاس بھیجا تھا۔ جس میں جناب ختم الرسل نے ہرقل کو اسلام کی دعوت دی تھی۔ اس خط کی عبارت (جیسا کہ صحیح بخاری میں مذکور ہے) اس طرح ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم الاریسیین۔ ویا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون۔ [illegible]

"شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بنام ہرقل عظیم الروم۔ سلام اس شخص پر ہو جو کہ ہدایت کا تابع ہو۔ بعد اس کے میں بے شک تجھ کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں اسلام لا سلامت رہے گا۔ خدا تجھ کو دوچند اجر دے گا اور اگر تو نے اسلام لانے سے منہ پھیرا تو بے شک تجھ پر تیری تمام رعایا کا گناہ ہوگا۔ اور اے اہل کتاب ایک کلمہ کی طرف آؤ جو کہ ہم میں اور تم میں برابر ہے یہ کہ نہ پرستش کریں ہم کسی کی سوا اللہ کے اور نہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرائیں اور نہ ہم کوئی اللہ کے سوا ایک دوسرے کو رب بنائیں۔ پھر اگر اس سے وہ روگردانی کریں تو کہہ دو تم گواہ رہنا کہ ہم اس امر کو تسلیم کرنے والے مسلمان ہیں"۔

ہرقل اور ابوسفیان کی گفتگو ہرقل کے پاس جس وقت یہ خط پہنچا۔ اس نے ان لوگوں کو ایک جلسہ میں ان شخصوں کے موجود ہونے کی تلاش کی جو قبیلہ قریش کے اس وقت وہاں موجود تھے اور ان سے دریافت کیا کہ تم میں جناب سرور کائنات علیہ التحیات والتسلیمات سے قریب تر کون ہے۔ ان لوگوں نے ابوسفیان بن حرب کی طرف اشارہ کیا۔ ہرقل نے ابوسفیان کو دیکھ کر موجودین قریش سے کہا کہ میں اس (ابوسفیانؓ) سے اس شخص (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کا حال دریافت کیا چاہتا ہوں تم لوگ ذرا خیال رکھنا کہ یہ غلط بیانی نہ کرے۔ اس کے بعد ہرقل نے ابوسفیانؓ سے وہ حالات دریافت کئے جو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے واجبی ہیں کہ ان سے ان کا منزہ اور پاک ہونا ضروری ہوتا ہے اور ابوسفیانؓ نے ان کے تمام سوالات کے جوابات صحیح طور سے دے دیئے ہرقل ان امور سے خوب واقف تھا۔ آسمانی کتابوں پر اس کی نظر تھی اس نے آپ کی نبوت کی تصدیق کی جیسا کہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

ابو شمر غسانی کو دعوت اسلام جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط بدست شجاع بن وہب اسدیؓ حارث ابن ابی شمر غسانی والی غسان کو جو سرزمین بلقاء ملک شام کا حاکم تھا بغرض دعوت اسلام روانہ کیا۔ شجاع بن وہب روایت کرتے ہیں کہ جس وقت وہ خط لے کر حارث کے پاس پہنچا اس وقت یہ غوطہ دمشق میں قیصر کے آنے کی تیاری کر رہا تھا چند دن تک در دولت پر مقیم رہا۔ ایک روز اس نے مجھے طلب کیا اور خط پڑھا پھر کہنے لگا "کون شخص ہے جو مجھ سے میرا ملک لے لے گا میں خود اس کی طرف چڑھائی کروں گا اگرچہ وہ یمن میں ہو۔" اس کے بعد وہ تیاری میں مصروف ہوا اور قیصر کو اس حال سے آگاہ کیا قیصر نے اسے اس ارادے سے روک دیا تب اس نے مجھے واپس ہونے کا حکم دیا۔

غزوہ موتہ ۸ ہجری میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر اسلام کو شام کی طرف بڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ

لڑائی غزوہ موتہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں تین ہزار مسلمان تھے اس لشکر کی سرداری زید بن حارثہ کو مرحمت ہوئی تھی۔ روانگی کے وقت آپ نے فرمایا تھا کہ اگر زید بن حارثہ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب پھر عبداللہ بن رواحہ ان کے بعد لشکر کے سردار بنائے جائیں۔ الغرض جس وقت یہ لشکر معان (سرزمین شام) میں پہنچا ہرقل بھی ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ [illegible] بہرام بلقین [illegible] آپ (سرزمین بلقاء) میں ان کے مقابلے کے لئے آ پہنچا۔ بلقین کا سردار مالک بن رافلہ تھا۔ مسلمانوں کا لشکر دو شب تک معان میں ٹھہرا رہا اس کے بعد لڑنے کے خیال سے بلقاء کی طرف بڑھا ہرقل نے مآب سے نکل کر مقام موتہ میں ان کا مقابلہ کیا لڑائی نہایت سخت اور خوفناک تھی پہلے زید پھر جعفر پھر عبداللہ شہید ہوئے اور جب خالد بن ولید سردار بنائے گئے تو انہوں نے لڑائی موقوف کر دی اور لشکر کو لے کر مدینہ واپس آ گئے۔

غزوۂ تبوک: ۹ ہجری میں فتح مکہ اور حنین و طائف کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رومیوں پر چڑھائی کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ لڑائی غزوہ تبوک کے نام سے مشہور ہے جس وقت جناب رسول مقبول تبوک میں پہنچے ایلہ کا حاکم یوحنا [illegible] حاضر خدمت مبارک ہو کر آئے اور جزیہ دینا منظور کیا۔ دومۃ الجندل [illegible] (از بنی جذام) تھا اس نے ایک شخص [illegible] اس لئے خالد بن ولید نے ایک روز چاندنی شب میں گرفتار کر لیا اور اس کے بھائی کو مار ڈالا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] آپ نے اس کا خون معاف کر دیا لیکن اس نے جزیہ دینا منظور کیا جس سے اس کی جان بچ گئی اور اسے [illegible] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک میں [illegible] مقیم رہے جب کوئی شخص رومیوں میں سے اور عرب [illegible] مقابلہ پر نہ آیا تو آپ مدینہ واپس آ گئے۔ اس کے بعد جب ہرقل کو لڑائی کے حالات معلوم ہوئے تو [illegible] اور حلب [illegible] (مجلس الکلام [illegible]) [illegible] (۱۲) [illegible]۔

خالد بن ولید کی دمشق پر فوج کشی: مؤرخین لکھتے ہیں کہ ۱۳ ہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرب اسلامی لشکر شام فتح کرنے کے لئے روانہ کیا عمرو بن العاص فلسطین اور یزید بن ابی سفیان حمص اور شرحبیل بن حسنہ بلقاء بھیجے گئے۔ سب کے افسر اعلیٰ ابو عبیدہ بن الجراح تھے اور خالد بن سعید بن العاص کو [illegible] کی طرف بڑھنے کا حکم دیا گیا [illegible] خالد نے دمشق کی طرف [illegible] مرج الصفر میں قیام کیا [illegible] اسلامی [illegible] لڑائی میں ان کا [illegible] حضرت ابوبکرؓ نے خالد بن ولید کو عراق سے شام کے مسلمانوں پر افسر اعلیٰ مقرر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے روانہ کیا۔ چنانچہ لشکر اسلام خالدؓ بن ولید کی ماتحتی میں دمشق کی طرف بڑھا اور اسے فتح کر لیا جیسا کہ ہم فتوحات (اسلامیہ) میں بیان کریں گے۔

جنگ یرموک عمروؓ بن العاص نے اطراف فلسطین پر حملہ کیا رومیوں نے نہایت مستعدی سے اس کا جواب دیا۔ لیکن ان کو شکست میں ناکامی پہلے سے بھی ہولناک تھی وہ شکست کھا کر میدان جنگ سے بھاگ کر بیت المقدس اور قیساریہ میں پناہ گزیں ہو گئے اس کے بعد شاہ روم نے ہر طرف سے دو لاکھ چالیس ہزار کی جمعیت سے مسلمانوں پر حملہ کیا۔ مسلمانوں کی تعداد اس وقت تقریباً تیس ہزار تھی دونوں لشکروں کا مقابلہ مقام یرموک میں ہوا۔ رومیوں کو اس کثرت کے باوجود شکست ہوئی اور ان میں سے بے شمار آدمی مارے گئے یہ واقعہ ۱۵ھ ہجری کا ہے اس لڑائی کے بعد رومیوں کو شکست پر شکست ہوتی رہی۔

فتح قیصریہ پھر ابوعبیدہ اور خالدؓ بن ولید نے حمص کا محاصرہ کیا اور جزیہ دے کر اہل حمص نے صلح کر لی۔ اس کے بعد خالدؓ بن ولید قیصریہ جا پہنچے۔ یہاں بطریق نے رومیوں کو جمع کر کے ان کا مقابلہ کیا۔ خالدؓ بن ولید نے نہایت تیزی سے اسے شکست دے کر قیصریہ فتح کر لیا۔ اس لڑائی میں بھی رومیوں کی ایک کثیر تعداد ماری گئی۔ عمروؓ بن العاص اور شرحبیلؓ بن حسنہ نے قیساریہ کا محاصرہ کیا۔

محاصرہ بیت المقدس حضرت عمرؓ بن الخطاب شام آئے اور اہل رملہ نے جزیہ مقرر کر کے صلح کر لی۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے عمروؓ اور شرحبیلؓ کو بیت المقدس کا محاصرہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ جب اہل قدس طول محاصرہ اور کثرت جدال و قتال سے تنگ آ گئے تو انہوں نے صلح کا پیام اس شرط سے بھیجا کہ یہ بات خود حضرت عمر فاروقؓ آ کر امان نامہ لکھ دیں۔

فاروقی امان نامہ چنانچہ جناب موصوفؓ نے آ کر اہل ایلیا کو امان نامہ اس طور پر لکھ دیا:

> «بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمر بن الخطاب لاهل ایلیا انهم آمنون علی دمائهم و اولادهم و نسائهم و جمیع کنائسهم لا تسکن و لا تهدم»
>
> ''بسم اللہ الرحمن الرحیم از عمرؓ بن الخطاب بطرف اہلیان ایلیا (بیت المقدس) کے لئے یہ ہے کہ سب شہر والوں کی جانوں اور اولادوں اور عورتوں کو امان دی جاتی ہے ہمارے کلیساؤں (گرجے) نہ تو آباد کئے جائیں گے اور نہ مسمار کئے جائیں گے)

حضرت عمر فاروقؓ کی رواداری: اس کے بعد خلیفہ ثانی عمرؓ بن الخطاب بیت المقدس میں داخل ہوئے اور کلیسہ قمامہ کے صحن میں بیٹھے رہے۔ نماز کا وقت آیا تو آپ نے بطریق سے فرمایا کہ ''میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں''۔ بطریق نے عرض کیا ''اسی مقام پر نماز پڑھ لیجئے''۔ جناب ممدوحؓ نے اس سے انکار کیا اور قدم کے باہر [illegible] سیڑھی پر تنہا نماز ادا کی اور جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو بطریق سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''اگر میں کلیسہ کے اندر نماز پڑھتا تو میرے بعد مسلمان اس کلیسہ پر قبضہ کر لیتے اس حیلہ سے کہ عمرؓ نے یہیں نماز پڑھی تھی''۔ عمرؓ بن الخطاب نے اس امان نامہ کے علاوہ یہ بھی لکھ دیا کہ قمامہ کے کلیسہ میں نہ تو نماز پڑھی جائے اور نہ اذان دی جائے۔

مسجد کی تعمیر اس کے بعد بطریق سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہمیں کوئی ایسا مقام بتاؤ جہاں ہم مسجد بنائیں۔ بطریق نے کہا کہ

سجدہ کرنا زیادہ مناسب ہوگا جس پر یعقوب علیہ السلام سے اللہ جل شانہ نے کلام کیا ہے۔ عمر بن الخطاب نے صخرہ کو پسند فرمایا اور خود اسے صاف کرنے لگے آپ کو صاف کرتے ہوئے دیکھ کر اور مسلمانوں نے بھی ہاتھ لگا دیا تو ذرا سی دیر میں صاف ہو گیا۔ عمر بن الخطاب نے اپنے مبارک ہاتھ سے مسجد کی بنیاد ڈالی اس کے بعد عمرو بن العاص کو مصر کا محاصرہ کرنے کے لئے روانہ کیا اور ان کی مدد پر زبیر بن العوام کو چار ہزار مسلمانوں کا افسر مقرر کر کے روانہ کیا۔ مقوقس والی مصر نے جزیہ (خراج) دے کر صلح کر لی۔ پھر عمرو بن العاص نے اس مہم سے فارغ ہو کر اسکندریہ کا رخ کیا چند روز کے محاصرے کے بعد اسے بھی فتح کر لیا۔

منصور بن سرحون اور ماہان بطریق کی جنگ: ۱۶ ہجری (مطابق ۶۳۷ء) میں بادشاہ روم (ہرقل) عیسائیان جزیرہ کے کہنے سے مسیحی لشکر لے کر حمص کی طرف بڑھا۔ حمص میں ان دنوں ابو عبیدہؓ بن الجراح موجود تھے۔ انہوں نے ہرقل کو شکست دی وہ میدان جنگ سے بھاگ کے انطاکیہ کی طرف آ گیا۔ اسی اثناء میں مسلمانوں کے نامی نامی سردار فلسطین، طبریہ اور تمام ساحل فتح کر چکے تھے۔ جس سے عرب حمص، غسان، لخم، جذام تک ایک خاص قسم کا جوش پیدا ہو گیا تھا۔ ماہان بطریق ان کا افسر ہو کر مسلمانان عرب سے لڑنے کے لئے چلا منصور بن سرحون نے اپنے عامل دمشق سے مالی مدد طلب کیا۔ منصور بن سرحون نے چونکہ وہ اس سے پہلے اس سے کشیدہ خاطر تھا مدد دینے سے انکار کیا۔ ماہان بطریق برہم ہو کر مسلمانان عرب سے اعراض کر کے دمشق کی جانب بڑھا لیکن اس کی روانگی سے پہلے عامل دمشق منصور کچھ سوچ سمجھ کر سامان رسد و غلہ لے کر دمشق سے نکلا۔ اتفاقات زمانہ سے جس وقت یہ مقام جابیہ فولان میں پہنچا اسی روز شب کو لشکر روم بھی آ گیا۔ عامل دمشق نے طبل اور بگل بجایا لشکر ماہان نے یہ خیال کر کے یہ لشکر مسلمانان عرب کا ہے حملہ کر دیا دونوں میں خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی صد ہا جانیں ضائع ہو گئیں ماہان بطریق مارے شرم کے طور سینا چلا گیا اور وہیں راہبانہ زندگی سے اپنی بقیہ عمر تمام کر دی۔

فتح دمشق: بقیہ لشکر روم نے منصور کے ہمراہ دمشق میں جا کر دم لیا۔ مسلمانوں نے مناسب موقع سمجھ کر دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ دوسری طرف سے رومیوں نے بھی جمع ہو کر اسے گھیر لیا۔ چھ مہینے بعد منصور عامل دمشق مجبور ہو کر خالدؓ بن ولید سے امان کا خواستگار ہوا۔ خالد بن ولید نے اسے امان دی اور باب شرقی سے شہر میں داخل ہوئے رومی لشکر دوسرے دروازہ سے نکل کر بھاگ گیا۔ خالد بن ولید کے علاوہ دوسرے امرائے اسلام جو دوسرے دروازوں پر بزور تیغ داخل ہوئے تھے انہیں اس امان دہی کی اطلاع نہ تھی اس وجہ سے کسی قدر دمشق لوٹا گیا اس کے بعد اہل دمشق کو وہی رعایتیں دی گئیں جو اہل اسکندریہ کو عمرو بن العاص نے دی تھیں۔

قسطنطین بن ہرقل: ان واقعات کے بعد ہرقل ۲۱ ہجری (مطابق ۶۴۱ عیسوی) میں اکتیس برس حکومت کر کے مر گیا۔ اس کی جگہ قسطنطنیہ میں رومیوں کا بادشاہ قسطنطین بن ہرقل ہوا اسے چھ مہینے کے بعد اس کی سوتیلی ماں نے مار ڈالا۔ تب اس کی جگہ ہرقل بن ہرقل تخت نشین ہوا۔ کچھ عرصہ بعد رومیوں نے اسے تخت سے اتار کر مار ڈالا اور قسطنطین بن قسطنطین کو تخت حکومت پر بٹھایا یہ چھ برس حکومت کر کے ۲۷ ہجری (مطابق ۶۴۷ عیسوی) میں ہلاک ہو گیا۔

امیر معاویہؓ کی بلاد روم پر فوج کشی: اسی زمانہ میں امیر معاویہؓ نے ۲۳ ہجری میں بلاد روم پر چڑھائی کی وہ ان دنوں شام کے امیر تھے انہوں نے اکثر شہروں کو فتح کیا اس کے بعد مسلمانوں نے بحر اور دریا قبرص پر فوج کشی کی اس کے اکثر

قیصون کو فتح کر کے ۲۷ ہجری میں اہل افریقہ پر جزیہ (خراج) قائم کیا۔

فتح اسکندریہ: عمرو بن العاص نے جس وقت اسکندریہ فتح کیا تھا تو بنیامین بطریق یعقوبیہ کو امان نامہ لکھ دیا تھا۔ چنانچہ وہ تیرہ برس بعد واپس آیا اسے ہرقل نے اول سنہ ہجری میں اسکندریہ کا متولی کیا تھا۔ لیکن جب شاہ فارس نے مصر و اسکندریہ پر زمانہ حصار قسطنطنیہ میں قبضہ کر لیا تھا اور دس برس تک اس کی وہاں حکومت رہی تو اسی زمانہ میں بنیامین روپوش ہو گیا تھا۔ دس برس یہ اور تین برس زمانہ حکومت اسلامیہ میں غائب رہا۔ پھر جب عمرو بن العاص نے اسے امان دی تو وہ اسکندریہ واپس آیا اور ۳۹ ہجری (مطابق ۶۵۹ عیسوی) میں مر گیا اس کی جگہ اغاثو اسکندریہ کے گرجا کا سترہ برس عہدہ دار رہا اور جب قسطنطین بن قسطنطین ۵۷ ہجری (مطابق ۶۷۶ عیسوی) میں ہلاک ہوا تو اس کی جگہ رومیوں کا بادشاہ اس کا لڑکا یوسطینوس بارہ برس تک رہا۔

یزید بن معاویہ کی قسطنطنیہ پر فوج کشی: ۵۰ ہجری میں ان کے مرنے کے بعد طیباریوس بادشاہ ہوا اس کی حکومت سات برس رہی۔ اسی کے زمانہ میں یزید بن معاویہ نے ہمراہ لشکر اسلامیہ کے امراء قسطنطنیہ پر چڑھائی کی ایک مدت تک اسے محاصرے میں رکھا۔ ابو ایوب انصاری اسی کے محاصرہ میں شہید ہوئے اور وہیں دفن کر دیئے گئے چند روز کا محاصرہ کے بعد یزید بن معاویہ اور طیباریوس قیصر کی اس امر پر صلح ہوئی کہ شام کے تمام مقابر (قبریں) معطل کر دیئے جائیں اور کوئی شخص ابو ایوب کی قبر سے کچھ تعرض نہ کرے۔

اوغسطس قیصر کا قتل: اس مصالحت ہو جانے پر اسلامی لشکر واپس آیا اور طیباریوس قیصر ۶۵ ہجری (مطابق ۶۸۴) میں مار ڈالا گیا اور تخت قیصری پر اوغسطس قیصر متمکن ہوا اس کے زمانہ حکومت میں اغاثو بطریق یعقوبیہ اسکندریہ میں مر گیا اور یوحنا بطریق مقرر کیا گیا تھوڑے دنوں بعد اوغسطس قیصر کو اس کے خادم نے مار ڈالا۔

اصطفانیوس قیصر: اس کے بعد اس کا لڑکا اصطفانیوس قیصر ہوا یہ ۶۵ ہجری (مطابق ۶۸۴ عیسوی) زمانہ حکومت عبدالملک بن مروان میں تھا۔ عبدالملک بن مروان نے اپنے عہد حکومت میں مسجد اقصیٰ کو بڑھا کر حرم میں داخل کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد اصطفانیوس سے سلطنت چھن لی گئی اور لاوی کو تخت حکومت پر بٹھایا گیا یہ ۷۸ ہجری (مطابق ۶۹۷ عیسوی) میں مر گیا اور طیباریوس ثانی قسطنطنیہ کا بادشاہ ہوا سات برس اس کی حکومت رہی۔ ۸۶ ہجری (مطابق ۷۰۵ عیسوی) میں یہ بھی ہلاک ہوا اور سطیانوس حکمران مقرر کیا گیا۔

جامع مسجد دمشق: زمانہ حکومت ولید بن عبدالملک تھا یہ وہی شخص ہے جس نے دمشق میں جامع مسجد بنوائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اس مسجد کی تعمیر میں چار سو صندوق صرف کئے ہر صندوق میں چودہ چودہ ہزار مثقال سونا تھا مسجد میں چھ سو زنجیریں طلائی قندیلوں کے لٹکانے کے لئے تھیں زینت اور آرائش ایسی تھی کہ جس سے دیکھنے والوں کی آنکھیں چکا چوند ہو جاتی تھیں اور مسلمان فتنے میں پڑتے تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے زمانہ حکومت میں ان سب چیزوں کو اتار کر بیت المال میں داخل کر دیا۔ ۱۰۱ ہجری مطابق ۷۱۹ عیسوی میں سطیانوس کے بعد ۲ برس تک تدادس حکمران رہا۔ اس کے بعد لاون ثانی چوبیس برس تک حکمرانی کرتا رہا۔

قسطنطین کی گرفتاری و رہائی: اس کے بعد اس کا لڑکا قسطنطین تخت نشین ہوا ۱۱۳ ہجری میں ہشام بن عبدالملک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بلاد روم کی تاراجی: اس کے بعد ہارون الرشید نے طرطوس اور ہرقلہ کو فتح کیا اور اپنے لڑکے عباس کو صائفہ اسلامیہ کا افسر بنا کر رومیوں پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا اس نے بھی رومیوں کے شہروں کو لوٹا اور غارت کیا اور ایک تہلکہ ڈال دیا۔ اسی قسم پر نقفور کے چاروں طرف سے اسلامی فوجیں روم کو تاخت و پامال کرتی رہیں یہاں تک کہ نقفور ۲۱۹ھ ہجری میں اس کا انتقال ہو گیا۔ ۲۲۳ ہجری (مطابق ۸۳۸ عیسوی) میں خلیفہ معتصم نے عموریہ فتح کیا جس کا واقعہ اس کے حالات میں لکھا جائے گا ان شاء اللہ۔

بطریق اعظم (پوپ) کی روم میں منتقلی: یہاں تک تو ابن حیان کا کلام تمام ہے ان کی باتوں میں بعد رومہ کے حالات زمانہ فتح اسکندریہ سے نہیں لکھے تھے کیونکہ اس کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی ہاں اس سے پیشتر پہلے فتح اسکندریہ کے بعد بطریق اعظم جو اسکندریہ میں تھا جیسا تھا اس کی اصلی حکومت رومہ میں مقرر کی گئی اور وہ مذہب ملکیہ کا امیر تھا وہ لوگ اسے البابا (پوپ) کہتے تھے جس کے معنی ابو الآباء کے ہیں اور باعتبار مصر کے تمام نصاریٰ کے مذہب یعقوبیہ کا بطریق رہنے کا بھی موقع نہ ہو سکا اور تمام اس اختلاف و جواب کا قدیمی پیشوا مانا گیا۔

مسعودی کا بیان: مسعودی نے زمانہ ہجرت نبوی ﷺ سے قیاصرہ روم کو ترتیب سے ذکر کیا ہے جیسا کہ ابن حیان نے لکھا ہے لیکن یہ روایت ہے کہ لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ ہجرت و رسالت نبی ﷺ میں روم کا بادشاہ ہرقل تھا۔ کتب سیر میں اسی طرح ہے کہ ہجرت زمانہ قیصر بن موریق میں ہوئی ہے اس کے بعد قیصر بن قیصر زمانہ ابوبکرؓ میں اس کے بعد ہرقل بن قیصر عہد خلافت عمرؓ میں تھا۔ یہی قیصر زمانہ جنگ یرموک والے ابو عبیدہؓ اور خالد بن ولیدؓ اور یزید بن ابی سفیان میں شام سے نکالا گیا۔ اس کے بعد سے صرف قسطنطنیہ کی حکومت اس کے ہاتھ میں رہ گئی۔

موریق بن ہرقل اور امیر معاویہؓ: اس کے بعد موریق بن ہرقل زمانہ خلافت عثمانؓ میں اور اس کے بعد موریق بن موریق زمانہ علیؓ اور معاویہؓ میں حکمران رہا ہے آخری زمانہ معاویہؓ اور یزید اور مروان بن الحکم میں قلفط بن موریق نے بادشاہت کی۔ یہ ان قیصر کے باپ موریق اور معاویہؓ سے مراسلت و کتابت قائم تھے۔ موریق نے معاویہؓ کی حکومت اور شہادت عثمانؓ کی تحقیق کر لی تھی اور معاویہؓ کو اس کی اطلاع بھیجی تھی جس وقت معاویہؓ علیؓ سے لڑنے کے لئے جا رہے تھے اس نے عرب پر حملہ کرنے کا قصد کیا تھا۔ معاویہؓ نے اسے لکھ کر [illegible] دھمکی دی تھی۔

آل ہرقل اور بنی امیہ: چنانچہ اختتام جنگ کے بعد (جنگ صفین) معاویہؓ نے بحری راستہ میں ایک لشکر قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کے لئے روانہ کیا۔ جس کے تابع صحابہ میں ابو ایوب انصاریؓ شہید ہوئے۔ الغرض قلفط بن موریق کے بعد لاون بن قلفط زمانہ حکومت عبدالملک بن مروان میں رہا اور اس کے بعد جیروان بن لاون زمانہ ولید اور سلیمان اور عمر بن عبدالعزیز میں حکمران رہا ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں نے چاروں طرف سے ان کے علاقوں پر بری اور بحری جہاد شروع کر دیئے۔ قسطنطنیہ کے دروازے تک لڑتے چلے گئے [illegible] رومی بادشاہ نہایت ابتر حالت پر پہنچ گئے تھے جس میں مرقس نامی ایک غیر شخص (جو خاندان سلطنت سے نہ تھا) کچھ دنوں تک رومیوں پر حکمرانی کرتا رہا۔

نقفور قیصر کی عہد شکنی و اطاعت: قسطنطین بن الیون اس وقت حکومت پر بیٹھا اس کے بچپن کی وجہ سے اس کی ماں حکومت و انتظام سلطنت میں اس کی شریک رہی۔ اس کے بعد نقفور بن استبراق زمانہ حکومت الرشید میں تخت نشین ہوا۔ نقفور اور رشید

میں باہم آخر لڑائی ہوئی۔ جس سے یہاں تک کہ رشید کی قوت ٹوٹ گئی۔ نقفور کو جزیہ دینے پر مجبور کیا اور اسی امر پر فریقین میں مصالحت ہوئی۔ پھر نقفور نے عہد شکنی کی اور الرشید اس کے زیر کرنے پر آمادہ ہوا۔ ۱۹۰ھ میں اس نے حملہ کر کے ہرقلہ کو فتح کر لیا۔ تب نقفور نے دوبارہ خراج دینا قبول کیا اور تا حیات اپنے قول کا پابند رہا۔ اس کے بعد استبراق بن نقفور بعہد حکومت امین کی حکمرانی کرتا رہا۔ پھر اس کے بعد قسطنطین بن میکائیل نے اسے مغلوب کر دیا اور خود تا زمانہ مامون میں حکومت کرتا رہا۔

فتح عموریہ اس کے بعد توفیل زمانہ خلافت المعتصم میں فرمانروا ہے۔ المعتصم نے اس سے معرکہ آرائی کر کے عموریہ فتح کیا اور اس میں جس قدر عیسائی تھے ان کو پامال اور قتل کیا اور اس کے بعد میخائیل بن توفیل زمانہ خلافت الواثق اور المتوکل اور المنتصر اور المستعین میں قیصر رہا۔ پھر رومیوں میں ملک کے بارے میں باہمی اختلاف ہوا۔ توفیل بن میخائیل کو تخت پر بٹھایا گیا۔ پھر بسیل صقلبی اس پر قابض ہو گیا۔ یہ خاندان صقالبہ سے تھا۔ اس کا زمانہ المعتز اور المہتدی اور کچھ قدر المعتمد میں گزرا۔

قسطنطین اور ارمنوس بطریق اس کے بعد الیون بن بسیل جو کہ زمانہ المعتمد اور ابتدائی زمانہ حکومت المعتضد میں رہا۔ پھر اس کا بیٹا اسکندر بن الیون قائم ہوا اس کی حکومت تا زمانہ مکتفی تھی۔ اس کے بعد مسعودی کہتا ہے کہ قسطنطین بن الیون کا بیٹا قائم ہوا [illegible] زمانہ المقتدر [illegible] اس کے مرنے کے وقت صرف ایک کم سن لڑکا قسطنطین ہی موجود تھا اس کی کم سنی کی وجہ سے ارمنوس البطریق نے ملک کا انتظام کیا اور اپنی لڑکی سے اس کا عقد کر دیا اس بطریق کو دمستق بھی کہتے تھے یہ وہی شخص ہے جو سیف الدولہ (بنی حمدان) والی شام سے لڑائی لڑتا رہا۔ اس کی حکومت بقیہ زمانہ المقتدر اور القاہر اور الراضی اور المتقی تک باقی رہی۔ اس کے بعد روم کی حکومت نہایت کمزور ہو گئی۔ مسعودی کی کتاب سے قسطنطین میں [illegible] سب بادشاہ و خلفاء اسلام کے بالکل معاصر تھے۔ پھر اس کے بعد مسعودی کی کتاب کی تمام عرب و روم [illegible] قسطنطین میں ہے اس وقت (سنہ ۳۳۲ھ) تک جس میں ختم ہوئے پانچ سو سات برس کی حکومت رہی۔ [illegible] ہجرت میں ان کا امر ایک سا گذر رہا تھا۔

واللہ اعلم انتہی کلام المسعودی (مسعودی کا کلام تمام ہوا)

دمستق قوقاس تاریخ ابن اثیر میں یہ ہے کہ ارمنوس (ارمنوس البطریق) کے مرنے کے بعد اس کے دو بیٹے موجود تھے۔ دمستق قوقاس نے انہی کے زمانہ میں ملطیہ ۳۲۲ھ میں (مطابق ۹۳۴ء) میں امان لے کر قبضہ کیا۔ اسلامی سرحدوں کا ان دنوں سیف الدولہ بن حمدان مالک تھا۔ جب قوقاس نے ملطیہ کے متعلقات پر حملہ کیا اور اس کے قصبوں کو فتح کر لیا اور [illegible] تو سیف الدولہ نے اس کے ملک پر فوج کشی کی [illegible] ان کے قبضے سے نکال لیا ان کے اکثر شہروں کو پامال اور متعدد قلعے فتح کر کے واپس آیا۔ ارمنوس (ارمنوس) نے ان واقعات سے پریشان ہو کر نقفور

---

[1] دمستق قوقاس [illegible]

[illegible]

کو دمستق مقرر کیا۔ دمستق سے بعض قلیج یعنی تخت ترکی کے مالک ہے جس کے حکمران ان دنوں بنی عثمان (سلاطین عثمانیہ) ہیں۔

دمستق نقفور اور سیف الدولہ کی جنگ: جب نقفور دمستق ہونے کے بعد بلاد اسلام کی طرف چلا گیا اسی اثناء میں ارمانوس دو چھوٹے چھوٹے لڑکے چھوڑ کر مر گیا جب یہ واقعہ پیش آیا تو عوام روم نے متفق ہو کر تاج شاہی اس کے سر پر رکھا اور ارمانوس کے لڑکے کے انتظام و تدبیر کے لئے اسے آگے کیا ۳۵۱ ہجری (مطابق ۹۶۲ء) میں اس نے حلب پر حملہ کر دیا۔ سیف الدولہ کو اس معرکہ میں شکست ہوئی شہر پر نقفور دمستق کا قبضہ ہو گیا لیکن قلعہ پر بدستور مسلمانوں کا قبضہ رہا۔ قلعہ کے اثنائے محاصرہ میں اس کا بھتیجا زادہ مارا گیا جس سے اس نے برہم ہو کر تمام ان مسلمان قیدیوں کو قتل کر ڈالا جو اس کی قید میں تھے۔

نقفور دمستق کی فتوحات: اس کے بعد ۳۵۳ ہجری (مطابق ۹۶۴ء) میں اس نے قیساریہ کے قریب ایک جدید شہر (بغرض نقصان رسانی بلاد اسلامیہ) آباد کیا اہل طرسوس نے ڈر کر اس سے امان طلب کی اس نے ان پر امان دی قبضہ حاصل کر کے مصیصہ کو بزور تیغ فتح کر لیا اس کے بعد اس نے اپنے بھائی کو دوبارہ ۳۵۵ ہجری میں حلب کی طرف روانہ کیا ابو المعالی بن سیف الدولہ شکست کھا کر بھاگ گیا قرعویہ نے اس وجہ سے قلعہ پر قبضہ نہ کرنے پایا تھا کہ صلح کر لی۔

نقفور دمستق کا خاتمہ: جب یہ حلب سے واپس ہوا تو ارمانوس کی بیوی (جس کے دونوں لڑکے نقفور دمستق کی کفالت میں تھے) نقفور سے رنجیدہ ہو گئی ابن الشمشقیق نے اس کے اشارے سے ۳۵۹ ہجری (مطابق ۹۶۹ء) میں نقفور کو مار ڈالا اور ارمانوس کے بڑے لڑکے بسیل کو تخت نشین کر دیا اور خود دمستق ہو کر انتظام سلطنت کرنے لگا۔ الرہا، میافارقین اور اس کے اطراف و جوانب پر کئی بار حملے کئے ابو تغلب بن حمدان والی موصل نے کسی قدر مال دے کر اسے واپس کیا پھر اس نے سنہ ۳۶۲ ہجری (مطابق ۹۷۲ء) میں بلاد اسلامیہ کی طرف خروج کیا ابو تغلب نے اپنے چچا ابو عبداللہ بن حمدان کے لڑکے کو اس کے مقابلے پر بھیجا اس نے اسے شکست دے کر گرفتار کر لیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد آزاد کر دیا۔ بسیل کے ماموں نے (جو اس کی وزارت پر کام کر رہا تھا) ابن الشمشقیق کو زہر دے کر مار ڈالا۔

بسیل بن ارمانوس: اس کے بعد بسیل بن ارمانوس نے مقام رومی کو دمستق مقرر کیا ۳۶۵ ہجری (مطابق ۹۷۵ء) میں اس نے بغاوت کی سلطنت کا مدعی ہوا۔ بسیل نے اسے زیر کیا پھر اس پر ابو تغلب بن حمدان کی امداد سے وردیس بن منیر (نامی بطریق) نے خروج کیا بسیل کو پے در پے شکست ہوئی آخر کار وردیس بن منیر نے قبضہ کر لیا۔ بسیل نے مجبوری وردیس لاون (یعنی بروارز اور قلقوس) کو قید سے نکال کر وردیس بن منیر کے مقابلے پر بھیجا۔

وردیس کی گرفتاری و رہائی: وردیس بن منیر کو اس معرکے میں شکست ہوئی میدان جنگ سے بھاگ کر دیار بکر میں عضد الدولہ کے پاس جا کر پناہ گزین ہوا۔ بسیل نے عضد الدولہ سے اس کے بارے میں خط و کتابت کی عضد الدولہ نے وردیس کو حکمت عملی سے گرفتار کر کے بغداد بھیج دیا پھر اس کے لڑکے صمصام الدولہ نے پانچ برس بعد اسے اس شرط سے آزاد کر دیا کہ مسلمان قیدیوں کو قید سے رہا کر دے اور بلاد روم کے چند قلعوں سے دست کش ہو جائے اور آئندہ بلاد اسلامیہ پر کسی

۱؎ نقفور غیر عربی الاصل تھا بلکہ ایک مسلمان کا لڑکا تھا جس کا [illegible] نصرانی ہو گیا تھا اہل طرسوس اس کو ابن الفقاس کہتے تھے اس نے قیصر روم [illegible] کے بعد اس کی ماں باپ سے متعلق [illegible] جب اس نے [illegible] (جو کہ قیصر سے تھے) اور ارمانوس کی بیوی نے [illegible]۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۶۳ء) میں طغرلبیگ کے مرنے کے بعد الپ ارسلان حکمران ہوا۔

الپ ارسلان کی فتوحات: اس کا زمانہ فروغ دولت سلجوقیہ اور اس زمانہ سے قبل جب طغرلبک بغداد پر قابض ہوا تھا۔ ان دونوں حکمرانوں نے آرمینیا و آذربائجان کی طرف سے جہاد شروع کر دیا۔ اس کے لڑکے الپ ارسلان (الپ ارسلان) نے بلاد آرمن کے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا۔ رومیوں کے آبائی شہروں کو پامال کیا۔ رومیوں نے [illegible] جانی کی انتہا کر دی اور ان [illegible] اور عرب کے لشکر کو شکست ہوئی۔

الپ ارسلان اور رومانوس کی جنگ: الپ ارسلان نے سنہ ۴۶۳ ہجری (مطابق ۱۰۷۱ء) میں رومیوں کی طرف بڑھ کر رومانوس [illegible] کو شکست دی [illegible] کے مقابلہ ہوا اور ایک خونریز لڑائی ہوئی۔ آخر فتح سلطان ہی کے ہاتھ رہی۔ لڑائی میں سلطان نے بادشاہ کو گرفتار کر لیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد [illegible] زر فدیہ دے کر اپنی رہائی کرائی۔ اس کے زمانہ غیر حاضری میں [illegible] تخت سلطنت روم پر قابض ہو گیا۔ جب یہ قید سے رہا ہو کر قسطنطنیہ میں پہنچا تو [illegible] ارسلان سے جو طے پائے تھے [illegible] رومانوس (جس نے با مجبوری ترک سلطنت کی تھی) راہب ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔

[illegible]

اہل فرانس کا نسب: ان واقعات کے بعد ملک افرنج (یعنی فرانس) کے ظہور کا زمانہ آیا اور روم وغیرہ کی حکومت پر قابض ہونے کا [illegible] ہم نے اس وقت [illegible] اختیار کی تھی تو انہوں نے اور اقوام کو [illegible] کے حساب میں [illegible] بیان کی [illegible] (جس کا سبب اس سے پیشتر [illegible]) حضرت ابراہیم علیہ السلام تک ہم تحریر کر چکے ہیں [illegible] آرمینیہ [illegible] سلطنت [illegible] جو کہ روم کی ایک شاخ ہیں [illegible] قسطنطنیہ کے [illegible] جو کہ ترک کی شاخوں سے ہیں [illegible] کے شرقی [illegible] آباد ہیں اور [illegible] کے شمالی ساحل پر ہیں [illegible] جانب [illegible] جن کا [illegible] معلوم [illegible] یہ سب ترک کی شاخیں ہیں۔

اہل فرانس کا قبول عیسائیت: [illegible] فرانس قوم [illegible] فرانس (یعنی پیرس) میں ہے جو بحر روم کے شمالی جانب ہے [illegible] کے مغرب میں [illegible] ان دونوں مقامات کو [illegible] ایک دوسرے سے جدا کرتی ہیں [illegible] آباد ہیں [illegible] افرنج (فرانس) کی ایک شاخ ہیں۔ شاہ فرانس تمام ان بادشاہوں سے عظیم الشان مانا جاتا ہے جو [illegible] روم کے شمالی جانب حکمرانی کرتے ہیں [illegible] قبرص [illegible] اور [illegible] میں بحر شام کے جزیروں پر قابض ہیں۔

بلاد روم: حکومت [illegible] کے بعد [illegible] کی حکومت کا سلسلہ [illegible] یہ لوگ اس خلیج پر جو [illegible] روم سے [illegible] کے فاصلہ پر شمال مغرب کی جانب سے نکلتی ہے [illegible] قسطنطنیہ کے مقابل [illegible]

منزل پر واقع ہے۔ اس کے بعد شہر روم ہے جو ان کے بادشاہ کا دارالحکومت اور بطریق اکبر کا (جسے پاپا کہتے ہیں) مرکز ہے۔

[illegible] افریقہ کے گرد روم میں جو علاقے [illegible] ان کا [illegible] اندلس ہے یہ سب اور تمام جزائر [illegible] اور جو امراء و ملوک حکومت روم کے ماتحت تھے [illegible] اور قبرص اور [illegible] افریقہ میں اور [illegible] مغرب اقصیٰ میں ذی تاج ملوک [illegible] ہوئے لیکن جب اللہ جل شانہ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا اور اس کا دین تمام ادیان پر غالب ہوا تو اس نے پہلے تمام حدود شام پھر تمام مصر، افریقہ و مغرب سے ملوک روم کی حکومت [illegible] سلطنت کلی طور پر [illegible] ہوئی تھی۔

قرطبہ: اور پھر انہوں نے خلیج طنجہ پار کر کے اندلس کو [illegible] اور جلالقہ کے قبضہ سے نکال لیا [illegible] وقت ملوک روم کی حکومت [illegible] اس کے بعد افرنج (فرانس) نے اندلس اور جزائر [illegible] سے زمانہ عبدالرحمن [illegible] عبیداللہ شیعی [illegible] افریقہ میں [illegible] کیا۔

فرانسیسیوں کی پیش قدمی: پھر رفتہ رفتہ ملوک روم کی حکومت ضعیف ہوتی اور فرنگ کی قوت مضبوط ہوتی گئی یہاں تک کہ تمام ان جزیروں اور شہروں کو جن پر مسلمانوں نے ان سے قبضہ حاصل کر لیا تھا چھین لیا لیکن [illegible] اس کے بعد افرنج (فرانس) نے ملک شام اور بیت المقدس کی طرف رخ کیا (جو ان کے دین کا [illegible] اور ان کے انبیاء کی [illegible] تھی) چنانچہ انہوں نے پانچویں صدی کے آخر میں اس پر قبضہ حاصل کر کے سواحل اور قلعات اور بلاد اسلامیہ [illegible] کر لئے گئے۔

المستنصر عبیدی کا فتنہ: بیان کیا جاتا ہے کہ المستنصر عبیدی نے [illegible] ترکی حکومت [illegible] اور [illegible] بلاد اسلامیہ پر قبضہ کرنے [illegible] فرانس کا [illegible] اس کا ماتحت [illegible] ان دونوں نے [illegible] اسلامیہ کے [illegible] قسطنطنیہ [illegible] ہجری میں [illegible] بادشاہ نے پہلے اپنے ملک سے گزرنے کی اجازت نہ دی جب انہوں نے [illegible] دینے کے لئے [illegible] دیا۔

فرانسیسی و رومی مخالفت: چنانچہ یہ دونوں معاملات طے کرنے کے بعد جب قسطنطنیہ کے قریب پہنچے۔ [illegible] اور [illegible] اتفاق زمانہ سے ان دونوں [illegible] تک پہنچنے کی نوبت آئی [illegible] اور ان میں سے ہر ایک نے ملوک اسلام سے [illegible] ایک صدی تک قائم [illegible] رومی حکومت [illegible] کی قوت ضعیف ہو گئے۔

تجار کا قسطنطنیہ پر حملہ: [illegible] قسطنطنیہ پر [illegible] کے لئے [illegible] جو کشتیاں (خواہ وہ تجارتی ہوتیں یا شاہی ہوتیں) [illegible] ہجری میں قسطنطنیہ [illegible] کا قبضہ [illegible]۔

شاہ فرانس کا قسطنطنیہ پر حملہ: اس کے بعد فرانس نے [illegible] صدی میں [illegible] قسطنطنیہ پر قبضہ حاصل کر لیا [illegible]

میں رومی بادشاہ قسطنطنیہ نے اپنی بہن شاہ فرانس سے بیاہ دی۔ ان واقعات کے چند دن بعد رومی بادشاہ کے بھائی نے سر اٹھایا اور خود مملکت کر کے اسے تخت سے اتار کر خود حکمران بن بیٹھا۔ رومی بادشاہ کا لڑکا شاہ فرانس سے مدد کا طالب ہوا گیا اگرچہ اس کے پہنچنے سے اس نے جنگی کشتیاں دوبارہ بیت المقدس سے واپس لینے کے لئے روانہ کر دی تھیں (اس معرکہ میں وینس صاحب مرا ایک جزیرہ اور حربی سپہ سالار فرانس اور ان سب کا افسر اعلیٰ کیرفلیہ تربیت تھا) لیکن بادشاہ فرانس نے انہیں پہلے قسطنطنیہ کی طرف جانے کا حکم دیا اور باہم چچا اور بھتیجے میں مصالحت کرا دینے کی تاکید کی۔ جب یہ لوگ قسطنطنیہ کے قریب پہنچے تو موجودہ رومی بادشاہ نے ان سے معرکہ آرائی کی یہ لوگ نہایت مردانگی سے شہر میں داخل ہو گئے۔

قسطنطنیہ میں غارت گری۔ موجودہ رومی بادشاہ بھاگ گیا شہر کے بعض محلوں کو انہوں نے جلا دیا اور لڑکے کو تخت حکومت پر بٹھا دیا اس دوران کا شہر والوں پر بہت برا اثر پڑا اور انہوں نے گرجوں کے اسباب لوٹ لئے فرانسیسیوں کے چلے جانے کے بعد اہل شہر نے متفق ہو کر اس لڑکے کو تخت سے اتار دیا اور دوبارہ اس کے چچا کو طلب کر کے تخت پر بٹھا دیا۔ فرانس کو جب یہ معلوم ہوا تو انہوں نے پھر ان کا محاصرہ کیا محصور بادشاہ رومی نے سلیمان بن قلج ارسلان والی قونیہ و بلاد روم شرقی تک کو بلایا اور امداد پر ابھارا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے ہی فرانسیسیوں نے زینوں سے شہر پناہ کا دروازہ کھول دیا اور اس وقت شہر میں موجود تھے پھر کیا تھا شہر فرانس نے شہر میں داخل ہو کر آٹھ روز تک قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا رومی گئے۔ کئی موجود ہے ہو گیا اپنی جان کے خوف سے بھاگ پہنچے۔

اسقفوں اور راہبوں کا قتل عام قسیسین اور راہبوں رہبان کا ایک گروہ انجیل اور صلیب لئے ہوئے الامان الامان چلاتے ہوئے نکلا۔ لیکن اہل فرانس نے نہ تو ان کے مذہب ہونے کا کچھ خیال کیا اور نہ ان کے عہد و پیمان پر نظر کی سب کو دم زدن میں قتل کر ڈالا اس کے بعد اہل فرانس نے قسطنطنیہ کی شاہی کے لئے قرعہ ڈالا کیرفلیہ کا نام قرعہ میں نکلا۔ چنانچہ یہی قسطنطنیہ اور اس کے مضافات کا بادشاہ ہوا اور دوقس بنادقہ جزائر کا اور کند افرنشن روم دیار کا اور مرکیش سے سالار ان بلاد کا حکمران ہوا جو خلیج کے مشرقی جانب واقع ہیں۔

فرانسیسیوں کا روم سے اخراج ان واقعات کے بعد روم کا ایک بطریق لشکر لے کر شرقی خلیج پر غالب آیا اور فرانسیسیوں کو وہاں سے نکال دیا اس کے بعد قسطنطنیہ پر بیچا کل نامی ایک شخص قابض ہوا۔ پھر اس نے از سر نو قسطنطنیہ کو آباد کیا اور فرانسیسی کشتیوں پر سوار ہو کر بھاگ گئے اس نے اس بادشاہ کو قتل کر دیا جو اس سے پہلے قسطنطنیہ پر حکمرانی کرتا تھا اس نے منصور قلاؤن والی مصر و شام سے صلح کر لی۔ ۶۸۱ ہجری مطابق ۱۲۸۲ء میں اس کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا [illegible] تخت نشین ہوا اس کا لقب دوقس اور لشکری کے نام سے مشہور تھا۔

دولت بنی قلج ارسلان کے ختم ہونے کے بعد ترکوں کی سلطنت روم کے مالک ترک ہوئے جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اور بنی لشکری اس زمانہ تک قسطنطنیہ پر حکمرانی کرتے رہے اور بلاد روم سے دولت ترک کے ختم ہونے کے بعد شرقی خلیج پر عثمان جو امراء ترکمان کا حکمران ہوا اس کی اولاد اس وقت تک قسطنطنیہ اور اس کے تمام اطراف و جوانب پر قابض ہے۔

هذا ما بلغنا من اخبار الروم من اول دولتهم منذ يونان و القياصرة لبعد العهد و الله وارث الارض و من عليها و هو خير الوارثين

باب : ۲۲

قوط (گاتھ)

قوط قوم کی اصل: یہ لوگ بھی ان اقوام میں سے ہیں جن کی [illegible] عرب نے [illegible] ہم نے ان کے عنوان کا تذکرہ کیا ہے [illegible] حکومت و سلطنت [illegible] زمانہ [illegible] کے نام سے [illegible] کے درمیان [illegible] زبان کا [illegible] سے تعلق ہے [illegible] ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام [illegible] ان [illegible] کیا کرتے تھے۔

قوط کا روم پر حملہ: جب ان پر [illegible] غالب آئی تو [illegible] اور یونان [illegible] کے بعد [illegible] کی حکومت [illegible] نے [illegible] قیصر [illegible] کے بعد [illegible] قبضہ حاصل کر لیا۔

قوط اور رومیوں کی شکست و اختلاط: [illegible] کے بعد [illegible] کی زبان [illegible] سے [illegible] کی حکومت [illegible] ہو گئی تھی۔

قبضہ: [illegible] کے [illegible] نے [illegible] تقسیم کر لیا [illegible] کے نام سے اندلس موسوم ہوا۔ اندلس کا ملک اس سے پہلے [illegible] عراقی [illegible] اسپانیا [illegible] کے بعد [illegible] رومی حکومت کے [illegible] یہاں تک [illegible] نے اس پر قبضہ حاصل کیا [illegible] قوط (گاتھ) نے [illegible] پر حملہ کیا اور ان اقوام کو مغلوب کر دیا جو [illegible] افریقی [illegible] اندلس۔

شاہ [illegible] کا قتل: ان دنوں سے اس طرف [illegible] اندلس سے جا چکے تھے اور [illegible] نے [illegible] کے لیے [illegible] نے قبضہ کر لیا [illegible] تھا جس زمانہ میں [illegible] کی حکومت چار سال [illegible] رہی۔ اس کے بعد [illegible] بادشاہ [illegible] نے قتل کر دیا [illegible] بادشاہ [illegible] کا [illegible] اس کا حکمران [illegible]

لزریق کا اندلس پر حملہ اور قبضہ: پھر اس [illegible] کے بعد لزریق [illegible] حکمران [illegible] شخص [illegible] جس نے اندلس پر [illegible] اور [illegible] کے بادشاہ [illegible] تمام [illegible] ملوک [illegible] سے نکال [illegible] لزریق کے [illegible] بغاوت [illegible] کے بعد [illegible] اس کے بعد [illegible] حکمرانی کرتا رہا۔

[illegible] کی فرانس پر فوج کشی: اس کے زمانہ میں شاہ [illegible] (فرانس) نے اندلس پر حملہ کرنے کی تیاری کی اور اس غرض [illegible] کے [illegible] اس نے [illegible] سے پہلے [illegible] پر حملہ [illegible] اور [illegible] کے طرف [illegible] اس نے [illegible] اس کے [illegible] مصاحبین قتل کر دیا۔

اندلس سے فرانسیسیوں کا اخراج: [illegible] اندلس [illegible] فرانس [illegible] اندلس میں [illegible] قوم کے [illegible] فرانسیسیوں کو [illegible] سے نکال دیا۔

[illegible] کی تخت نشینی: اس جنگ کے بعد [illegible] اندلس [illegible] کے [illegible] تخت نشین [illegible] اس کے بعد [illegible] حکومت کر کے [illegible] مر گیا۔

[illegible] کا قتل: [illegible] کے بعد [illegible] حکمران [illegible] اس کے بعد [illegible] اس کے بعد ایک پانچ برس [illegible] بعد [illegible] حکمران رہے اس کے زمانہ میں [illegible] باغی ہو گئے تھے [illegible] قتل کیا گیا۔

[illegible] کی حکومت: اس کے بعد [illegible] حکومت کرتے رہے [illegible] کے زمانہ میں [illegible] بغاوت [illegible] اس [illegible]

توحید و تثلیث پر جھگڑا ہوا جس کے اثناء میں یہ مارا گیا۔

زودریق کا قبول عیسائیت: زودریق کی جگہ اس کا لڑکا زودریق سولہ برس بادشاہ رہا یہ نصرانیوں کی توحید و تثلیث کا معتقد اور قائل ہو گیا اور اس نے قرطبہ میں اپنے نام سے ایک شہر آباد کیا جب اس کا بھی خاتمہ ہو گیا تو قوط (گاتھ) پر بیولد نے دو برس تک چاشنداد نے دو برس شیشوط نے اسی برس کے بعد دیگرے حسب ترتیب حکومت کی۔ اسی کے زمانہ میں قسطنطنیہ اور شام کا حکمران ہرقل تھا جس کے عہد حکومت میں ہجرت واقع ہوئی تھی۔ شیشوط کے مرنے پر زودریق ثانی تین مہینے تخت نشین رہا شنتلا دس پانچ برس اخشوندماس برس ایک اسی ترتیب کے مطابق بادشاہت و حکومت پر قائم رہے اس کے زمانہ حکومت سے قوط قوم کی حکمرانی ضعیف اور حکومت کمزور ہو گئی۔

زودریق ثالث (راڈرک): اس کے بعد ویتزا نو برس اس کے بعد اروی آٹھ برس ویتزا سولہ برس اخیکا چودہ برس حکمران رہا ان کے بعد زودریق ثالث نے دو برس بادشاہت کی یہ وہی شخص ہے جس پر مسلمانوں نے حملہ کیا تھا اور اسی کے زمانہ میں اندلس میں قوط مغلوب ہوئے تھے اور اسلامی علم اندلس کی پہاڑیوں پر اڑایا گیا تھا جیسا کہ ہم وقت فتح اندلس بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

قوم قوط (گاتھ) کی یہ خبریں ہم نے ہیروشیوش کے کلام سے نقل کی ہیں اور وہ ہمارے نزدیک اور مورخین کے حالات سے زیادہ صحیح اور قابل اعتبار ہیں۔ واللہ اعلم سبحانہ و تعالیٰ اعلم

باب: ۲۶

بنو حمیر، بنو قضاعہ اور بنو کہلان

طبقۂ ثالثہ: عرب بادیہ کا یہ گروہ ان لوگوں میں سے ہے جو خیموں میں گزر اوقات کرتے تھے کسی مکان کے پابند نہ تھے یہ ہمیشہ کم و بیش بڑی بڑی قوموں سے ہوتے رہے گویا ان کی زندگی کا یہ حصہ ہے جو باقی تھی۔ عزت و غلبہ اور قوت ان کے ہمرکاب ہوتی ان کی فتوحات کی داستانیں مشہور عالم تھیں بادشاہوں پر حملے کرتے تھے اور اکثر ان پر عزت و سطوت کے ساتھ قبضہ رہا۔ رہتی تھی پھر چونکہ زمانہ بعد میں کثرت تعداد کی وجہ سے اکثر ہلاک کر دیتیں۔ یا اپنے معاصرین سے مغلوب ہو جاتے تھے بعض قتل کئے جاتے اور بچے بچائے کھلے میدانوں میں چلے جاتے اور بدستور بادیہ نشینی کی زندگی بسر کرتے۔ ان میں سے وہ لوگ (جو ریاست و حکومت کے باقی رہتے یا کثرت تعداد اور زمانہ کی وجہ سے غالب ہو جاتے اور ان کی حکومت و امارت ایک بڑا زمانہ گزرنے کی وجہ سے دوسروں کے قبضہ میں چلی جاتی۔ یہ لوگ اپنے معاصرین اور ہمسایہ امراء سے بڑا زمانہ تک خصب معاش اور کسب رزق کے لئے [illegible] کرتے رہتے تھے۔ درحقیقت فطرت انسانی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اپنا فائدہ حاصل کرنے کے لئے (گو امید موہوم ہی کیوں نہ ہو) تعجب سے گزرے اور مشقت و نقصان سہنے کو تیار رہے۔

عربوں کی حکومت: الغرض جب غلبہ کے باعث تمام حکومت عرب کے قبضہ میں آئی تو طبقہ اول میں عمالقہ اور طبقہ ثانیہ میں جو عرب کے مالک ہوئے اور کثرت کی وجہ سے ان کا زمانہ میں یمن و حجاز اور عراق و شام میں پھیلے۔ جب ان کا ملک ان کے ہاتھوں سے جاتا رہا اور [illegible] میں ان میں سے کچھ لوگ باقی رہے تو وہ شاہ وقت کی ماتحتی میں وہیں مقیم رہے۔

عربوں کی عراق و شام میں آنے کی وجہ: اس مدت میں عرب کے آنے کا سبب یوں بیان کیا جاتا ہے کہ جس وقت بنی اسرائیل نے اطراف عرب اور یمن میں اپنے نبی شعیب کی قوم [illegible] کو قتل کیا [illegible] سرکشی اور بغاوت کی وجہ سے بخت نصر کو مسلط کیا اللہ جل و علا کو منظور تھا کہ [illegible] انتقام ہو [illegible] بخت نصر کو [illegible] عرب کی گوشمالی کے لئے روانہ کیا [illegible] بیابانوں میں بسر اوقات کرتے ہیں یا ان کو قتل کرے ان کے گھروں کو اجاڑ دے لیکن ان کی عورتوں کو [illegible]

بخت نصر کی عرب پر فوج کشی: بخت نصر [illegible] کسی نے بھی ایسا نہیں دیکھا [illegible] ایلہ سے مرتب کر کے عرب کی طرف بڑھا عرب بھی اپنے [illegible] مقابلہ پر آئے سب سے پہلے عدنان کو شکست ہوئی باقی [illegible] بخت نصر نے بابل کی واپسی کے وقت [illegible] قیدیان عرب کو انبار میں

ٹھہرایا۔ ابن کلبی کہتا ہے کہ بخت نصر نے جب عرب پر حملہ کرنے کی تیاری کی تو اس نے ان اہل عرب کو جو سوداگری کے لئے گرفتار کر لیا جو اس کے ملک میں موجود تھے اور انہیں حیرہ لا کر ٹھہرایا۔ پھر جب وہ لشکر لے کر نکلا اور ان میں سے چند قبائل اس کے ہمراہ ہو گئے تو اس نے انہیں شط فرات پر جہاں اس کا لشکر تھا ٹھہرایا ان لوگوں نے اس مقام کو انبار کے نام سے موسوم کیا پھر کچھ عرصہ بعد اس نے انہیں وہاں سے منتقل کر کے حیرہ میں لا بسایا۔ یہ لوگ زمانہ بخت نصر تک یہیں مقیم رہے پھر جب وہ مر گیا تو انبار چلے گئے۔

حیرہ کی وجہ تسمیہ: طبری کہتا ہے کہ تبع ابو کرب نے اردشیر بہمن کے زمانہ میں جب عراق پر چڑھائی کی اور جبل طے اور وہاں سے انبار ہوتے ہوئے رات کے وقت مقام حیرہ تک پہنچا تو راستہ نہ ملنے کی وجہ سے حیران ہو کر وہیں ٹھہر گیا اسی وجہ سے اس مقام کا نام حیرہ رکھ دیا۔ پھر وہاں سے روانہ ہوتے ہوئے اپنی قوم ازد، لخم، جذام، عاملہ، قضاعہ میں سے چند لوگوں کو وہیں چھوڑ دیا یہ لوگ وہیں رہنے لگے پھر ان میں سے چند لوگ طے کلب ایاد حارث بن کعب وغیرہ کے آ کر شامل ہو گئے اور ان کے ساتھ وہیں رہنے لگے۔

حیرہ کے نام کی دوسری روایت: اسی روایت سے ملتی جلتی یہ روایت ہے کہ جس وقت تبع بن حسان عرب کو لے کر عراق کی طرف بڑھا تو انبار کے باہر پہنچ کر حیرت زدہ ہو کر شب کو راستہ بھول گیا تبع کے وقت چند ضعفاء لشکر کو وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گیا اسی وجہ سے اس مقام کا نام حیرہ ہو گیا پھر جب وہ واپس ہو کر اس مقام پر پہنچا تو ان لوگوں کو آباد پایا جنہیں وہ چھوڑ گیا تھا تبع نے انہیں مستقل وہیں رہنے دیا ان میں عرب کے اکثر قبائل ہذیل، لخم، جعفی، طے، کلب، بنو لحیان (جرہم) کے آدمی موجود تھے۔

اہل عرب کی روانگی یمن و شام: ہشام بن محمد تحریر کرتا ہے کہ بخت نصر کے مرنے کے بعد جنہیں اس نے حیرہ میں آباد کیا تھا وہ انبار چلے گئے ان کے ساتھ وہ لوگ بھی تھے جو بنو اسماعیل اور بنو معد کے ان میں شامل ہو گئے تھے۔ پھر معد کی اولاد کی کثرت ہوئی پھر یہ لوگ بلاد یمن اور مشارف شام کی طرف طلب معاش کے لئے نکلے اور تہامہ عرب سے مالک و عمرو پسران فہم بن تیم اللہ بن اسد ابن وبرہ بن قضاعہ اور مالک بن زہیر ابن عمرو بن فہم اپنی قوم کی ایک جماعت لئے ہوئے اور قنص بن الحیر بن عمرو بن معد بن عدنان اپنے گھر والوں کے ہمراہ بحرین چلے آئے پھر کچھ عرصہ بعد غطفان بن عمرو بن الطمثان بن عوذ مناف بن یقدم بن دعمی بن ایاد بن نزار اور صبح بن صبیح بن الحارث بن افصی بن دعمی بن ایاد اور زہیر بن الحارث ابن الیلیل بن زہیر بن ایاد بھی آ کر ان میں شامل ہو گئے۔

عربوں کی بحرین میں آمد: بحرین میں ان دنوں قوم ازد آباد تھی جو یمن سے زمانہ خروج مزیقیا میں یہاں چلی آئی تھی۔ عرب کا بحرین میں جمع ہونا زمانہ طوائف الملوکی میں ہوا ہے طوائف عرب پر متفرق طور پر مختلف اور متعدد لوگوں کے مالک تھے ان میں سے ہر ایک دوسرے پر حملہ کرتا تھا اور ہمیشہ ایک دوسرے کی خرابی کی فکر میں رہتے تھے اسی زمانہ میں اہل عرب بحرین آئے اور ان کا خیال ہے کہ ہمارا بھی بحرین پر غلبہ یا اس کی حکومت میں شریک ہو جائیں عرب نے اس اختلاف کو رفع کر دیا جو یہاں کے حکمرانوں میں باہمی واقع ہو رہا تھا اور ان کے امرا و رؤسا کو جمع کر کے عراق کی طرف بڑھنے کی تحریک کی۔

عربوں کی عراق کی جانب پیش قدمی: سب سے پہلے ان میں سے قضاعہ بن الحیر اعلا و قنص بن معد چند آدمیوں

نے [illegible] سواد عراق کی طرف بڑھے۔ بادشاہ [illegible] موصل تک [illegible] (جو اس سے پہلے [illegible] کے بادشاہ اور [illegible] عرب اول تھے) ملوک الطوائف سے قتل و قتال کرتے رہتے تھے۔ عرب نے انھیں سواد عراق سے نکال [illegible] ان کے بعد مالک، [illegible] مالک بن زہیر (بنی قضاعہ سے) [illegible] عمرو بن الحارث نے (قبائل) [illegible] قبیلوں کے ہمراہ [illegible] ان اور ان کے [illegible] عراق کی طرف خروج [illegible] کے قبضے میں [illegible] تھے وہ بھی نکل گئے سواد عراق پر ان کی حکومت قائم [illegible] کے نام [illegible] دیا۔

ابن قیس اور ابن فہم کا حیرہ میں قیام: ان کے بعد [illegible] ابن قیس اور [illegible] کی امداد سے [illegible] آیا [illegible] کے یہاں تک [illegible] یہ [illegible] لوگ وہیں آباد [illegible] ان میں [illegible] جیسا کہ اس سے پہلے ہم نے بیان کیا ہے [illegible] ملوک الطوائف [illegible]

بنو [illegible] اور بنی جرہم کی جنگ: [illegible] (جنگ [illegible] [illegible] بنی جرہم [illegible] عراق اور شام میں [illegible] جو قبیلہ [illegible]

معد بن عدنان: باقی رہے معد بن عدنان، ان کا واقعہ یہ ہے کہ جب [illegible] علیہما السلام کو [illegible] بخت نصر کے حملے [illegible] معد بن عدنان [illegible] معد بن عدنان کی اولاد سے (حضرت) محمد نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونے والے ہیں۔ چنانچہ ارمیا و برخیا علیہما السلام [illegible] عرب [illegible] معد بن عدنان [illegible] وقت [illegible] دونوں نبیوں کے ساتھ [illegible] [illegible]

معد بن عدنان کی حجاز میں آمد: پھر جب بخت نصر [illegible] ہو گیا تو معد بن عدنان انبیاء بنی اسرائیل کے ہمراہ [illegible] معلوم [illegible] معد بن عدنان نے [illegible] معد بن عدنان حجاز [illegible] وقت [illegible] جب [illegible] معد بن عدنان [illegible] (جرہم [illegible])

کی زبان بھی عربی تھی [illegible] کی جماعت [illegible] نے انہی کا اصلی کلام سیکھ لیا۔

ان کے بعد عدنان کی اولاد [illegible] مختصر بیان میں [illegible] اور [illegible] عراق و شام [illegible] سب سے پہلے ان میں سے [illegible] قحطان کے قبیلہ کا [illegible] جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اور ان کے بعد [illegible] قوم اور عرب آئے [illegible] کے ساتھ [illegible] سے [illegible] ہو چکا ہے [illegible] کے ساتھ [illegible] جدال و قتال کرتے رہے۔

تابع العرب [illegible] عراق و شام [illegible] ماتحت [illegible] ان کی حکومت [illegible] جب [illegible] قوم [illegible] تمام حالات ختم ہو چکے تھے [illegible] ہے کہ [illegible] کیا جائے [illegible] جب تک [illegible] ان کا [illegible] کیا اور [illegible] اپنے سلف [illegible] رہے ہیں تو مناسب ہے [illegible] عرب [illegible] کیا جائے [illegible] ریاست و حکومت [illegible] اور [illegible] قبیلے [illegible] کے [illegible] [illegible] قریش [illegible] کی حکومت قائم ہوئی۔

[illegible] عرب [illegible] عرب [illegible] ان میں [illegible] ریاست [illegible] تھی۔ لیکن [illegible] کی [illegible] ریاست کی [illegible] ہی [illegible] حکومت و سلطنت [illegible] کے ہاتھ [illegible] ایک [illegible] عرب کے [illegible] ان کی [illegible] اسلام کے [illegible] عرب نے اس [illegible] اپنے [illegible] حکومت اور [illegible] تمام [illegible] [illegible] عرب [illegible] تو مناسب ہے [illegible] ان کی حکومت و سلطنت [illegible] اسلام کی [illegible] بیان کریں۔

عرب کا نسب [illegible] عرب [illegible] عدنان [illegible] قحطان [illegible] قضاعہ [illegible] ہے۔ [illegible] اسلام کی [illegible] زبان [illegible] جس سے [illegible] علم [illegible] کے سوا [illegible] باقی [illegible]۔

قحطان قحطان کے بارے میں [illegible] اختلاف [illegible] ہیں [illegible] بن [illegible] [illegible] جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اسماعیل [illegible] اپنے [illegible] [illegible] نے [illegible] اور [illegible] اس قول کے قائل [illegible] [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کی [illegible] ہے۔

قضاعہ قضاعہ کی نسبت اس [illegible] اور [illegible] [illegible] قول ہے [illegible] اس [illegible] نے [illegible]

حدیث پیش کی جاتی ہے جسے ابن لہیعہ نے عقبہ بن عامر الجہنی سے روایت کیا ہے:

((قلنا یا رسول اللہ فمن نحن قال انتم من قضاعہ ابن مالک))

"عقبہ بن عامر نے کہا یا رسول اللہ ہم کس قبیلے سے ہیں؟ فرمایا جناب موصوف نے تم لوگ قضاعہ ابن مالک کی نسل سے ہو۔"

عمرو بن مرہ صحابی کہتے تھے:

نحن بنو الشیخ الحجاز الازہری قضاعۃ بن مالک بن حمیر

قضاعہ کا نسب۔ زبیر کا یہ خیال ہے کہ قضاعہ اور اس کے بھائی معد کے بیٹے ہیں معد بن عدنان سے ہیں۔ سہیلی کہتا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ چونکہ مادر قضاعہ (عکبرہ) کا شوہر مالک بن حمیر اس وقت فوت ہوا ہے جبکہ اس کے حمل میں قضاعہ تھا اور عکبرہ نے بیوگی کے بعد معد بن عدنان سے عقد کر لیا۔ اس کے بعد قضاعہ پیدا ہوا اسی وجہ سے قضاعہ معد بن عدنان کی طرف منسوب ہوتا ہے یہی قول زبیر کا بھی ہے۔ علماء متقدمین یونان مثل بطلیموس ہروشیوش وغیرہما کی کتابوں میں قضاعیوں اور ان کی لڑائیوں کا تذکرہ ہے لیکن اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ ان قضاعیوں کے اسلاف سے ہیں یا ان کے بعد کے لوگ ہیں۔ سہیلی اس قول پر کہ قضاعہ نسل عدنان سے ہے یہ شہادت پیش کی جاتی ہے کہ یا وقت معد یا ہشام ابن کلبی بنو معد یا بنو عدنان سے ملے ہوئے ہیں اور اصل تو یہ ہے کہ دور کے انساب میں یقین کی بہ نسبت ظن کا احتمال غالب ہے۔ واللہ اعلم

بنو حمیر قحطانیہ: چونکہ زمانہ قدیم میں عرب کی حکومت سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان میں تھی پھر اس کی حمیر بن سبا اور کہلان بن سبا میں شاخیں پھیلیں جب اس کے بعد بنو حمیر نے حکومت و سلطنت میں علیحدہ روش اختیار کر لی انہیں میں سے ملوک تبابعہ تھے جن کی دولت و حکومت مشہور عالم ہے لہٰذا ہم پہلے قحطانیوں میں سے حمیر کے حالات لکھتے ہیں اس کے بعد قضاعہ کے حالات تحریر کریں گے اس وجہ سے کہ باعتبار قول مشہور قضاعہ کا حمیر سے نسبی تعلق ہے۔ پھر اسی کے بعد بنی کہلان برادر حمیر (قحطانی) کا ذکر کر کے بنو عدنان کے حالات لکھیں گے۔

حمیر بن سبا: اس سے پیشتر ہم ان بنو حمیر کے تمام قبیلوں کا ذکر کر چکے ہیں جن کی دولت و حکومت ملوک تبابعہ سے پہلے تھی اور یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ حمیر بن سبا کے نو لڑکے تھے۔ ہمیسع، مالک، زید، عریب، وائل، مسروح، معدیکرب، اوس، مرہ، بنو مرہ حضرموت میں جا رہے تھے اور حمیر میں سے ایمن بن زہیر بن الغوث بن ایمن بن ہمیسع بن حمیر ہے انہی کی طرف عدن ابین منسوب ہوتا ہے اور انہیں میں سے بنو ذوالکلاع اور بنو عبد شمس ہیں جو وائل بن الغوث بن قطن بن عریب بن زہیر کے لڑکے ہیں۔ عریب اور ایمن دونوں بھائی ہیں اور ابو محمد کہتے ہیں: ذواصبح بن قیس ابن معاویہ بن جشم بن عبد شمس کی ہیں۔ ابن حزم کا یہ خیال ہے کہ جشم اور عبد شمس دونوں بھائی اور وائل کے لڑکے ہیں اس کا قول اس سے پہلے ہم نے بیان کر دیا ہے اور صحیح وہی ہے جو ہم نے اس مقام پر بیان کیا ہے۔

بنو خیران و شعبان۔ اور بنو خیران اور شعبان پسران عمرو برادر شرحب بن قیس ہیں اور یہ دونوں بنو الجمہور بن سہل برادر خیران و شعبان ہے اور جو حسان کا ... حسان ابن الحقل بن عمرو ہے۔ جس کا اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے اور زید الجمہور سے ذو رعین ہے جس کا نام یریم بن زید بن سہل ہے اسی کی طرف مہد کلی منسوب ہوتا ہے جس کا ذکر ملوک تبابعہ میں ہو چکا ہے۔ حارث و شرحب پسران

[illegible]

شعیب بن ذی مہدم [illegible]

بنو جشم [illegible]

"[illegible]"

[illegible]

بنو جعفر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تبابعہ کا نسب: زیادہ مشہور یہ ہے کہ تبابعہ اور ملوک حمیر اولاد صیفی بن سبا الاصغر بن کعب بن زید ہیں ابن حزم کہتا ہے کہ صیفی کی نسل سے تبع اسعد ابوکریب حسان ذو معاہر اور تبع زرعہ بھی ہے جو ذونواس کے نام سے معروف ہے اس نے خود یہودیت اختیار کر لی تھی اور اہل یمن کو یہودی بنا ڈالا تھا۔ بعض اسے یوسف کے نام سے بھی تعبیر کرتے ہیں اس نے نصرانیان نجران کو قتل کیا تھا جو حمیر ہی سے تھے عمرو بن یزید بن مرثد بن عمرو ذی الاذعار اور افریقس بن قیس بن صیفی اور بلقیس بنت ایلی شرح بن ذی جدن بن ایلی شرح بن الحرث بن قیس بن صیفی ہے ابن حزم کا یہی خیال ہے کہ تبابعہ کے انساب میں نہایت اختلاف ہے اور ان کے حالات میں ایسی بہت کم تحریریں ہیں جو صحیح اور پایہ تصدیق کو پہنچی ہوں۔

سیف بن ذی یزن: زیادہ مشہور سے ذویزن بن عامر بن اسلم بن زید ہے لیکن ابن حزم نے عامر کی اولاد ذویزن بتایا ہے اور اس کی اولاد سے سیف بن النعمان بن عفیر بن زرعہ بن عفیر بن الحرث بن النعمان بن قیس بن عبید بن سیف بن ذی یزن ہے یہ سیف بن ذی یزن وہی ہے جو کسریٰ شاہ فارس کے پاس ملوک حبشہ کے ظلم و جور کی شکایت لے گیا تھا اور فارس کو یمن لایا تھا۔

بطون حمیر اور ان کے انساب بکثرت ہیں اور کوئی ملک یمن میں صنعا سے ظفار تک خالی نہ تھا ان کی حکومت کے حالات ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین

قبائل حضرموت: چونکہ بعض نسابین سبا کے انساب کے ساتھ حضرموت اور جرہم کے بھی انساب ذکر کیا کرتے ہیں لہٰذا ہم بھی حمیر بن سبا کے انساب کے بعد ہی حضرموت اور جرہم اور ان کی شاخوں کے انساب تحریر کرنا چاہتے ہیں کیونکہ حضرموت اور جرہم سبا کے بھائیوں میں سے ہے جیسا کہ توریت میں مذکور ہے اور ہم اسے بیان کر چکے ہیں اور ان دونوں کے علاوہ قحطان کی اولاد سے سبا کے بعد کوئی مشہور شخص نہیں رہا۔

حضرموت اور ان کے پیدا ہونے کا تذکرہ عرب بائدہ کے ذیل میں ہم بیان کر چکے ہیں اور وہیں اشارۃً ہم نے کہہ دیا ہے کہ ان کے بعد کے طبقے غیروں میں شامل ہو گئے ہیں اسی وجہ سے ہم انہیں اس طبقہ ثالثہ میں ذکر کرنا چاہتے ہیں ابن حزم کہتا ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرموت یقطن برادر قحطان کا لڑکا ہے واللہ اعلم اس خاندان میں حکومت دور ابتدائے اسلام تک قائم رہی ہے۔

وائل بن حجر: انہی میں سے وائل بن حجر ہیں جنہیں صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوئی تھی ان کا نسب اس طرح ہے:

> "وائل بن حجر بن سعید بن مسروق بن وائل بن النعمان بن ربیعہ بن الحرث بن عوف بن سعد بن عوف بن عدی بن شرحبیل بن الحرث بن مالک بن مرہ بن حمیر بن زید بن الایلی بن مالک بن قدامہ بن یعب بن مالک بن الیع بن حضرموت۔"

ان کا لڑکا علقمہ بن وائل ہے ابن حزم کے نزدیک حجر بن سعید اور سعید بن مسروق میں ایک پشت چھوٹ گئی ہے جس کا نام سعد ہے اور وہ سعید کا لڑکا ہے۔

حضرت علاء بن الحضرمی: پھر ابن حزم تحریر کرتا ہے کہ بنو خلدون الاشبیلی بھی انہیں میں سے ہیں جو عبدالجبار بن علقمہ بن وائل کی اولاد سے ہیں اور انہیں میں سے علی المعتمد بن محمد اور ان کے لڑکے قرطبہ اور اشبیلیہ میں ہیں جنہیں ابو القاسم بن عباد لخمی نے

حملہ قتل کیا۔ یہ دونوں قحطہ بن ابوبکر ابن خالد بن عثمان ابو بکر بن قحوف معروف بہ طعون کے لڑکے ہیں (جو کہ مشرق میں داخل ہوا تھا) اور صدف بن اسلم بن زید بن مالک بن زید بن حضرموت سے ہیں انہیں حضرمیوں میں سے علاء بن الحضرمی بھی ہیں جنہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کا والی مقرر کیا تھا اور ابوبکرؓ و عمرؓ نے اپنے عہد کے بعد تک ان کو اسی عہدہ پر قائم رکھا تھا۔ یہاں تک کہ ۱۴ھ میں ان کا انتقال ہوا اور یہ علاء عبداللہ بن عبیدۃ بن حمد بن مالک حلیف حرب ابن امیہ بن عبد شمس کے بیٹے ہیں اور ان کے بھائی میمون ابن الحضرمی بن الصدف ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ "عبداللہ بن عماد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک بن اکبر بن عویف بن مالک بن الخزرج بن الصدف" ابن حزم کہتا ہے کہ انہیں علاء بن حضرمی کی بہن صعبہ بنت الحضرمی طلحہ بن عبیداللہ کی ماں ہیں۔

بنو جرہم: جرہم کی نسبت لوگوں کے مختلف خیال ہیں ابن سعید کہتا ہے کہ یہ دو گروہ تھے ایک گروہ تو زمانہ عاد میں تھا اور ایک گروہ جرہم بن قحطان کی اولاد سے ہے یہی وہ جرہم ہے جو کہ حجاز کا مالک ہوا تھا۔ چنانچہ ان کے بھائی یعرب بن قحطان نے یمن پر حکمرانی کا ملک دیا تھا اس کے بعد اس کا بیٹا عبدیالیل بن جرہم پھر اس کا لڑکا جرشم بن عبدیالیل پھر اس کے بعد اس کا لڑکا عبدالمدان بن جرشم اس کے بعد نفیلہ بن عبدالمدان اس کے بعد عبدالمسیح بن نفیلہ پھر اس کا لڑکا مضاض بن عبدالمسیح پھر عمرو بن مضاض اس کے بعد اس کا بھائی حرث بن مضاض اس کے بعد عمرو بن الحرث پھر مضاض بن عمرو ان کے بعد یہ حکمرانی کرتے رہے۔ یہ جرہم کی دوسری امت ہے جس کی طرف سیدنا ابراہیم علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے اور جن میں آپ نے اپنی شادی کی تھی واللہ اعلم۔

شجرہ انساب بنو کہلان قحطانیہ

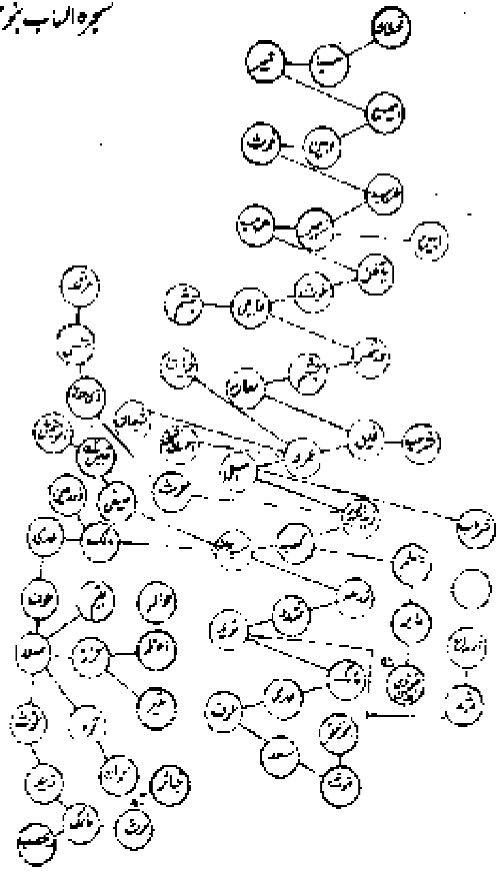

---

۱ [illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

قضاعہ: ابھی یہ بیان ہو چکا ہے کہ قضاعہ حمیر سے ہے یا معد بن عدنان سے اور اس مقام پر فریقین کے دلائل مختصر طور پر نقل کر دیے گئے ہیں اور اس قول کو ترجیح دیتے ہوئے کہ قضاعہ حمیر کے خاندان سے ہے جو حمیر کے بعد بنی قضاعہ کا نسب بھی لکھ دیا گیا ہے اسی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ قضاعہ مالک بن حمیر کا لڑکا ہے اور کلبی کہتا ہے کہ قضاعہ مالک بن عمرو بن مرہ بن زید بن مالک بن حمیر کی نسل سے ہے بروایت ابن سعید قضاعہ بلاد شحر پر حکمران تھا۔ اس کے بعد اس کا لڑکا الحاف پھر اس کا لڑکا مالک حاکم ہوا۔ قضاعہ اور وائل بن حمیر سے آخر لڑائیاں ہوئیں پھر بلاد شحر پر مہرہ بن حیدان بن الحاف بن قضاعہ مستقل طور پر حکمران ہوا کچھ عرصہ بعد بنو قضاعہ نے نجران پر بھی قبضہ کر لیا پھر ان پر بنو حارث بن کعب بن ازد غالب ہو گیا اور بنو قضاعہ حجاز چلے گئے اور تہامہ میں پھیل گئے اسی وقت سے بنو قضاعہ غلطی سے معد کی طرف منسوب کر دیے گئے۔

الحاف بن قضاعہ: علماء نسب نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ قضاعہ کا الحاف (الحافی) کے سوا اور کوئی لڑکا نہ تھا اس سے تمام قبائل قضاعہ پیدا ہوئے الحافی (الحاف) الحاف کے تین لڑکے عمرو، عمران، اسلم (اسلم الاوم) تھے۔

عمرو بن الحافی: عمرو بن الحافی سے حیدان و بلی و بہراء وحیدان سے مہرہ ہوا اور بلی کی نسل سے مشاہیر صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ہے جن میں کعب بن عجرہ و حضرت سہل بن رافع ابو بردہ بن نیار ہیں اور بہراء کی اولاد سے بھی صحابہ کی ایک جماعت ہے جن میں مقداد بن عمرو ہیں یہ اسود بن عبد یغوث بن وہب (کالے پالک ماموں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں کیونکہ انہوں نے انہیں متبنیٰ کیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ خالد بن برمک (خاندان برامکہ کا مورث اعلیٰ) بنی بہراء کا مولیٰ (غلام آزاد) تھا۔

اسلم بن الحافی: اسلم بن الحافی سے سعد ہذیم، جہینہ، نہد، عذرہ بنی لیث بن سود بن اسلم ہیں جہینہ اس وقت تک حجاز کے میدانوں میں ینبع اور مدینہ منورہ کے درمیان موجود ہیں اور ان کے شمال میں عذرہ آباد ہیں اور بلی کے مساکن و مواطن ہیں اور یہ دونوں بحر قلزم کی شرقی سمت میں واقع ہیں ان میں سے ایک گروہ بحر قلزم کے غربی جانب نکل کر صعید مصر و بلاد حبشہ کے درمیان پھیل گیا وہیں ان کی کثرت ہوئی اور انہوں نے بلاد نوبہ پر قبضہ حاصل کیا اور ان کی جماعت کو منتشر کر کے ان کے قبضہ سے حکومت و سلطنت چھین لی۔ حبشہ سے بھی لڑے اور اس وقت تک ان کے خون سے اپنی تلوار کی پیاس بجھاتے ہیں۔

سعد ہذیم سے بنو عذرہ ہیں جو عرب میں محبت اور پیار میں مشہور ہیں انہی میں سے جمیل بن عبداللہ بن معمر اور ان کی صاحبہ بثینہ بنت حیا ہیں۔ انہی میں حزام بن جہینہ ہے جب کہ بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منصوب ہوئی تھی اور عروہ بن حزام اور ان کی صاحبہ عفراء اور زراح بن ربیعہ (قصی بن کلاب کے برادر مادری) بھی انہی میں سے ہیں یہ زراح بن ربیعہ وہی شخص ہے جس کی اعانت سے قصی بن کلاب اور ان کی قوم نے بنو صوفہ بن زید بن مناۃ بن تمیم کو مغلوب کیا تھا اور اسی وقت سے قریش کی ریاست کی بنا پڑی تھی۔

عمران بن الحافی: عمران بن الحافی سے بنو تنوخ (یعنی عمرو بن حلوان بن عمران) اور بنو ضجعم بن سعید بن سلیح (جو شام میں روم کی طرف سے غسان کے پہلے حکمران تھے) اور قبیلہ بزرگ بنو جرم بن زبان بن حلوان بن عمران ہیں اس خاندان کے اکثر مقامات ہیں ان کا مسکن و مواطن غزہ و جبال شراۃ (شام) کے درمیان ہے اور تغلب بن حلوان سے بنو اسد، بنو النمر، بنو کلب کے بڑے بڑے قبائل ہیں جو سب کے سب بنو وبرہ بن تغلب کی طرف منسوب ہوتے ہیں بنو نمر سے بنو خشین بن النمر اور بنو اسد

بنی بہرا سے تعلق [illegible] ہیں اور وہ قیم بن تیم اللات بن اسد [illegible] ان میں سے مالک بن [illegible] زہیر بن عمرو بن [illegible] قیم [illegible] سب [illegible]
جرم کے حلیف تھے اور بنو تیم اللات [illegible] سے بھی تین قبیلے ہیں جو قبائل عرب [illegible] کے اطراف
ملتے ہیں۔

بنو القین: [illegible] القین ہیں ان کا نام نعمان بن جسر بن شیع اللات بن اسد تھا۔ [illegible] بن وبرہ بن [illegible] بن حلوان [illegible] بن عوف بن عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب کا جو قبیلہ ہے [illegible] ہیں۔ [illegible] عبد اللہ [illegible] کا ایک بہت بڑا قبیلہ ہے [illegible] سے [illegible] ہیں۔

بنو عذرہ: [illegible] الفرافصہ بن الاحوص بن عمرو بن ثعلبہ بن الحارث بن حصن [illegible] عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما [illegible] تھا۔ [illegible] بن مالک بن
[illegible]

بنو کلب: [illegible] بنو کلب [illegible] تھے [illegible] بن کلب بن [illegible] قریش کا [illegible] بن کلب [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible] بن عامر بن عوف [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بن عامر بن عوف رضی اللہ
[illegible]

حضرت زید بن حارثہ: [illegible] اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ [illegible] حارثہ بن شراحیل بن عبد العزیٰ بن امرؤ القیس بن عامر بن عبد ود بن عوف ہیں۔ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب [illegible] تھے اسامہ کے باپ [illegible] حضرت خدیجہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ان کے باپ [illegible] آپ نے زید کو [illegible] اجازت دے [illegible] اپنے باپ کے ساتھ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ [illegible] بن عوف [illegible] امرؤ القیس [illegible]

حوف قضاعہ: [illegible] شام [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

ہو گئی تھی۔ روم نے انہیں بادیہ عرب پر حکمران کیا تھا۔ سب سے پہلے ان میں حکومت تانات تنوخ سے سپرد کی گئی بروایت مسعودی تنوخ ان میں تین بادشاہ رہے نعمان بن عمرو پھر اس کا لڑکا عمرو بن النعمان پھر اس کا لڑکا حواری بن عمرو۔ اس کے بعد یہ تنوخ صالحہ سے مغلوب ہو گئے۔ ان میں حکومت ضجعم بن سعد میں تھی۔ اسی زمانہ میں تھا جبکہ طیطوس قیصر نے شام پر غلبہ حاصل کیا تھا اس نے انہیں اپنی طرف سے بادیہ عرب کا بادشاہ بنایا تھا۔ یہ اس کے ہر حکم کی اطاعت کرتے رہے یہاں تک کہ ان میں سے زیاد بن ہبولہ بن عمرو بن عوف بن ضجعم حکمران ہوا اور غسان نے یمن سے خروج کیا۔ وہ ان سے مغلوب ہو گئے اور عرب کے تمام حکومت شام بنی جفنہ کے قبضہ میں آ گئی اور ضجعم کی حکومت وسلطنت باقی نہ رہی۔

زیاد بن ہبولہ ابن سعید کہتا ہے کہ زیاد بن ہبولہ غسان کے غلبہ کے بعد لوگوں کو لے کر حجاز کی طرف چلا گیا تھا پھر آکل المرار کندی نے مار ڈالا۔ جو تبابعہ کی جانب سے حجاز کا حکمران تھا۔ ان لوگوں میں سے جو بادیہ کے ہمراہ تھے بہت کم آدمی باقی رہے۔ ابن سعید کا یہ بھی خیال ہے کہ بعض مورخین تنوخ کا اطلاق ضجعم اور دوسرے لوگوں پر کرتے ہیں جنہوں نے حیرہ میں قیام اختیار کیا تھا۔ پھر آگے چل کر وہ تحریر کرتا ہے کہ بنو عبید بن اجرم بن عمرو بن حلوان کے قبضہ میں ایک ملک رہا تھا جس کے آثار اس وقت تک بریہ سنجار میں باقی ہیں جس کا آخری حکمران الضیزن بن معاویہ تھا جس کا تذکرہ شاعر لوگ اپنے اشعار میں کرتے ہیں اور اس کا قصہ شاپور کے ساتھ بہت مشہور ہے۔

بنو کلب بن وبرہ کی حکومت قضاعیوں میں سے بنو کلب بن وبرہ نے حکمرانی کی ہے ان کے قبضہ میں دومۃ الجندل اور تبوک وغیرہ تھے اس خاندان نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا تھا۔ عہد اسلام میں ان کا حکمران اکیدر بن عبدالملک بن سکون تھا جیسا کہا جاتا ہے کہ یہ کندی تھا اور ان پر حکمران تھا جب تبابعہ نے کلب کا حاکم مقرر کیا تھا۔ اسے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گرفتار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تھے۔ بنو کلب کی بڑی جماعت اس وقت تک قسطنطنیہ کے گرد و نواح میں آباد ہیں۔ ان میں سے بعض مسلمان ہیں اور وہ خانہ بدوشی زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض عیسائی مذہب رکھتے ہیں۔

شجرہ انساب بنو قضاعہ

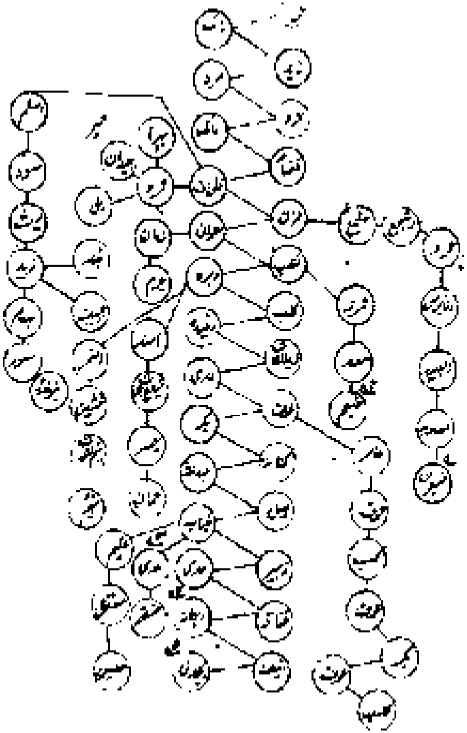
مالک
قضاعہ
عمرو
حیدان
اسلم

۱ [illegible]

۲ [illegible]

۳ [illegible]

۴ [illegible]

۵ ان کے اعقاب سے [illegible]

بنو کہلان: بنو کہلان بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان بنو حمیر بن سبا کے نسبی بھائی ہیں۔ ابتداً یہ بنو حمیر کے ساتھ ملک و حکومت میں شریک تھے کچھ عرصہ بعد زمام حکومت صرف بنو حمیر کے قبضہ میں آ گئی اور بنو کہلان یمن میں ان کے ماتحت رہے پھر جب بنو حمیر کی حکومت ختم ہو گئی تو عرب بادیہ پر بنو کہلان حکمران ہوئے۔ بطون کہلان سے بنو کندہ ہیں جن کی حکومت نجد و حجاز میں تھی کچھ عرصہ بعد بنو کہلان ہی کی شاخ سے عمرو مزیقیا کے ہمراہ یمن سے بنو ازد نقل کر کے [illegible] شام میں پھیل گئے تمام کی حکومت بنو غسان میں اور یثرب کی اوس و خزرج میں اور عراق کی بنو لخم میں رہی پھر [illegible] کی شاخ سے ظاہر ہوئے اور ان کی حکومت و سلطنت تھی جس میں قبل مستقل کی صورت میں نمودار ہوئی جیسا کہ آئندہ ذکر کریں گے۔

زید بن کہلان: کہلان کا تمام نسلی سلسلہ زید بن کہلان سے چلا ہے اور اس کی شاخیں مالک بن زید اور عریب بن زید اور ربیعہ بن زید سے پھیلی ہیں مالک بن زید سے بطون ہمدان کا تعلق ہے ان کا مسکن و وطن ہمیشہ مشرقی یمن میں رہا۔ یہ خاندان بنو اوسلہ کے نام سے مشہور ہے اور یہ ہمدان کا لڑکا ہے مالک بن زید بن اوسلہ بن ربیعہ بن خیار بن مالک بن زید بن نوف بن ہمدان کا اور مشہور شعوب حاشد سے بنو یام بن اصفی بن رافع بن مالک بن جشم بن حاشد ہیں اور [illegible] سے [illegible] عرب سے شمار کئے جاتے ہیں لیکن جب اللہ جل شانہ نے نور اسلام سے عرب کی بنیادیں اور [illegible] تاریکیوں کو روشن کر دیا تو اکثر بنو ہمدان افریقہ وغیرہ میں منتشر ہو کر نکل گئے اور جو باقی رہ گئے وہ یمن میں باقی رہ گئے یہ لوگ جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کے شیعہ (حمایت یا گروہ) میں شمار ہوتے ہیں جب کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں اختلاف واقع ہوا اور باہم نزاع و تشیع کی حالت میں تا زمانہ اسلام رہے۔

بنو یام: انہی میں سے علی بن محمد صلیحی بنو یام کی ولاء سے تھا (جو کہ دولت عبیدیہ کو یمن میں قائم کرنے والا تھا) اور بنو کا نسبی تعلق حاشد سے ہے یہ اسی زمانہ میں حصن جراز پر قابض ہو گیا تھا جس کی حکومت اس کے بعد نسلاً بعد نسل اس کے خاندان میں رہی ان سے پہلے اور بعد میں زیدیہ کے زمانہ میں بنو الرسی کی حکومت صعدہ میں تھی اب کہا جاتا ہے کہ منتشر ہونے کے بعد ان کے کسی قبیلہ کا نشان باقی نہ رہا اس کے علاوہ کہ کچھ لوگ یمن میں باقی رہ گئے حالانکہ یہ عرب کے بڑے قبائل سے ہے۔

بنو ہمدان: ابن سعید کہتا ہے کہ بنو ہمدان سے بنو الحارث [illegible] ہیں جو صعدہ اور یمن میں ملک و حکومت کے مالک تھے ہمدان کا نسبی بھائی الہان بن مالک بن زید بن اوسلہ ہے اور مالک بن زید سے بنو ازد (یعنی ازد بن الغوث بن نبت بن مالک بن زید) اور لخم و قبیلہ پسران انمار بن اراش (یہ اور ازد بن الغوث) ہیں سمجھے گئے ہیں کہ انمار نزار بن معد کا لڑکا ہے لیکن یہ صحیح

۱۔ مورخین کا خیال ہے کہ سبا بن یشجب نے اپنی حکومت اپنے دونوں لڑکوں حمیر و کہلان میں اس طرح تقسیم کی تھی کہ حمیر کو باپ کا ملک [illegible] حکومت [illegible] اور کہلان کو اطراف [illegible] چنانچہ حمیر اور کہلان نسلاً بعد نسل اسی طریقہ پر رہے یہاں تک کہ حمیر کا زمانہ حکومت ختم ہو گیا اور بنو کہلان ان کی جانشین حکومت پر بیٹھے گئے۔

۲۔ بعض مورخین [illegible] لکھتے ہیں لیکن جوہری نے لکھا ہے کہ [illegible] سے زیادہ [illegible] قبیلہ تھا [illegible] تین قسموں پر تقسیم کیا ہے (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible]

تھیں۔ یہ عمیر کیف بنو الازد کا بہت بڑا قبیلہ ہے جس سے بہت سی شاخیں نکلی ہیں از انجملہ بنو دوس نصر بن الازد کی نسل سے ہیں یعنی دوس بن عدثان (یا ثا مثلثہ) ابن عبداللہ بن زہران بن کعب بن الحرث بن کعب بن مالک بن نصر بن الازد۔ اور جذیمہ بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس ہیں جن کا ملک اطراف عمان میں تھا پھر حکومت دوس و جذیمہ ختم ہونے کے بعد عمان میں ان کے نسبی بھائی بنو نصر بن زہران بن کعب حکمران ہوئے چنانچہ ان میں سے قبل از اسلام مستکبر بن مسعود بن الجرار بن عبداللہ بن معولہ بن شمس بن عمرو بن غنم بن غالب بن عثمان بن نصر بن زہران تھا اور جس نے ان میں سے اسلام کا زمانہ پایا ہے۔

جیفر و عبداللہ پسران الجلندی: وہ جیفر بن الجلندی بن کرکر بن مستکبر اور اس کا بھائی عبداللہ الی عمان تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں صاحبوں کی طرف نامہ ہائے ارسال فرمایا تھا اور ان کے اطراف و جوانب کا عمرو بن العاص کو حاکم مقرر کیا تھا۔ بنو الازد کی یمن سے بنو مازن بن الازد کے نسل سے بنو عمرو مزیقیا بن عامر (ملقب بہ ماء السماء) ابن حارثہ الغطریف بن امراء القیس البہلول ابن ثعلبہ بن مازن بن الازد ہیں یہ عمرو اور اس کے آباؤ اجداد حمیر کے ساتھ بادیہ بلاد یمن میں حکمرانی کرتے تھے بعد میں ان کی حکومت قائم ہوئی سرزمین سبا (بلاد یمن میں ایک مشہور جگہ ہے) سے تھی اور یہیں سبا ہونے کی جگہ تھی جو دو پہاڑ ہیں۔ عرم تھا ان دونوں پہاڑوں کے درمیان پانی روکنے کی غرض سے دیواریں (یا بند) کا کام کرتی تھیں جن میں جابجا کھڑکیاں بنی ہوئی تھیں جن سے حسب حاجت پانی لے لیا جاتا تھا یہ بند یا دیواریں زمانہ دراز تک رہیں جب ان کی حکومت جاتی رہی اور ان کی سلطنت کا کارخانہ درہم برہم ہو گیا اور سبا پر بخت کا زوال کا دور دورہ ہوا تو دیواروں میں مرمت نہ ہونے کی وجہ سے وہ بند اور دیواریں خراب ہو گئیں اور یہ لوگ ادھر ادھر پریشان ہو کر چلے گئے۔

عمرو مزیقیا کی روانگی کا راز: عمرو مزیقیا (ان کے بادشاہ) نے بند کے خراب ہونے کی وجہ سے شہر کے ویران ہونے سے پہلے شہر کو چھوڑ دیا۔ ابن ہشام بروایت ابوزید انصاری تحریر کرتا ہے کہ عمرو مزیقیا نے خواب میں دیکھا تھا کہ چوہوں نے بند کو کھود دیا ہے جس سے اس نے یہ تعبیر کیا کہ شاید اب یہ شہر قائم نہ ہوگا اور نہ یہ پانی رہے گا اور اپنی قوم کو جمع کر کے شہر چھوڑ دینے پر آمادہ کیا اس کی قوم نے کہا جس وقت یہ حالت پیش آئے تو اپنے چھوٹے لڑکے کو سیلاب کی نذر کر دینا۔ عمرو مزیقیا نے کہا کہ میں ایسے شہر میں قیام کرنا نہیں چاہتا جہاں پر میرا چھوٹا لڑکا نذر موت کیا جائے۔ عمرو مزیقیا نے یہ کہہ کر اپنا مال و اسباب فروخت کر ڈالا اور اپنے لڑکوں اور پوتوں کو ہمراہ لے کر نکل کھڑا ہوا ازدی بھی عمرو مزیقیا کو نکلتے ہوئے دیکھ کر سفر پر آمادہ ہو گئے چنانچہ یہ لوگ ان کے ساتھ ہو لئے تک یمن سے جدا ہو کر حجاز چلے گئے۔

بنو مزیقیا کا حجاز میں قیام: سہیلی کہتا ہے کہ ان کی جدائی یمن سے حسان بن تبان اسعد ملوک تبابعہ کے زمانہ میں ہوئی ہے الغرض جب یہ یمن سے جدا ہو کر چلے تو پہلے یہ بلاد عک زبید و زمع میں جا اترے۔ بادشاہ سے اور ازد سے لڑائی ہوئی اس کے بعد وہ اطراف بلاد میں پھیل گئے چنانچہ بنو نصر بن الازد شراۃ و عمان میں اور بنو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا یثرب (مدینہ منورہ) میں اور بنو حارثہ بن عمرو مزیقیا بطن مر (مکہ) میں پہنچے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تمام قبائل یہ لوگ اثنائے سفر میں زبید و زمع کے درمیان ایک چشمہ پر (جسے غسان کہتے ہیں) ہو کر گزرے تھے پس جس نے بنو مزیقیا میں سے اس چشمہ سے پانی لیا وہ اسی نام سے موسوم ہوا اسی پانی کے پینے والے بنو مالک، بنو الحرث، بنو جفنہ، بنو کعب ہیں اور یہی غسان کے نام سے موسوم ہوتے

ہیں اور چونکہ بنو ثعلبہ تعداد میں بہت زیادہ تھے اس لیے وہ اس نام سے مشہور نہیں ہوئے۔ بنو جفنہ کی اولاد سے ملوک شام ہیں جن کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں اور ثعلبہ بن عمرو کی نسل ہے۔ علاوہ ازیں بعض زمانہ جاہلیت میں عرب کے بادشاہ گزرے ہیں جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور حروب و حالات تواریخ انہی حالات میں مندرج ہیں۔

تجیبہ تجیبہ کا ملک سراۃ، بحرین و حجاز میں شمال تک تھا۔ پھر زمانہ فتوحات اسلامی میں پریشان ہو کر نکل گئے چند لوگ اپنے ملک میں باقی رہ گئے، یمن میں اب تک زمانہ حال میں پائے جاتے ہیں جن کے چہروں سے تجیبی کے آثار نمایاں رہتے ہیں۔ اطراف تجیبہ سے قبیلہ بنی عمر بن الفرات اور الحسن بن الفرات ان کے نام ہیں۔

بنو حرب بنو حرب بن زید بن کہلان سے ہیں، اشعری اور مذحج بنو عمرو ہیں۔ اشعریوں اور مذحج کی بہت سی اولاد کے لڑکے ہیں ان کا مقبوضہ یمن سے شمالی جانب تھا۔ ابتدائے اسلام میں انہیں ایک گونہ حکومت و تاب حاصل تھا لیکن جب اسلامی فتوحات کی مہمیں درپیش ہوئیں تو یہ لوگ پریشان ہو کر اپنے وطن سے نکل گئے جو کچھ یمن میں باقی رہ گئے وہ زمانہ حال میں آئے ان کی لڑائیوں سے ضعیف ہو کر حکمرانی کے سلسلے سے نکل کر وہ ایک تھوڑے رہتے تھے وہ بھی بادشاہت میں رہتے تھے۔ ان کے نکلنے کے بعد یمن سے نکل کر حجاز کے جوار میں مقام بیعہ وغیرہ میں سکونت اختیار کر لی۔ ایک زمانہ تک وہیں مقیم رہے پھر زمانہ فتوحات اسلامیہ میں یہ بھی ختم ہو گئے۔

قبائل عنزہ و ثعالب بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ ان میں سے اس وقت تک جن سے ملک میں ایک بڑا گروہ موجود ہے جن سے نجد و شام و عراق کی پہاڑیاں بھری ہوئی ہیں لیکن اس وقت تک قبائل طے عراق و شام و مصر تک حکومت کر رہے ہیں ان میں سے عنزہ اور ثعالب دو قبیلے ہیں جو مشہور و معروف ہیں عنزہ لڑکے معاویہ کا اور وہ ثعلبہ بن عمرو بن الغوث بن طی کا اور ان کے ساتھ تجیبہ بن ثعلبہ بھی ہے اور ثعالب میں سے زبید بن معن بن عمرو بن عنین بن سلامان بن ثعل (یہ حجاز میں) اور ثعالب بنو قطیعہ بن مروان بن جندب بن خارجہ بن سعد بن فطرہ بن طے اور ثعلبہ بن جدعا بن ذہل بن رومان بن جندب اور بنو لام بن ثعلبہ کی گروہ سے ہیں ان کے مساکن مدینہ کے پہاڑوں میں ہیں اکثر اوقات یہ یثرب چلے آتے ہیں اور جو ثعالب صعید مصر میں ہیں وہ ثعلب بن عمرو بن الغوث بن طے کی نسل سے ہیں۔

بنو طی کی امارت زمانہ جاہلیت میں طی بن عمرو بن الغوث کی اولاد پر حکومت کرتے تھے انہی کی اولاد سے ایاس بن قبیصہ ہے جسے کسریٰ پرویز نے نعمان بن منذر کے قتل کے بعد عرب کا حاکم مقرر کیا تھا اور لوگ تمام حیرہ میں قیام کی جگہ تھی ایاس قبیصہ بن ابی عفر بن نعمان بن حیہ بن الحارث بن الحویرث بن ربیعہ بن مالک بن سعد بن عدی کا بیٹا ہے اس کی ریاست و حکومت فارس کے ختم ہونے تک قائم رہی اسی ایاس کی اولاد سے بنو ربیعہ ہیں جو بنو مفرج بن بدر بن سالم بن قصہ بن بدر کی نسل سے ہیں آل مرا اور آل فضل کی شاخیں اور آل فضل سے آل علی اور آل مہنا کی شاخیں منسوب ہیں علی اور مہنا فضل کے بیٹے ہیں اور فضل امراء ربیعہ کے بیٹے ہیں اور حقیقی جراح کی طرف منسوب ہوتے ہیں وہ در حقیقت قبیصہ بن ابی عفر کی اولاد سے ہے۔

امارت بنو مفرج عہد حکومت دولت عبیدیہ میں طی پر بنو مفرج حکومت کرتے تھے۔ پھر بنو مراء بن ربیعہ حکمران ہوئے یہ سب کے سب شام میں زمانے کے وارث تھے پھر کچھ عرصہ بعد بنو علی اور بنو مہنا پسران فضل بن ربیعہ بالاشتراک حکمران رہے لیکن ان دنوں مشارق شام و عراق و نجد میں بنو مہنا انفرادی طور پر حکمران رہے ہیں ان کا ملک دولت ایوبیہ و دولت

کے بعد ملوک ترک اسلام میں ہوا ہے جیسا کہ آگے چل کر بیان کیا جائے گا۔

آل مذحج: مذحج کا نام مالک بن زید بن ادد بن زید بن کہلان ہے۔ اسی سے مراد (جس کا نام یحابر بن مذحج) اور سعد العشیرہ بن مذحج ہے جو ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جس سے بہت سی شاخیں نکلی ہیں ان میں جعفی بن سعد العشیرہ و اود و زبید بن صعب بن سعد العشیرہ و از بطون مذحج سے نخع و رہاء و مسلیہ بنو حرث منسوب ہیں۔ نخع اسم عمرو بن علۃ بن جلد بن مذحج اور مسلیہ ابن عامر بن عمرو بن علۃ [illegible] اور رہاء بن یزید بن حرب بن علۃ ہے اور بنو حرث کا باپ حرث بن کعب بن علۃ ہے یہ اطراف نجران میں رہتے تھے۔ بنو [illegible] بن مزیقیا (از قبیل ازد) اور بنو حارث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن نصر بن الازد ان کے پڑوسی تھے جیسا کہ ذکر ہو رہا ہے۔

افعی کا ذکر: نجران میں ان سے پہلے جو آل قبیلہ حکمران تھا ان دنوں ان کا بادشاہ افعی کا بیٹا تھا یہ نزار بن معد کی اولاد کا حکم تھا جبکہ ان لوگوں میں ترکہ کی تقسیم کے بارے میں [illegible] مشتمل ہو چکی تھی [illegible] ان کا نام افعی اور [illegible] بن عمرو بن مالک بن [illegible] بن زید بن وائل بن حمیر [illegible] ہے۔ یہ جرہم کی طرف [illegible]۔ یہ نجران کا حاکم تھا۔ اسی کو ملکہ بلقیس نے سلیمان علیہ السلام کے پاس بھیجا تھا اس نے جناب ممدوح کی رسالت کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لایا اور تاحیات اسی دین پر قائم رہا۔ پھر نجران میں بنو الحرث بن کعب بن علۃ بن جلد بن مذحج کا دور دورہ ہوا۔ جرہمی مغلوب ہو گئے۔ پھر اس کے بعد [illegible] ان کی [illegible] میں لڑائیاں ہو گئیں [illegible] الدیان [illegible] بنو نصر بن الازد [illegible] بنو ذہل بن عمرو مزیقیا حمیر تھے اور ریاست و حکومت کو باہم تقسیم کر لیا

بنو زیاد کی حکومت: انہی مذحجیوں میں سے بنو حرث بن کعب سے ہو کر جن کا نام ان کا بڑے [illegible] بن قطن بن زیاد بن الحرث بن مالک بن کعب بن الحرث ہے۔ یہ مذحج کا بہت بڑا [illegible] ہیں اور نجران کے حکمران رہے ہیں۔ آخر زمانہ میں ریاست عبد المدان بن الدیان کے خاندان میں آ گئی تھی یہ حکومت [illegible]۔ چنانچہ پہلے یزید بن عبد المدان تک ختم ہوئی تھی اس کا بھائی عبد الحجر بن عبد المدان خالد بن ولید کے ہمراہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد ہو کر آیا تھا اور اس کا بھتیجا زیاد بن عبید اللہ بن عبد المدان سفاح کا ماموں تھا۔ اسی نے نجران و یمامہ کا حاکم بنایا تھا۔

نجران کے مختلف حکمران خاندان: ابن سعید کہتا ہے کہ ایک مدت تک نجران کی حکومت بنو الدیان میں رہی پھر ان کی سے بنو ابو الجواد اور [illegible] کی حکومت [illegible] عبد القیس بن ابی الجواد پھر اس زمانہ میں [illegible] کے بعد دیگرے حکمران ہوئے۔ پھر بنو حرث بن کعب سے بنو قطن [illegible] ربیعہ بن الحرث بن کعب [illegible] کا تذکرہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت بنو مغرب اقصیٰ میں جو معقل ہیں وہ انہی کے [illegible] ہیں معقل بن کعب قحطانی کی نسل سے [illegible] ہیں اور ربیعہ کی [illegible] کہا جاتا ہے کہ تمام جو معقل ربیعہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں در حقیقت [illegible] ہے ان معقل کا [illegible] کما رایت اللہ تعالیٰ اعلم۔

بنو مراد: مراد بن ادد مذحج و اشعریین کے بھائی ہیں یہ بہت بڑا قبیلہ ہے ان سے بہت سی شاخیں نکلی ہیں جو حسب [illegible] وصال [illegible] بلاد مراد [illegible] کندہ کے [illegible] میں منقسم ہو گئی ہیں۔ [illegible] فروہ بن مسیک [illegible] مالک بن الحرث بن مرہ ہیں زمانہ فتوحات اسلام میں یہ سب منتشر ہو گئے تھے انہیں میں سے منصور بن ابی عامر حاجب والی اندلس کا صاحب تھا۔ [illegible] ان کا نام اشعر بن [illegible] عمرو بن [illegible] اور عمرو کا بھائی یہ لوگ [illegible] جبال میں رہتے تھے زمانہ فتوحات اسلام میں یہ بھی منتشر ہو

نکلے تھے مگر [illegible] ان میں سے [illegible] ان میں باقی رہ گئے۔ لیکن پھر بھی [illegible] اس وقت عرب ممالک کے بڑے قبائل میں شمار کیے جاتے ہیں اور حکومت میں [illegible] کو بڑی قوت حاصل ہے۔

بنو لخم: لخم کا نام مالک بن عدی بن الحارث بن مرہ [illegible] ہے [illegible] سے قبائل نکلے ہیں ان میں [illegible] بن [illegible] بن حبیب [illegible] لخم [illegible] بنو عمرو بن الحارث [illegible] لخم بن نمارہ [illegible] ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نمارہ آل منذر کا قبیلہ ہے۔ انہی میں [illegible] حیرہ کے فرماں روا تھے۔ بنو جذام: جذام کا نام عمرو بن عدی ہے یہ لخم بن عدی کا بھائی ہے ان کی بہت سی شاخیں ہیں [illegible] جذام [illegible] قبائل [illegible] ان کا ملک [illegible] تک پھیلا ہوا تھا۔

[illegible] ان کے علاوہ [illegible] تمام [illegible] کی روایت [illegible] نام [illegible] عرب [illegible] تھے [illegible] مصر [illegible] کے [illegible] میں [illegible] سے [illegible] تھا۔

بنو عاملہ اور بنو عقیل [illegible] قبیلے [illegible] عرب [illegible] ایک شاخ [illegible] سے [illegible] کی جانب [illegible] سے [illegible] ہیں اور [illegible] شام میں پھیلے ہوئے تھے۔ عاملہ کا نام [illegible] بن عدی ہے یہ [illegible] جذام کا بھائی ہے [illegible] عاملہ [illegible] کہتے ہیں کہ ان کی ماں عاملہ [illegible] مشہور ہوئے [illegible] قبیلے [illegible] شام میں تھا۔

کندہ [illegible] کندہ ثور بن عفیر بن عدی کے نام سے [illegible] جذام کا بھائی ہے۔ ان کے [illegible] حکومت و سلطنت [illegible] کہلاتے ہیں ان کی حکومت [illegible] سے [illegible] بیان [illegible] ان کا وطن [illegible] حضرموت [illegible] مشہور ہیں [illegible] حارث [illegible] ہے۔ [illegible] کا قبیلہ [illegible] ہے۔

---

1 [illegible]

2 [illegible]

3 [illegible]

بنو سکون: بنو سکون کی حکومت دومۃ الجندل میں تھی ان کا والی عبدالمغیث بن اکیدر بن عبدالملک بن عبدالجن بن اعیٰ بن معاویہ بن خلاوۃ بن ابامۃ بن شکامۃ بن شبیب بن السکون تھا ان کی سرکوبی کے لئے غزوۂ تبوک میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو روانہ کیا تھا۔ خالد بن ولید اسے گرفتار کر لائے تھے جناب موصوف نے پہلے اس کا خون مباح کر دیا پھر اس نے جزیہ دے کر صلح کر لی چنانچہ مصالحت کے بعد یہ اپنے دارالحکومت دومہ کو لوٹ آیا۔ معاویہ بن کندہ سے بنو حجر و بنی الحارث الاصغر بن معاویہ بن کندہ تھے جس سے حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ ہے اور یہی ملوک کندہ کا باپ ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔ اسی قبیلہ سے اشعث بن قیس بن معدیکرب بن معاویہ اور جلیل القدر صحابی ہیں۔ بنو تیم معاویہ بن الحارث الاکبر جاہلیت اسلام میں تھے۔

کچھ تفصیل یمن کے قبائل میں ان کے حالات اور زمانہ ہم عصر حکمران الادوان الاصغر بن معاویہ کے تحت باب میں دیکھیے اس کا ذکر کیا جاتا ہے جو تمام عرب میں حکمرانی کرتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

[illegible]

شجرہ نسب بنو کہلان

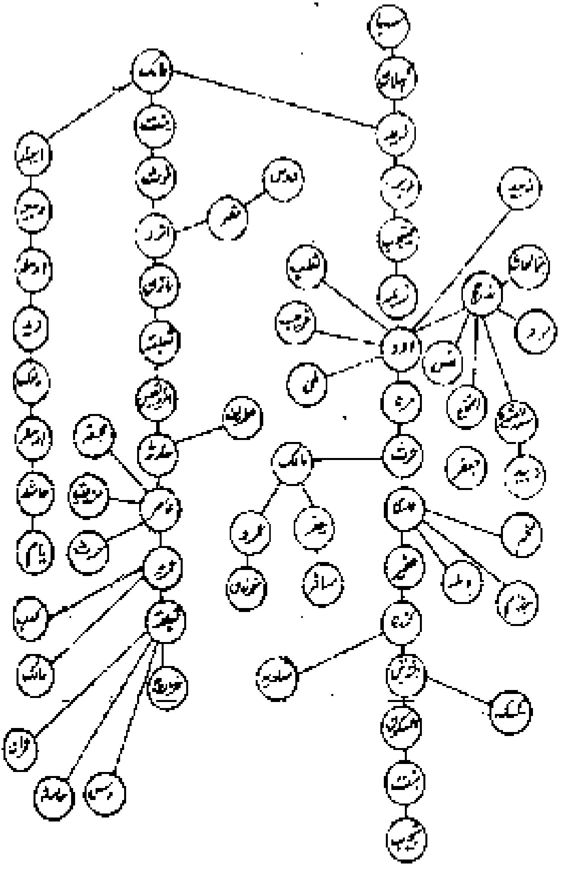
سبا
کہلان
زید
عریب
یشجب
زید
ادد
مرہ
حارث
مالک
جعفر

باب: ۶۵

ملوک حیرہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بن فہم سے آخر زمانہ تک یہاں ہی رہی۔

ملکہ الزباء: اتفاق سے عمرو بن الظرب کسی لڑائی میں مارا گیا اس کی جگہ اس کی لڑکی الزباء بنت عمرو تخت نشین ہوئی طبری کے نزدیک اس کا نام نائلہ تھا۔ سہیلی کہتا ہے کہ ملکہ الزباء رومیوں کی ذریت سے ہے جو کہ [illegible] (اہل [illegible]) سے تھا [illegible] مرثد ابن [illegible] قیصر بن [illegible] بن عملاق کا بیٹا ہے اور وہ عمرو [illegible] ظرب بن حسان کی لڑکی ہے [illegible] اور سمیدع [illegible] سے جنگیں ہوئی چنانچہ [illegible] اور سمیدع کو زمانہ [illegible] سے [illegible] اسی وجہ سے اس کی حکومت پر [illegible] نہیں ہو سکے انتہیٰ کلام السہیلی۔

مالک اور الزباء کی جنگیں: الغرض مالک بن فہم اور الزباء بنت عمرو میں بھی لڑائیاں ہوا کیں [illegible] یہاں تک کہ مالک بن فہم اس پر [illegible] ملوک الطوائف پر غالب ہو گیا۔ ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ یہ عرب کا عراق میں پہلا بادشاہ ہے سب سے پہلا اس نے [illegible] ساتھ [illegible] حکومت [illegible] مر گیا تو [illegible] تخت نشین ہوا اس کی [illegible] اسلام کے [illegible] ملوک الطوائف میں [illegible] اس کی حکومت [illegible] الزباء بنت عمرو سے [illegible] جنگ چھڑی رہی۔

الزباء اور جذیمۃ الابرش: یہاں تک کہ الزباء نے شادی کے حیلے سے اسے بلا بھیجا قصیر بن سعد اس کا وزیر [illegible] جذیمۃ الابرش کو جانے سے [illegible] لیکن اس نے قصیر کے کہنے پر [illegible] الزباء کے دارالسلطنت روانہ ہوا۔ قصیر [illegible] الزباء کے [illegible] الزباء نے مکر و فریب [illegible] اسی وجہ سے وہ [illegible] اور جذیمہ شادی کے اشتیاق میں الزباء کے محل سرا میں داخل ہوا غریب جذیمۃ الابرش کی [illegible] الزباء کے حسن و جمال کے دیکھنے سے [illegible] کے حکم سے جذیمۃ الابرش کی رگ [illegible] کاٹ دی گئی جس سے اس قدر خون بہا کہ جذیمہ مر گیا جیسا کہ کتب اخبار میں مذکور ہے۔

جذیمہ کے کارنامے: طبری کہتا ہے کہ جذیمہ تمام ملوک عرب سے [illegible] صاحب الرائے تھا [illegible] سب سے پہلے اسی کو تمام عراق پر حکومت حاصل ہوئی اور اسی نے لشکر کو مرتب کیا [illegible] بادشاہ [illegible] مختلف ممالک سے [illegible] اپنے زمانہ حکومت میں [illegible] حسان بن تبع نے بھی اس پر حملہ کیا تو [illegible] ہو گیا۔ واقدی کے [illegible] حسان بن تبع [illegible] کے بجائے اسے نقصان اٹھانا پڑا جذیمہ [illegible] اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا [illegible] رہتے تھے۔ [illegible] کے [illegible] رہے۔

عدی بن نصر: [illegible] عدی بن نصر بن ربیعہ [illegible] بن مسعود [illegible] نہایت حسین [illegible] تھا [illegible] جذیمہ نے اسے [illegible] سے طلب کیا جب [illegible] نے اسے دینے سے انکار کیا تو

[illegible]

جذیمہ نے تجارت کی سے لڑائی کی تو شکست دی۔ جو ایاد نے جذیمہ کے ان دونوں بتوں کو چرا کر لے گئے تھے جن کی وہ پرستش کرتا تھا جذیمہ کو جب یہ معلوم ہوا تو اس نے بنو ایاد سے ان بتوں کو طلب کیا۔ بنو ایاد نے اس شرط سے ان بتوں کے واپس دینے کا وعدہ کیا کہ لڑائی موقوف کر دی جائے جذیمہ نے اس شرط کو قبول کر لیا لیکن ان کے ساتھ یہ شرط اور لگائی کہ عدی بن نصر کو بھی ان کے ہمراہ بھیج دیں۔

عدی اور رقاش کا نکاح: بنو ایاد اور جذیمہ سے باہم اس شرط پر صلح ہو گئی جب عدی بن نصر جذیمہ کے پاس آیا تو جذیمہ نے عدی بن نصر کو اپنا شراب دار (ساقی) بنا لیا۔ رقاش اس پر عاشق ہو گئی عدی نے ملنے سے انکار کیا تب رقاش نے عدی کو یہ ترکیب بتائی کہ جس وقت جذیمہ شراب نوشی میں مشغول ہو تو اس سے میرے ساتھ نکاح کی درخواست کرنا پہلے تو عدی اس امر پر راضی نہ ہوا لیکن جب رقاش نے اصرار کیا اور کوئی نہ مانا تو عدی نے بھی شراب نوشی کے وقت جذیمہ سے کہا۔ جذیمہ نے منظور کر لیا اسی شب رقاش کا عقد عدی سے کر دیا۔ جب صبح ہوئی اور جذیمہ کو خبر ہوئی تو بہت برہم ہوا اور رقاش کا حال دریافت کیا رقاش نے قسم کھا کر اپنے عذر پیش کئے۔

عدی بن نصر کا فرار: عدی بن نصر جذیمہ کے خوف سے بھاگ کر بنو ایاد میں جا چھپا اور وہیں اس کا انتقال ہو گیا۔ جذیمہ نے رقاش کو اس کی جانب سے معاف کر دیا اور رقاش اس وقت سے حاملہ تھی۔ عمرو بن عدی پیدا ہوا۔ اس کے بعد جب وہ بڑا ہوا تو جذیمہ نے اس کی آغوش شفقت میں پرورش پائی۔

عمرو بن عدی جب بڑا ہوا تو جنات اس کو اڑا لے گئے۔ جذیمہ نے بہت تلاش کیا لیکن پتہ نہ لگا۔ ایک مدت کے بعد مالک اور عقیل نے اسے پایا اور اس کو لے کر جذیمہ کے پاس آئے۔ جذیمہ اس کے آنے سے بہت خوش ہوا جذیمہ نے ان دونوں کو اپنی مصاحبت میں رکھ لیا اور ان کا جو مقصود تھا اس کو پورا کر دیا جیسا کہ کتب اخبار میں بتفصیل لکھا ہوا ہے۔

ملکہ الزباء کی حکومت کا قیام: جذیمہ کے زمانے میں عرب کا بادشاہ عمرو بن ظرب تھا۔ جذیمہ سے لڑائی ہوئی اس لڑائی میں عمرو مارا گیا۔ تب اس کی بیٹی زباء اس کی جگہ تخت نشین ہوئی اس کے تحت میں تمام علاقہ (جزیرہ) اور بادیہ شام تھا اور ملوک روم اس کے ساتھ تھے۔ الزباء نے نہایت قابلیت سے حکومت کی اور اپنے باپ کا بدلہ جذیمہ سے لینے کی تدبیر کی۔ الزباء نے جذیمہ کو شادی کا پیغام بھیجا۔ ملکہ الزباء نے اس پیغام کو قبول کر کے اپنے ملک میں بلا بھیجا۔ جذیمہ نے اپنی قوم سے مشورہ کیا۔ قصیر بن سعد بن عمرو بن جذیمہ بن قیس نے اس کے انجام پر غور کر کے جذیمہ کو اس ارادے سے

روکنا چاہا لیکن جذیمہ نے اس کے کہنے پر کچھ خیال نہ کیا۔ پھر جذیمہ نے عمرو بن عدی (اپنے بھانجے) سے اس امر میں مشورہ کیا۔ عمرو بن عدی نے جذیمہ کی رائے سے اتفاق کیا۔

قصیر کا جذیمہ کو مشورہ: اس کے بعد جذیمہ نے اپنی جگہ عمرو بن عدی کو اپنی قوم میں اپنا قائم مقام کیا اور لشکر کی حکومت پر عمرو بن عبد الجن کو مامور کر کے خود بہ طریق فرات ملکہ الزباء کی طرف روانہ ہوا۔ جب یہ لشکر زباء کے ملک کے قریب پہنچا تو ملکہ کی طرف سے ہدایا اور تحائف آنے لگے اس کے بعد خود ملکہ نے اپنے لشکر کے ساتھ اس کا استقبال کیا۔ قصیر نے اس وقت بھی جذیمہ کو سمجھایا اور کہا کہ اگر ملکہ الزباء کی فوج آپ کو گھیرے لے تو یہ سمجھنا کہ ملکہ نے دغا بازی کی اس حالت میں جس طرح ممکن ہو معروف عصا پر سوار ہو کر نکل جانا۔

جذیمہ الابرش کا خاتمہ: جذیمہ نے قصیر کے کہنے پر کچھ خیال نہ کیا۔ جب ملکہ کے پاس پہنچا تو ملکہ نے اس کا نہایت احترام کیا۔ چند ساعت بعد اس کی رگ ہفت اندام کاٹ دی گئی جس سے خون بہتے بہتے جذیمہ مر گیا۔ قصیر یہ واقعہ دیکھ کر عصا پر سوار ہو کر بھاگا جب اپنے ملک میں آیا تو اپنی قوم اس سے برگشتہ ہو کر عمرو بن عبد الجن کی طرف مائل ہو گئی۔ جب قصیر نے یہ معاملہ دیکھا تو اتحاد کی کوشش کی جس سے ساری قوم عمرو بن عدی کے قبضہ میں آ گئی۔

زباء کی تدبیر: اس کے بعد عمرو بن عدی نے اپنے ماموں جذیمہ کے خون کا بدلہ لینے کی تیاری کی۔ ملکہ الزباء نے کاہنوں سے یہ دریافت کیا کہ میری ہلاکت کس شخص کے ہاتھ سے ہوگی اور اس کی علامات بتا دیں۔ ... ملکہ نے اسی وقت ایک مصور کو عمرو بن عدی کی تصویر کھینچ لانے پر متعین کیا۔ چنانچہ مصور عمرو بن عدی کی تصویر اس کے لشکر میں جا کے کھینچ لایا۔ ملکہ الزباء نے عمرو بن عدی اور اس کے لشکریوں کی تصویریں دیکھ کر اس امر کا یقین کر لیا کہ میری ہلاکت اسی کے ہاتھ سے ہوگی۔ اور ایک راستہ اپنے دربار سے قلعہ تک زمین کے اندر اندر بنوا لیا۔

قصیر کی حکمت عملی: عمرو بن عدی نے قصیر کو سازش سے ملکہ کے پاس روانہ کیا۔ قصیر نے ملکہ کے پاس پہنچ کر عمرو بن عدی کی سخت شکایت کی اور یہ ظاہر کیا کہ مجھ پر یہ تمام مصائب اسی وجہ سے ڈالے گئے ہیں کہ عمرو بن عدی کو یہ شبہ پیدا ہو گیا ہے کہ جذیمہ میری سازش سے مارا گیا ہے۔ میں ان کے پاس رہنے سے موت کو بہتر سمجھتا ہوں۔ ملکہ نے یہ سن کر قصیر کی بے حد عزت کی اور اپنے دربار میں حاضر رہنے کا حکم دیا۔ جب قصیر پر کامل اعتبار ہو گیا تو کچھ اونٹ لے کر اسباب تجارت لانے کے عراق کی طرف روانہ کیا۔ قصیر اور عمرو بن عدی سے خفیہ ملاقات ہوئی۔ عمرو بن عدی نے قصیر سے تمام مال و اسباب خرید کر قصیر کو پھر ملکہ الزباء کے پاس روانہ کر دیا۔ ملکہ الزباء کو قصیر کے واپس آنے سے بہت خوشی ہوئی اور اعتماد زیادہ ہو گیا۔ دوبارہ اور سہ بارہ مال و اسباب دے کر روانہ کیا۔ عمرو بن عدی نے پہلے سے اس مرتبہ اور بھی زیادہ سامان دے کر روانہ کیا۔ تیسری بار عمرو بن عدی نے لشکریوں کو قصیر کے قافلہ کی صورت میں روانہ کیا اور عمرو بن عدی بھی ان میں شامل تھے۔

ملکہ الزباء کا قتل: قصیر واپس ہو کر ملکہ الزباء کے پاس دمشق آیا۔ ملکہ الزباء محل سے قافلہ دیکھنے کے لئے نکلی جس وقت یہ قافلہ شہر میں پہنچا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ وہ قافلہ تجارت نہیں ہے جسے اس نے روانہ کیا تھا بلکہ اس میں عمرو بن عدی کا لشکر بھی ہے۔ ملکہ الزباء اس خفیہ راستے کی طرف بھاگی لیکن عمرو بن عدی نے پہنچ کر اس راستہ کو روک لیا جو ملکہ الزباء نے دربار سے قلعہ تک بنوایا تھا اور اس کے لشکریوں نے تلواریں نیام سے نکال لیں۔ ملکہ الزباء نے کسی نہ کسی طرح اپنے کو اس مجمع سے نکال کر اس راستے میں

پہنچایا۔ جسے اس نے اپنی جانبری کا باعث سمجھ رکھا تھا۔ لیکن اس کی بدقسمتی۔ عمرو بن عدی وہاں موجود تھا۔ اس نے ایک ضرب شمشیر سے اس کا کام تمام کر دیا اس کے بعد بقیہ شہر پر جو کچھ رہا تھا قبضہ کر لیا اور عمرو بن عدی مظفر و منصور واپس آیا۔

عمرو بن عدی کا کردار: عمرو بن عدی نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی پچاس برس انہوں میں جنگل و جبل میں آرام سے بیٹھے پر لڑائی کے خوف آپ میدان کو اس نے ہمیشہ فتح کیا ملوک عرب میں سب سے پہلے اسی نے حیرہ کو دار السلطنت بنایا اور اہل حیرہ نے اپنی کتابوں میں ملوک عرب سے اسی کو عراق پر حکمرانی کرتے ہوئے پایا ہے ملوک الطوائف اس سے دبے تھے یہاں تک کہ اردشیر بن بابک کا اہل فارس میں دور حکومت آیا۔

آل نصر کا عراق میں قیام: ہشام بن کلبی بروایت ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ آل نصر کے عراق آنے کی وجہ یہ ہوئی کہ ربیعہ بن نصر نے ایک خواب دیکھا تو اس کی تعبیر شق اور سطیح کاہنوں نے یہ کی کہ حبشیوں سے حکومت یمن چھین لیں گے اس وجہ سے ربیعہ بن نصر نے اپنے اہل بیت (خاندان) سے جتنے منسوب تھے عراق کی طرف روانہ کر دیا اور ایک خط شاہ فارس سابور بن خرزاد کو لکھ دیا۔ شاہ فارس نے ان کے خاندان والوں کو حیرہ میں ٹھہرایا اور یہیں عدی کی نسل میں سے نعمان بن عمرو بن عدی ابن ربیعہ بن نصر ہے۔

نعمان بن منذر کا نسب: بعض کہتے ہیں کہ منذر بن نعمان عرب لخم (تنوخ قضاعہ) کی اولاد سے ہے۔ ابن اسحاق نے علماء کوفہ سے اس کی روایت کی ہے اور جبیر بن مطعم حنفی سے روایت کی جاتی ہے کہ جس وقت نعمان کی تلوار عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائی گئی تو آپ نے جبیر بن مطعم کو طلب فرمایا جبیر بن مطعم عرب اور قریش کا نسب خوب جانتے تھے انہوں نے اس کی تعلیم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پائی تھی۔ پس عمر رضی اللہ عنہ نے وہ تلوار جبیر کو سپرد کر دی اور دریافت کیا کہ ((ممن کان النعمان یا جبیر)) "اے جبیر نعمان کس سے تھا" جبیر نے جواب ((نعمان من اسلاف قنص ابن معد)) "وہ (نعمان) اقنص بن معد کی اولاد سے تھا"۔

آل قنص بن معد: سہیلی کہتا ہے کہ قنص بن معد کی اولاد حجاز میں منتشر ہو گئی اس وجہ سے کہ ان میں اور ان کے قبیلہ کی خاندان میں خونریز جنگ ہونے کی وجہ سے لڑائیاں شروع ہو گئیں پس قنص بن معد کی اولاد سواد عراق کی طرف چلی آئی اور یہ زمانہ ملوک الطوائف کا تھا انہوں نے ان دونوں سے معرکہ آرائی کی اور بعض ملوک الطوائف پر حملہ کر کے انہیں سواد عراق سے نکال دیا۔ اس کے بعد انہوں نے انبار حیرہ اور قبائل عرب میں شامل ہو کر ان کے نسب میں داخل ہو گئے۔ طبری کہتا ہے کہ جس وقت عمر رضی اللہ عنہ نے جبیر بن مطعم سے نعمان کا نسب دریافت کیا تھا اس وقت جبیر نے کہا کہ عرب کا یہ خیال ہے کہ وہ اقنص بن معد سے ہے ورنہ وہ سب عجم ابن قنص کی نسل سے ہیں لیکن یہ کہ لوگوں نے عجم کی تخفیف کر دی اور اس کی جگہ عجم کہنے لگے۔ ابن اسحاق کہتا ہے کہ تمام عرب کا یہ خیال ہے کہ نعمان بن المنذر لخم کی اولاد سے ہے جس نے ربیعہ بن نصر میں پرورش پائی تھی۔ واللہ اعلم۔

امرؤ القیس: الغرض عمرو بن عدی کے ہلاک ہونے کے بعد عرب اور تمام عراق و حجاز و جزیرہ پر امرؤ القیس بن عمرو بن عدی حکمران ہوا۔ آل نصر اور شاہان فارس میں سے سب سے پہلے اس نے عیسائی مذہب اختیار کیا۔ بروایت ہشام ایک سو چودہ برس زندہ رہا۔ جس میں سے زمانہ سابور میں تئیس برس اور زمانہ ہرمز بن سابور میں ایک برس اور زمانہ بہرام بن ہرمز میں

تیس برس اور بادشاہ بہرام بن بہرام کے عہد میں اٹھارہ برس اور بادشاہ سابور کے عہد میں نو برس رہا۔ انہی کے زمانہ میں یہ ہلاک ہوا۔

عمرو بن امرؤ القیس: جب امرؤ القیس مر گیا تو عمرو بن امرؤ القیس حکمران ہوا تیس برس اس کی حکومت رہی اس کے بعد اوس بن قلام عملیقی حکمران ہوا۔ ہشام روایت کرتا ہے کہ یہ عمرو بن عملاق سے ہے پانچ برس اس کی حکومت رہی۔ جحجبا بن عتیک لخمی نے اسے مار کر حکومت لے لی۔ بہرام بن سابور کے زمانہ میں اس کی جگہ امرؤ القیس بن عمرو پچیس برس حکمرانی کرتا رہا۔ یہ زمانہ یزدجرد اثیم میں ہلاک ہوا۔

نعمان بن امرؤ القیس: اس کی جگہ نعمان بن امرؤ القیس حاکم ہوا اس کی ماں شقیقہ ربیعہ بن ذہل بن شیبان صاحب خورنق کی لڑکی ہے نعمان بن امرؤ القیس طوائف آل لخم میں سب سے زیادہ جری اور بہادر تھا۔ تیس برس اس نے حکومت کی پھر زاہد ہو گیا اور سلطنت ترک کر کے بیابان کی طرف چلا گیا۔

بہرام بن یزدجرد اثیم: مورخین لکھتے ہیں کہ یزدجرد اثیم نے اپنے لڑکے بہرام کو تربیت کے لئے نعمان بن امرؤ القیس کے سپرد کیا تھا لیکن صحیح یہ بات ہے طبری کہتا ہے کہ منذر کے سپرد بہرام کی تربیت کی گئی تھی وہ منذر بن النعمان بن امرؤ القیس ہے۔ الغرض بہرام گور نے منذر ہی کے ہاں تربیت پائی جب وہ جوان ہوا تو اپنے باپ کے پاس آیا اور تھوڑے دنوں ٹھہر کر پھر منذر کے ہاں چلا آیا اسی اثناء میں یزدجرد اثیم مر گیا اہل فارس نے ایک شخص کو اپنی رائے سے تخت نشین کر دیا اور بہرام کو اس وجہ سے محروم کر دیا کہ عرب میں پرورش پائی تھی آداب عجم سے ناواقف تھا جب اس کی اطلاع منذر کو ملی تو اس نے ایک لشکر مرتب کیا اور اپنے بیٹے نعمان کی افسری میں فارس کی طرف روانہ کیا۔ اس غرض سے کہ اہالی فارس کو تخت سے اتار کر بہرام گور پر شاہی تاج رکھا جائے۔ چنانچہ نعمان بن منذر نے فارس پہنچ کر طیسفون شہر کا محاصرہ کر لیا اس کے بعد منذر لشکر عرب اور اس کے ساتھ بہرام گور کو لے کر آیا اہل فارس نے ڈر کر بہرام کی مصالحت تسلیم کر لی۔ بہرام نے منذر کے کہنے سے اہل فارس کی خطا معاف کر دی اور منذر اپنے ملک واپس آیا۔

حارث کی حیرہ پر فوج کشی: ہشام بن الکلبی کہتا ہے کہ حارث بن عمرو بن حجر الکندی ایک بڑا لشکر لے کر بنو معد اور حیرہ پر چڑھ آیا ان دنوں نعمان بن منذر ماء السماء کا بیٹا تھا نعمان بن امرؤ القیس نے نکل کر اس کا مقابلہ کیا۔ شکست کھا کر نعمان اور چند لوگ اس کے خاندان کے مارے گئے اس کے ہمراہی میدان جنگ سے بھاگ نکلے اور منذر بن نعمان الاکبر اور [illegible] بھاگ کر بچ گیا آل نعمان کی حکومت ختم ہو گئی اور حارث بن عمرو ان تمام مقامات کا مالک ہو گیا جن پر حکمرانی آل نعمان کرتے تھے ہشام کے سوا اور مورخین کا بیان ہے کہ نعمان کو حارث نے قتل کیا ہے منذر بن نعمان کا [illegible] ہے اور اس کی ماں [illegible] ماء السماء [illegible] بن زید مناة بن [illegible] ہے۔

حارث بن عمرو اور قباد کی مصالحت: [illegible] تحریر کرتا ہے کہ جب حارث بن عمرو نے آل نعمان سے حکومت چھین لی تو قباد نے [illegible] حارث بن عمرو کی حکومت جب تک رہی اس وجہ سے کہ اس نے قباد سے اس شرط پر مصالحت کر لی کہ عرب فرات سے آگے نہ بڑھیں پھر جب حکومت قوی اور مضبوط ہو گئی تو اس نے عرب کو اطراف سواد میں فرات کے پار لوٹ مار کرنے کا حکم دے دیا جب شاہ فارس نے پھر اسے لڑائی سے روکنا چاہا تو اس نے کہلا بھیجا

کہ عرب کا گروہ ایک نہیں ہے جسے میں روک لوں بلکہ ان میں مختلف قبائل ہیں انہیں مال کے علاوہ کوئی چیز لوٹ مار کرنے سے نہیں روک سکتی شاہ فارس نے یہ سن کر عرب کا سواد کا ایک حصہ دے دیا۔

شمر ذو الجناح کی فتوحات: اس کے بعد حارث نے ایک طرف سے شاہ یمن کو فارس پر حملہ کرنے کے لئے ابھارا اور بیچ ہی راہ میں شمر ذو الجناح کو دوسری طرف سے قباد سے لڑنے کے لئے بھیجا۔ چنانچہ شمر ذو الجناح نے قباد سے لڑائی کی اور رے تک اس کا تعاقب کر کے قتل کر ڈالا پھر شمر خراسان کی طرف بڑھا اور تبع نے اپنے لڑکے حسان کو سغد کی طرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ سرزمین چین تک لڑتا ہوا چلا جائے اور اپنے برادر زادہ یعفر کو روم کی طرف بڑھنے کا حکم دیا اس نے قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا یہاں تک کہ اہل قسطنطنیہ نے خراج دینا اور اس کی اطاعت قبول کر لی اس کے بعد اس نے رومیہ کی طرف قدم بڑھایا لیکن طاعون نے اس کے ایسے ہاتھ پاؤں ڈھیلے کر دیئے کہ ان سب کو رومیوں نے دفعۃً حملہ کر کے قتل کر ڈالا شمر ذو الجناح جو خراسان کی طرف گیا تھا اس نے حیلوں سے محاصرہ کر کے سمرقند پر قبضہ کر لیا اس کے بعد چین کی طرف بڑھا اور ترک کو شکست دی چین اس سے تین برس پہلے حسان پہنچ گیا تھا یہ دونوں اکیس برس تک وہاں مقیم رہے یہاں تک کہ حسان وہیں مر گیا۔

شمر کی مراجعت: ہشام بیان کرتا ہے کہ [illegible] ہے لیکن قتیبی لکھتا ہے کہ یہ دونوں مع اموال و ذخائر و جواہرات کے اپنے ملک واپس آ گئے تھے اس کی وفات یمن میں ہوئی ہے اس نے ایک سو تریسٹھ برس حکومت کی ہے پھر اس کے بعد طول زمن سے کسی نے لڑائی کے لئے خروج نہیں کیا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے دین یہودی اختیار کر لیا تھا ابن اسحاق کہتا ہے کہ جو تبع یمن سے مشرق کی طرف گیا ہے وہ تبع اخیر تبان اسعد ابو کرب ہے۔ واللہ اعلم

منذر بن نعمان: ہشام لکھتا ہے کہ انوشیروان نے حارث بن عمرو کے بعد منذر بن نعمان کو حیرہ کا حاکم بنایا جو اپنے باپ نعمان کے قتل کے وقت بچ گیا تھا پھر یہ فارس کی طرف سے اسود بن منذر کے بعد علاقہ عرب کا سات برس تک بادشاہ رہا اس کی ماں ماویہ بنت نعمان ہے اس کے بعد نعمان بن اسود بن منذر نے چار برس تک حکومت کی اس کی ماں ام الملک اخت عمرو بن حجر تھی پھر ابو یعفر بن علقمہ بن مالک بن عدی بن الذمیل بن ثور بن اسد بن مرینا بن نمارہ بن لخم تین برس تک اس کا جانشین رہا پھر منذر بن امرء القیس بادشاہ ہوا اس کی ماں ماء السماء بنت عوف بن جشم بن ہلال بن ربیعہ بن زید مناة بن عامر بن ضحیان بن سعد بن الخزرج بن تیم اللہ بن نمر بن قاسط ہے انچاس برس اس کی حکومت رہی۔

عمرو بن منذر: اس کے بعد اس کا لڑکا عمرو بن منذر بادشاہ ہوا اس کی ماں ہند بنت الحارث بن عمرو بن حجر آکل المرار ہے سولہ برس اس کی حکومت کا زمانہ رہا اس کی حکومت کے آٹھویں برس جب کہ انوشیروان کو جانشین ہوئے بیالیس برس ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی ہے پھر عمرو بن ہند نے اپنے بھائی قابوس کو چار برس تک حاکم بنا رکھا اس کے بعد منذر چار برس پھر نعمان بن منذر بائیس برس تک آٹھ برس تو زمانہ ہرمز میں اور چودہ برس زمانہ پرویز میں حکمران رہا۔

آل نصر کا زوال: اسی نعمان کے عہد حکومت میں آل نصر کی حکومت حیرہ سے معزول ہو گئی اس کے بعد پھر کوئی آل نصر کا بادشاہ نہیں ہوا یہی ہے جس کو کسریٰ پرویز نے قتل کر کے اس کی جگہ حیرہ و عرب کی حکومت کا تاج ایاس بن قبیصہ طائی کو دیا تھا اس کے بعد حیرہ کی ریاست مرزبانان فارس کے قبضہ میں چلی گئی یہاں تک کہ اسلام کا نورانی آفتاب چمکا اور فارس کی

سلطنت کی باقی رہی [illegible] ایاس بن قبیصہ کے [illegible] مرزبان فارس کی ماتحتی میں [illegible] خلافت [illegible] اس کے بعد [illegible] جس کا [illegible] منذر [illegible] عمرو [illegible]

خالد بن ولید کی عراق پر فوج کشی [illegible] اس کے بعد [illegible] نعمان بن منذر [illegible] مسلمانوں نے [illegible] عراق [illegible] کی [illegible] جب [illegible] خالد بن ولید [illegible] مسلمانوں [illegible] حیرہ [illegible] خالد بن ولید نے [illegible] عراق [illegible] مسلمانوں نے [illegible] لیا۔

ایاس بن قبیصہ کی معزولی [illegible] ایاس بن قبیصہ نے جب [illegible] حکومت [illegible] اس [illegible] کے [illegible]

[illegible] [illegible] قابوس [illegible] کے [illegible]

قابوس کا قتل [illegible] قابوس [illegible] کے [illegible] حیرہ [illegible] قتل [illegible] حکومت [illegible] عمرو [illegible] نعمان [illegible] کیا [illegible]

آل منذر کی مدت حکومت [illegible] آل منذر [illegible] حکومت [illegible] سال [illegible] واللہ اعلم

آل منذر کے متعلق مختلف روایات آل منذر [illegible] آل منذر [illegible] اختلاف [illegible] حکومت [illegible]

آل منذر کا نسب [illegible] آل منذر [illegible] نعمان [illegible]

القیس بن عمرو و لیث پھر اس کا لڑکا نعمان اکبر ابن امرؤ القیس بن الشقیقہ (جس نے ترک سلطنت کر کے فقیری اختیار کر لی تھی) اس کے بعد اس کا لڑکا منذر رہا اس کے بعد اس کا لڑکا اسود بن منذر پھر اس کا بھائی منذر بن منذر پھر نعمان بن اسود بن منذر پھر ابو یعفر بن علقمہ بن مالک بن عدی بن الذمیل بن ثور بن اسنس بن عربی بن نمارہ بن لخم پھر اس کے بعد امرؤ القیس بن نعمان الاکبر پھر اس کا لڑکا امرؤ القیس حکمران ہوا اس کے بعد حرث بن عدی کندی کا واقعہ پیش آیا یہاں تک کہ دونوں میں مصالحت ہوگئی اور منذر نے اس کی لڑکی ہند سے شادی کر لی جس کے بطن سے عمرو پیدا ہوا پھر منذر کے بعد عمرو بن ہند پھر قابوس بن منذر اس کا بھائی پھر منذر بن منذر اس کا دوسرا بھائی پھر اس کا لڑکا نعمان بن منذر حاکم ہوا۔

جرجانی کی روایت: جرجانی کا یہ بیان طبری کی تحریر کے بالکل موافق ہے سوائے حرث بن عمرو کندی کے کیونکہ طبری نے نعمان اکبر بن امرؤ القیس اور اس کے لڑکے منذر کے بعد حرث بن عمرو کا واقعہ تحریر کیا ہے اور جرجانی نے منذر بن امرؤ القیس بن نعمان کے بعد لکھا ہے اس منذر اور منذر بن نعمان اکبر کے درمیان پانچ بادشاہ گزرے ہیں جن میں ابو یعفر بن الذمیل بھی ہے۔ واللہ اعلم

مسعودی کا بیان: مسعودی اس ترتیب کی مخالفت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ نعمان اکبر کے بعد امرؤ القیس نے (جس کو قاتل الفارس کہتے ہیں) پچاس برس حکمرانی کی اس کے بعد اس کا لڑکا منذر چوبیس برس حاکم رہا یہاں تک تو طبری اور جرجانی کی ترتیب سے ملتا ہے پھر آگے چل کر ان دونوں کی مخالفت کرتا ہے اور تحریر کرتا ہے کہ نعمان بن منذر نے پینتیس برس حکمرانی کی (یہ وہ ہے جس نے خورنق آباد کیا تھا) اور اسود بن نعمان نے بیس برس اور اس کے لڑکے منذر نے چالیس برس حکومت کی جس کی ماں ماء السماء دختر عوف بن قاسط (بطن ربیعہ) سے ہے اور یہ اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے پھر اس کا لڑکا عمرو ابن ہند چوبیس برس رہا۔ اس کے بعد اس کا بھائی نعمان بادشاہ ہوا اس کی ماں کا نام ماریہ تھا اسی کو کسریٰ نے قتل کیا ہے اور یہی ملوک حیرہ کا آخری بادشاہ ہے۔

سہیلی کی روایت: سہیلی کہتا ہے کہ منذر بن ماء السماء کے دو لڑکے عمرو و نعمان تھے عمرو بنت الحرث آکل المرار کے بطن سے ہے یہ حیرہ کے بڑے بادشاہوں میں سے تھا اسے محرق کے لقب سے بھی یاد کرتے ہیں اس وجہ سے کہ اس نے شہر ملہم کو یمامہ کے قریب جلا دیا تھا یہ کسریٰ نوشیروان کی جانب سے حکومت کرتا تھا اس کے بعد اس کا بھائی نعمان بن منذر حاکم ہوا اس کی ماں یامہ تھی اسے کسریٰ پرویز بن ہرمز بن نوشیروان نے زید بن عدی بن زید عبادی کی سازش سے قتل کر ڈالا اس کے بعد ابن سعید نے اس کے مارے جانے کا قصہ اور ایاس بن قبیصہ طائی کی حکومت کا حال لکھا ہے اور اس کے بعد حرب ذی قار کا حال تحریر کیا ہے جس میں عرب عجم پر غالب آ گئے تھے۔

عمرو بن عدی کا انتقام: ابن سعید ان کی حکومت کی ابتداء یوں بیان کرتا ہے کہ بنو نمارہ عمالقہ کے لشکریوں میں سے تھے اور یہ شام و حیرہ میں ان کی طرف سے الزباء کے ساتھ حکمرانی کرتے تھے جب الزباء نے جذیمہ کو قتل کیا تو عمرو بن عدی جو جذیمہ کی بہن کا لڑکا تھا اپنے ماموں کے خون کا بدلہ لینے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اور الزباء کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور لب فرات عراق میں حیرہ آباد کیا۔

عمرو بن عدی کی حکومت: صاحب تواریخ الامم کا یہ بیان ہے کہ عمرو بن عدی نے زمانہ ملوک الطوائف میں ایک سو

اٹھائیس برس حکومت کی۔ اس کے بعد امرؤ القیس بن عمرو حکمران ہوا جب یہ مر گیا تو اردشیر [illegible] نے حیرہ پر [illegible] بن قلام عملیقی کو مقرر کیا اس کے بعد امرؤ القیس بن عمرو بن امرؤ القیس معروف بہ محرق ہوا اس کا لڑکا نعمان بن شقیقہ جس نے [illegible] آباد کیا اور خورنق کی بنا ڈالی اور آخر عمر میں تارک الدنیا ہو گیا۔

نعمان بن امرؤ القیس کی معزولی [illegible] اس کے بعد اس کا لڑکا منذر (جس نے بہرام گور کی مدد کی تھی) [illegible] اس کے بعد اس کا لڑکا اسود پھر اس کا بھائی منذر بن منذر پھر نعمان بن اسود ہوا [illegible] کسریٰ نے [illegible] اور ابو یعفور [illegible] کو بادشاہ بنا دیا یہ شاہی خاندان سے نہ تھا اس کے بعد پھر اسی خاندان میں حکومت آ گئی۔

حارث کندی کا تقرر [illegible] امرؤ القیس بن نعمان [illegible] حکمران ہوا اس نے [illegible] کی بنا ڈالی [illegible] کسریٰ قباد نے [illegible] زندیق [illegible] اور اس کی جگہ حارث کندی کو [illegible] مقرر کیا [illegible] نوشیرواں نے [illegible] حارث کندی [illegible] کر دیا [illegible] دیا گیا۔

عمرو بن ہند کا عہد اس کے بعد منذر بن ماء السماء بادشاہ ہوا منذر کا بیٹا عمرو بن ہند [illegible] اس نے [illegible] قتل [illegible] کر دیا [illegible] اس کے زمانہ حکومت [illegible]۔

حارث اعرج غسانی کا قتل [illegible] منذر [illegible] حارث اعرج [illegible] غسانی [illegible]۔

نعمان بن منذر کا قبول عیسائیت [illegible] نعمان بن منذر [illegible] عیسائیت [illegible] کسریٰ نے [illegible] نعمان [illegible] کسریٰ نے اس [illegible] گھوڑا [illegible] دینے سے انکار کیا [illegible]۔

نعمان کا قتل: اس واقعہ کے بعد نعمان خود کسریٰ کے پاس آیا کسریٰ نے اسے مار ڈالا اور اس کی جگہ حیرہ پر ایاس بن قبیصہ کو حاکم بنایا۔ لیکن عرب نے نعمان کے مارے جانے سے اس کی اطاعت نہ کی اور نہ اس کی حکومت مستقل طور پر رہی۔ پھر ایاس کے مرنے کے بعد حیرہ پر فارس کی طرف سے آل منذر زیر نگرانی مرزبانان فارس حکومت کرنے لگے یہاں تک کہ مسلمانوں کی عالمگیر فتوحات نے حیرہ کو اپنے جھنڈے کے نیچے لے لیا۔

بیہقی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بنو نصر بتوں کی عبادت کرتے تھے سب سے پہلے نعمان بن شقیقہ نصرانی ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ نعمان ثانی عیسائی ہوا ان کے بعد عرب نے ان سب کو اطراف و جوانب کا اس کے لڑکے منذر کو حاکم بنایا تھا جسے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لشکر نے مار ڈالا۔ تواریخ الامم میں لکھا ہے کہ بنو نصر و بنو حیرہ کے پچیس (۲۵) بادشاہ چھ سو برس کی مدت میں ہوئے۔ واللہ اعلم۔ یہ ترتیب طبری اور جرجانی کی ترتیب سے بہت ملتی ہے۔ واللہ وارث الارض و من علیہا و ہو خیر الوارثین

شجرہ ملوک حیرہ

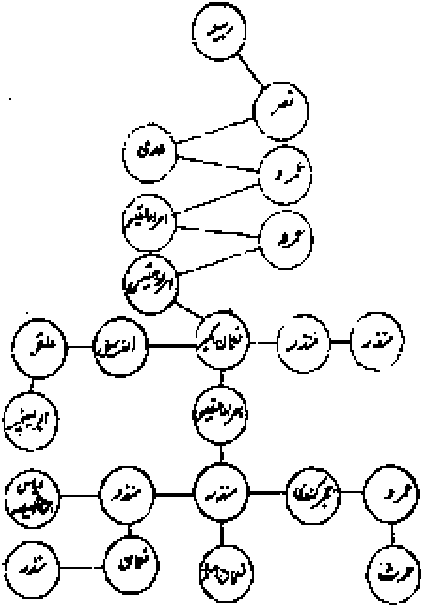
ربیعہ
نصر
عدی
عمرو
امرؤ القیس
عمرو
امرؤ القیس
نعمان اکبر
منذر
منذر
الاسود
علقمہ
ابو یعفر
امرؤ القیس
منذر
عمرو بن ہند
عمرو
حارث
منذر
ایاس بن قبیصہ الطائی
نعمان
منذر
قابوس

ملوک کندہ

حجر بن عمرو: طبری بروایت ہشام تحریر کرتا ہے کہ حجر قبائل کندہ و ملوک حمیر کی کاربرداری کرتے تھے۔ حسان بن تبع کا کارپرداز عمرو بن حجر سردار کندہ تھا اس کا باپ حجر وہ ہے جسے عرب آکل المرار کہتے ہیں اور یہ حجر کا لڑکا ہے عمرو بن معاویہ بن حارث الاصغر ابن معاویہ بن حارث اکبر ابن معاویہ بن کندہ کا اور حسان بن تبع کا مادری بھائی ہے جب حسان نے بلاد عرب پر چڑھائی کی اور حجاز کی طرف واپسی کے وقت اس نے ان پر اپنے بھائی حجر بن عمرو کو والی مقرر کیا اس نے نہایت نیک نیتی سے ان میں بسر کی اس کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا عمرو المقصور حاکم ہوا جیسا آگے بیان کریں گے۔

عمرو بن تبع: ہشام سے روایت کرتا ہے کہ جب حسان نے جدیس پر فتح پائی تو حمیر میں اسے [illegible] مارا گیا اور اس کے بعد اس کا بھائی عمرو بن تبع حکمران ہوا تو اس نے اپنے بھائی حسان بن تبع کی لڑکی سے عمرو بن حجر کا عقد کر دیا۔ حمیر نے اس عقد کرنے پر بہت شور و غل مچایا لیکن ان کی ایک نہ چلی کچھ عرصہ بعد بطن بنت حسان و صلب عمرو بن حجر سے حارث بن عمرو پیدا ہوا اور عمرو بن تبع کے بعد عبد کلال بن مثوب الاصغر (حسان کی اولاد سے) حاکم بنایا گیا اس وجہ سے کہ تبع بن حسان ثانی کم سن اور نادان تھا۔

امارت آل نعمان: جبکہ قابوس نصرانی مذہب رکھتا تھا اور اپنی قوم کے ساتھ بدزبانی سے پیش آتا تھا لوگ اس کی ناخوشی سے تنگ تھے غالباً اسی سبب سے [illegible] اس نے ایک غسانی کو اپنا مشیر بنا لیا تھا۔ [illegible] اس کے بعد تبع بن حسان اچھا ہو گیا لوگوں نے اسے حاکم بنایا۔ حیرہ اور عرب اس سے بیزار ہو گئے اس نے اپنے بھتیجے حارث بن عمرو بن حجر کندی کو عظیم الشان لشکر دے کر بلاد منذر حیرہ کی طرف روانہ کیا منذر بن امرء القیس بن شقیقہ نے گو بڑی بہادری سے لڑائی میں نعمان اپنے چند ہمراہیوں کے ساتھ مارا گیا اس کے عزیز میدان جنگ سے بھاگ نکلے اور منذر بن نعمان اکبر اور اس کی ماں ماء السماء بنی نمر اسی وقت سے آل نعمان کی حکومت جاتی رہی اور حارث بن عمرو ان تمام علاقوں کا حکمران ہو گیا جن پر آل نعمان حکومت کرتے تھے۔

حارث بن عمرو: عام مورخین کا یہ خیال ہے کہ جب حارث بن عمرو اپنے باپ کے بعد عرب کا حکمران ہوا اور اس کی حکومت و غلبہ نے ایک طرح کی شہرت حاصل کر لی اس وقت ملوک حیرہ سے جھگڑا شروع کر دیا (حیرہ میں ان دنوں منذر بن امرء القیس حکومت کرتا تھا) اسی اثناء میں کسریٰ قباد اپنے باپ فیروز بن یزدجرد کے بعد تخت فارس پر بیٹھا یہ مانی زندیق کے معتقدین میں سے تھا اس نے منذر کو اپنے مذہب کی دعوت دی منذر نے انکار کیا اور حارث بن عمرو نے اس کا مذہب اختیار کر لیا اسی وجہ سے کسریٰ قباد نے اسے عرب کا عامل بنا دیا اور حیرہ میں رہنے کا حکم دیا اس کے بعد قباد مر گیا۔

منذر رہا قباد مر گیا اس کی جگہ اس کا لڑکا نوشیرواں تخت نشین ہوا اس نے حیرہ کی حکومت پھر منذر کو دے دی اور حارث نے عمرو و قیم بن [illegible] کو راضی کر دیا پھر حارث نے ملک عرب کو اپنے لڑکوں میں اس طرح تقسیم کیا کہ حجر کو بنو اسد پر اور شرحبیل کو بنو سعد اور رباب پر اور معدیکرب کو تغلب پر اور سلمہ کو قیس و کنانہ پر حکمران کر دیا۔ بعض کہتے ہیں کہ حنظلہ و تغلب پر اور شرحبیل بنی سعد و رباب و [illegible] پر حاکم بنایا گیا تھا اور بعد قیس بن الحارث ان میں آ گئے تھے کتاب اغانی میں لکھا ہے کہ اس کا لڑکا شرحبیل بکر بن وائل پر اور حنظلہ بن مالک اور بنو عمرو بن تمیم کے ایک گروہ اور رباب پر اور تغلب معدیکرب قیس پر سلمہ بن الحارث تغلب و نمر بن قاسط اور سعد بن زید مناۃ پر حکمران تھے انتہی کلام الاغانی

شرحبیل اور سلمہ کی جنگ شرحبیل اور اس کے بھائی سلمہ میں ناچاقی ہو گئی تھی باپ کی وفات کے بعد ان کے درمیان کلاب کے مقام پر لڑائی ہوئی۔ سلمہ کی طرف سفیان بن مجاشع بن دارم اور بنو تغلب کا دستہ تھا۔ تغلب والے اور بنو دارم کو لے کر [illegible] کے جھنڈے کے نیچے آئے۔ ان کے مقابلے پر شرحبیل کی طرف بنو حنظلہ بکر بن وائل کی جماعت ہوئی اور زور و شور سے جنگ ہوئی۔ [illegible] نے آواز بلند کی "جو شخص شرحبیل کو مار ڈالے گا اسے [illegible] دیے جائیں گے" اس آواز کے سنتے ہی تو سب لوگ اور پہلے سے زیادہ مستعد ہو کر لڑے۔

شرحبیل کا قتل اس لڑائی میں عصم بن نعمان بن مالک بن غیاث بن سعد بن زہیر بن جشم بن حبیب تغلبی نے شرحبیل کو مار ڈالا۔ شرحبیل کے مارے جانے سے لڑائی کا خاتمہ ہو گیا۔ جب اس کی خبر اس کے بھائی معدیکرب کو پہنچی تو رنج سے مجنون ہو گیا اور اسی حالت جنون میں مر گیا۔ جو سلمہ نے قاصد بھائی کے بعد شرحبیل نے لشکر دیا تھا [illegible] الحارث بن عبادہ بن عوف بن سعد بن ثعلب نے انہیں ناکست دی ان کی قوم کے پاس آ گیا ان کے بعد سلطنت [illegible] اور ان کے بعد سے وہ مر گیا۔

حجر بن الحارث کا بنو اسد پر حملہ حجر بن الحارث جب مدت تک بنو اسد پر حکمران رہا ایک بار اس نے بنو اسد کے پاس تاوان طلب کرنے کے لئے اپنا سفیر روانہ کیا بنو اسد نے رسول کو مار دیا اور اس کے ساتھیوں کی اہانت کی۔ حجر ان دنوں تہامہ میں تھا جب اسے اس واقعے کی اطلاع ہوئی تو وہ قیس و کنانہ کے لشکروں کو لے کر چڑھ آیا ان کے خون کو مباح کر دیا ان کے رؤسا کو گرفتار کر لیا عبید بن الابرص کو ایک جماعت کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا۔ عبید بن الابرص نے ایک شعر لکھ کر حجر کے پاس بھیجا جس سے خوش ہو کر حجر نے اسے آزاد کر دیا۔

حجر بن الحارث کا قتل تھوڑے دن بعد بنو اسد نے [illegible] حجر کے پاس جا کر۔ جب یہ حجر کے پاس پہنچ گئے تو ایک موقع پا کر حجر پر حملہ کر کے مار ڈالا اس قتل کا بانی علباء بن الحارث کاہلی تھا جس کے باپ کو حجر نے مار ڈالا تھا۔

امرؤ القیس اور بنو اسد کی جنگ جب اس کی خبر امرؤ القیس کو پہنچی تو اس نے یہ قسم کھائی کہ جب تک بنو اسد سے بدلہ نہ لوں گا کوئی دنیا کی چیز استعمال نہ کروں گا امرؤ القیس چونکہ بنو اسد کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا اس وجہ سے اس نے بنو بکر

وتغلب سے مدد چاہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بکر و تغلب نے اس کا ساتھ دے دیا۔ بنو اسد [illegible] تمام بھاگ کر منذر بن ماء السماء والی حیرہ کے پاس چلے گئے تھے اور امرؤ القیس بنو کنانہ پر جا پڑا اور انہیں بنو اسد سمجھ کر قتل کیا پھر اس کے بعد بنو اسد کے تعاقب کو چلا لیکن بکر و تغلب کی [illegible] کے نا کام واپس آ گئے۔

امرؤ القیس کا خاتمہ اور بنو بکر و تغلب کے چلے جانے کے بعد مرثد الخیر بن ذی جدن (یہ حمیری) کے پاس گیا اور اس سے مدد کا خواستگار ہوا اس نے پانچ سو حمیری سوار اس کے علاوہ عرب کا ایک گروہ اس کے ساتھ کر دیا۔ منذر نے اپنی قوم [illegible] اور کسریٰ کو تحریر کیا۔ [illegible] ایک لشکر اس کی مدد کو روانہ کیا [illegible] لڑائی ہوئی امرؤ القیس کو شکست ہوئی حمیری اور جو اس کے ہمراہ تھے وہ میدان جنگ سے جان بچا کر بھاگے۔ امرؤ القیس ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ میں چھپتا پھرتا تھا۔ منذر اس کی جستجو کر رہا تھا یہاں تک کہ امرؤ القیس قیصر کے پاس گیا اور اس سے مدد کا خواستگار ہوا قیصر نے اس کی امداد [illegible] طماح نے اس کی [illegible] کا خاتمہ کر دیا [illegible] شکست کھا کر [illegible] اسے زہر [illegible]

کندہ ملوک جو بیان کیا گیا ہے کہ ان بادشاہوں کے بعد یہ نہیں معلوم ہوا کہ کچھ لوگ تنہا حکومت و سلطنت نصیب ہوئی یا نہیں [illegible] حکومت [illegible] بنو معاویہ بن حارث [illegible] حضرموت [illegible] بن معاویہ بن کندہ [illegible] عمرو بن معدی کرب [illegible] شرحبیل بن عبداللہ بن زید [illegible] اس کا دارالحکومت [illegible] تھا ان میں سے حکومت بنو معاویہ بن ثور کے خاندان تک محدود تھی [illegible] کا تعلق [illegible] معاویہ [illegible] اپنی طرف سے حکمرانی کرتے رہتے تھے۔ ان میں سے اول جو شخص حکمران ہوا [illegible] بن معاویہ اکبر تھا۔ [illegible] معدی کرب نے [illegible] حکومت کی [illegible] اس کے بعد [illegible] حکمران [illegible] بادشاہ ہوا جس نے [illegible] بنو تغلب کی [illegible] اور اس کا مال و اسباب لوٹ لیا [illegible] جو بنو سعد پر حملہ کیا کرتے تھے [illegible] مارے گئے [illegible] مارا گیا [illegible] کا حاکم تھا [illegible] امرؤ القیس اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے تھا اور قیصر کے پاس گیا لیکن طماح اسدی کی سازش سے [illegible] دیا گیا [illegible] امرؤ القیس قیصر کی لڑکی پر فریفتہ تھا اسی وجہ سے اسے زہر آلود [illegible] کر دیا۔

بنو جبلہ صاحب التواریخ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے بعد حکومت بنو جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ کی طرف منتقل ہوئی ان میں سے قیس بن معدی کرب بن جبلہ کو بڑی شہرت ہوئی اعشیٰ نے اس کی [illegible] جس کی [illegible] دولت کے حالات مشہور ہیں اس کا بیٹا اشعث بن قیس مسلمان ہو گیا لیکن حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتد ہو گیا تھا اور گرفتار کر لیا گیا تھا جیسا کہ ہم آگے بیان کریں گے اسی کی نسل سے [illegible] ہیں جن کا [illegible] آئے گا۔

---

۱ [illegible]

۲ [illegible]

کندہ کے بادشاہوں سے سکون اور سکاسک ہیں یہ ملک اس وقت تک ترقی یافتہ ایک ممتاز حالت سے عمدہ آبادات میں مشہور ہیں دنیا میں سے تجیب کا بہت بڑا قبیلہ ہے جس میں سے اندلس میں بنو صمادح بنو ذی النون بنو الافطس ملوک الطوائف سے ہیں۔ واللہ تعالیٰ وارث الارض ومن علیہا

ملوک غسان شام

اس سے پہلے ہم تحریر کر چکے ہیں کہ شام میں سب سے پہلے عرب قوم میں سے جس نے حکمرانی کی ہے وہ عمالقہ ہیں ان کے بعد بنو ارم بن سام جو ارمیین کے نام سے مشہور ہیں اور جن سے اس اشتقاق کا ذکر کیا جو کسی نے عمالقہ کے مقابلہ میں کیا ہے کہ یہ وہ عملیق بن لاوذ بن سام سے ہیں یا عمالقہ بنی ایلعاز بن عیصو سے مشہور و متعارف یہ ہے کہ وہ عملیق بن لاوذ سے ہیں۔ بنو ارم ان دونوں اطراف شام و عراق میں رہتے تھے۔ ملوک الطوائف سے ان سے اکثر معرکہ آرائیاں رہتی ہیں۔ جیسا کہ اس سے پہلے اس کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

سمیدع بن ہوبر ان عمالقہ کا آخری بادشاہ سمیدع بن ہوبر تھا جسے یوشع بن نون نے قتل کیا ہے جس زمانے میں بنی اسرائیل شام پر غالب آئے ہیں اس کے بعد عرب بن حسان (قبیلہ عاملہ عمالیق) میں حکومت چلی آئی ان کی آخری حکمران اذینہ بن سمیدع کی آخر دیار جزیرہ بھی ان کی عملداری میں تھے اور جب ان کی ہوا بگڑی تو عمالقہ غالب آ گئے پھر الزباء کے مرنے کے بعد عرب بن حسان کی حکومت باقی رہی۔

تنوخ بن مالک اس وقت عرب کی زمام حکومت تنوخ (قبیلہ قضاعہ) نے اپنے ہاتھوں میں لی اور وہ تنوخ مالک بن فہم بن تیم اللہ بن اسد بن وبرہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ کا گروہ ہے ان کے حیرہ اور انبار میں جانے اور ٹھہرنے اور عربوں کے پڑوس میں رہنے کا حال اس سے پیشتر ہم بیان کر چکے ہیں۔

مسعودی کی روایت بروایت مسعودی تنوخ میں سے تین شخصوں نے حکومت کی (۱) نعمان بن عمرو (۲) اس کا لڑکا عمرو بن نعمان (۳) اس کا بھائی حواری بن عمرو۔ یہ لوگ روم کی طرف سے حکمران تھے۔ اس کے بعد تنوخ کے قبضے سے حکومت نکل کر بنو سلیح (بطون قضاعہ سے) پھر ضجعم (ضجعم بن سعد بن سلیح کی اولاد سے) کو ملی ان کا نام عمرو بن حلوان بن عمرو بن الحاف تھا۔ قیصر نے ان کو بعد یہ لوگ نصرانی ہو گئے روم نے ان کو عرب کی حکومت دے دی ایک مدت تک حکومت ان کے قبضے میں رہی یہ بادشاہ روم (قیصر) کی بارگاہ میں رہتے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ جس نے سلیح کو اطراف شام کا حکمران بنایا تھا وہ قیصر طیطوس ابن قیصر ماہان تھا۔

بنو سلیح ابن سعید کہتا ہے کہ سلیح کی دو شاخیں تھیں ایک ضجعم دوسری بنو عبید۔ ضجعم کا دور حکومت ایک زمانے تک رہا یہاں تک کہ غسان کو ان پر غلبہ حاصل ہو گیا انہوں نے ان کے ملک کو ان سے چھین لیا ان کو قریب قریب بے دخل کر دیا اور بقیہ لوگ حجاز کی طرف چلے گئے جنہیں بحرہ قبیلہ اسد والوں نے قتل کر ڈالا بعض علماء نسب ان پر تنوخ کا اطلاق کرتے ہیں جنہوں نے بحرین میں آباد ہو جانے کے بعد ضجعم شام کی طرف اور بقیہ عراق کی طرف چلے گئے اور بنو عبید بن الابرص بن عمرو بن اشجع بن سلیح حضر پر حکمرانی کرتے رہے جس کے آثار اس وقت تک جزیرہ کے علاقہ میں باقی

میں تھی جس سے تیرہ بن عمرو بن معاویہ بن حجر مشہور حکمران گزرا ہے۔ جسے حارث بن ماطرون کے نام سے مشہور کرتے ہیں اس کا قصہ جو سابور کے ساتھ گزرا ہے۔ مشہور و معروف ہے۔ انتہیٰ کلام ابن سعید

عرب پر بنو کہلان کی حکومت:- پھر عرب کی ریاست حمیر سے منتقل ہو کر کہلان کے قبضہ میں آ گئی اور وہ بلاد حجاز پر حکمران ہوئے اور ازد یمن سے نکل کر بلاد عک میں زبید و رمع کے درمیان مقیم ہوئے اہل عک سے لڑے ان کے بادشاہ کو ثعلبہ بن عمرو بن مزیقیا نے قتل کر ڈالا بعض اہل یمن کہتے ہیں کہ عک عدنان بن عبداللہ بن ازد کا لڑکا ہے اور دارقطنی کہتا ہے کہ یہ عبداللہ بن عدنان (رسالۃ ملطفہ و معجم العین) کی نسل سے ہے الغرض پھر وہ ظہران میں آئے اور بنو جرہم سے مکہ میں لڑے اور اس کے بعد وہ اطراف و جوانب بلاد میں منتشر ہو گئے یعنی بنو نصر بن الازد شرات و عمان میں اور بنو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا یثرب میں بنو حارثہ بن عمرو مر الظہران (مکہ) میں قیام پذیر ہوئے انہیں خزاعہ بھی کہتے ہیں۔

غسان مسعودی کہتا ہے کہ جس وقت اشاہ عرب مقام عک پر وارد ہوا تو بنو نصر بن الازد اور عمران الکاہن اور عدی بن حارثہ بن عمرو وہیں مقیم رہ گئے اور بقیہ لوگ اس کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ یہ وادی مشلل وادی زبید و رمع کے درمیان ایک نہر پر ٹھہرے جسے غسان کہتے ہیں ان لوگوں نے اس سے پانی پیا اور وہ اسی نام سے موسوم ہوئے پھر ان سے اور معد سے لڑائیاں ہوئیں جس میں معد کو کامیابی ہوئی اور اس نے انہیں حجاز کی طرف نکال دیا شراۃ کو جبل ازد کہتے ہیں یہ پہاڑ سرزمین شام میں ان پہاڑیوں سے ملا ہوا ہے جو مضافات دمشق و اردن سے ملی ہوئی ہیں۔

بنو جفنہ ابن کلبی کہتا ہے کہ عمرو بن عامر مزیقیا کی اولاد سے جفنہ (جس میں ملوک ہوئے ہیں) اور حارث محرق (جس نے سب سے پہلے لوگوں کو آگ میں جلایا تھا) اور ثعلبہ (یعنی عنقاء) اور حارثہ و ابو حارثہ و مالک و کعب و وداعہ و عوف و ذہل و وائل ہوتے ہیں۔ ذوالحجر ان کی طرف چلا گیا اسی سے استف و عصیہ ہیں چونکہ یہ تین پچھلے اور عمران بن عمرو اور ابو حارثہ نے آب غسان سے پانی نہیں پیا اسی وجہ سے غسان نہیں کہے جاتے اور اولاد مزیقیا سے (۱) جفنہ (۲) حارثہ (۳) ثعلبہ (۴) مالک (۵) کعب (۶) عوف آب غسان استعمال کرنے سے غسان کہلائے گئے بعض کہتے ہیں ثعلبہ اور عوف نے بھی آب غسان استعمال نہیں کیا تھا۔ الغرض غسانی شام پہنچ کر ضجاعم اور ان کی قوم سلیح کے قریب مقیم ہوئے غسان کی سرداری ان دنوں ثعلبہ بن عمرو بن المجالد بن حارث بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن بن الازد اور ضجاعم کی حکومت داؤد اللثق بن ہبولہ بن عمرو بن عوف بن ضجعم کے قبضے میں تھی یہ بنو سلیح قیصر روم کی طرف سے عرب کے حکمران تھے جیسا کہ ہم نے بیان کیا غسان نے جو کچھ عرب کی ریاست بنو ضجاعم کے قبضے میں تھی ان سے چھین لی یہ وہ زمانہ تھا کہ روم اور فارس میں کچھ کچھ چھیڑ چھاڑ ہو رہی تھی۔

ثعلبہ اور قیصر روم کا معاہدہ روم نے اس خیال سے کہ مبادا یہ گروہ فارس سے مل جائے ان کے سردار ثعلبہ بن عمرو (برادر جذع بن عمرو) سے امداد چاہ کر کے یہ معاہدہ کر لیا کہ "اگر کسی وقت عرب بنو غسان سے سرکشی کرے گا تو روم چالیس ہزار رومیوں سے اس کی امداد کرے گا اور کسی وقت روم کو ضرورت پیش آئے گی تو غسان بیس ہزار جنگ آوروں سے مدد کرے گا" اس معاہدہ کے بعد روم نے انہیں اپنی طرف سے حکمران مقرر کیا اور ان کی حکومت تسلیم کر لی سب سے پہلے جس نے ان میں سے حکومت کی وہ ثعلبہ بن عمرو بن المجالد ہے اس کے بعد ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ حکمران ہوا۔

حارث بن ثعلبہ جرجانی لکھتا ہے کہ ثعلبہ بن عمرو کے بعد اس کا لڑکا حارث بن ثعلبہ (جس کو ابن ماریہ بھی کہتے ہیں) اس

کے بعد منذر بن الحرث پھر نعمان بن منذر بن الحرث اس کے بعد ابو بشر (یا ابو شمر) بن الحرث بن جبلہ ابن الحرث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ حکمران ہوا۔ (بعض مؤرخین نے اس کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ لڑکا ہے عوف بن الحرث بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن کا) پھر ابو بشر کے بعد حرث الاعرج بن ابی شمر پھر عمرو بن الحرث الاعرج اس کے بعد منذر بن الحرث الاعرج اس کے بعد ایہم بن جبلہ بن الحرث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ پھر اس کے بعد اس کا لڑکا جبلہ تخت حکومت پر بیٹھا۔

حرث بن عمرو محرق: مسعودی کہتا ہے کہ ان میں سے پہلے جس نے حکمرانی کی وہ حرث بن عمرو محرق ہے اس کے بعد حرث بن ثعلبہ بن جفنہ (یعنی ابن ماریہ ذات القرطین) اس کے بعد نعمان بن الحرث بن جبلہ بن الحرث پھر ابو شمر بن حرث بن ثعلبہ بن جفنہ بن حرث پھر اس کا بھائی منذر بن حرث اس کے بعد اس کا بھائی جبلہ بن حرث اس کے بعد عوف بن ابی شمر اس کے بعد حرث بن ابی شمر حکمران ہوا۔ اسی کے عہد حکومت میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس کی طرف شجاع بن وہب اسدی کو نامہ نبوی دے کر روانہ فرمایا تھا۔ اس نے اسے اسلام کی دعوت دی تھی ایسا ہی ابن اسحاق نے بھی روایت کی ہے نعمان بن منذر اور حرث بن ابی شمر کا ایک زمانہ تھا دونوں ریاست و حکومت کی وجہ سے باہم فخر کرتے رہتے شعرائے عرب مثل اعشی اور حسان بن ثابت وغیرہما ان کے پاس آتے اور مدحیہ قصیدے سنایا کرتے تھے پھر حرث بن ابی شمر کے بعد اس کا لڑکا نعمان پھر اس کے بعد جبلہ بن الایہم بن جبلہ حکمران ہوا یہی جبلہ وہ ہے جس نے اپنے دونوں بھائیوں عمرو منذر کے بعد حکومت کی۔

جفنہ بن عمرو محرق: ابن سعید کہتا ہے کہ جس نے غسان میں سب سے پہلے شام پر حکمرانی کی اور بنو ضجعم کی حکومت چھین لی وہ جفنہ بن عمرو محرق ہے بعض نسب دانوں نے کہا ہے کہ جب جفنہ حکمرانی کی کرسی پر بیٹھا تو اس نے جلق (یعنی دمشق) کی بنیاد ڈالی چالیس برس تک حکومت رہی اس کے بعد حکومت مسلسل اس کی اولاد میں رہی یہاں تک کہ حرث الاعرج ابن ابی شمر کا ظہور ہوا اس کی ماں ماریہ ذات القرطین (بنت ارقم) تھی۔

یوم حلیمہ: ابن قتیبہ کہتا ہے کہ منذر بن ماء السماء بادشاہ حیرہ نے ایک لاکھ لشکر لے کر اسی حرث پر حملہ کیا تھا جس کا مقابلہ حرث نے ایک سو قبائل عرب سے کیا تھا جس میں لبید شاعر بھی تھا لبید نے منذر کے قلب پر حملہ کر کے ان میں سے اکثر کو قتل کر ڈالا بعض بھاگ گئے وہ جنگ کے بعد ابو منذر نے منذر کی فوج پر حملہ کر کے میدان جنگ سے بھگا دیا چونکہ حلیمہ بنت الحرث مجاہدوں کو عطر ملا کر قتال پر ابھارتی تھی جب گرد و غبار سے آسمان چھپ گیا تھا تو اسی وجہ سے یہ لڑائی یوم حلیمہ کے نام سے موسوم ہوئی اس کے بعد حکومت حرث الاعرج کی اولاد میں رہی۔

جفنہ بن منذر محرق: یہاں تک کہ ان میں سے جفنہ بن المنذر حکمران ہوا منذر محرق اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس نے حیرہ دارالسلطنت آل نعمان کو جلا دیا تھا تیس برس اس کی حکومت رہی پھر نعمان بن عمرو بن منذر حکمران ہوا جس نے قصر سویدا قصر حارث صیدا کے قریب بنوایا جس کا ذکر نابغہ کے شعر میں ہے اس کا باپ بادشاہ تھا اور فوج کا سپہ سالار تھا اس کے بعد جبلہ بن نعمان بادشاہ ہوا جس کا قیام صفین میں تھا۔ اسی نے منذر بن منذر بن ماء السماء سے شکست دی تھی لیکن ایہم کا دادا عین منذر مارا گیا پھر اس کے بعد کئی شخص حکمران ہوئے بعد کے ہوئے دو ان میں ابو کرب نعمان بن حرث تھا جس کا مرثیہ

نابغہ نے لکھا ہے اس کا مقام دمشق کے جانب مقام جولان میں تھا۔

ایہم بن جبلہ: اس کے بعد ایہم بن جبلہ بن حارث بادشاہ ہوا۔ اسے ایک قبیلے سے دوسرے کو لڑا دینے کا بہت بڑا ملکہ حاصل تھا چنانچہ اس کی انہی حرکات سے بعض قبائل عرب خفا ہو گئے تھے [illegible] اس نے [illegible] کیا یہ تمام عمر یہیں رہتا تھا اس کے بعد عمرو پانچ بادشاہ ہوئے ان میں سے حکومت کی [illegible] جبلہ بن ایہم تھا جو اس کا آخری بادشاہ ہوا۔ انتہی

کلام ابی سعید

جبلہ بن ایہم کا قبول اسلام: جبلہ بن ایہم ہی کے عہد حکومت میں اللہ جل شانہ نے اسلام کی روشنی سے دنیا کو منور فرمایا تھا۔ چنانچہ جب تمام ملک عرب آفتاب اسلام سے منور ہو گیا اور اسلامی حکومت نے اپنے [illegible] کے جھنڈے [illegible] تو جبلہ بن ایہم مسلمان ہو گیا اور اپنا [illegible] چھوڑ کر مدینہ منورہ چلا آیا [illegible] حضرت عمر فاروق [illegible] اس کے آنے پر خوشی اور [illegible] مہاجرین اور انصار اس سے عزت سے [illegible] تھے۔

حضرت عمرؓ اور جبلہ: تھوڑے دنوں بعد اس نے ایک مسلمان [illegible] پاؤں پکڑ کر طمانچہ کھینچ مارا تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے روبرو مقدمہ پیش کیا گیا۔

عمرؓ: جبلہ! تم نے اس شخص کو طمانچہ مارا ہے اور پاؤں بھی پکڑا ہے؟

جبلہ: ہاں میں نے ایسا ہی کیا ہے۔

عمرؓ: جب اس نے زیادتی کی، قصور کیا تھا؟

جبلہ: [illegible] اس نے ہمارے [illegible] تھوڑی [illegible] کی ہے [illegible] تو [illegible] پایا ہے۔

عمرؓ: اسلام نے سب کو برابر رکھا ہے [illegible] اس سے [illegible] قصور بھی ہو [illegible] تو [illegible] دینے کا حق نہ تھا۔

جبلہ: تو کیا [illegible] میں [illegible] سے [illegible] بدلہ لیا جائے گا۔

عمرؓ: [illegible] تمہاری [illegible] ہے [illegible] کہ [illegible] سے [illegible] جائے گا۔

جبلہ: [illegible] مجھے آپ اس امر کی اجازت دیجئے کہ میں اپنے دین کو چھوڑ دوں [illegible] بازاری کے [illegible] مقابلہ [illegible] جاتے ہیں۔

عمرؓ: [illegible] خیالات [illegible] باعث ہوں گے۔

جبلہ: مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے اور [illegible] دین کی [illegible] ہے [illegible] بازاری [illegible] جائے گا۔

عمرؓ: [illegible] تمام [illegible] مرتد ہو جانے کی [illegible] ہے۔

جبلہ: تو کیا میری [illegible] جب [illegible] مجھے [illegible] کہ میں [illegible] دین کی [illegible] آ [illegible] جاؤں [illegible] کی طرف [illegible] گا۔

عمرؓ نے کہا تجھ سے پہلے اس مسلمان کے مارنے کا قصاص لیتا ہوں اس کے بعد مرتد ہونے کی وجہ سے تیری گردن زنی کا حکم دیتا ہوں۔
جبلہ: مجھ کو ایک شب کی مہلت دیجئے تاکہ میں اپنے بارے میں غور کر لوں۔
عمرؓ: اچھا میں تجھے ایک شب کی مہلت دیتا ہوں۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے [illegible] جبلہ کی حفاظت و نگرانی کا حکم دیا۔ جبلہ نکل کر اپنے مکان میں آیا اور [illegible] کو لے کر قسطنطنیہ چلا گیا اور [illegible] یہاں تک کہ وہیں [illegible] میں مر گیا۔

جبلہ کی پشیمانی: بروایت ثقات جبلہ اپنے اس فعل پر بہت نادم اور شرمندہ [illegible] پشیمانی اور ندامت کا بیان کیا جاتا ہے کہ حسان بن ثابت کے پاس اکثر تحائف بھیجا تھا اس وجہ سے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں اس کی اور اس کی قوم کی مدح کی تھی۔ بروایت ابن ہشام شجاع بن وہب کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبلہ کی طرف روانہ کیا۔

شاہان غسان: مسعودی کہتا ہے کہ شام میں [illegible] حکمران [illegible] غسان اور [illegible] کے بھائی ہیں۔ [illegible] ان لوگوں میں سے کسی کی حکومت کی [illegible] حارث بن [illegible] قیس بن عامر [illegible] الحجی [illegible] نے بھی حکمرانی کی ہے [illegible] مالک بن [illegible] حکومت کی [illegible] بیان کریں گے۔

بنو غسان کا زوال: ابن سعید کا بیان ہے کہ [illegible] اسلام [illegible] کہ چھ سو برس کے عرصہ میں [illegible] حکومت [illegible] ختم ہونے کے بعد [illegible] جب [illegible] حکومت کی ختم ہوئی [illegible] ترکستان [illegible] ایک [illegible] سے نکالا [illegible] ان تمام پر ترکوں کا غلب ہے۔ [illegible] حکومت ختم ہونے کے بعد [illegible] خیال ہے کہ [illegible] ہیں۔ والله حکمته بالغة في حکمته.

باب : ۲۶

اوس اور خزرج

یثرب: اس سے پیشتر کسی قدر اجمالی کیفیت یثرب[1] کی ہم بیان کر چکے ہیں کہ یہ (شہر یثرب) یثرب بن قانیہ بن مہلائیل بن ارم بن عبیل بن عوض کا آباد کیا ہوا ہے اور عبیل عاد کا بھائی ہے اور روایت کی گئی ہے کہ یثرب قوم عبیل میں تھا۔ کلبی اور سہیلی نے عملیق بن لاوذ بن ارم کو بتایا ہے اور یہ روایت بہ نسبت اول کے صحیح تر ہے ہمارے بیان سابق کے (کہ بنو عمالقہ نے) حکمران ہوئے اور ان کے بادشاہ ارقم کی حکومت اور بنی اسرائیل کا ان پر غالب آنے اور قتل کرنے اور یہود کا ان کے قبضہ سے نکل جانے کا حال کسی قدر معلوم ہو چکا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] زمانہ [illegible] اور قابل حکومت تھے ہمارے اس بیان کی تائید یہ واقعہ کر رہا ہے کہ جس وقت بنی اسرائیل نے داؤد علیہ السلام کی اطاعت سے انحراف کیا اور ان

---

[1] [illegible]
لان يثرب اسم مدينة النبي صلى الله عليه وسلم فسماه طيبة وطابة كراهة للتثريب وهو اللوم والتعيير [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى ان يقال للمدينة يثرب وسماها طابة وطيبة كانه كره لفظ التثريب لانه فساد في كلام العرب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کے لالچ کے احوشت کہ اسرائیل فرعون کیا۔ داؤد علیہ السلام سے پہلے یہود خیبر کی طرف چلے گئے اور ان کا لالچ شاہ کیا۔ لیکن تب یہ تھا حالات بہت کم ہیں۔ وسط میں یہود خیبر میں رہے یہاں تک کہ ان کا زمانہ آیا اور داؤد علیہ السلام شام کو دیکھ آئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی آبادی عرب کی آبادی سے الگ ہو گئی تھی خیبر سے بھی تجاوز کر گئی تھی کہ مقام پر ان کی امرائیل کے خیبر نے کئی سال بعد کر بازار میں حکومت قائم کر لی گئی تھی اور ہم نہیں دیکھتے کہ آخر میں ان کی اجمالی کی غلطی کو ... کی ہے۔

حارثہ بن ثعلبہ کا یثرب میں قیام: مسعودی کہتا ہے کہ قبائل میں ازدی اور ... یمن کی تباہی سے نکلا تھا چنانچہ ایک حارثہ یثرب میں مقیم ہوئے۔ یہیں انہوں نے اپنی قوم کے لیے مکانات بنا کر آپ ہی اپنی حکمرانی کرنے لگے یہود سے بعد قبائل عرب بھی آ کر ان میں شامل ہو گئے اور ان کے ساتھ رہتے تھے ان کی تمام حکومت ... بیت المقدس کے قبضہ میں تھی جو طیطوس علیہ السلام کے بعد بخت نصر کے ظہور ہونے تک جب ... سے اترے اور غسان نے شام پر قبضہ کر لیا پھر وہ مر گیا اور ان کا ثعلبہ ... حکمران ہوا اس کے مرنے کے بعد قیس بن ... اس نے اپنے ... کی ... تب ... یثرب کی طرف چلا آیا اور ... شام ... سے ... یثرب پہنچ کر یہود خیبر سے بعد وہاں ... کی حکومت اختیار کر لی۔ ... کہتا ہے کہ ان دونوں ... کا ... تھا ... کی آبادی کا مرکز ان کا یہاں تک کہ ... کی وجہ سے ان کی حکومت ... ہوگی۔

یثرب کے قدیم باشندے: ابو الفرج اصفہانی کتاب الاغانی میں تحریر کرتا ہے کہ بنی قریظہ اور بنو نضیر کاہن بن ہارون علیہ السلام سے تھے یہ لوگ ... کی وجہ سے ... سے جدا ہوئے اور اول اول یثرب آ کر موسیٰ علیہ السلام کے بعد یثرب آ گئے تھے یثرب میں ان کے آنے سے پہلے عمالیق کی حکومت تھی اور وہ ان کے ... باشندے تھے ان میں ... عرب میں پھیلے ہوئے تھے چنانچہ یثرب میں انہی میں سے بنو ہف اور بنو سعد اور بنو الازرق اور بنو مطرون رہتے تھے۔

بنی اسرائیل کا یثرب پر حملہ: حجاز کی حکومت ان میں سے ارقم کے ہاتھ میں تھی ان کی سلطنت کا دائرہ تیما سے فدک تک پھیلا ہوا تھا۔ یثرب ایک مرکز ... اور باغات کا مقام تھا۔ ... موسیٰ نے ... عمالقہ کی طرف بھی بنی اسرائیل کا ایک لشکر روانہ کیا اور یہ حکم دیا تھا کہ ان میں سے کوئی باقی نہ رہنے دو چنانچہ بنی اسرائیل نے عمالقہ ... ارقم کے لڑکوں کو قتل نہ کیا جب وہ موسیٰ کے بعد شام گئے اور بنی اسرائیل سے ارقم کے لڑکوں کو قتل نہ کرنے کا حال بیان کیا تو بنی اسرائیل نے انہیں شام میں داخل نہ ہونے دیا اور ان کی نافرمانی کی وجہ سے بلاد شام سے الگ کر دیا۔

ثمد الروم: چنانچہ وہ واپس ہو کر مدینہ آ گئے ... یہود کے ... کا آغاز ہے اس کے بعد وہ لوگ اطراف مدینہ میں منتشر ہو گئے ... ایک زمانے تک ان کی یہی حالت رہی ہے۔ یہاں تک کہ شام میں روم بنی اسرائیل پر غالب آیا اور ان کا قتل و غارت شروع کیا تو بنو نضیر اور قریظہ ... بھاگ کر حجاز کی طرف چلے گئے۔ روم نے ان کا تعاقب کیا ... راہ میں روم شام و حجاز کے درمیان پیاس کی شدت سے ہلاک ہو گئے اور یہ مقام ثمد الروم کے نام سے موسوم ہوا۔

یہودی قبائل کی یثرب میں آمد جب یہ لوگ [illegible] پہنچے تو انھوں [illegible] میں قیام اختیار کیا اور [illegible] قریب بستیاں اور [illegible] قائم ہوئے [illegible] اوس و خزرج [illegible] آئے ہیں اس وقت یہاں یہود کے [illegible] قبیلے [illegible] معمولی قسم کے [illegible] اور [illegible] نقصان [illegible] بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ [illegible] کے [illegible] سے پہلے یہاں [illegible] میں اور [illegible] طاقت [illegible] اپنے اہل [illegible] کے قبضہ میں [illegible] حکومت [illegible]

مالک بن عجلان کی ابو جبیلہ سے امداد طلبی [illegible] مالک بن عجلان [illegible] ابو جبیلہ [illegible] کے پاس گیا [illegible] ابو جبیلہ [illegible] اب تم جاؤ ہم [illegible] مالک بن عجلان [illegible] آیا اور ابو جبیلہ کی آمد کا منتظر رہا۔

یہودیوں کا قتل یہاں تک کہ ابو جبیلہ چند آدمیوں کو ساتھ لے کر [illegible] اوس و خزرج [illegible] سے آ کر ٹھہرا اور اس خیال سے کہ [illegible] یہودی [illegible] قتل [illegible] ابو جبیلہ [illegible] مالک بن عجلان [illegible]

رومانہ یہودیہ کا ماتم [illegible] مالک بن عجلان [illegible] ابو جبیلہ [illegible] مالک بن عجلان [illegible] مالک بن عجلان کی صورت [illegible] جب مالک نے ابو جبیلہ [illegible] اوس و خزرج [illegible] انتہیٰ کلام الاغانی

اوس و خزرج [illegible] (۱) اوس (۲) خزرج [illegible] یہاں تک

ان کی شاخیں نہیں پھیلیں اور ان میں سے ایک کو قوت اور اپنے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کی طاقت آئی [illegible] تمام قبیلے [illegible] بن مالک بن اوس سے نکلے ہیں ان میں [illegible] بن [illegible] بن مالک [illegible] بنو عوف [illegible] [illegible] ہیں [illegible] بن مالک [illegible] سب بنو عوف بن مالک سے ہیں۔

قبیلہ اوس [illegible] بن عوف سے [illegible] اور مالک بن اوس [illegible] الخزرج [illegible] اور حارث بن الخزرج [illegible] جشم [illegible] ([illegible] بن الاوس) [illegible] بن مالک [illegible] عامر [illegible] امرؤ القیس [illegible] قبیلے [illegible]

قبیلہ خزرج [illegible] بنو عوف [illegible] جشم [illegible] حارث [illegible] قبیلے [illegible] بن الخزرج [illegible] بن مالک [illegible] بن الخزرج [illegible] جشم [illegible] بن الخزرج [illegible] جشم [illegible] بن غضب [illegible] بن جشم [illegible] حارث بن الخزرج [illegible] یہود یثرب کی بدعہدی [illegible] یہودیوں کی کثرت [illegible] الخزرج [illegible] مالک [illegible] یہودیوں کی [illegible] بن غضب [illegible] الخزرج [illegible] خزرج [illegible]

یہود یثرب کی تباہی [illegible] الخزرج [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی دعوت کی اور جب وہ کھانے پینے میں مصروف ہوئے تو ان میں سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑا۔ اس واقعہ کے بعد اوس و خزرج کی حکومت کا پھریرا کامیابی کے ساتھ ہوا میں لہرانے لگا اور ان کے قدم جمانے اور استقلال مدینہ پر جم گئے۔ یہودیوں کی قوت کم ہو گئی اور انہیں قدر و ذلت و خواری جتنی رسوائی میں پڑنے کی تھی، ہر ایک قبیلہ کو توانائی، عزت و شہرت حاصل ہوئی۔ عرصہ تک یہود کے قبضے میں سامان و بیت و قصر رہے، بعد ازاں رفتہ رفتہ ہو گیا۔ یعنی اطراف یثرب میں جو کچھ تھا اس کے مالک اپنا قبیلہ بن بیٹھے۔

یوم بعاث: غرض یہ دونوں قبیلے یہودی حکمرانی کے بعد یثرب میں کمال عزت و احترام سے بسر کرنے لگے۔ ان کے ہمسایہ (حلیف قبائل عرب) ان دونوں قبائل کے ساتھ ہوتے گئے۔ پھر ان دونوں قبیلوں میں نا اتفاقی ہو گئی، ہر ایک نے علیحدہ ان کے ساتھ ہو کر اپنے مقابل سے لڑتے تھے۔ ان کے مشہور ترین واقعات میں سے جس میں گھمسان کی لڑائی ہوئی تھی یوم بعاث ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل واقع ہوئی ہے۔ ان دونوں میں خزرج کا سردار عمرو بن نعمان بن صعد بن عمرو بن عامر بن بیاضہ سرداری کر رہا تھا۔ قبائل اوس کا سپہ سالار حضیر بن سماک بن امرء القیس بن زید بن عبدالاشہل تھا۔ اوس و خزرج کے ساتھیوں میں اتنی (مخالفت) سے پہلے (قضاعہ) ان دونوں کے ساتھیوں میں مزینہ (اسی طرح حلیفوں) سے (قریظہ و نضیر یہود سے)۔ اس لڑائی کا عنوان نہایت خطرناک تھا عرب کے نہایت عظیم الشان قبیلے لڑنے کے لئے میدان جنگ میں شمشیر بکف نکلے تھے۔ شروع میں خزرج کی کامیابی کا پانسہ رہا۔ بعد حضیر نے اوس کو جنگ میں اپنے گھوڑے سے میدان جنگ سے پھیر دیا۔ جس سے اوس اور ان کے حلفاء پیچھے ہٹے۔ خزرج نے گھوڑے کو اوس کو شکست ہوئی قدم آگے بڑھانے اور اس دھوکے میں اسے شکست اٹھانی پڑی۔ ان کا سردار عمرو بن النعمان مارا گیا۔

اوس و خزرج کی خستہ حالت: اس کے بعد دونوں لڑائیوں سے تھک کر بیٹھ گئے۔ ایک پیچھا کامیابی سے نا امید ہو کر بیٹھ گئے اور اسلام نے انہیں اسی خستہ حالت میں دیکھا جب کہ وہ قتل و خون سے تنگ آ کر لڑائی سے کنارہ کش تھے چنانچہ ان میں کا ایک حصہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ میں حاضر ہوئے آپ نے ان کو دعوت اسلام دی اور نصرت اسلام کے لئے کہا وہ لوگ لوٹ کر اپنی قوم میں آئے اور تمام دینی حالت سے آگاہ کیا (جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے) اہل مدینہ (ان کی قوم) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت دینے سے آپ کی مدد پر متفق الرائے ہو گئے ان دونوں خزرج کی سرداری سعد بن عبادہ اور اوس کی حکومت سعد بن معاذ کے قبضے میں تھی۔

اہل یثرب سے قریش کے تعلقات: خلاصہ یہ ہے کہ جب ان کو جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں مبعوث ہونے اور دین اسلام لانے اور اہل مکہ کے اعراض کرنے اور جھٹلانے اور تکلیف دینے اور پہنچانے کے حالات سے آگاہی ہوئی چونکہ ان میں اور قریش میں بھائی چارہ اور معاہدت کا تعلق تھا اس وجہ سے ابو قیس بن الاسلت کو قریش کو سمجھانے کی غرض سے روانہ کیا اس نے اہل مکہ کی طرف ایک بڑا قصیدہ لکھ کر بھیج دیا جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و احترام کرنے اور انہیں آپ سے لڑنے سے ممانعت کرنے اور آپ کو تکلیف نہ دینے کا ذکر تھا اور اس میں اصحاب فیل کے ہاتھوں سے آپ کی بدولت بچنے کا بھی حال مذکور تھا یہ قصیدہ منجملہ ان قصیدوں کے تھا جن کو ابن اسحاق نے اپنی کتاب السیر میں تحریر کیا ہے۔

بنو خزرج کی دعوت اسلام: پھر جب کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے ایمان لانے سے نا امید ہو گئے اس وقت آپ موسم حج میں عرب اور حجاج عرب و ایام موسم حج میں دین اسلام اور اس کی نصرت کی دعوت دیتے تھے قریش آپ کو پھیر دیا

پیدا ہوا انہوں نے آپ کی تبلیغ اسلام کی وجہ سے دعوت کا آغاز کیا اور یہ مشہور کر رکھے تھے کہ (عکاظ بازار) آپ لوگوں میں تبلیغ کیا کرتے تھیں آپ تمام قبائل میں اسلام کی دعوت دیتے تھے چنانچہ ایک موسم حج میں تھی کہ قبیلہ خزرج کے چھ جوانوں سے ملاقات ہوئی ان میں سے بنو نجار سے اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم اور عوف بن حارث بن رفاعہ بن سواد بن مالک بن غنم اور بنو زریق بن عامر سے رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق اور بنو سلمہ بن [illegible] بن سعد بن علی بن عبید اللہ بن عمرو بن الحرث بن ثعلبہ بن الحرث بن حرام بن کعب بن غنم سے کعب [illegible] تا آنکہ قطبہ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم [illegible] سے عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب عامر تھے یہ [illegible] سے تھے آپ نے ان لوگوں سے دریافت فرمایا "من انتم" (تم لوگ کون ہو؟) ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ قبیلہ خزرج سے ہیں آپ نے فرمایا "امن موالی یہود" (کیا تم یہود کے حلیف ہو؟) انہوں نے اس کا اقرار کیا تب آپ نے ارشاد فرمایا "افلا تجلسون اکلمکم" (کیا تم بیٹھتے نہیں کہ میں تم سے باتیں کروں) وہ لوگ بیٹھ گئے اور آپ نے ان کو [illegible] اسلام کی دعوت دی اور قرآن پڑھ کر سنایا۔

بیعت عقبہ اولیٰ وہ لوگ آپ کی باتیں بڑی توجہ سے سنتے رہے ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ وہی نبی ہیں جن کا یہود ہمیں ذکر کیا کرتے تھے جن کے مبعوث ہونے کا یہود انتظار کرتے تھے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہود ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ جائیں [illegible] چنانچہ ان لوگوں نے دعوت قبول کی اور آپ پر ایمان لائے اور عرض کیا کہ جس وقت ہم اپنی قوم میں پہنچیں گے ان کو آپ کی دعوت پہنچائیں گے آپ سے اجازت لے کر [illegible] رخصت ہو کر جس وقت مدینہ پہنچے تو اپنی قوم سے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بیان کئے اور ان کو اسلام کی طرف بلایا یہاں تک کہ [illegible] کوئی گھر ایسا نہ رہا جس میں آپ کا ذکر نہ ہو [illegible] آپ کا ذکر نہ ہوتا ہو۔

بیعت عقبہ ثانی جب سال آئندہ موسم حج آیا تو بارہ آدمی انصار کے آئے اور آپ کی بیعت کی یہ بیعت عقبہ ثانی کے نام سے موسوم ہے ان میں پانچ پہلے سال کے شخص تھے اسعد بن زرارہ، عوف بن الحرث، معاذ بن حرث (یہ دونوں عفراء کے بیٹے ہیں) رافع بن مالک، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم اور یہ سات نئے شخص ان میں سے بنو نجار کے ذکوان بن عبد قیس سے عبادہ بن الصامت ابی [illegible] ابو عبد الرحمن یزید بن ثعلبہ بن خزمہ [illegible] زریق اور بنو سالم سے عویم بن ساعدہ [illegible] بن مالک بن العجلان اور ایک [illegible] قبیلہ بلی سے [illegible] حلیف خزرج اور [illegible] (ابوالہیثم بن التیہان [illegible] بن عتیک بن عمرو [illegible] عبد الاشہل اور ابوالہیثم [illegible])

حضرت محمد ﷺ کا خطاب ان لوگوں نے آپ کے مبارک ہاتھ پر فقط اسلام کی بیعت کی اس بیعت کے وقت تک جہاد فرض نہیں ہوا تھا یہ بیعت ایسی تھی کہ اللہ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، چوری نہ کریں گے، زنا نہ کریں گے، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں

[illegible] ابن اسحاق [illegible]

[illegible] رافع بن مالک [illegible] عقبہ بن عامر [illegible]

اپنی اولاد کو قتل نہ کریں۔ بیعت لینے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

> "فان وفیتم فلکم الجنة وان غشیتم من ذالک شیئا فاخذتم بحده فی الدنیا فهو کفارة له وان سترتم علیه فی الغیب الی یوم القیامة فامرکم الی الله۔"
>
> "اگر تم نے اس عہد کو پورا کیا تو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر ان میں سے تم کسی کا ارتکاب کرو گے اور دنیا میں اس کی سزا پا لی تو یہ اس کا کفارہ ہو جائے گا اور اگر گناہ چھپا رہا تو قیامت کے دن تمہارا معاملہ اللہ کے ہاتھ ہے، اگر وہ چاہے گا تو تم کو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو بخش دے گا۔"

یثرب میں اشاعت اسلام جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یثرب کی طرف حضرت مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی کو ان کے ہمراہ روانہ فرمایا تو آپ انہیں قرآن پڑھاتے اور دین اسلام کی تعلیم دیتے اور مسائل سمجھاتے تھے۔ مصعب، اسعد بن زرارہ کے مکان پر رہتے تھے۔ [illegible] ایک دن اسعد بن زرارہ ان کو لے کر بنی عبد الاشہل کے ایک باغ میں آ کر بیٹھ گئے اور مسلمان جمع ہو گئے۔ ان کے آنے کی خبر سن کر سعد بن معاذ نے اسید بن حضیر سے کہا [illegible] اور ان کے پاس گئے [illegible] سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر دونوں اپنی قوم کے سردار تھے، ان دونوں نے ایمان لانے کے بعد اپنی قوم میں اسلام کی تبلیغ کی [illegible] بنی عبد الاشہل کا کوئی مرد یا عورت [illegible] مسلمان ہو گئے [illegible]

مصعب بن عمیر کی یثرب میں تبلیغ اس کے بعد مصعب بن عمیر اسی سال مدینہ کے مسلمانوں کے ساتھ حج کے زمانہ میں واپس مکہ آئے۔ [illegible] ایام تشریق میں اہل مدینہ کے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے [illegible] بیعت کی اور [illegible] ساتھ جانے کا اقرار کیا [illegible]

بارہ نقیبوں کا تقرر اس کے بعد آپ نے بارہ نقیب ان کے [illegible] مقرر فرمائے [illegible] بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا [illegible] ایمان [illegible] [illegible] مسلمان [illegible] [illegible]

ہجرت جب مسلمانوں کو [illegible] اپنا اسلام ظاہر کیا [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تجارت [illegible] اور [illegible] ایک [illegible]

---

[1] [illegible]

کے قائل ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندے مکہ میں اس کی عبادت کرنے والے کی اجازت سے خدا ہی کے لئے جب وقت مقرر تمام ہوا اور جل شانہ نے اپنے نبی کو ہجرت کا حکم دیا تو ان لوگوں کو جو مکہ میں مشرکین کے ہاتھوں تکلیفیں اٹھاتے تھے (آپ نے حکم دیا کہ) وطن کو چھوڑ کر مدینہ میں اپنے بھائی انصار سے جا ملیں۔

مہاجرین کے اسمائے گرامی: چنانچہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کرنے لگے اور جناب موصوف (صلی اللہ علیہ وسلم) اجازت کے ساتھ ہم روانگی کے انتظار میں تھے۔ جناب ابن اسحاق نے مہاجرین کے اسمائے مبارک وضاحت کے ساتھ تحریر کئے ہیں جنہیں ہم یہاں لکھتے ہیں۔ ہجرت کی ان میں سے [illegible] کے بھائی زید اور عثمان بن عبیداللہ، حمزہ بن عبدالمطلب، زید بن حارثہ، انیسہ اور ابو کبشہ (یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے) عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن العوام، عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے اس کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور آپ نے ابوبکر کو اپنے ہمراہ لیا اور اپنی خواب گاہ میں (علی کرم اللہ وجہہ) کو سلا گئے۔ جس وقت آپ مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو اول بنی عمرو بن عوف کی قوم میں [illegible] کلثوم بن ہدم اور ابو القیس بن ابی الحارث ابن زید کے ہاں [illegible] وہاں پر فروکش ہوئے پھر بنی نجار کی سرزمین پر [illegible] رسول کے [illegible] اونٹنی [illegible] مالک بن النجار کی جگہ [illegible] تھا اور [illegible] سہیل و سہل [illegible] بنی مالک بن النجار [illegible] کی حکومت [illegible] بن زرارہ [illegible] اونٹنی کی [illegible] کے ہاتھ [illegible] اس وقت اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] ہوتے دیکھا تو [illegible] سے [illegible] اور جب [illegible] تو [illegible] طرف چلا گیا اور وہیں مر گیا۔

مسجد نبوی کی تعمیر: جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو ایوب انصاری کے یہاں رونق افروز رہے یہاں تک کہ آپ کا حجرہ اور مسجد تیار ہوئی اور آپ یہاں سے اٹھ کر اپنے حجرہ مبارک میں آ رہے اور مہاجرین کی جماعت آپ سے آ ملی اور اسلام قریب قریب انصار اور خزرج میں پھیل گیا اور اسی روز سے اہل مدینہ انصار کہلانے لگے۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے دین محمدی کی مدد کی جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے یہاں ٹھہرایا۔

بھائی چارہ: جناب موصوف نے ایک خطبہ میں انصار کے فضائل و ان کی تعریف کو بیان فرمایا اور مہاجرین اور انصار کے مابین ایک عہد نامہ تحریر کرایا اور یہود سے بھی عہد و پیمان لیا گیا اور ان کے دین و مال پر قائم رکھنے کی شرط کی۔ ابن اسحاق نے اس کی تصریح کی ہے اس کے بعد جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا۔ اس پر [illegible] اللہ کی خوشنودی کے لئے کرتے تھے اور آپ اس پر غالب ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں [illegible] بیان کریں گے ان سب میں انصار نے آپ کا ساتھ دیا اور [illegible] آپ کے [illegible] سے [illegible] ساتھ [illegible] ہو گئے۔

یہود مدینہ کی عہد شکنی: اسی اثنا میں ان یہود نے مہاجرین اور انصار سے عہد شکنی کی جو مدینہ میں رہتے تھے اور اس عہد نامہ کو پاس نہ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا تھا یہ وہی یہود تھے جن کی نسبت خدا جل شانہ نے اپنے نبی برحق (صلی اللہ

علیہ وسلم) کو ان یہود سے لڑنے کا حکم دیا آپ نے ان کا بیس دن تک کا محاصرہ کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ بنو قینقاع نے بدعہدی کی مسلمانوں سے بحالت غفلت لڑ گئے اور ایک مسلمان کو شہید کر ڈالا اس وجہ سے ان کا محاصرہ کیا گیا تو مدینہ کی حدود سے نکال کر جلا وطن کر دیے گئے اور بنو نضیر و بنو قریظہ کا یہ واقعہ ہوا کہ ان میں سے کچھ قتل مار ڈالے گئے اور بعض جلا وطن کر دیے گئے۔

بنو نضیر کا انجام: بنو نضیر کا واقعہ جنگ احد و بیر معونہ کے بعد ہوا ہے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کے پاس ان دونوں عامریوں کے خون بہا کے بارے میں گفتگو کرنے تشریف لے گئے تھے جن کو عمرو بن امیہ نے مار ڈالا تھا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے بنو نضیر نے مکر و حیلے سے آپ کے قتل کا مشورہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے سے اس کی اطلاع ہوئی آپ نے بھی ان کا محاصرہ کیا اور مکان جلا دیئے اور قتل کئے ان میں سے بعض خیبر اور بعض اذرعات چلے گئے اور بنو قریظہ نے خلاف عہد یہ کیا کہ انہوں نے غزوہ خندق میں قریش کی مدد کی تھی جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس غزوہ سے فارغ ہوئے تو حکم الٰہی آپ نے ان کا محاصرہ کیا پچیس دن تک ان کا محاصرہ رہا مجبور ہو کر انہوں نے اس شرط پر اطاعت قبول کی کہ سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) جو ان کے حلیف تھے ان کے بارے میں فیصلہ فرمائیں چنانچہ آپ نے سعد کو بلا بھیجا سعد اس وقت زخمی تھے ان کے لئے مسجد میں خیمہ مقرر کیا گیا تھا وہ خندق میں زخمی ہو گئے تھے۔ مسجد میں رکھے گئے تھے۔ جب وہ لائے گئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا **احکم فیھم** ان کے بارے میں تم کیا حکم دیتے ہو۔ سعد نے کہا میرا حکم یہ ہے کہ ان کے لڑنے والے مار ڈالے جائیں اور عورتیں اور بچے گرفتار کر لئے جائیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا **لقد حکمت بحکم اللہ** تم نے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ پس ان کو قتل کر دیا گیا اور وہ لوگ چھ سو اور سات سو کے درمیان تھے۔

فتح خیبر: محرم سنہ ۷ ہجری میں حدیبیہ کے بعد آپ نے خیبر کی طرف روانگی فرمائی ان کو آپ نے محاصرہ کیا اور بزور تیغ خیبر کو فتح کر کے یہودیوں کو قتل کیا اور ان کی عورتوں کو قید کر لیا انہی میں صفیہ بنت حیی بن اخطب (رضی اللہ عنہا) بھی تھیں ان کا باپ بنو قریظہ کے ساتھ مارا گیا اور یہ کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق کے عقد میں تھیں جو اسی معرکے میں مارا گیا تھا جنہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیچ راہ میں آ کے حملہ کیا تھا۔ جب خیبر فتح ہوا تو صفیہ مال غنائم اور قیدی عورتوں کی تقسیم کے وقت آپ کے حصہ میں آئیں اس لڑائی میں آپ کے ہمراہ ایک ہزار چار سو پیادے اور دو سو سوار تھے۔ اسی میں خیبر کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا اس کے بعد یہود سے اس امر پر عہد کیا گیا کہ وہ نصف زراعت و باغات کا خراج ادا کیا کریں اور نصف وہ لیا کریں چنانچہ یہود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک خیبر میں رہے جب آپ کا دور خلافت آیا تو انہوں نے انہیں جلا وطن کر دیا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے خطاب: اور جب سنہ ۸ ہجری میں مکہ فتح ہوا اور اس کے بعد غزوہ حنین ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل مکہ قریش وغیرہم پر اموال غنیمت تقسیم کرنے لگے اس وقت بعض نوجوانوں کے کہنے سننے سے انصار (رضی اللہ عنہم) کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اب چونکہ مکہ فتح ہو گیا ہے اور آپ کی قوم نے آپ کے دین پر اتفاق کر لیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے شہر اور ملک میں قیام فرمائیں گے اور اسی وجہ سے آپس میں یہ کہنے لگے۔

"کہا کہ [illegible] جب [illegible] کی یہ بات [illegible] آپ نے [illegible] ایک جلسہ میں [illegible] کے ارشاد فرمایا: یا معشر الانصار ما الذی بلغنی عنکم؟ " اے گروہ انصار [illegible] " انصار نے واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: الم تکونوا ضلالا فهداکم الله تعالی و عالة فاغناکم الله و متفرقین فجمعکم الله: "کیا تم گمراہ نہ تھے؟ اللہ تعالیٰ نے [illegible] ہدایت کی [illegible] اور کیا تم محتاج نہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں غنی کر دیا اور کیا تم متفرق نہ تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک جا کر دیا"۔ الله و رسوله امن و افضل: "انصار نے کہا اللہ اور اس کے رسول کا ہم پر بڑا احسان ہے"۔ پھر فرمایا: لو شئتم لقلتم جئتنا طریدا فاویناک و مکذبا فصدقناک و لکن و الله لم لا اعطی رجالا استالفهم علی الدنیا و وکلتکم الی اسلامکم الا ترضون ان ینقلب الناس بالشاء و البعیر و تنقلبون برسول الله صلی الله علیه وسلم الی رحالکم والذی نفسی بیده لولا الهجرة لکنت امرأ من الانصار و لو سلک الناس شعبا و سلکت الانصار شعبا لسلکت شعب الانصار: "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] تم کہتے کہ آپ کو [illegible] نکال دیا گیا تھا [illegible] ہم نے پناہ دی اور لوگ آپ کو جھٹلاتے تھے ہم نے آپ کی تصدیق کی [illegible] لیکن [illegible] اللہ [illegible] ان لوگوں کو دیا [illegible] تاکہ [illegible] اور تم کو تمہارے اسلام کے سپرد کر دیا [illegible] کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر واپس جائیں اور تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمراہ لے کر اپنے گھروں کو جاؤ [illegible] مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک شخص ہوتا اور اگر لوگ [illegible] اور انصار [illegible] تو میں انصار [illegible]" [illegible] انصار [illegible] اور رسول اللہ [illegible] نے [illegible] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو [illegible] رحمت میں بلا لیا۔

واقعہ سقیفہ بنی ساعدہ [illegible] جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں [illegible] اور [illegible] کے لیے [illegible] منا امیر و منکم امیر "ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم میں سے" [illegible] حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی وصیت [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ظاہر [illegible] انصار میں [illegible] ہو گیا۔

حضرت ابو بکرؓ کی بیعت بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک بن الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی ان کے بعد لوگوں نے بیعت کرنی شروع کی۔ [illegible] حباب بن منذر بن الجموح [illegible] نے بشیر بن سعد سے کہا [illegible] نے امارت کے لیے اپنے چچازاد بھائی [illegible] بشیرؓ نے جواب دیا نہیں [illegible] ایسے لوگوں سے جھگڑوں جن کو اللہ

تعالیٰ نے ان کے لئے بنایا ہے۔ الغرض جب اوس نے بشیر بن سعد کا یہ فعل دیکھا اور وہ خزرج کی امارت پر راضی نہ تھے تو انہوں نے بھی ابوبکرؓ کی بیعت کر لی اور سعدؓ نے بیعت کرنے سے انکار کیا اور شام کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ ان کا وہیں انتقال ہوا لوگوں کا یہ خیال ہے کہ انہیں جن نے مار ڈالا ہے اور ان کی سند میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

نحن قتلنا سید الخزر
ج سعد بن عبادہ
فرمیناہ بسہمین
فلم نخط فؤادہ

اس کے بعد اس کے لڑکے قیسؓ کو ایک گونہ ملال حاصل ہو گیا اور فتوحات اسلام میں اس نے بھی معقول حصہ لیا۔ جس زمانے میں جناب امیرؓ اور معاویہؓ سے لڑائیاں ہو رہی تھیں اس وقت یہ جناب امیر کے متعلقین سے تھے۔

بدری صحابہ کی شہادت: جب یزید بن معاویہ حکمران ہوا اور اس کی بدعات اور ظلم اور ناحق کوشی حق پوشی کا ان میں ظہور ہوا تو انہوں نے دینی جوش سے عبداللہ بن الزبیر کی بیعت کی عبداللہ بن الزبیرؓ اور یزید سے لڑائی ہوئی جس میں انصار رضی اللہ عنہم کو بھاگنا پڑا۔ لشکریان یزید نے بہت بڑے بڑے ظلم کئے بیان کیا جاتا ہے کہ اس دن مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم سے ستر بدری شہید ہوئے اور عبداللہ بن حنظلہ بھی (جو عبداللہ بن الزبیرؓ کی طرف سے امیر لشکر تھے) اس معرکے میں مرتبہ شہادت کو پہنچے یہ ان ظالموں میں سے ایک ظلم تھا جو یزید سے سرزد ہوئے ان واقعات کے بعد حکومت اسلامیہ کو ایک گونہ قوت حاصل ہو گئی اور حکومت عرب و اطراف، جو اب ممالک میں پھیل گئی اور قبائل مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم عراق و شام و اندلس و افریقہ و مغرب میں متفرق ہو گئے اسی باعث سے قبیلہ بھی امراء و عمال نکل گئے اور سرزمین مدینہ ان سے خالی ہو گئی اور وہاں سے ان کے نشانات بھی ایسا ہی فنا ہو گئے جیسا کہ اور امتوں کے آثار مٹ چکے تھے۔ و تلک امۃ قد خلت لها ما کسبت ولکم ما کسبتم واللہ وارث الارض و من علیها و هو خیر الوارثین لا خالق سواہ و لا معبود الا ایاہ۔

شجرۂ انساب خزرج و اوس

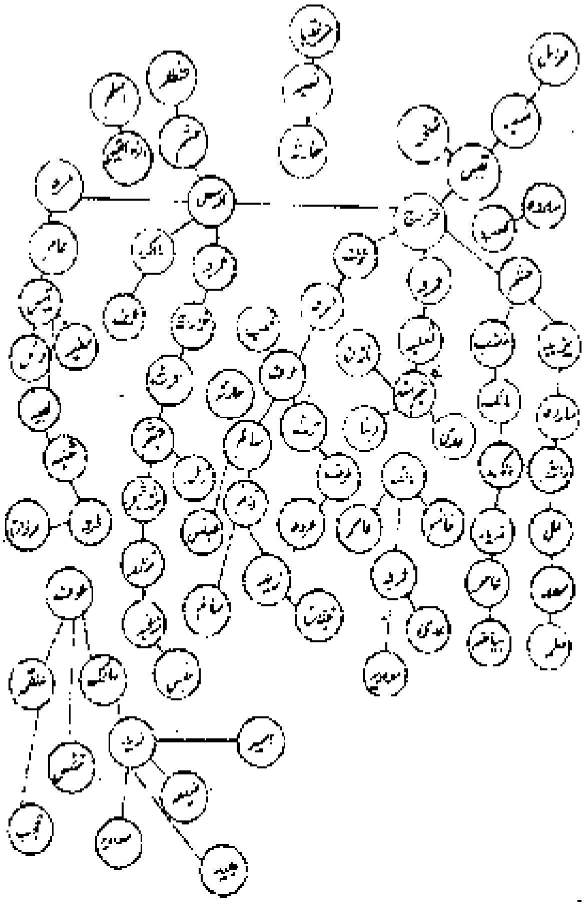
الاوس
خزرج
حارثہ
عامر
ثعلبہ
جشم

باب : ۲۷

بنو عدنان

بنو عدنان کا نسب اس سے پہلے ہم تحریر کر چکے ہیں باتفاق اہل انساب عدنان اسمٰعیل (علیہ السلام) کی نسل سے ہے البتہ عدنان اور اسمٰعیل کے درمیان جتنی پشتیں ہیں اور ان کی تعداد میں بھی اختلاف ہے جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے اور جس طرح عدنان کی نسبت اسمٰعیل علیہ السلام کی طرف نسباً تسلیم کر لی گئی ہے اسی طرح بجز بعض اشخاص کے علم کی نسبت ابنائے عدنان کی طرف مسلسل صحیح ہے لیکن عدنان اور اسمٰعیل کی نسبت میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ نابت بن اسمٰعیل کی اولاد سے ہے اسی طرح بیان کیا ہے کہ عدنان ادد المقوم بن ناحور (یا حور) بن تیرح بن یعرب بن یشجب بن نابت کا بیٹا ہے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ اور جرجانی تحریر کرتا ہے کہ عدنان قیدار بن اسمٰعیل کی نسل سے ہے اس نے پشتوں کی ترتیب یوں تحریر کی ہے کہ عدنان بیٹا ہے ادد بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن نبت بن حمل بن قیدار کا لیکن نسابہ اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ عدنان قیدار کی نسل سے ہے لیکن پشتوں کی ترتیب اس طرح ہے عدنان بن ادد بن مقوم بن یشجب بن ایوب بن قیدار۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قصی بن کلاب کا شعر اسی امر کی تائید کرتا ہے کہ عدنان قیدار کی اولاد سے ہے۔

(مترجم) تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے عدنان سے لے کر اسمٰعیل تک کی پشتوں کو بیان کیا ہے وہ پانچ شخص ہیں (۱) کلبی (۲) ابن ہشام (۳) ابن الاعرابی (۴) برخیا کاتب ارمیا نبی علیہ السلام (۵) الجرجانی ان میں سے کلبی نے عدنان سے اسمٰعیل تک نو پشتیں شمار کی ہیں جس کا ذکر خود علامہ مورخ نے کیا ہے۔ ابن ہشام نے کتاب الانساب میں آٹھ پشتیں اس طرح لکھی ہیں "عدنان بن اود بن مقوم بن ناحور بن تارح بن یعرب بن یشجب بن ثابت بن اسمٰعیل" اور اسی کتاب کے دوسرے نسخے میں یہی پشتیں اس طرح تحریر ہیں "عدنان بن اود بن سام بن یشجب بن یعرب بن تیرح بن الہمیسع بن نبت بن [illegible] قیدار بن اسمٰعیل اور ابن الاعرابی نے تو صرف نسب نامہ کی [illegible] درج کی ہیں اس طرح سے "عدنان بن اود بن ادد بن الہمیسع بن نابت بن سلامان بن قیدار بن اسمٰعیل" ان سب ناموں کو یہ خیال کر کے چھوڑ دیے ہیں اور سے اسمٰعیل تک لکھا تو غلطی ہے کیونکہ ان کے لکھنے والوں نے جہاں تک انہیں نام یاد تھے وہاں تک لکھ کر اس کے مشہور و معروف شخص قیدار و اسمٰعیل کا نام لکھ دیا جیسا کہ عرب اور شام کے لوگوں کا دستور تھا۔ دیکھو انجیل متی حواری کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسب میں لکھا ہے "کتاب نسب نامہ یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابراہیم" حالانکہ مسیح سے داؤد تک اور داؤد سے ابراہیم تک بہت سی پشتیں گزری ہیں لیکن داؤد اور ابراہیم کے اشرف و مشہور ہونے کی وجہ سے مسیح کو داؤد کا اور داؤد کو ابراہیم کا بیٹا مانا جاتا ہے جس سے [illegible]

جواب:-

اس میں کچھ شک نہیں کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش سے ہیں اور قریش معد ابن عدنان کی اولاد میں ہیں۔ اس امر کے ثبوت کے لئے قولی اور عملی روایات عرب کافی ہیں اور جیسا کہ آپ کے زمانے میں اور آپ کے بعد کسی کو یہ شبہ پیدا ہوا ہے کہ آپ قبیلہ قریش اور قریش معد بن عدنان کی اولاد سے نہیں ہیں یا [illegible] اعتبار سے معاملہ ہونے کی وجہ سے کسی کو آپ کی موجودگی میں نسب نامہ لکھنے کا خیال پیدا ہوا [illegible] تو آپ کے نسب نامہ لکھنے والوں کو پیش آتی [illegible] آپ اعلم الناس تھے آپ [illegible] نسب نامہ کو لکھاتے برعکس جناب عیسیٰ ابن مریم کے کہ آپ کی موت و حیات میں کچھ خلاف عادت الٰہی پیدا ہونے کی وجہ سے اس امر کا شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ آپ کی [illegible] سے تمام انجیلوں [illegible] نے اپنی انجیلوں میں سب سے پہلے آپ کا نسب نامہ لکھا ہے۔

دوسرے [illegible] روایت [illegible] کتاب الولد [illegible] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ "نسب دانوں [illegible] نسب بیان کرنے والے جھوٹے ہیں۔" مسعودی نے مروج الذہب میں اس سے ملتی جلتی ایک روایت بیان کی ہے اور اختلاف کی وجہ سے کہ نسب نامہ میں غلطی کرتے تھے آپ نے اس سے آگے نسب بیان کرنے کو منع فرمایا ہے اس وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نسب نامہ کے [illegible] تھے اور اس کے زمانہ دراز [illegible] سے کوئی واقف تھے یہ مدت اتنی ہے کہ جس سے یہ نسبت ناقابل قبول ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کبھی کسی نسبت کوئی ذکر [illegible] نہیں آیا تو عرب کے دلوں میں یہ شبہ نہیں تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش سے ہیں اور قریش معد بن عدنان کی نسل سے ہیں ظاہراً کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] نسب نامہ پر کچھ بحث و گفتگو ہوئی ہو۔ ہاں کئی صدیوں کے بعد جب تالیف و تصنیف کا زمانہ اسلام میں شروع ہوا تو مؤرخین نے نسب نامہ مرتب کرنے کی کوشش کی اور جہاں تک ممکن ہوا [illegible] مشہور و معروف [illegible] معد بن عدنان اور اسماعیل [illegible] لکھنے والے [illegible] اور بعض [illegible] اسماعیل [illegible] لکھا ہے [illegible] کے بعد [illegible] ایک دو [illegible]۔

اس پچھلے نسب نامہ کی نسبت ابن خلدون نے لکھا ہے کہ وہ نہایت درست اور قابل اعتبار [illegible] کرنے کے لائق ہے اگرچہ درحقیقت یہ نسب نامہ [illegible] اسماعیل بن ابراہیم تک [illegible] ہے اور اس نے بھی جہاں تک [illegible] عرب [illegible] اسماعیل کا [illegible] غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسب نامہ [illegible] معد بن عدنان تک [illegible] کتاب [illegible] نے لکھا تھا۔ اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم یہ فرض کے لئے [illegible] نسب نامہ کا [illegible] کہ [illegible] انہوں نے حضرت اسماعیل کی اولاد کا سلسلہ نسب [illegible] وقت تک کا لکھا ہے

علی الخصوص اس وجہ سے کہ معد ابن عدنان حضرت ارمیا کے زمانہ میں تھے اور بخت نصر کے حملے کے وقت حضرت ارمیا نے معد بن عدنان کو بچایا تھا جیسا کہ علامہ ابن خلدون اور مسعودی نے مروج الذہب میں اس کا اعتراف کیا ہے اس بنا پر بعض قدیم [illegible] مؤرخوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ معد بن عدنان [illegible] روایت صحیح نہیں ہے اس وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عدنان تک [illegible] عدنان کی پیدائش [illegible] سے پہلے [illegible]

حالانکہ ارمیا نبی اور بخت نصر کے عہد کا زمانہ [illegible] قبل مسیح میں پایا جاتا ہے۔ یقیناً ان مؤرخوں کو اس نسب نامہ میں [illegible] کے شبہ ہونے سے اس روایت کی صحت کا شبہ ہوتا ہے بلکہ ان کی روایت اور معد بھی دو ہیں اور طرفہ یہ ہے کہ دونوں عدنان کے بیٹوں کا نام معد ہے لیکن وہ معد جو معاصر ارمیا نبی کے ہے وہ عک کا بھائی ہے اور ان کا باپ عدنان ہے جیسا کہ قبل ازیں گزر چکا ہے اور اس کے باپ کا نام ادد ہے اور یہ معد، عدنان (دوم) کا لڑکا ہے اور اس کے باپ کا نام ادد ہے [illegible] روایت پہلے معد کی نسبت ہے نہ کہ دوسرے معد کی نسبت جیسا کہ بعض اکابر [illegible] نے خیال کر لیا ہے [illegible] کے خطہ حضرموت میں اصحاب الرس کی ایک قوم جو قوم عاد کا بقایا تھی ان سے ایک پیغمبر [illegible] کا بھی [illegible] بھی تھا یہ عک معد اول کا بھائی ہوگا۔

[illegible] نے باوجود [illegible] کے [illegible] نے [illegible] برخیا کاتب الوحی کے نسب نامہ کے [illegible] کا نسب نامہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب عدنان تک اور پھر عدنان سے اسمٰعیل تک بلا کسی اختلاف کے ثابت ہوتا ہے اور قدرے حساب علم نجوم کے جو (عام طور سے اختیار کیا جاتا ہے) تحقیق [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] نے [illegible] میں [illegible] اسمٰعیل سے آنحضرت تک [illegible] پشتیں گزر چکی ہیں۔

بہرحال اس امر کے تسلیم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ہم نے یہ ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عدنان اول تک عرب کی ملکی روایتوں سے اور پھر عدنان اول کے اوپر یہودی روایتوں سے نقل کیا جاتا ہے اس لئے کہ [illegible] سے بعید [illegible] تھے جن کے یہاں تاریخ لکھنے اور نسب کے محفوظ رکھنے کا عام طریقہ تھا اور عرب ان پڑھ [illegible] تھے [illegible] حافظہ اپنے انساب [illegible] کو یاد رکھتے تھے [illegible] پشتوں کا بترتیب یاد رکھنا نہایت مشکل امر تھا [illegible] سے جس وقت معد ابن عدنان کو ارمیا نبی بچا کر لے گئے تھے اس وقت اپنے کاتب الوحی برخیا سے معد بن عدنان کا نسب نامہ بترتیب لکھنے کا حکم دیا تھا اب ہم نسب تحقیق پاتا ہے جو عدنان کے حالات معلوم ہونے پر عدنان اول کے اوپر کا سلسلہ نسب برخیا کاتب الوحی ارمیا کے لکھے ہوئے نسب نامہ سے لکھیں گے اور اس کے تحتانی سلسلہ میں اپنا نسب نامہ بطور تذکرہ [illegible] گے۔

(انتہی کلام المفسر ملخصاً)

عدنان کے نسب میں اختلاف: قرطبی بروایت ہشام بن محمد تحریر کرتا ہے کہ معد بن عدنان اور قیدار میں تقریباً چالیس پشتیں بیان کی جاتی ہیں میں نے بعض تدمر کے ایک شخص کی زبانی سنا ہے (جو کہ ترک یہودیت کر کے مسلمان ہو گیا تھا) اور وہ کتب یہود پڑھے ہوئے تھا کہ ’’وہ معد بن عدنان کے نسب کو اسمٰعیل تک کتاب ارمیا نبی علیہ السلام سے بیان کرتا ہے‘‘ یہ نسب نامہ عدد اور ناموں کے لحاظ سے اس نسب نامہ سے بہت ہی قریب ہے جسے قرطبی نے نقل کیا ہے اور جو کچھ ان دونوں میں اختلاف ہے دو زبانوں کی وجہ سے ہے کیونکہ یہ عبرانی زبان سے نقل کئے گئے ہیں قرطبی نے زبیر بن بکار سے بروایت ابن شہاب نقل کیا ہے کہ عدنان و قیدار کے درمیان اسی قدر پشتیں ہیں اور بعض اہل انساب نے ان پشتوں کو ضبط کیا ہے جو معد بن عدنان اور اسمٰعیل کے درمیان ہیں ان دونوں بزرگوں میں چالیس پشتوں کا فرق ہے یہ نسب نامہ اس نسب نامہ سے موافق ہے جو اہل کتاب کے پاس ہے اور جو کچھ ان میں اختلاف ہے وہ دو زبان ہونے کی وجہ سے صرف ناموں میں ہے جیسا کہ اسے لکھا ہے

و طبری نے اسے ہی آخر تک نقل کیا ہے۔

آلِ حضرت اسماعیل اور بعض اہلِ انساب عدنان اور اسماعیل کے بیچ پانچ پشتوں کا فرق بتاتے ہیں:

(وروی الصحیح عن ام سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال معد بن عدنان بن ادد بن زند بن یری بن اعراق الثری قالت ام سلمة زند ھو الھمیسع ویری ھو نبت واعراق الثری ھو اسماعیل)

''اور صحیح میں روایت ام سلمہ آیا ہے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ معد بیٹا ہے عدنان کا اور عدنان بیٹا ہے ادد کا اور ادد بیٹا ہے زند کا اور زند بیٹا ہے یری کا اور یری بیٹا ہے اعراق الثری کا۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ زند اور ہمیسع ایک ہیں اور یری اور نبت ایک ہیں اور اعراق الثری اور اسماعیل ایک ہیں۔''

لیکن سہیلی نے ام سلمہ کی اس تفسیر سے انکار کیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس حدیث میں بہ فرض تسلیم صحت پشتوں کا شمار اور شمار مقصود نہیں ہے کیونکہ محققین اہلِ انساب نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ عدنان اور اسماعیل میں طویل مدت ہے کہ جس میں یہ امر عادۃً محال ہے کہ ان دونوں کے بیچ پانچ یا چھ پشتوں کا فرق ہو۔

آلِ عدنان طبری کہتا ہے کہ عدنان کے علاوہ معد کے چھ لڑکے تھے (۱) دیث یعنی عک (۲) عدن جس کے نام سے عدن ابین موسوم ہوا (۳) آد (۴) انی (۵) ضحاک (۶) عمی ان سب کی ماں ایک ہی تھی اور ان کا [illegible] ہے بقول [illegible] کا یہ خیال ہے کہ یہ [illegible] چلے گئے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ یمن سے اور بعض اسے (نسل القحطان ابن ابراہیم) سے بتاتے ہیں۔ بالآخر طبری کہتا ہے کہ جب اہلِ حضور نے اپنے نبی شعیب (علیہ السلام) کو شہید کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے ارمیا و برخیا (انبیائے بنی اسرائیل) کو بذریعہ وحی اس امر سے مطلع کیا کہ وہ بخت نصر کو عرب پر حملہ کرنے کا حکم دیں

معد بن عدنان کی پرورش اور اسے یہ دونوں بزرگ اس سے نہ لڑیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ان پر مسلط کیا ہے اور یہ کہ وہ دونوں بزرگ معد بن عدنان کو اس ہنگامے سے بچا کر اپنے ساتھ لے آئیں کیونکہ اسی غرض سے حکم دیا گیا تھا کہ اس کی نسل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونے والے تھے جیسا کہ اس سے پہلے بیان کیا گیا ہے پس ان دونوں بزرگوں نے معد بن عدنان کو اس ہنگامہ سے بچایا اور اپنے ساتھ حران میں لے آئے اس وقت معد کی عمر بارہ برس کی تھی معد بن عدنان نے ان ہی دونوں بزرگوں کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی اور ان ہی کی کتابوں کی انہوں نے تعلیم پائی۔

معد کا معاملہ سے نکالنا باقی رہا بخت نصر، وہ عرب کی طرف گیا عدنان نے اہلِ حضور کے ساتھ ذات عرق میں اس کا مقابلہ کیا بخت نصر نے انہیں شکست دی اور ان میں سے اکثر قتل کیے گئے باقی کو قید کر کے بابل کی طرف لے گیا اور انبار میں انہیں ٹھہرایا اور اس کے بعد عدنان مر گیا اور بلاد عرب ایک زمانہ تک ویران و خراب پڑا رہا پھر جب بخت نصر ہلاک ہو گیا تو معد ابن عدنان انبیائے بنی اسرائیل کے ہمراہ مکہ آئے اور ان کے ساتھ حج بیت اللہ کیا اس ہنگامہ کے بعد معد کے بھائی اور چچا وغیرہ یمن جا بسے تھے اور انہیں میں جا شادی کر لی تھی کچھ عرصہ بعد جرہم کے ساتھ مل کر اولاد دینے لگے معد بن عدنان نے حج سے فارغ ہو کر اولاد حرث بن مضاض جرہمی کے حالات دریافت کیے معلوم ہوا کہ ان میں سے جرشم بن جلہمہ باقی رہ گیا۔

معد بن عدنان نے ان کی لڑکی معانہ سے عقد کرلیا۔ جس کے بطن سے نزار بن معد پیدا ہوا۔

بنو عدنان کا تہامہ میں قیام: تمام بنو عدنان کا جائے قیام تہامہ تھا۔ یہ سب باستثناء قریش بادیہ نشین تھے کیونکہ وہ مکہ میں رہتے تھے۔ تہامہ سے تمام وہ علاقہ مراد ہے جس کے [illegible] یمن اور [illegible] میں عراق واقع ہے [illegible] عرب میں [illegible] بنو عدنان نے [illegible] کے لئے پسند کیا جس میں بنو قحطان کے [illegible] کے علاوہ کوئی [illegible] بنو عدنان تہامہ [illegible] کے بعد عراق [illegible] میں پھیلے پھر یہ سب اسلام کے بعد مختلف ممالک میں جا بسے۔

نزار بن معد: معد بن عدنان کے [illegible] الظہیر [illegible] کا اطراف [illegible] میں قیام تھا [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] الحدیث ابن عدنان ہے اور روایت [illegible] عدنان بن [illegible] ([illegible]) ہے [illegible] بن علقمہ کی کتاب [illegible] ہے جس میں [illegible] ہیں اور معد ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جس سے عدنان کی تمام نسلیں منسوب ہوتی ہیں یہ وہی شخص ہے جس کا [illegible] بیان ہو چکا ہے کہ انہیں [illegible] بخت نصر [illegible] ان کی اولاد سے [illegible] ہیں یہ شخص اور انمار بھی ان کی اولاد سے تھے۔ یہی شخص [illegible] کے بعد عرب کا حکمران ہوا اور اس نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی [illegible] بھائی [illegible] سے نکال دینے کا قصد کیا۔

آل نزار: [illegible] سے نکال کر [illegible] نزار کو [illegible] اور جب ان کا زمانہ وفات قریب آیا تو اس نے اپنی ملکیت کو اپنے چار لڑکوں میں اس طرح تقسیم کیا کہ ربیعہ [illegible] اور مضر [illegible] انمار کو [illegible] ایاد [illegible] میں سے ایاد کا [illegible] خاندان [illegible] کی نسل ترقی ہوئی اور [illegible] کی طرف چلے گئے اور [illegible] میں [illegible] اور [illegible] شمار کئے جاتے ہیں اور [illegible] انہوں نے [illegible] ان کی [illegible] قتل کیا۔

بنو ربیعہ: [illegible] (۱) ربیعہ (۲) مضر [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] کی طرف منسوب ہیں [illegible] ربیعہ کا [illegible] عراق کے درمیان [illegible] ربیعہ [illegible] کے [illegible] سے منتقل ہو کر [illegible] آئے اور ان کے [illegible] عراق کی حکومت حاصل ہے اور [illegible] ایک [illegible] (ہلال بن عامر) [illegible] ساتھ [illegible] تھا گیا۔

بکر و تغلب: [illegible] ان سے [illegible] جب [illegible] بن [illegible] تو [illegible] وہاں سے [illegible] چلے آئے [illegible] کے [illegible] ایک وسیع [illegible] ہے اس کے مشرق [illegible] اور [illegible] جانب [illegible] ہے [illegible] کہتے ہیں [illegible] ہے [illegible] عراق کی

[illegible]

[illegible] تقسیم کر دیا۔

[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] حکومت عراق [illegible]

حضرت صہیب بن سنان [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

عمرو بن کلثوم [illegible]

بن ذہل بن شیبان نے قتل کیا تھا یہ اس کی بہن کا شوہر تھا ایک روز اتفاق سے اس کی اونٹنی کلیب کی چراگاہ میں چلی گئی کلیب نے اسے ایک تیر مارا جس سے وہ مرگئی جساس نے بسوس کا طرفدار ہو کر اس کے عوض کلیب کو مار ڈالا اس کا بھائی مہلہل بنو تغلب کو جمع کر کے بنو بکر سے بدلہ لینے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا چالیس برس تک ان میں لڑائی جاری رہی جس کے واقعات اور حالات مشہور ہیں اور بنو شعبہ جو اس وقت تک طائف میں موجود ہیں وہ شعبہ بن مہلہل کی اولاد سے ہیں اور اسی قبیلہ تغلب سے ولید بن طریف بن عامر خارجی (خوارج) جس کی بن عمرو ابی بکر بن حبیب سے) اور بنو حمدان جو کہ موصل و جزیرہ کے عہد حکومت کی اور اس کے بعد زمانہ خلافت خلفاء عباسیہ میں گزرے ہیں جن کا ذکر حالات بنی عباس میں آئے گا اور یہ بنو حمدان عدی بن اسامہ بن غانم بن تغلب کی نسل سے ہیں انہی میں سیف الدولہ ایک مشہور اور نامور حکمران گزرا ہے۔

بکر بن وائل: بکر بن وائل نے بھی ایک مدت تک اچھی درجہ کی شہرت اور ناموری حاصل کی اس میں سے یشکر بن بکر بن وائل اور بنو عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ہیں اور انہیں میں بنو حنیفہ و بنو عجل پسران لجیم بن صعب شمار کئے جاتے ہیں پھر بنو حنیفہ کی بہت سی شاخیں ہیں اور اس کے متعدد قبیلے ہیں ان میں زیادہ تر بنو الدول بن حنیفہ ہیں ان کا وطن یمامہ (ارض حجاز) ہے جس کے مشرق میں بحرین اور مغرب میں اس کی سرحد اطراف یمن و حجاز سے ملی ہے اور جنوب میں نجران و شمال میں نجد ہے یمامہ کا طول بیس منزل کا ہے مکہ سے چار دن کے راستہ پر ہے درختوں اور کاشتکاری کے لحاظ سے بلاد عرب میں شمار کیا جاتا ہے اس کا دار الحکومت حجر (یمامہ) ہے۔

یمامہ: اس میں ایک شہر یمامہ کے نام سے مشہور ہے جس میں قبل حکومت بنو حنیفہ بادشاہان طسم کا دار الحکومت تھا ان کے بعد بنو حنیفہ نے اپنے عہد حکومت میں مقام حجر کو اپنا دار الحکومت بنایا اور پھر یہی حالت اسلام میں باقی رہا پہلے پہل یمامہ میں بنو ہزان بن یعفر بن السکسک بن وائل بن حمیر آئے اور اس میں جو لوگ قبیلہ طسم و جدیس سے رہتے تھے ان پر غلبہ حاصل کر لیا ان کا آخری بادشاہ جیسا کہ طبری نے ذکر کیا ہے قرط بن یعفر تھا پھر جب یہ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد طسم و جدیس نے پھر یورش کر کے حکومت چھین لی آخر میں زرقا کا بھتیجہ حسان بن عمرو ابن تبع تھا جیسا کہ ان کے حالات و تذکرہ میں بیان کیا گیا۔

بنو حنیفہ کا یمامہ پر غلبہ: پھر یمامہ پر تمام کمال بنو حنیفہ غالب آئے اور طسم و جدیس کو مغلوب کر دیا بنو حنیفہ میں سے ہوذہ بن علی بن ثمامہ بن عمرو بن عبد العزیٰ بن سحیم بن مرہ بن الدول بن حنیفہ حکمران گزرا ہے اور رسالت مآب کے زمانہ میں یمامہ کی حکمرانی ثمامہ بن اثال بن نعمان بن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ کے قبضہ میں تھی اسی قبیلہ سے نافع بن الازرق بن قیس بن صبرہ بن ذہل بن الدول بن حنیفہ تھا جس کی طرف فرقہ ازارقہ منسوب کئے جاتے ہیں اور انہی میں سے محکم بن طفیل بن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ مسیلمہ کذاب کا مصاحب خاص تھا مسیلمہ بنو عدی بن حنیفہ سے ہے اور اس کا نسب اس طرح ہے: مسیلمہ بن ثمامہ بن کثیر بن حبیب بن الحارث بن عبد الحارث بن عدی اس کے واقعات و حالات نہایت مشہور ہیں اور آئندہ بھی اس کے حالات لکھے جائیں گے۔

بنو عجل: بنو عجل بن لجیم بن صعب اور یہی حضرات ہیں جنہوں نے مقام ذی قار میں جنگ ذی قار میں فارس کو شکست دی تھی یہ لوگ یمامہ سے بصرہ تک پھیلے ہوئے تھے مگر اب ان کا نام و نشان باقی نہیں رہا ہے۔ ہاں ان کی اولاد میں سے اس علاقہ میں بنو عامر (یعنی المنتفق بن عقیل بن عامر) پائے جاتے ہیں انہیں میں سے بنو ابی دلف عجلی ہیں ان کی حکومت عراق عجم میں تھی جس کا تذکرہ آگے آئے گا۔

عکابہ بن صعب عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل سے تیم اللہ و قیس ہیں۔ ابن شعبہ بن عکابہ ہیں اور شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ اور ان قبائل میں سے نسل ترقی کے لحاظ سے بنو شیبان کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی ابتدائے اسلام میں مشرقی رخ جانب سے عراق میں ان کی بہت کثرت تھی اور اکثر خوارج بھی انہی میں سے تھے۔ ایام جاہلیت میں ان کا سردار مرہ بن ذہل بن شیبان تھا اس کے دس لڑکے تھے جن سے دس قبیلے نکلے ان میں مشہور ترین ہمام و جساس ہیں۔ ابن حزم کہتا ہے کہ ایک ہمام سے اکثر قبیلے نکلے ہیں۔ واللہ اعلم

جساس کا قتل یہ جساس وہی ہے جس نے کلیب اپنی بہن کے شوہر اور سردار بنو تغلب وائل کو بسوس کی وجہ سے مار ڈالا تھا کلیب کے بسوس کی اونٹنی کو مارا تھا کلیب کا لڑکا باپ کے مارے جانے کے بعد بنو شیبان میں پرورش پاتا رہا یہاں تک کہ سن شعور کو پہنچا جب اسے یہ معلوم ہوا کہ میرے باپ کا قاتل جساس ہے تو اس نے کلیب کے قتل کے بدلے ایک روز موقع پا کر جساس کو قتل کر کے بنو تغلب میں بھاگ آیا جساس کے لڑکوں میں سے مرہ اپنی قوم میں ذی عزت آدمی تھی جسے خلفاء نے عزت دار نامزد کیا۔

بنو شیبان اور بنو شیبان سے ہانی بن مسعود ہے جس نے جنگ ذی قار میں کسریٰ کا مقابلہ کیا تھا ہانی بن مسعود بن مرہ بن ہانی بن جساس بن ذہل بن شیبان کا لڑکا ہے۔ اور اسی قبیلے سے ضحاک بن قیس تھا جس نے زمانہ مروان بن محمد میں خروج کر کے کوفہ پر قبضہ کر لیا اور کوفہ کا حکمران ہو گیا اور اکثر مروانیوں نے اسے قتل کیا۔ اس کی خلافت کی بیعت خوارج میں سے ایک گروہ نے کی تھی جن میں سلیمان بن ہشام بن عبدالملک و عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز تھے

ضحاک کا سلسلہ نسب ضحاک کا سلسلہ نسب یوں بیان کیا جاتا ہے ضحاک بن قیس بن الحصین بن عبداللہ بن ثعلبہ بن زید مناۃ بن ابی عمرو بن عوف بن ربیعہ بن محلم بن ذہل بن شیبان۔ ہم پہلی کتاب میں پڑھنے والوں کو اس کے واقعات آئندہ بتائیں گے۔ المثنیٰ بن حارثہ اسی قبیلہ سے ہے جس نے عراق و زمانہ خلافت خلیفہ اول ابوبکر (رضی اللہ عنہ) میں فتح کیا تھا اس کا بھائی معنیٰ بن حارثہ تھا عمران بن حطان سردار خوارج بھی اسی قبیلہ سے ہے۔ و هذا انقضاء الکلام فی ربیعة بن نزار والله المعین

[مترجم] مناسبت کلام کے لحاظ سے مناسب ہے کہ پہلے ہم حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹوں کے نام اور ان کی جو ہے حکایت مختصر طور پر بیان کر دیں گو کچھ قوی ذرائع سے تمام مورخین عرب متفق ہیں ان کے بعد ان کے پڑھنے والوں کو معلوم ہو لیکن ہم نے تحقیق کی ہے جو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ حضرت اسماعیل کے بارہ بیٹے تھے بائبل میں قیدار اور قبل عیلام مشرق و مغرب قدیم مسکن کا ... تقریباً مغربی حصہ عرب میں آج کل ... ناظرین کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم عرب کے وسط سے مشرق کی جانب اور وادی القریٰ کے اندر تھی اور جنوب کی طرف کم از کم تہامہ تک پھیلی ہوئی تھی قیدار عرب کے جنوب کی طرف گیا اور حجاز میں آباد ہوا اسی قوم کی اکثر بھائی پورا قدیم ... آسمانی کتابوں سے ظاہر ہوتی ہے اسی قوم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔

یہ امر مسلم شدہ اور محقق ہے کہ قیدار سے عدنان اور عدنان سے قریش اور قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اولاد اسماعیل کی جگہ ان کے وطن ان کا صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ابتدائی مقام سکونت ان کے بھائیوں کے

قرب وجوار میں تو حیام اور مشاء دونوں معروف [1] [illegible] عرب کے قدیم جغرافیہ میں [illegible] پہلے اس کی اولاد تیماء کے جنوب میں مدینہ کے قرب وجوار میں آباد ہوئی پھر جب ترقی ہوئی تو یہ قوم اس مقام پر آباد ہوئی جہاں پر بالفعل دومۃ الجندل واقع ہے۔

قدیم تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اس کی قوم وادی حجاز میں سکونت پذیر ہوئی تھی اس کے بعد وہاں سے نکل کر یمن چلی آئی [illegible] تاریخ اسلام میں [illegible] اپنی سکونت کے لئے جنوبی سمت کو اختیار کیا اور حجاز میں [illegible] اس کے ابتدائی مقام [illegible] معلوم نہیں [illegible] زمانہ میں اس کی اولاد تمام [illegible] میں پھیل گئی [illegible] میں سے [illegible] کے برابر ہیں

جندل اس کی قوم [illegible] کے جنوب اور جبل شیخ کے مشرق اور [illegible] کے مغرب میں [illegible] آباد ہوئی [illegible] اس کا کچھ پتہ نہیں معلوم ہوتا کہ اس نے کس جانب سکونت اختیار کی [illegible] مشہور ہوئی ہے۔ [illegible]

[illegible]

حضرت اسماعیل کے ان بارہ بیٹوں نے کوئی بڑی شہرت حاصل نہیں کی سوائے اس کے کہ [illegible] عرب کے [illegible] مختلف قوموں کے مورث اعلیٰ ہوئے [illegible] کے بعد عدنان کی اولاد [illegible] اسماعیل کی نسل سے [illegible] مختلف شاخوں میں متفرق ہوگئی [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اولاد میں ہوئے جن کی ذات بابرکات سے تمام جزیرۃ العرب پر رحمت الٰہی پھیل گئی [illegible] اس کی اولاد [illegible] باقی ہیں۔

شجرہ نسب بنو قیدار بن اسمٰعیل علیہ السلام

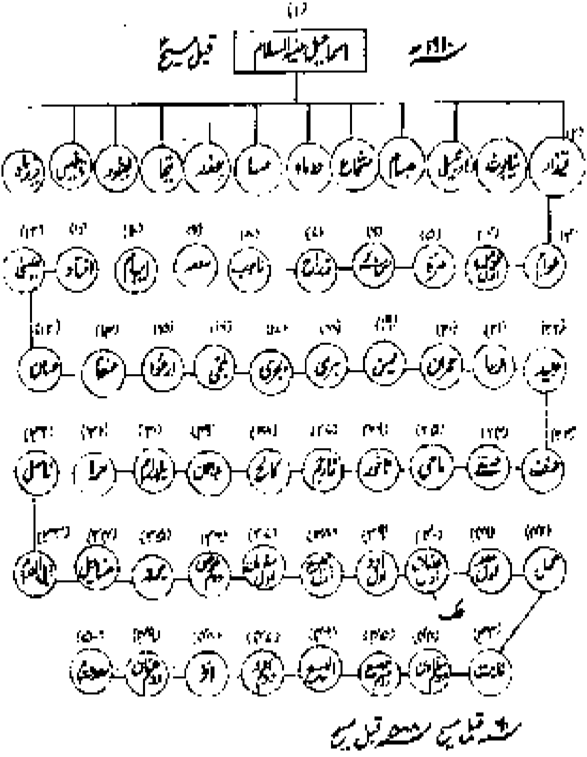
(١)
اسماعیل علیہ السلام
قبل مسیح
قیدار
نبایوت
قبل مسیح

[illegible]

شجرۂ نسب بنو نزار بن معد دوم

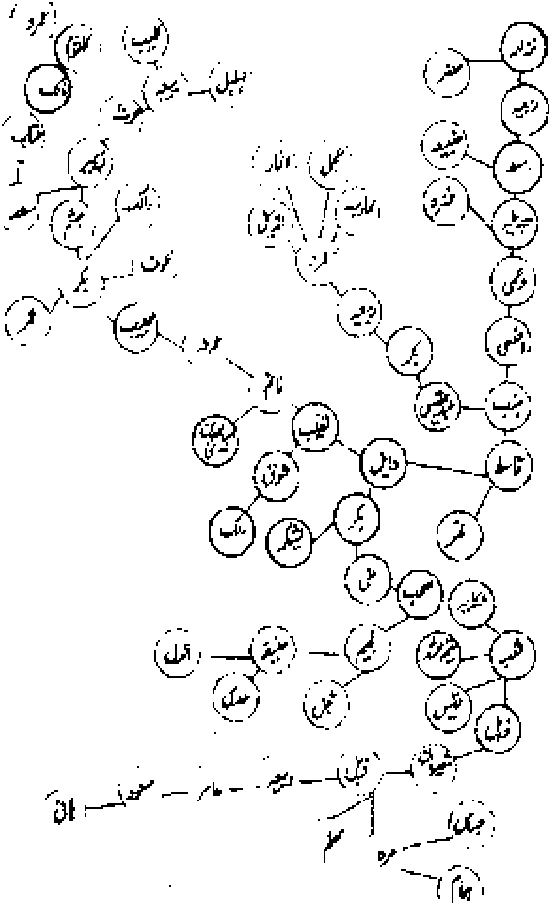
نزار
مضر
ربیعہ
اسد
ضبیعہ
عنزہ
جدیلہ
دعمی
افصی
ہنب
قاسط
نمر
وائل
تغلب
بکر
یشکر
علی
صعب
عکابہ
لجیم
حنیفہ
عجل
قیس
ثعلبہ
شیبان
ذہل

قبائل مضر بن نزار: عرب میں یہ فخر و اعزاز بنو مضر ابن نزار ہی کو حاصل تھا کہ وہ تمام خاندان سے کثرت و غلبہ کے لحاظ سے زیادہ تھے انہی کی ریاست و حکومت مکہ میں تھی ان سے دو بڑے عظیم الشان قبیلے (۱) خندف (۲) قیس نکلے کیونکہ مضر کے دو لڑکے تھے ایک الیاس دوسرے قیس (عیلان) الیاس کے تین لڑکے تھے (۱) مدرکہ (۲) طابخہ (۳) قمعہ۔ الیاس کی بیوی قبیلہ قضاعہ سے تھی جس کا اصلی نام لیلیٰ بنت حلوان (ابن عمران بن الحاف ابن قضاعہ) تھا لیکن خندف کے نام سے مشہور تھی چونکہ اسی کی طرف تمام اولاد الیاس منسوب ہو گئے اس وجہ سے قبیلہ مضر بطن خندف اور قیس عیلان کی طرف تقسیم ہو گیا قیس عیلان کے تین بیٹوں کعب، عمرو، سعد سے تین شاخیں نکلیں۔

بنو قیس: عمرو بن قیس سے بنو فہم و عدوان بن عمرو بن قیس ہیں اور یہ بھی ایک وسیع بطن ہے یہ لوگ طائف (ارض نجد میں رہتے تھے) عمالقہ کے بعد اولاً یہاں آئے پھر بنی ثقیف نے مغلوب کر کے تہامہ کی طرف نکال دیا اسی قبیلہ سے عامر بن الظرب [illegible] مشہور [illegible] جو زمانہ جاہلیت میں عرب کا حاکم تھا اور انہی میں سے ابو سیارہ عمیلہ بن الاعزل بن خالد بن سعد بن الحارث بن وابش بن زید بن عدوان اور [illegible] ان بطون [illegible] میں کی [illegible] اور [illegible] بنی ذبیان بن عامر کے ساتھ رہے ہیں اور [illegible] سے بہت حتیٰ [illegible] ایک بڑا خاندان ارض نجد میں تھا جس سے اکثر [illegible] ان میں سے باقی نہ رہا البتہ افریقہ میں چند لوگ جمہور [illegible] کے ساتھ موجود ہیں۔

آل سعد بن قیس: سعد بن قیس سے قبائل باہلہ و غطفان و مرہ ہیں جن کی تفصیل یہ ہے عمرو بن سعد سے اولاد باہلہ ہے جو مالک اعصر بن سعد [illegible] خراسان کا مشہور حاکم اور اسی قبیلہ سے اصمعی (عرب کا مشہور شاعر) ہے اس کا نام عبدالملک ہے اور علی بن قریب بن عبدالملک بن علی بن اصمع بن مظہر بن رباح بن عمرو بن عبد شمس [illegible] بن سعد بن [illegible] مالک کا بیٹا ہے جو غطفان بن سعد ایک وسیع قبیلہ ہے جس سے بہت سی شاخیں نکلی ہیں یہ قوم نجد کے اس حصہ میں آباد تھی جو وادی القریٰ سے اور [illegible] کے دونوں پہاڑوں سے ملا ہوا تھا پھر یہ لوگ زمانہ فتوحات اسلامیہ میں متفرق و منتشر ہو گئے اور ان پر قبائل طے کا تسلط ہو گیا اس وقت ان میں سے اس مقام پر کوئی باقی نہ رہا۔

بنو غطفان: غطفان کے تین قبیلے تھے ان میں اشجع بن ریث بن غطفان اور عبس بن بغیض بن ریث بن غطفان و ذبیان مشہور ہیں۔ قبیلہ اشجع سے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) [illegible] تھے ان کی سرداری معقل بن سنان مشہور صحابی کے گھر میں تھی اسی قبیلہ سے نعیم بن مسعود [illegible] ثعلبہ بن قنفذ [illegible] اشجع ہے جس کی اولاد آنحضرت کے زمانہ میں منتشر ہوئی اس وقت نجد میں ان میں سے کوئی باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ افریقہ و مدینہ میں کچھ لوگ باقی ہیں اور مغرب اقصیٰ میں اب بھی ایک بڑا قبیلہ موجود ہے [illegible] المراق [illegible] اور [illegible] میں پھیلا ہوا ہے۔

بنو عبس: بنو عبس کا قبیلہ بنو عبس بن بغیض کی طرف منسوب ہے اسی قبیلہ سے ربیع بن زیاد عبسی مشہور تھا اور اس کے بھائی [illegible] بن قطیعہ سے اسی کا سردار زہیر بن جذیمہ [illegible] "حرب داحس و غبراء" [illegible] ہے سے تمام بنو غطفان پر سرداری حاصل تھی اس کے چار لڑکے تھے ان میں سے ایک قیس ہے جو اپنے باپ کے بعد عبس کا سردار ہوا اور اسی کا ذکر ہے جو صاحب حرب داحس و غبرا ہے اور اسی قبیلہ کا مشہور شاعر عنترہ بن شداد [illegible] کا لڑکا ہے۔

حذیفہ کا قتل: قیس اور حذیفہ دونوں تیر اندازی کر رہے تھے باتوں باتوں میں جھگڑے کی نوبت آگئی ایک دوسرے [illegible] نے قیس نے حذیفہ کو مار ڈالا جس سے عبس و ذبیان اور [illegible] ان قیس بن زہیر اور حارث و ثعالب [illegible] ایک زمانہ تک لڑائی جاری رہی [illegible] اسی لڑائی میں مارا گیا۔ اسی قبیلہ سے مشہور صحابی حضرت حذیفہ بن الیمان بن حسیل [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔ [illegible] کتاب مشہور [illegible] ہے [illegible] میں شائع کیا جاتا ہے۔

حطیئہ شاعر: ان کے بعد [illegible] اولاد سے حطیئہ مشہور شاعر ہے [illegible] نبی عبس [illegible] سے کوئی باقی نہ [illegible] [illegible] منسوب ہو گیا

آل ذبیان بن بغیض: ذبیان کی اولاد سے تین قبیلے مشہور ہوئے (۱) [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]: [illegible] منسوب ہوتے ہیں [illegible] [illegible] ہو گئے۔

بنو مرہ: [illegible] قوم کا [illegible] [illegible]

بن حجیہ بن [illegible] بن ابان بن اسعد بن [illegible] بن عامر بن مالک بن [illegible] سالار [illegible] بن معاویہ [illegible] طرابلس [illegible] چلا آیا تھا۔ آنحضرت [illegible] کے عہد میں [illegible] تھی جو [illegible] افریقہ [illegible] فتوحات اسلام میں یہ لوگ بھی منتشر ہو گئے اور ان [illegible] ان کا نام و نشان تک باقی نہ رہا اور ان کے بچے جانے کے بعد قبائل کے [illegible] یہاں [illegible] آیا تھا اور ان کے [illegible] ہوئے [illegible] بھی [illegible] ہو گئے۔

بنو تمیم و ثقیف و ہوازن [illegible] بنو سلیم بن منصور (۲) ہوازن بن منصور [illegible] ہوازن کی نسل [illegible] بہت [illegible] اور [illegible] بن منصور [illegible] بن حفصہ [illegible] ہوئے میں [illegible] ان کی تعداد بہت کم ہے [illegible] قبیلے سے [illegible] بن [illegible] بن [illegible] بن مالک بن [illegible] بن [illegible] بن الخطاب [illegible] کی طرف [illegible] منسوب [illegible] تھے۔

بنو سلیم کی شاخیں [illegible] بنو سلیم کی [illegible] بن [illegible] بن حارث بن [illegible] بن [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کے [illegible] تھے [illegible] عبداللہ بن [illegible] افریقہ [illegible] بن [illegible] بن [illegible] آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے [illegible] اسلام [illegible] ہوں۔

بنو عُلی اور بنو عصیہ [illegible] بن مالک [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اللہ [illegible] بن [illegible] افریقہ [illegible] بنو سلیم [illegible] عبداللہ [illegible] بن [illegible] ہو گیا۔

بنو حجر بن امراء القیس [illegible] بن امراء القیس بن [illegible] بن [illegible] بن خالد بن [illegible] بن [illegible] کے [illegible] سے [illegible] تھا۔

بنو زغبہ: ابن سعید کہتا ہے کہ بنو سلیم اس سے پہلے بنو زغب ابن مالک بن بہثہ بن سلیم کے درمیان رہتے تھے پھر یہ مغرب کی طرف چلے گئے اور افریقہ میں زیر سایہ بنو ذیاب بن مالک (اپنے بھائی کے) ٹھہرے پھر یہاں سے دن بدن وہ منتشر ہو کر بنو کعب کے جوار میں جا بسے۔ بنو ذیاب بن مالک۔ مالک قبیلہ بنو سلیم سے ہیں قابس و برقہ کے درمیان سکونت پذیر تھے ایک گروہ ینبع کی طرف رہتا تھا جو حجاج کو تکلیف دیتا اور چوری کرتا ہے۔

بنو سلیمان و بنو عوف: بنو سلیمان بن ذیاب فزان و ودان میں اور بنو ذیاب ہمارے زمانہ میں طرابلس و قابس کے درمیان رہتے ہیں ان کا اصلی خاندان (بنو عمر و بنو حامد) اطراف قابس میں ہے جیسا کہ عنقریب ان کا ذکر آئے گا۔ بنو عوف ابن بہثہ (از قبیلہ بنو سلیم) افریقہ میں قابس و عناب کے درمیان رہتے تھے اس کی دو شاخیں تھیں (۱) مرداس (۲) علاق۔ مرداس کی ریاست کے آثار اس وقت تک بنو جامع میں پائے جاتے ہیں اور علاق کا سردار افریقہ میں داخل ہونے کے وقت رافع بن حماد تھا اس کی اولاد سے افریقہ میں اس وقت رؤسا سلیم بنو کعب ہیں اور بنو حبیب بن بہثہ برادر حقیقی بنو عوف بن بہثہ (از قبیلہ بنو سلیم) ابتداً اسکندریہ و برقہ سے حدود کیروان تک پھیلے ہوئے تھے پھر حدود مغرب سے حدود اسکندریہ تک بڑھ گئے ان میں سے بنو محمد مغربی حصہ میں رہتے تھے اور وہ حاجیوں کو لوٹتے۔ لبید بھی انہی کی شاخ سے ہے یہ ایک بڑا قبیلہ ہے جو کثرت و غلبہ کے لحاظ سے اپنے دوسرے بھائیوں سے زیادہ ہے کیونکہ ان کے قبضہ میں سرسبز بلاد برقہ مثل عرش اضطیا وغیرہ ہیں اور مشرق میں عقبہ کبیرہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔

بنو عزاز: ان قبیلوں میں بنو عزاز اور صبیب حکومت کر رہے تھے برخلاف اور بنو سلیم کے اس وجہ سے کہ وہ بڑے بڑے ملکوں پر قابض ہوئے جنہیں وہ سنبھال نہ سکے اور وہ ویران و خراب ہو گئے ان ممالک میں نہ تو سلطنت باقی رہتی اور نہ حکومت کا نام و نشان رہا۔ اس کے علاوہ کہ اب وہاں کے شیوخ حکمرانی کر رہے ہیں اور ان کے قبضہ میں تجارت پیشہ اور کاشتکار ان یہود اور بربریوں کا ایک گروہ ہے بنو عزاز و بنو صبیب میں رہتے تھے وہ بھی قبیلہ خفقان سے ہیں اور یہ قوم علاقہ تیزہ میں جو مغرب رومہ کی جانب رہتی تھی ان میں سے بھی اب ان بلاد میں کوئی باقی نہیں رہا افریقہ میں ان کا ایک گروہ موجود رہتا ہے جیسا کہ ذکر طبقہ رابعہ عرب میں ہم بیان کریں گے۔

بنو ہوازن کی شاخیں: ہوازن بن منصور ایک بہت بڑی شاخوں والا قبیلہ ہے جس سے تین شاخیں نکلی ہیں اور وہ تینوں بکر بن ہوازن سے منسوب ہوتے ہیں (۱) بنو سعد بن بکر (۲) بنو معاویہ بن بکر (۳) بنو منبہ بن بکر۔ بنو سعد بن بکر وہ ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پرورش پائی رضاعت کے لئے رہے سب کو اسی قبیلہ میں سے حلیمہ بنت ابی ذؤیب انہی عبداللہ بن الحرث بن شجنہ بن جابر بن رزام بن ناصرہ بن فصیہ بن نصر بن سعد نے دودھ پلایا تھا ان کی تین اولادیں تھیں (۱) عبداللہ (۲) انیسہ (۳) شیماء۔ شیماء قیدیان ہوازن کے ساتھ گرفتار ہو کر آئی تھیں آنحضرت نے ان کی عزت کی اور ان کی قوم کی طرف انہیں واپس کر دیا۔

بنو معاویہ: بنو معاویہ بن بکر سے ثقیف ہیں اور یہ قیس بن منبہ کی نسل سے ہیں۔ بنو جشم بن ثقیف ہیں عثمان بن عبداللہ بن ربیعہ بن الحرث بن مالک بن حطیط جنگ حنین میں اسلام کا علمبردار تھا عالیہ کفر میں اسی دن مارا گیا۔ اسی کی اولاد سے سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں عمر بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن عثمان امیر اندلس گزرا ہے۔

بنو ثقیف: بنو ثقیف سے بنو عوف اور بنو عوف سے بنو سعد ہیں (یعنی) جن سے قبان بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف ہے۔ بنی ثقیف نے ابو عروہ کے پاس جماعتا رکھا تھا اسی۔ کے لڑکے اور عروہ بن مسعود بن معتب کی اولاد سے معتب بن جنہیں آنحضرت نے دعوت اسلام کے لئے اس قوم کی طرف بھیجا تھا اور اس قوم نے انہیں شہید کر ڈالا تھا اور انہی کی اولاد سے یوسف بن الحکم بن ابی عقیل بن مسعود بن عامر بن معتب عبدالملک اور اس کے لڑکے ولید کی طرف سے عراقین کا والی تھا اور اسی خاندان سے یوسف بن عمر بن محمد بن عبدالحکم ہشام بن عبدالملک اور ولید بن یزید کی طرف سے عراقین کا والی تھا غرض کہ اس قوم کی ایک بڑی جماعت نے عراق و شام میں حکمرانی کی ہے۔

بنو معتب: بنو معتب ہی سے غیلان بن سلمہ ابن معتب ہے جو کسریٰ کے پاس وفد ہو کر گیا تھا اور بنو عمیرہ بن عوف بھی اسی قبیلہ سے تھا جس میں سے اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب بن علاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف اور حارث بن کلدہ بن عمرو بن علاج (طبیب عرب) اور ابو عبید بن مسعود بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ مکانی ہیں (یہ یوم جسر قادسیہ میں شہید ہوئے ہیں) اور انہی کا لڑکا مختار بن ابی عبید ہے (جس نے کوفہ میں اہل بیت کی دعوت کیا تھا۔ یہ پہلے عبداللہ بن زبیر کی طرف سے کوفہ کا عامل تھا) اور ابو محجن بن حبیب بن عمرو بن عمیر ہے۔

طائف: الغرض بنو ثقیف طائف میں رہتے تھے طائف مکہ کے قریب ایک شہر ہے جو نجد میں واقع ہے پہلے ثقیف اس کے شرق و شمال میں قریب جبل پر (جو وادی وج کے نام سے موسوم ہے) آباد ہوئے تھے ایام جاہلیت میں یہ مقام عمالقہ کے قبضہ میں تھا ان کے بعد ثمود۔ وادی القریٰ میں آباد ہونے سے پہلے اسی مقام پر حکومت کر رہے تھے۔ یہی سبب ہے کہ ثقیف کی بابت یہ کہا جاتا ہے کہ یہ یادگار ثمود ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ عمالقہ کے بعد اس مقام پر عدوان آ کر آباد ہوئے اور ان پر ثقیف غالب ہو گئے۔

سوق عکاظ و عرفہ: ثقیف نے بیان کیا ہے وہ بعضوں کا یہ خیال ہے کہ ثقیف ہوازن سے قیس سے ہیں اور بعض انہیں ایاد سے شمار کرتے ہیں۔ مضافات طائف سے سوق عکاظ و عرفہ و مکہ و نجد و حجاز کے درمیان واقع ہے ایام جاہلیت میں اس کا بازار ایک سال میں ایک بار ہوتا تھا جس میں اطراف و جوانب سے عرب آتے تھے۔

بنو معاویہ و بنو نصر: بنو معاویہ بن بکر ابن ہوازن کے کئی ایک سے قبیلے ہیں ان میں بنو نصر بن معاویہ ہیں (اسی قبیلہ سے مالک بن عوف ابن سعد بن ربیعہ بن یربوع بن واثلہ بن دہمان بن نصر تھے جو جنگ حنین میں مشرکوں کے سپہ سالار تھے اس کے بعد یہ ایمان لائے اور اچھے مسلمان شمار کئے گئے) اور بنو جشم بن معاویہ اور بنو سلول اور بنو مرہ بن صعصعہ بن معاویہ اور بنو عامر بن صعصعہ بن معاویہ ہیں۔ بنو جشم سے درید (قبیلہ درید بن الصمہ سے) ہیں یہ حجاز و نجد کے درمیان کسی مقام میں آباد تھے اس قبیلہ کے لوگ مغرب کی طرف چلے گئے اور اس وقت تک وہاں موجود ہیں جیسا کہ طبقہ رابعہ عرب میں ہم بیان کریں گے۔

بنو سلول: بنی سلول اس مقام پر اس قبیلہ کے وحشی لوگ آباد ہیں جن کا دولت و حکومت سے کچھ تعلق نہیں ہے بنو سلول اپنی ماں سلول کی طرف منسوب ہوئے یہ قوم مغرب میں زیادہ آباد تھی اور اب بھی یہ قوم وہاں زیادہ ہے۔

بنو عامر کی شاخیں: بنو عامر بن صعصعہ عرب کے بڑے قبائل سے ہے اس کی چار شاخیں ہیں (۱) نمیر (۲) جعدہ (۳)

ہلالی (۳) سواءۃ۔ قریش بن عامر جمرات عرب سے شمار کیا جاتا ہے اس کی قوم کو جاہلیت اور اسلام میں کثرت و طوقت و عزت حاصل تھی یہ لوگ جزیرہ فراتیہ میں جا کر آباد ہو گئے اور اس کے بلاد پر قابض ہو گئے جنہیں بنو عباس نے زمانہ حکومت المعتضد میں قتل و قید کیا اب ان کے نشانات بھی ختم ہو گئے۔

بنو سواءۃ سواءۃ بن عامر کی تابعہ شاخیں رباب بن سواءۃ سے ملتی ہیں اسی قبیلہ سے جابر بن سمرہ بن جنادہ بن جندب بن رباب مشہور صحابی ہیں اور اسی رباب کے بطن سے افریقہ میں ایک قبیلہ ہے جو ریاح بن ہلال کے ساتھ رہتا ہے اور اسی نسب سے مشہور جیسا کہ ہلال کے حالات میں ہم بیان کریں گے۔

بنو ہلال: ہلال بن عامر بھی کثیر البطون قبیلہ ہے جاہلیت میں یہ نجد میں رہتے تھے پھر زمانہ جنگ قرامطہ میں مصری علاقے میں جا کر آباد ہو گئے کچھ عرصہ بعد افریقہ کی طرف چلے گئے پھر بنو سلیم کی جھیڑ بھاڑ سے تنگ ہو کر غرب میں قیروان و طرابلس کے درمیان بحر محیط تک آباد ہو گئے ہلال کے پانچ لڑکے شعبہ، ناشرہ، نہیک، عبد مناف، عبد اللہ تھے ہلالی شاخیں انہیں پانچ لڑکوں کی جانب منسوب ہوتی ہیں بنو عبد مناف سے جناب زینب ام المومنین بنت خزیمہ بن الحرث بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد بن عبد مناف اور بنو عبد اللہ سے جناب میمونہ ام المومنین بنت الحرث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبد اللہ ہیں ابن حزم لکھتا ہے کہ بطون بنو ہلال سے بنو قرۃ اور بنو مجمع ہیں (جو مصر و افریقہ کے درمیان میں رہتے ہیں) اور بنو جرب (جو حجاز میں ہیں) اور بنو ریاح ہیں (جنہوں نے افریقہ میں فساد و شر برپا کیا تھا)

بنو ربیعہ بن عامر: بنو ربیعہ بن عامر بھی کثیر البطون قبیلہ ہے اس کے تین لڑکے عامر، کلاب، کعب تھے انہی تین لڑکوں سے تمام بنو ربیعہ بن عامر کی شاخیں نکلی ہیں۔ یہ پہلے نجد میں رہتے تھے پھر شام کی طرف چلے گئے اور اسلام کے پھیلنے اور دور دراز ممالک میں یہ بھی منتشر ہو گئے چنانچہ اب نجد میں کوئی اس قبیلہ کا باقی نہ رہا۔ عامر بن ربیعہ سے بنو البکاء یعنی ربیعہ بن عامر بن ربیعہ (جس کا لڑکا محمد بن زہیر بن جذیمہ عبسی کے قتل میں خالد بن جعفر بن کلاب کا شریک تھا) اور بنو ذی الحسین معاویہ بن عامر بن ربیعہ (یعنی ابو براء معروف بن عامر بن ربیعہ) اور بنو فارس الضحیا عمرو بن عامر بن ربیعہ ہیں جس سے خداش بن زہیر بن عمرو (جو مشہور شاعران جاہلیت میں مشہور تھا) بنو کلاب ابن ربیعہ سے بنو وحید بن کعب بن عامر بن کلاب اور بنو ربیعہ العکونی ابن عبد اللہ بن ابی بکر بن کلاب اور بنو عمرو بن کلاب ہیں۔

بنو کلاب: ابن حزم لکھتا ہے کہ یہی قبیلہ۔ سب بنو صالح بن مرداس امرائے حلب اور بنو کلاب سے بنو مرداس (اس کا نام حرب بن کلاب تھا) اور بنو رواس (اس کا نام معاویہ بن کلاب تھا) اسی خاندان سے شمر بن ذی الجوشن بن اعور بن معاویہ قاتل جناب حسین ابن علی رضی اللہ عنہ ہے اور اسی کی اولاد سے صمیل بن حاتم بن شمر (وزیر عبد الرحمٰن ابن معاویہ فرمانروائے اندلس) تھا اور بنو جعفر بن کلاب ہیں (جس سے عامر بن طفیل بن مالک بن جعفر اور اس کا چچا ابو براء عامر بن مالک اور ربیعہ بن مالک اور ربیع المعتر بن زہرہ کا باپ لبید بن ربیعہ شاعر مشہور ہے) یہ لوگ پہلے مدینہ و فدک کی طرف مقیم رہتے تھے پھر وہاں سے منتقل ہو کر شام کی طرف چلے گئے اور جزیرہ فراتیہ پر قبضہ کر لیا حلب اور اکثر بلاد شام پر قابض ہو گئے۔

بنو صالح: بنو صالح بن مرداس بلاد حلب کے حکمران رہے کچھ روز بعد جب ان کی حکومت کی قوت باقی نہ رہی تو ان عرب کے سایہ میں قیام پذیر ہوئے جو شام میں حکمرانی کے لئے منتخب کئے گئے تھے ابن سعید کہتا ہے کہ اسلام میں ان کی حکومت بمقام ... تھی۔

بنو کعب: بنو کعب بن ربیعہ کی بہت سی شاخیں تھیں چنانچہ ان سے حریش بن کعب جس سے مطرف بن عبداللہ بن شخیر ہیں معروف تابعی، [illegible] انہی کی شاخ ہیں [illegible] اور قیس بن عبداللہ بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ شاعر صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن الحشرج [illegible] ابن جعدہ نے کہا ہے جو [illegible] جب آپ آیا تھا اور ان کی ماں کا چچا زاد تھا۔ جب یہ آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو [illegible] کہ آپ سے [illegible] کہ آپ ﷺ نے [illegible] بعد دیا۔

بنو قشیر: اور بنو قشیر بن کعب تھیں جن میں سے [illegible] عامر بن سلمہ [illegible] قشیر ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان کو ان کی قوم سے صدقات وصول کرنے کا عامل مقرر کیا تھا اور کلثوم بن [illegible] بن مصعب بن [illegible] قشیری والی افریقہ اور ان کا [illegible] ہیں اور بنو قشیر ہی سے تھا [illegible] منسوب کئے جاتے ہیں چنانچہ ابوالقاسم قشیری صاحب رسالہ اور [illegible] (جس سے عبدالرحمن بن [illegible] والی اندلس ہے) اور ان سے [illegible] اور [illegible] سے بنو عجلان بن عبداللہ بن کعب اور [illegible] بنی عقیل اور بنو عقیل بن کعب ہیں۔

بنو عقیل: بنو عقیل بن کعب [illegible] جزیرہ [illegible] ہیں [illegible] المنتفق بن عامر بن عقیل اور المنتفق کی اولاد سے [illegible] ہیں جو عرب میں غلط کے نام سے مشہور ہیں [illegible] عبدالعزیز [illegible] بنو عوف [illegible] عامر بن عقیل ہیں [illegible] بنو [illegible] ان میں سے [illegible] بنو عقیل بن کعب سے بنو عبادہ [illegible] عقیل ہیں [illegible] بنو عقیل بن کعب [illegible] اور ان کے [illegible] بنی [illegible] کی قبیلہ سے ہے۔

بنو عبادہ: بنو عبادہ [illegible] وقت [illegible] کے اس عصر میں [illegible] سے [illegible] اس قوم کو [illegible] ایک [illegible] وقت اور [illegible] اس قوم سے [illegible] مسلم [illegible] قریش [illegible] شرف الدولہ [illegible] اور حکومت [illegible] حکومت و دولت جاتی رہی [illegible] کے ان [illegible] کے درمیان قیام پذیر ہیں [illegible] شرف الدولہ کے لقب سے [illegible] ان کی [illegible] کی تعداد بہت کم ہے [illegible] سے زیادہ نہ ہوں گے۔

بنو خفاجہ: بنو خفاجہ بن عمرو بن عقیل بن کعب سے [illegible] خفاجہ بن عمرو بن عقیل ہے [illegible] عرب چلے گئے [illegible] عراق میں آباد [illegible] ہیں [illegible] عامر بن عقیل سے [illegible] مالک بن [illegible] ہیں یہ قوم بنو المنتفق کہی جاتی ہے [illegible] کے بعد [illegible] قوت [illegible] سعید کا خیال ہے کہ اس قوم نے بنو کلاب سے [illegible] تھا ان کا [illegible] سعدی کے [illegible] تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شجرهٔ انساب بنو قیس بن مضر

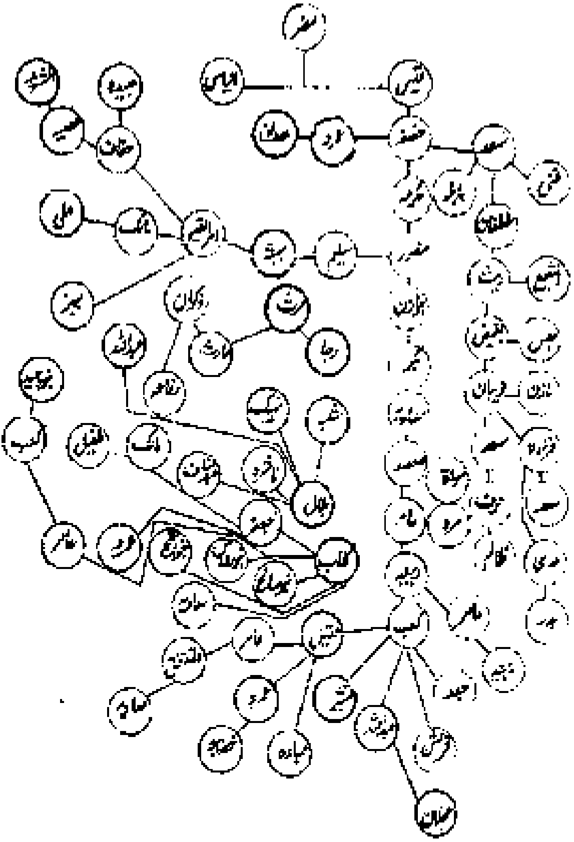
مضر
الیاس
قیس
خصفہ
سعد
غنی
باہلہ
غطفان
عکرمہ
منصور
سلیم
بہثہ
ہوازن
ریث
اشجع
بغیض
عبس
ذبیان
فزارہ
ذکوان
حارث
رعل
بہز
عصیہ
خفاف
علی
مالک
ثعلبہ
ہلال
کلاب
جعفر
عقیل
عامر
کعب
ربیعہ
نمیر
قشیر
جعدہ
الحریش
المنتفق
خفاجہ
عبادہ
عدی

بنو الیاس بن مضر: الیاس بن مضر کے تین لڑکے مدرکہ، طابخہ، قمعہ تھے ان کی ماں بنو قضاعہ کی ایک عورت خندف نامی تھی اس کی طرف تمام اولاد الیاس منسوب ہوئی۔ بطون قمعہ سے اسلم و خزاعہ ہیں اسلم بنو افصیٰ بن عامر بن قمعہ اور خزاعہ بنی عمرو بن عامر بن لحی یعنی ربیعہ ابن عامر بن قمعہ کو کہتے ہیں عمرو بن لحی پہلا وہ شخص ہے جس نے دین اسمٰعیل کو ترک کر کے بت پرستی کی بنا ڈالی اور عرب کو بت پرستی کی طرف مائل کیا اس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "میں نے دیکھا کہ عمرو بن لحی کی آنتیں آگ میں کھینچی جاتی تھیں"۔ یہ لوگ اطراف مکہ میں مقیم تھے ان میں ریاست تھی اور قریش کے حلفاء میں تھے عام حدیبیہ پر زمانۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ لوگ قریش کے حلفاء میں داخل ہو گئے تھے یہ لوگ ان میں تھے جن پر قریش نے مخالفت کی تھی پھر ان لوگوں نے یہ شکایت کی تو آپ نے قریش پر حملہ کر کے مغلوب کر دیا اور مکہ کو فتح کر لیا بنی ہمدان عامر ابن لحی کے نام سے موسوم ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ خزاعہ ہو غسان سے ہیں حارثہ بن عمرو بن مزیقیا کی اولاد میں ہیں جس وقت یہ اس شام کی طرف جا رہے تھے یہ لوگ ان سے علیحدہ ہو کر مر الظہران میں ٹھہر گئے حالانکہ یہ تکلف ہے۔

بنو کعب کی تولیت: قریش کے پہلے بیت اللہ الحرام کی تولیت قبیلۂ خزاعہ میں بنو کعب بن عمرو بن لحی کے قبضہ میں تھی یہاں تک کہ حلیل بن حبشیہ بن سلول متولی ہوا یہی وہ شخص ہے جس نے تولیت بیت الحرام کی وصیت قصی بن کلاب کے حق میں کی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی تولیت ابوغبشان کو جو حلیل کا بیٹا اور محترش نام تھا ملی۔ تو قصی کو ایک مشک شراب کے عوض فروخت کیا تھی واللہ اعلم اسی حلیل بن حبشیہ کی اولاد سے کرز بن علقمہ بن ہلال بن جریبہ بن عبد نہم بن حلیل تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بوقت ہجرت تعاقب کیا تھا اور غار تک آپ کے تعاقب میں گیا تھا لیکن خدا نے بچا لیے۔ کہ جالے اور کبوتروں کے انڈے بچے دے دیکھ کر اپنا سا منہ لے کر واپس ہو گیا۔

بنو خزاعہ کی شاخیں: خزاعہ کی بہت سی شاخیں ہیں جن میں بنو مصطلق بن سعد بن عمرو بن لحی اور بنو کعب بن عمرو (جس کی نسل سے عمران بن حصین (صحابی) اور سلیمان بن صرد اور مالک بن ہیثم نقیب بنو عباس ہیں) اور بنو عدی بن عمرو (جن میں سے جویریہ بنت الحارث ام المومنین) اور بنو ملیح بن عمرو (جس میں سے کثیر الشاعر یعنی ابن عبدالرحمن بن الاسود بن عامر بن عویمر بن مخلد بن سبیع بن خثعمہ بن سعد بن ملیح ہے) اور بنو عوف بن عمرو ہیں۔ وہ ہوازن خزاعہ سے بنو افصیٰ بن عامر ابن قمعہ اور بنو ملکان بن افصیٰ اور سلامان بن افصیٰ ہیں اسلم سے سلمہ بن الاکوع صحابی اور بریدہ اور تمیم شاعر اور محمد ابن الاشعث سپہ سالار بنو عباس ہے اسی قبیلہ سے مالک بن سلیمان داعی تھے۔ دعوت بنو عباس میں سے تھا جس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

بنو طابخہ کی شاخیں: طابخہ کی بہت سی شاخیں ہیں ان میں سے مشہور تر ضبہ رباب مزینہ تمیم ہیں ان کے علاوہ اور شاخیں مثلاً صوفہ وغیرہ رباب کے دو تمیم ہیں تیم کی ہمراہی میں بھائی کہے جاتے ہیں۔ بنو تمیم بن مر ادبن طابخہ کی اصل سے ہے یہ لوگ سرزمین نجد میں بصرہ سے یمامہ تک وادی نجد کی صورت میں آباد تھے پھر یہ پھیل کر عذیب تک ارض کوفہ تک پھیل گئے لیکن دولت اسلام میں ان کا کچھ نشان نہیں پایا جاتا ان کے مجموعے پر ان دونوں مشرق میں عرب (ٹکڑے ہیں) اور فتح (بنو تمیم بن کعب سے) باقی ہیں۔

بنو تمیم: بنو تمیم کثیر العدد قبیلہ ہے اسی سے (۱) حارث بن تمیم (جس کی طرف سبب بن شریک فقیہ منسوب کئے جاتے ہیں) (۲) بنو تمیم جس میں فقیہ بن فراس بن ذکوان بن قیس بن مسلم بن قیس بن محمل بن مالک بن ذوب بن جذیمہ بن عمرو بن تمیم ہیں

[illegible] امام ابو حنیفہ اور فاضل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور ان کے پاس امارت و حکومت بھی تھی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوم اسد، کنانہ، قریش ہیں۔ بنو ہذیل بن مدرکہ بن الیاس کی نسل سے ہیں طائف کے قریب جبل غزوان میں رہتے تھے۔ اسلام کے اوائل میں نجد کی طرف اور مقام تہامہ میں مکہ معظمہ کے درمیان اکثر مقامات ان کے قبضہ میں تھے ان میں [illegible] مشہور ہیں ان سے دو شاخیں نکلی ہیں (۱) سعد بن ہذیل (۲) لحیان بن ہذیل۔ بنی سعد بن ہذیل سے ابو ذویب شاعر اور عبداللہ (جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے) عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد (مشہور صحابی) اور ان کے دونوں بھائی عتبہ و عمیس اور ان کے لڑکے عبدالرحمن و عتبہ و مسعودی مشہور مورخ [illegible] مسعودی کا نسب علی بن حسین بن علی بن عبداللہ بن زید بن عتبہ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود تک ہے اور ان کے بھائی عتبہ کے لڑکے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ مدینہ منورہ کے مشہور فقیہ ہیں۔ یہ لوگ عہد اسلام میں ممالک اسلامیہ میں منتشر ہو گئے اب اس قوم کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ ہاں افریقہ میں ان کا ایک قبیلہ ہے جو اطراف بجایہ میں [illegible] میں ایسا ہے جو اپنے قبیلہ سے ممتاز ہے۔

بنو اسد بنو اسد بن خزیمہ بن مدرکہ سے ایک عظیم قبیلہ ہے جو نجد میں کرخ سے متصل کرتا طے کی ہمسائیگی میں رہتے تھے اور بعض کا یہ خیال ہے کہ پہلے طے کے بلاد بنو اسد کے قبضہ و تصرف میں تھے جب طے یمن سے نکلے تو انہوں نے انہیں مغلوب کر کے اجا و سلمیٰ پر قبضہ کر لیا۔ پھر یہ دونوں ہمسائے ہو گئے۔ اسلام کے بعد جو فتوحات ہوئیں ان میں ایسے متفرق ہو گئے کہ اب ان کا کوئی قبیلہ باقی نہیں۔ ہاں یہ کہا جاتا ہے کہ ان کے بلاد اب طے کے قبضہ میں ہیں۔

بنو کاہل اور بنو غنم اسی قبیلہ بنو اسد میں قبیلہ بنو کاہل (قاتل حجر بن عمرو پدر شاہ امرؤ القیس) اور بنو غنم بن دودان بن اسد (اسی قبیلہ سے عبداللہ بن جحش اور ان کے بھائی ابو احمد بن جحش اور [illegible] بن غنم جو سلطان ہوا تھا [illegible] اور ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور عکاشہ بن محصن بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کبیر بن غنم مشہور صحابی ہیں۔

بنو ثعلبہ بن دودان بنو ثعلبہ بن دودان بن اسد اسی سے مشہور شاعر عبید بن الابرص بن عوف بن جشم بن عامر بن مالک بن سعد بن ثعلبہ اور نضر بن [illegible] بن مالک بن ابی خزیمہ بن مالک بن ثعلبہ (جن کی اولاد سے حضرت زید بن حارثہ تھے [illegible] بن مالک وغیرہ ہیں) اور بنو عمرو بن قعین (قعین بن الحارث بن ثعلبہ بن دودان ہیں) (اسی قبیلہ سے طلیحہ بن خویلد بن نوفل بن نضلہ بن الاشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین ہے جس نے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا تھا پھر اس نے حضرت عمر کے عہد خلافت میں اسلام قبول کیا اور [illegible] کے علاوہ بنو اسد میں اور بھی شاخیں ہیں جنہیں ہم طوالت کے خیال سے ترک کرتے ہیں۔

بنو قارہ و عضل بنو ہون بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس کی نسل سے بنو اسد کے بھائی ہیں جو بنو زہرہ قریش کے حلیف تھے۔

بنو کنانہ بنو کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ کی نسل سے بنو اسد کے حقیقی بھائی ہیں یہ اطراف مکہ میں رہتے تھے ان کے بہت سے قبیلے اور بطون ہیں ان میں مشہور و معروف تر قریش ہے اور نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہیں جیسا کہ آئندہ ذکر ہو گا اس کے بعد بنو عبد مناۃ بن کنانہ اور بنو مالک بن کنانہ ہے بنو عبد مناۃ سے بنو بکر و بنو غفار و بنو الحارث اور بنو عامر ہیں پھر بنو بکر سے بنو لیث اور

سے بنو شداخ بن یعمر (یعنی شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث اور اسی سے صعب بن جثامہ بن قیس بن شداخ مشہور صحابی اور شاعر گزرے ہیں اور [illegible] ملک بن الحرث بن عبداللہ بن شداخ ہے) اور بنو [illegible] بن عامر بن لیث بن بکر (اسی قبیلہ سے ابو واقد لیثی صحابی یعنی الحرث بن عوف بن اسید بن جابر بن عدیہ [illegible] گزرے ہیں) اور بنو سعد بن لیث بن بکر (جس سے ابو الطفیل عامر بن واثلہ بن عبداللہ بن عمرو بن جابر بن حمیس بن عدی بن سعد اور واثلہ بن الاسقع بن عبدالعزیٰ بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد مشہور صحابی ہیں ابو الطفیل عامر وہ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والوں میں سے آخر میں رہ گئے تھے) [illegible] میں ان کا انتقال ہوا۔

بنو جندع: بنو جندع بن لیث بن بکر ہیں (اسی قبیلہ سے امیر خراسان نصر بن سیار بن رافع بن حری بن ربیعہ بن عامر بن عوف بن جندع ہے اور رافع بن لیث بن نصر ہے جو ہارون الرشید کے عہد میں [illegible] مرتکب ہوا تھا)

بنو عبد مناۃ: بنو عبد مناۃ سے بنو حرث بن بکر بن عبد مناۃ اور بنو الدیل بن بکر (اسی قبیلہ سے اسود بن رزن بن یعمر بن نفاثہ بن عدی بن الدیل ہیں جس کے سبب سے [illegible] ہوا تھا اور ساریہ بن زنیم بن عمرو بن عبداللہ بن جابر بن محمیہ بن عبد بن عدی بن الدیل جو عراق میں گورنر تھے اور جن کو حضرت عمرؓ نے مدینہ سے آواز دی تھی جیسا کہ مشہور ہے اور ابوالاسود واضع علم نحو یعنی ظالم بن عمرو بن سفیان بن عمرو بن جندل [illegible] بن نفاثہ بن عدی بن الدیل وغیرہم تھے۔

بنو ضمرہ: اور بنو ضمرہ بن بکر ہیں اور ضمرہ سے غفار بن ملیل بن ضمرہ جو خود ایک بہت بڑا قبیلہ ہے۔ (اسی قبیلہ سے ابوذر غفاری صحابی یعنی جندب بن جنادہ اور سفیان بن عبید بن حرام بن غفار اور ابو رہم کلثوم بن الحصین بن خالد بن معیسر بن بدر بن احمس بن غفار ہیں جنہیں فتح مکہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خلیفہ و نائب مقرر فرمایا تھا)

بنو مدلج: اور بنو مدلج بن مرہ بن عبد مناۃ سے سراقہ بن مالک بن جعشم بن مالک بن عمرو بن مالک بن تیم بن مدلج ہے جو قریش کی تحریک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعاقب میں ہجرت کے وقت روانہ ہوا تھا اور قریش سے کہہ گیا تھا کہ آپ کو پکڑ لائے گا لیکن اللہ جل شانہ کے افضال سے ناکام ہو کر واپس ہوا اور بنو عامر بن عبد مناۃ سے بنو مساحق بن الاقرم بن جذیمہ بن عامر ہیں جنہیں مقام غمیصا میں خالد بن ولید نے قتل کیا ہے۔

بنو حارث: اور بنو حارث بن عبد مناۃ۔ یہ حلیس بن علقمہ بن عمرو بن الاوقم بن عامر بن جذیمہ بن عوف بن الحارث ہے جس نے قریش کے ساتھ مل کر احابیش منعقد کیا تھا اور اس کا بھائی تیم [illegible] ہے جس نے ان کے ساتھ حلف اور اتحاد کا عقد کیا تھا۔

بنو فراس: اور بنو فراس بن مالک بن کنانہ سے فارس العرب ربیعہ بن مکدم بن عامر بن [illegible] بن جذیمہ بن علقمہ بن جذل الطعان بن فراس ہے اور بنو عامر بن ثعلبہ بن الحارث بن مالک ابن کنانہ سے وہ لوگ ہیں جنہوں نے جاہلیت میں مہینوں کو تبدیل کرنے کا رواج دیا ہوا ہے جس شخص نے تبدیلی ماہ کو سب سے پہلے ایجاد کیا وہ [illegible] بن ثعلبہ بن الحارث ہے اسی قبیلہ سے [illegible] عبدالعزیز بن [illegible] عبداللہ بن وہب بن [illegible] بن عمرو بن الحارث ہے جسے خلیفہ عبدالرحمن نے جس وقت وہ اندلس میں داخل ہوا تھا جزیرہ و شذونہ کا گورنر مقرر کیا تھا پھر جب اس نے خلیفہ عبدالرحمن سے بغاوت کی تو خلیفہ نے اس پر حملہ کیا یہ بھاگ کر عدوہ کی طرف گیا اور وہیں مر گیا۔ اندلس میں اس کی بہت اولاد تھی دولت امویہ میں ان سے نمایاں کارنامے [illegible] آثار بکثرت پائے جاتے ہیں جو اہل افریقیہ میں [illegible] عبیدیوں سے آخر [illegible] رہے۔

[illegible] ان کی وفات میں اختلاف ہے [illegible] ہجری [illegible] بیان کئے ہیں ان [illegible] صحابہ میں [illegible] آخری صحابی ہیں۔

شجرہ انساب بنو الیاس بن مضر

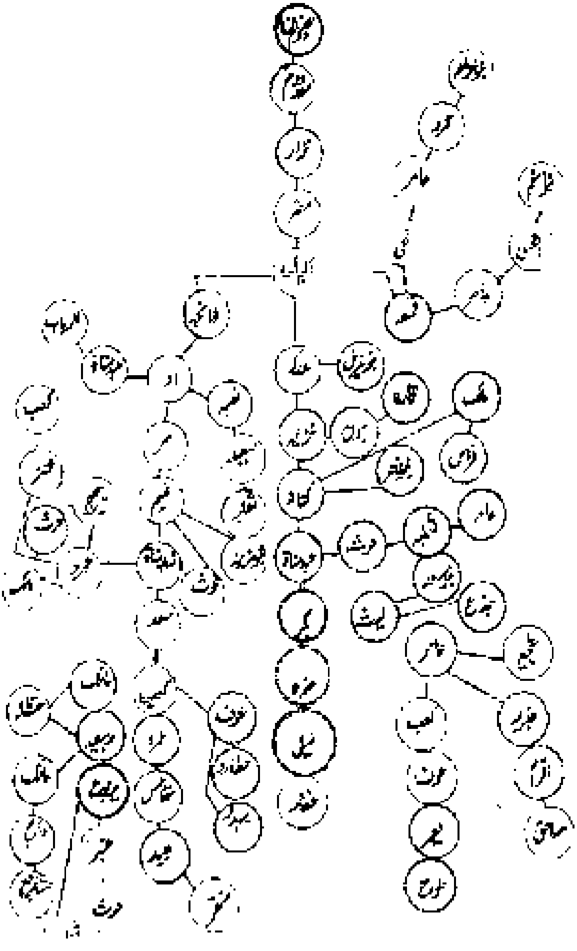
عدنان
معد
نزار
مضر
الیاس
طابخہ
مدرکہ
ہذیل
خزیمہ
کنانہ
عبد مناۃ
عامر

باب: ۲۸

قریش

فہر بن مالک: فہر بن مالک بن نضر کی اولاد کو قریش کہتے ہیں اور نضر ہی سب سے پہلے قریش کے نام سے موسوم ہوا ہے بعض اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتے ہیں کہ نضر (تقرش) تجارت کی وجہ سے قریش کے لقب سے مشہور ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ قریش قرش کا مصغر ہے اور قرش کہتے ہیں (ایک جانور دریائی ہے جو دوسرے جانوروں کو کھا جاتا ہے) چونکہ نضر نے دو قوموں پر غلبہ پایا تھا اور مغلوب کر دیا تھا اس وجہ سے قریش کے لقب سے ملقب ہوا پھر کچھ لوگ نضر ہی کی طرف اس وجہ سے منسوب ہوئے کہ نضر کی اولاد فہر کی اولاد میں منحصر ہے جو نضر کی نسل سے ہوئے فہر کے اور کسی کا نسلی سلسلہ نہیں چلا یہی وجہ ہے کہ فہر بن مالک کی اولاد کو قریش کہتے ہیں اور پہلا جو قریش کے لقب سے مشہور ہوا وہ نضر بن کنانہ ہے۔

آل فہر بن مالک: فہر کے تین لڑکے تھے غالب، محارب، حارث۔ محارب سے بنو محارب بن فہر اور حارث سے بنو حارث بن فہر قریش ظواہر سے ہیں۔ بنو محارب سے ضحاک بن قیس بن خالد بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب صاحب مرج راہط اور ضرار بن خطاب بن مرداس بن کبیر بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان (یہ [illegible] مشہور شاعر) سے تھے ان کا باپ خطاب بن مرداس زمانہ جاہلیت میں قریش ظواہر کا سردار تھا) اور عبدالملک بن قطن بن نہشل بن عمرو بن عبداللہ بن وہب بن سعد بن محارب آل مسعود (یہ [illegible] موجود تھے اور اسی قدر انہوں نے اندلس کے [illegible] تھے انہیں اصحاب بلج بن بشر قشیری نے [illegible] تھی) اور کرز بن جابر بن حسل بن الاحب بن حبیب بن عمرو بن شیبان وغیرہ ہیں۔

بنو حارث بن فہر: ان میں [illegible] ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن الجراح بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن الحارث امین الامت اور فاتح شام [illegible] مسلمانوں کے امیر اور عقبہ بن نافع بن عبدقیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن ظرب بن الحارث فاتح افریقیہ و قیروان ہیں انہی کی اولاد سے عبدالرحمن بن حبیب بن ابی عبیدہ بن عقبہ والی افریقیہ ہے ان کا باپ حبیب بن عقبہ، عبدالعزیز بن موسیٰ بن نصیر اور یوسف بن عبدالرحمن بن ابی عبیدہ والی اندلس سے جنگ آزما ہوا تھا ان کے زمانہ میں عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک اندلس میں داخل ہوا تھا عبدالرحمن نے اسے قتل کیا اور خود مالک بن بیٹھا

قریش کی وجہ تسمیہ میں کئی ایک قول بیان ہوئے ہیں [illegible] قریش نضر بن کنانہ [illegible] کی اولاد [illegible] ہوتی ہے۔ [illegible] ان کے سب [illegible] ہیں [illegible] ہے۔

پھر ان کے بعد ان کے [illegible] ان میں حکومت و سلطنت رہی۔

محارب بن فہر: محارب بن فہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں سے ہے اس کے تمام اولاد [illegible] تھے۔ اور تمام اولاد قریش کو [illegible] ہیں اسی قبیلہ سے ضرار بن خطاب [illegible] جس کا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم فتح [illegible] اس وقت مارا [illegible] جب [illegible] فتح [illegible] تھا [illegible] باندھے [illegible] تھے۔

لوی بن غالب: لوی بن غالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمود نسب میں ہے اس کے [illegible] تھے۔ [illegible] عامر ہیں ان کے علاوہ [illegible] بھی شاخیں ہیں جو مختلف طریق سے اسی کی طرف منسوب ہوتی ہیں ان میں [illegible] لوی [illegible] ہیں جو سامہ کی بابت [illegible] پایا [illegible] قریش سے [illegible] ہیں [illegible] روایت کی جو [illegible] ہیں [illegible] واللہ اعلم

بنو عامر بن لوی: [illegible] عامر [illegible] ہیں۔ [illegible] عمرو بن [illegible] بن عامر [illegible] اور [illegible] سہیل بن عمرو بن عبد شمس [illegible] ہے اور [illegible] عبداللہ بن سعد بن ابی سرح [illegible] بن حبیب بن [illegible] بن مالک بن حسل بن عامر (جو وقت فتح [illegible] اسلام کے سردار اور [illegible] تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں [illegible] تھا پھر انہوں نے توبہ کی مسلمان ہوئے اور [illegible] ہدایت [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کی۔

حویطب بن عبدالعزیٰ: [illegible] حویطب بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل [illegible] منسوب [illegible] اور [illegible] بن عبد قیس [illegible] بن [illegible] مالک بن حسل [illegible] اور اس کا بھائی [illegible] ابو جندل [illegible] (ان [illegible]) [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کا قصہ مشہور [illegible] ہے اور [illegible] بن عبد شمس [illegible] عامر بن [illegible] رضی اللہ عنہا [illegible] پہلے [illegible] نجاشی کے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں داخل ہوئیں۔

کعب بن لوی: کعب بن لوی [illegible] آنحضرت [illegible] کعب [illegible] عدی تھے [illegible] قریش [illegible] کعب سے [illegible] بن لوی [illegible] اور ان [illegible] قبیلے سے عاص بن وائل بن ہشام [illegible] اور عاص کے [illegible] ہشام اور عبدالرحمٰن بن [illegible] حارث [illegible] بن [illegible] سعید بن [illegible] تھا [illegible] سہم [illegible] بن ابی [illegible] ابن ثابت بن [illegible] دونوں [illegible] تھے اور کنوئیں میں پھینک دیئے تھے اسی جنگ میں عاص بن منبہ مارا گیا [illegible] ذوالفقار [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پائی تھی [illegible] اور [illegible] بن الزبعری بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم [illegible] پہلے آنحضرت کو اپنے اشعار سے [illegible] تھے پھر مسلمان ہو گئے اور اچھے مسلمانوں میں

ہوئے) اور حذافہ بن قیس ابو الاخنس اور خنیس وغیرہم ہیں اور عبداللہ بن حذافہ مہاجرین حبشہ سے ہیں۔ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ مبارک کسریٰ کے پاس لے کر گئے تھے۔

صفوان بن امیہ بنو جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب سے امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ جنگ بدر میں مارا گیا اور اس کا بھائی ابی جنگ احد میں مارا گیا۔ (اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے دست مبارک سے مارا تھا) اور اس کا لڑکا صفوان بن امیہ یوم فتح مکہ مسلمان ہوا اور اس کا لڑکا عبداللہ بن صفوان ابن زبیرؓ اور عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ کے ساتھ مارا گیا اور ان کے بھائی قدامہؓ و سائبؓ و عبداللہؓ مہاجرین بدریین سے ہیں اور ان کی بہن زینب بنت مظعون مادر ام حفصہؓ تھیں۔

بنو عدی بن کعب بنو عدی بن کعب سے زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی (اس نے جاہلیت میں بت پرستی چھوڑ کر ملت ابراہیمی اختیار کر لی تھی اور دین پر رہا یہاں تک کہ بلقاء کے ایک گاؤں میں لخم یا جذام کے ہاتھوں مارا گیا) اور سعید بن زید بن عمرو (یکے از عشرہ مبشرہ) اور عمر ابن الخطاب امیر المؤمنین اور ان کے لڑکے عبداللہ و عاصم و عبیداللہ وغیرہم اور خارجہ بن حذافہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب (جس کو مصر میں عمرو بن العاص کے عہد سے ایک خارجی نے شہید کیا اور جب یہ قاتل گرفتار کیا گیا تو اس نے ظاہر کیا کہ ارادت عمرو واراد اللہ خارجہ میں نے عمرو کے مارنے کا قصد کیا تھا اور اللہ نے خارجہ کے قتل کا) اور ابو الجہم بن حذیفہ بن غانم صاحب الخطل یوم حنین اور مطیع بن الاسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج (صحابی) اور ان کے لڑکے عبداللہ بن مطیع ہیں۔ جو یوم الحرہ میں مہاجرین کے سردار تھے اور ابن الزبیرؓ کے ساتھ مکہ میں شہید کئے گئے۔

مرہ بن کعب مرہ بن کعب نسب اقدس کے عمود سے ہے اس کے تین لڑکے کلاب، تیم، یقظہ تھے بنو تیم بن مرہ سے عبداللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم (یہ جاہلیت میں قریش کا سردار تھا) ابوبکر صدیق (خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی عبداللہ ابن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم اور ان کے دونوں لڑکے عبدالرحمنؓ و محمد اور طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب (جو جنگ جمل میں شہید ہوئے) اور ان کی اولاد محمد السجاد ہیں ان کی اولاد بکثرت مختلف شہروں میں پائی جاتی ہے یقظہ بن مرہ سے بنو مخزوم بن یقظہ بن مرہ ہیں اسی قبیلے سے صیفی بن ابی رفاعہ امیہ بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم (یہ اور اس کا بھائی بحالت کفر بدر میں مارے گئے) اور ارقم بن ابی الارقم عبد مناف بن ابی جندب اسد بن عبداللہ بن عمرو ابن مخزوم (بدری صحابی ہیں) انہی کے مکان میں اظہار اسلام سے قبل آنحضرت کی خدمت میں صحابہ حاضر ہوتے تھے۔

ابو سلمہ عبداللہ بن عبد الاسد اور ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم یہ مہاجرین سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح سے قبل ام المؤمنین ام سلمہؓ کے شوہر یہی تھے) اور الفاکہ بن المغیرہ و ابن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم (اس کا نام ابو قیس تھا بحالت کفر بدر میں مارا گیا) اور ابو جہل عمرو ابن ہشام بن المغیرہ (یہ بھی بدر ہی میں کافر مارا گیا) اور عکرمہ بن ابی جہل (صحابی) اور حارث بن ہشام بن المغیرہ (یہ مسلمان ہو گئے تھے اور ان کا اچھا اسلام تھا ان کے اخلاف بکثرت اور مشہور ہیں) اور ابو امیہ ابن ابی حذیفہ بن المغیرہ (بحالت کفر بدر میں مارا گیا اسی کی لڑکی ام المؤمنین ام

علی رضی اللہ عنہما ہیں) اور ہشام بن ابی حذیفہ (ان سے ہجرت حبشہ ہوا) اور ابو قیس بن ابی ربیعہ [illegible] بن المغیرہ (منافق) اور حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ معروف بقباع اور ولید بن المغیرہ (یہ حالات قرآن میں مذکور ہیں اور ان کے بیٹے خالد بن الولید سیف اللہ صاحب فتوحات اسلامیہ ہیں) اور سعید بن المسیب بن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تابعی اور ان کے باپ مسیب صحابی اہل بیعت الرضوان سے ہیں۔

بنو کلاب بن مرہ: کلاب بن مرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء و اجداد میں سے ہیں۔ کلاب کے دو لڑکے قصی اور زہرہ تھے زہرہ بن کلاب سے آمنہ بنت وہب بن عبد مناف [illegible] (صلعم) اور ان کے بھائی کا لڑکا عبداللہ بن ارقم بن عبد یغوث بن وہب اور سعد بن ابی وقاص بن وہب بن عبد مناف فاتح عراق اور ہاشم بن عتبہ اور عمر بن سعد (جو عبید اللہ بن زیاد [illegible] امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑائی کے لئے بھیجا تھا) اسے مختار بن ابی عبید نے [illegible] اور ان کے بھائی محمد بن سعد اور عثمان بن ابی [illegible] نے قتل کیا ہے اور [illegible] (صحابی) اور عبداللہ بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ اور ان کا لڑکا [illegible] ان کی اولاد بکثرت ہے۔

قصی بن کلاب: قصی بن کلاب [illegible] قصی ہے جس نے قریش کو [illegible] اور درست کیا اس نے دار الندوہ قریش کی حکومت [illegible] کی اولاد [illegible] عبد مناف، عبد الدار، عبد العزیٰ تھے بنو عبد الدار [illegible] عثمان بن طلحہ بن [illegible] بن عبد الدار (یہ جنگ بدر میں مشرکین کے [illegible] مارا گیا تھا۔ [illegible] کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ان کی [illegible] کا حکم دیا تھا [illegible] بن عثمان بن عبد مناف [illegible] (یہ [illegible]) [illegible] ان کے ساتھ تھا) اور ان کی اولاد [illegible] عبد الرحمن [illegible] یوسف بن عبد الرحمن [illegible] عبد الرحمن [illegible] ابو [illegible] مشہور صحابی [illegible] بن عبد الدار [illegible] (فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی چابی [illegible] اور ان کے بھائی [illegible] اور اس وقت سے [illegible] نہ کریں۔)

بنو عبد العزیٰ: بنو عبد العزیٰ بن قصی سے [illegible] ہیں [illegible] قریش پر حکمرانی کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ لیکن قریش نے اسے [illegible] کے بعد شام کی طرف لوٹ گیا [illegible] قریش [illegible] ابن الاثیر [illegible] بن اسد بن عبد العزیٰ [illegible] عبد العزیٰ بن [illegible] عبد الرحمن [illegible] قتل کے بعد [illegible] کا حکمران ہو گیا تھا [illegible] حکمران [illegible] تک [illegible] حکومت کا خاتمہ ہو گیا [illegible] خلافت [illegible] گرفتار کیا [illegible] اور [illegible] بن یوسف بن عبد الرحمن نے قتل کیا [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] صلی اللہ

[illegible] میں [illegible] اپنے [illegible] میں شمار کیا اور [illegible] کی شرف صحبت [illegible] ہوئی [illegible] بن عبدالعزیٰ سے ام المؤمنین حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) [illegible] خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ [illegible] بن اسد [illegible] (صحابی) اور ان کے لڑکے [illegible] حکیم بن حزام [illegible] اسلام [illegible] انہی کے پاس دارالندوہ تھا جو معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم میں فروخت کیا تھا۔

عبد مناف بن قصی: عبد مناف بن قصی قریش میں ایک [illegible] ان کی [illegible] کرتے تھے [illegible] میں [illegible] ان کے چار لڑکے [illegible] ہاشم، مطلب، نوفل [illegible] عبد شمس [illegible] ہاشم [illegible] مطلب [illegible] ان کے [illegible] ہاشم کے [illegible] [illegible] عبد شمس [illegible] اور [illegible] (رضی اللہ عنہا) [illegible] [illegible] (صحابی) [illegible] [illegible] عبد شمس [illegible] حضرت علی [illegible] [illegible] (رضی اللہ عنہ) [illegible] امیہ [illegible] سعید بن العاص [illegible] خالد بن سعید [illegible] [illegible] (رضی اللہ عنہ) [illegible] عثمان بن عفان [illegible] [illegible] الحکم بن ابی العاص [illegible]

[illegible] امیہ [illegible] [illegible] سفیان [illegible] ابوسفیان بن حرب بن امیہ اور ان کے لڑکے معاویہ [illegible] [illegible] (رضی اللہ عنہ) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آنحضرت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] (صحابی) [illegible]

بنو مطلب بن عبد مناف: [illegible] مطلب بن عبد مناف [illegible] (صوفی) [illegible] ہاشم بن مطلب [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

شافعی محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب ہیں۔

بنو ہاشم بنو ہاشم ابن عبد مناف سے عبد المطلب بن ہاشم ہیں یہ آنحضرت کے دادا ہیں انہی سے ہاشم کے سردار ہیں بنو ہاشم کی اولاد سے عبد المطلب کے دس بیٹے [illegible] تھے (۱) عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ جو سب سے چھوٹے تھے (۲) حمزہ (۳) عباس (۴) ابو طالب (۵) زبیر (۶) مقوم یا جحل جن کا اصلی نام مغیرہ تھا (۷) ضرار (۸) قثم (۹) ابو لہب (۱۰) حارث۔ بنو ہاشم دوسرے اعقاب باقی نہ رہے [illegible] کے [illegible] ابو لہب کی اولاد [illegible] باقی۔ چنانچہ ابو طالب کی اولاد [illegible] سے باقی [illegible] سے [illegible] ہے۔ [illegible] حضرت عبد اللہ بن عباس کی اولاد میں اور ابو طالب کی اولاد [illegible] امیر المؤمنین علی کی اولاد [illegible] ہے [illegible] دونوں بزرگوں کے بعد جعفر ابن ابی طالب [illegible] عقیل [illegible] اللہ [illegible] ان کے [illegible] کا ذکر ان کے تذکرہ [illegible] میں بیان کریں گے۔

مکہ میں قریش کی حکومت

بنو جرہم ہم نے اس سے پہلے عرب کے متعلق [illegible] تذکرہ میں بیان کیا ہے کہ حجاز اور تمام ملک عرب میں [illegible] (اولاد اسمٰعیل بن ابراہیم) پھیلے ہوئے تھے اور وہی اس سرزمین کے مالک تھے جرہم [illegible] کی [illegible] تھے [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible] جرہم [illegible] تلاش [illegible] اور [illegible] قریب [illegible] اور جرہم کا واقعہ ابراہیم کے حالات میں ہم بیان کر چکے ہیں الغرض [illegible] (ابھی [illegible]) [illegible] ہے۔

بنو قطورا اسی طرح [illegible] جرہم کی [illegible] سے ثابت [illegible] ہے [illegible] ہو گیا تھا۔

کعبہ پر بنی خزاعہ کا قبضہ جب [illegible] جرہم [illegible] نے اپنے [illegible] کے لئے [illegible] تمام [illegible] اس [illegible] سے [illegible] تھا [illegible] سے [illegible] عمرو [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] سے [illegible] ہو گیا تھا۔

(ابن اسحاق [illegible]) [illegible] ہے۔

واللہ اعلم

بنو جرہم اور بنو قطورا کی مناقشت: کچھ عرصہ بعد بنو قطورا اور بنو جرہم میں ملک داری کی بابت جھگڑا پیدا ہو گیا دونوں میں مسلسل کئی لڑائیاں ہوئیں۔ آخر فاضح میں سمیدع مارا گیا۔ سمیدع کے مارے جانے سے [illegible] کا خاتمہ ہو گیا اور مضاض کو پورے طور سے غلبہ و تصرف حاصل ہو گیا۔ اسمٰعیل نے انہی بنو جرہم میں پرورش پائی اور انہی کی زبان سیکھی تھی۔ انہی میں سے پہلے [illegible] سعد بن [illegible] جرہم کے [illegible] کے اخلاق دیکھ کر ابراہیم نے ناپسند فرمایا تو [illegible] اسمٰعیل کی غیر موجودگی میں آئے تھے اس کے بعد [illegible] اسمٰعیل بن سعد [illegible] طرف سے [illegible] (واقدی نے بھی [illegible] کتاب [illegible] میں ذکر کیا ہے) آخر ان دونوں بیویوں کے بعد سیدہ بنت الحارث بن مضاض یا [illegible] بن عمرو بن جرہم سے عقد کیا۔

بیت الحرام کی تعمیر: جس وقت اسمٰعیل تیس برس کے ہوئے ابراہیم شام سے تشریف لائے [illegible] کعبہ کی بنا ڈالی دونوں باپ بیٹے نے مل کر بیت الحرام بنایا [illegible] ابراہیم نے اسمٰعیل کو بیت اللہ کا متولی مقرر کیا [illegible] اور [illegible] فرمایا تھا ان لوگوں کی حج کا [illegible] کر کے شام کی طرف روانہ ہو گئے [illegible] کا انتقال ہوا اسمٰعیل علیہ السلام [illegible] اور [illegible] کی طرف مبعوث ہوئے [illegible] ایمان لائے [illegible] ایک سو تیس برس کی عمر میں آپ نے بھی انتقال کیا اپنی والدہ ہاجرہ کے قریب مقام حجر میں مدفون ہوئے آپ کے بعد آپ کی وصیت کے مطابق قیدار بن اسمٰعیل علیہ السلام بیت اللہ کے متولی ہوئے [illegible] بن مضاض یا [illegible] بن عمرو بن سعد [illegible] بنی جرہم نے بیت اللہ کی تولیت اپنے قبضہ میں لے لی [illegible]

بنو جرہم کا مکہ سے اخراج: کچھ عرصہ بعد بنو جرہم [illegible] بیت اللہ کی [illegible] کرنے لگے [illegible] [illegible] [illegible] بنو جرہم [illegible] [illegible] بنو جرہم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بنو جرہم کا [illegible] [illegible] بنو جرہم پر فتح حاصل ہوئی [illegible] بنو جرہم کے [illegible] [illegible] بنو جرہم [illegible] سے نکال دیا۔

سنگ اسود کی تلاش: [illegible] [illegible] چلا گیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جھگڑا پیدا ہو گیا [illegible]

[illegible]

گیا اور یا جس وقت یہ مکہ سے نکلے تھے تو انہوں نے حجر اسود دفن کر دیا تھا۔ کہ بیت اللہ کے کسی مقام پر دفن کر دیا یہ واقعہ بنو خزاعہ کی ایک عورت دیکھ رہی تھی اس نے اپنی قوم والوں سے آگاہ کر دیا جس وقت بنو مضر نے حجر اسود کی جستجو شروع کی اس وقت بنو خزاعہ نے حجر اسود کا پتہ اس شرط سے بتایا کہ وہ ان کو بیت اللہ کا متولی بنا دیں۔

بنو خزاعہ کی تولیت: چنانچہ اس وعدہ پر بنو خزاعہ کو بیت اللہ کی تولیت ملی اور وہی اس کے متولی رہے یہاں تک کہ ابوغبشان نے قصی ابن کلاب کے ہاتھ فروخت کیا تولیت کعبہ کے علاوہ اور جو بنو خزاعہ کے قبضہ میں تھی باقی تین امور کے مالک بنو مضر تھے (۱) ایام حج میں لوگوں کو اجازت دینا یہ کام بنو غوث ابن مرہ سے متعلق تھا (۲) منیٰ میں جو لوگ یوم آخر کو کنکری مارتے تھے ان کو [illegible] یہ کام بنو زید ابن عدوان سے متعلق تھا (۳) نسئی [illegible] اس کام کے منتظم بنو مالک ابن کنانہ تھے ابن اسحاق کہتا ہے کہ اسی حالت پر بنو خزاعہ اور بنو کنانہ نے ایک مدت تک بسر کی اس اثناء میں بطون کنانہ کی کثرت ہوئی مختلف اور متعدد قبیلے اس سے پیدا ہو گئے بنو نضر کی شہرت [illegible] قریش میں [illegible] ثروت عزت ان کو [illegible] حاصل تھی۔

قصی کی مراجعت مکہ: ابن کلاب [illegible] کلاب بن مرہ بن کعب کے دو لڑکے تھے [illegible] زہرہ [illegible] اور قصی کم سن تھے [illegible] جس وقت ان کا باپ کلاب اس دنیا سے رخصت ہوا تھا اس وقت اس نے [illegible] سے فرش زمین پر قدم رکھا تھا۔ شیر خواری کی حالت میں تھا ان کی ماں فاطمہ بنت سعد [illegible] نے [illegible] ربیعہ ابن حرام بن عذرہ سے عقد کر لیے چند روز کے بعد زہرہ (جو کہ بڑے تھے) مکہ چھوڑ کر اپنے شوہر [illegible] قصی کے ہمراہ [illegible] جب قصی [illegible] جوان ہوا اور [illegible] تو وہ اپنی قوم کی طرف مکہ چلا آیا اس وقت بیت اللہ کی تولیت حلیل ابن حبشیہ خزاعی کے قبضہ میں تھی قصی نے اس کی لڑکی حبی سے عقد کر لیا حبی کے بطن سے عبدالدار، عبد مناف، عبد العزیٰ اور عبد قصی چار لڑکے پیدا ہوئے۔

بنو خزاعہ اور قصی میں جنگ: کچھ عرصہ بعد جب قصی کو ایک گونہ شہرت حاصل ہوئی اور ایک حد تک اطمینان حالت میں اس نے اپنے کو دیکھا اور [illegible] تو اس نے سوچا کہ بنو خزاعہ اور بنو بکر سے تولیت کعبہ کا وہ زیادہ مستحق ہے تو قریش کو جمع کیا اور اپنے اخیافی بھائی رزاح ابن ربیعہ کو بھی مدد کے لئے بلایا جب یہ تمام جمع ہو گئے تو قصی نے بنو خزاعہ سے کعبہ کی تولیت چھین لینی چاہی بعض کہتے ہیں کہ حلیل نے انتقال کے وقت تولیت کعبہ کی وصیت قصی کے حق میں کر دی تھی۔ بعض کہتا ہے کہ ابن اسحاق کے سوا اور مورخین کا یہ بیان ہے کہ حلیل نے [illegible] حبی کو [illegible] دی تھی وہ کعبہ کو کھولتی اور بند کرتی تھی پھر حبی کے ہاتھ سے قصی نے اس کو لے لیا تھا جب حلیل کے مرنے کا زمانہ قریب آیا تو اس نے تولیت کعبہ کی وصیت قصی کے حق میں کر دی لیکن حلیل کے بعد بنو خزاعہ نے اس وصیت سے انکار کیا اس وجہ سے بنو خزاعہ اور قصی کا مقابلہ ہوا [illegible] قصی نے اپنے اخیافی بھائی رزاح کو اپنی امداد کے لئے بلا بھیجا۔ بنو کنانہ کو جمع کر کے بنو خزاعہ سے لڑا بنو خزاعہ کو ان کی شامت اعمال سے شکست ہوئی اور کعبہ کی تولیت قصی کے قبضہ میں آ گئی۔

کلید کعبہ سے متعلق روایت: طبری کہتا ہے کہ جس وقت حلیل ضعیف ہوا اور وہ کلید کعبہ اپنی لڑکی حبی کو دینے لگا تو اس

نے عورت ہونے کی وجہ سے کلید کعبہ دینے سے عذر کیا اور یہ کہا کہ کلید کعبہ کسی ایسے شخص کے سپرد کر دو جو تمہارا قائم مقام ہو سکے حلیل نے کلید کعبہ ابوغبشان سلیمان بن عمرو بن لوی بن ملکان بن قصی کو دے دی بیان کیا جاتا ہے کہ ابوغبشان حلیل کا بیٹا ہے۔ بہر کیف اسی ابوغبشان نے ایک مشک شراب[1] کے عوض کلید کعبہ قصی کے ہاتھ فروخت کر ڈالی۔ القصہ جب موسم حج آیا اور قصی نے تولیت کعبہ پر تصرف کرنا چاہا اور اس کی امداد کو بنو عذرہ (اس کے اخیافی بھائی) آ گئے اور اطراف و جوانب سے قریش (بنو کنانہ) جمع ہو گئے۔

قریش کی تولیت اس وقت خزاعہ اور بنو بکر کو یہ معلوم ہوا کہ قصی انتظام تولیت کعبہ اور انتظام امور حج سے مانع ہوا چاہتا ہے۔ بنو صوفہ کو اس کی تیاری اور اجازت حج سے روک دیا تھا یہ خیال کر کے بنو خزاعہ اور بنو بکر قصی سے آمادہ جنگ ہو گئے دونوں فریقوں میں کثرت سے کشت و خون ہوا آخرالامر یہ امر ثالثی پر منحصر کیا گیا یعمر ابن عوف بن کعب بن عمرو بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ فریقین کی رضامندی سے حکم مقرر ہوا یعمر ابن عوف نے قصی کو کعبہ کا متولی قرار دیا پس اسی وقت سے قصی کعبہ کا متولی ہوا اور قریش کو اطراف و جوانب سے جمع کر کے ہر قبیلہ اور ہر شاخ کو اس مکہ کے مخصوص حصوں میں تقسیم کیا جہاں پر کہ وہ عہد اسلام میں پائے گئے۔

دار الندوہ قصی قصی بنو لوی بن غالب سے ہے قصی وہ شخص ہے جس کی اطاعت اس کی تمام قوم نے کی اور وہی لوائے حرب کا مالک اور کعبہ کا متولی ہوا قریش تمام کام اسی کی رائے سے کرتے تھے ہر چھوٹے بڑے کام میں اسی سے مشورہ لیتے تھے چنانچہ اسی غرض کے لئے کعبہ کے سامنے ایک مکان بنوایا اور اس کا نام دار الندوہ رکھا اس کا دروازہ مسجد حرام کی طرف تھا قریش اسی میں جمع ہوتے اور یہیں بیٹھ کر مشورہ کرتے تھے۔

بنو عبد مناف کی توقیر: پھر اس کے بعد قصی نے اس خیال سے کہ حجاج خدا کے مہمان اور اس کے گھر کے زائرین ہیں ان کے کھانے اور پینے کا انتظام کیا اور اس مصارف کے لئے قریش پر سالانہ خراج مقرر کیا تھا وہ بخوشی خاطر ادا کرتے تھے یہی امور ایسے تھے جن سے قریش کا اعزاز اور قبائل بنو عدنان سے بڑھ گیا اور قصی سقایت، رفادت، ندوہ اور لوائے حرب کا متولی اور مالک ہو گیا جب یہ ضعیف ہوا اور بڑھاپے نے فرائض متعلقہ کے ادا کرنے سے مجبور کر دیا تو اس نے اپنے لڑکے عبد الدار کو تمام ان امور میں جنہیں وہ خود پورا کرتا تھا اپنی جگہ مقرر کیا اس وجہ سے کہ عبد مناف کی عزت و شرف اس کی حیات ہی میں قریش کرنے لگے تھے۔

بنو عبد مناف اور بنو عبد الدار کی کشیدگی قصی کے بعد عبد الدار کعبہ کا متولی ہوا اس کے بعد اس کا لڑکا اس کی جگہ مامور ہوا اور ایک زمانہ تک یہی حالت رہی یہاں تک کہ بنو عبد مناف نے بنو عبد الدار سے کعبہ کی تولیت وغیرہ چھین لینے کا قصد کیا اور اسی بناء پر فریقین میں تنازعہ ہو گیا اس وقت قبیلہ قریش کے یہ پانچ قبیلے مکہ میں موجود تھے بنو حارث بن فہر، بنو محارب بن فہر، بنو عامر بن لوی، بنو عدی بن کعب، بنو سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب، بنو جمح بن عمرو بن ہصیص، بنو تیم بن مرہ، بنو مخزوم بن

---

[1] الظرف اسم عام للظرف اذا کان فیہ خمر فھو زق وان کان فیہ سمن فھو نحی وان کان فیہ عسل فھو عکۃ وان کان فیہ ماء فھو شکوۃ وان کان فیہ لبن فھو وطب۔ ظرف اسم عام ہے برتن کو کہتے ہیں جب اس میں شراب ہو تو وہ زق ہے اور اگر اس میں گھی ہو تو نحی ہے اور اگر اس میں شہد ہو تو عکہ ہے اور اگر اس میں پانی ہے تو مشکیزہ کہلاتا ہے اور اگر اس میں دودھ ہے تو وطب کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔

[illegible] قصی [illegible] عبد الدار [illegible] عبد مناف [illegible]

[illegible] انتظام [illegible] عبد مناف [illegible]

[illegible] عبد العزیٰ [illegible]

[illegible] قریش [illegible]

بنو عبد مناف اور بنو عبد الدار میں مصالحت [illegible] قریش اپنے ہمراہیوں اور حلیفوں [illegible]

[illegible]

[illegible] بنو عبد الدار [illegible]

ہاشم بن عبد مناف [illegible] ہاشم [illegible]

[illegible] ہاشم [illegible]

[illegible] اپنے باپ [illegible]

عبد المطلب کی [illegible] تک [illegible] ہاشم کا انتقال [illegible] مطلب اپنے بھتیجے [illegible]

[illegible] عبد المطلب [illegible]

[illegible]

عبد المطلب کی سرداری [illegible] مطلب کا [illegible] انتقال ہو گیا [illegible]

[illegible]

سرداری عبدالمطلب کے قبضہ میں آئی اور وہی حجاج کو مکہ میں ٹھہراتے اور نہایت مستعدی سے کھانا کھلاتے تھے۔ ملوک یمن حمیری سے ان کے مراسم و اتحاد تھے جس وقت ابرہہ مکہ پر چڑھ آیا تھا اس وقت بادشاہ کے پاس گئے تھے جیسا ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں اور پھر یہی ابن ذی یزن کو مبارکباد دینے کیلئے گئے تھے جبکہ اسے حبش کے مقابلہ میں فتح نصیب ہوئی تھی۔

چاہ زمزم کھودنے کا ارادہ پھر جب عبدالمطلب نے چاہ زمزم کھودنے کا قصد کیا تو قریش نے مخالفت کی اور یہ مخالفت اس حد تک بڑھی کہ عبدالمطلب نے یہ نذر کر لی اگر میرے دس لڑکے ہوں گے اور یہ اس وقت بھی مخالفت کریں گے تو ایک لڑکے کو اللہ تعالیٰ کے تقرب کی غرض سے قربان کر ڈالوں گا پس جب ان کے دس لڑکے ہو گئے تو انہوں نے بخیال ایفاء نذر ہبل (بت) کے پاس جا کر قرعہ ڈالا۔

عبداللہ بن عبدالمطلب اتفاق سے وہ قرعہ عبداللہ (پدر نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام پر نکلا عبدالمطلب خود بھی کسی قدر حیران ہوئے اور ان کی قوم نے بھی عبداللہ کے قربان کرنے سے روکا مغیرہ بن عبداللہ بن مخزوم نے کہا کہ کاہنوں سے دریافت کر لو جو وہ کہیں اس پر عمل کرو عبدالمطلب نے مجبور ہو کر ایک کاہنہ عورت سے استفسار کیا اس نے عبدالمطلب کو یہ تدبیر بتائی کہ دس اونٹوں پر عبداللہ کے مقابلہ پر قرعہ ڈالو لیکن اگر اونٹوں پر قرعہ آ گیا تو پھر وہ دس دس بڑھاتے جاؤ یہاں تک کہ اونٹوں پر قرعہ آئے جو تعداد قرعہ میں نکلے وہی عبداللہ کا فدیہ ہے ان کو ذبح کر ڈالو چنانچہ عبدالمطلب نے ایسا ہی کیا رفتہ رفتہ اونٹوں کی تعداد سو تک پہنچ گئی اس وقت قرعہ اونٹوں پر نکلا اور عبدالمطلب نے الٰہی تقرب کی غرض سے ذبح کیا اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (انا ابن الذبیحین) ''میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں''۔ یعنی عبداللہ (پدر نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اور اسماعیل (علیہ السلام) (جد نبی صلعم) یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کے لئے منتخب ہوئے تھے پھر ان کا فدیہ اونٹوں اور دنبے کے ذبح کرنے سے ادا کیا گیا۔

عبداللہ بن عبدالمطلب کا انتقال اس کے بعد عبدالمطلب نے اپنے لڑکے عبداللہ کا عقد بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ کے ساتھ کر دیا آپ سے حاملہ ہوئیں اسی اثناء میں عبدالمطلب نے عبداللہ کو کسی طرف کھجوروں کے خریدنے کے لئے بھیج دیا اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا طبری بروایت واقدی تحریر کرتا ہے کہ عبداللہ ایک قافلہ قریش کے ساتھ شام سے واپس ہو کر مدینہ آئے اور وہیں اتفاق سے بیمار ہو کر انتقال کر گئے۔

حضرت محمد ﷺ کی ولادت عبدالمطلب کو اس واقعہ جانکاہ سے سخت رنج ہوا لیکن یہ رنج بہت جلد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے سے خوشی و خورمی سے بدل گیا جس کی تشریف آوری کا ایک عالم میں شور تھا جس نے ایک زمانہ سے کفر کی ظلمت مٹا دی جس کے نور کرامت ظہور نے بت پرستی و افعال کریہ دیرینہ کو عرب سے دور کر کے توحید سے اسے معمور کیا جس کی ذات بابرکات سے قبائل مضر اور تمام عرب کو عزت و عظمت حاصل ہوئی۔ وہی دعائے خلیل اور نوید مسیح (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم[1])

---

[1] ولادت [illegible] برس بعد [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور تاریخ والوں کا یہ قول ہے کہ پانچ ہزار نو سو برس بعد ہبوط آدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ [illegible] اور عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں کہ ہبوط آدم سے زمانہ بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سات ہزار [illegible] برس ہوتے ہیں اور زمانہ عیسیٰ بن مریم سے زمانہ آنحضرت تک چھ سو برس کی مدت گزری ہے [illegible] کہتے ہیں واللہ اعلم۔

عبدالمطلب کا انتقال: عبدالمطلب کی عمر انتقال کے وقت ایک سو چالیس برس کی تھی نقل کیا جاتا ہے کہ چاہِ زمزم کے کھودنے کے زمانہ میں عبدالمطلب نے سونے کے دو ہرن اور چند تلواریں چاہِ زمزم سے نکلوائیں جن کو ساسان بادشاہ فارس نے بطور ہدیہ کعبہ کو بھیجا تھا اور انہیں حارث بن مضاض نے جس وقت جرہم مکہ سے نکل کر جا رہے تھے چاہِ زمزم میں ڈال دیا تھا عبدالمطلب نے ہرنوں کو تڑوا کر کعبہ کا غلاف اور تلواروں کو توڑ پھوڑ کر لوہے کا دروازہ بنوایا۔ پس عبدالمطلب ہی نے سب سے پہلے کعبہ کا غلاف اور اس کا لوہے کا دروازہ بنوایا تھا۔

غلاف خانہ کعبہ: اور بعض کہتے ہیں پہلے جس نے کعبہ کا غلاف بنوایا اور اس میں دروازہ لگایا وہ تبع حمیری ہے یہاں تک کہ عبدالمطلب نے یہ دروازے بنوائے اس کے بعد عبدالمطلب نے چاہِ زمزم کے قریب ایک چھوٹا سا حوض بنوایا جس کی وجہ سے لوگوں کو پانی پینے اور لینے میں آسانی ہوئی قریش نے از راہ حسد اسے خراب کرنا شروع کر دیا لیکن کچھ روز بعد قدرتی طور سے وہ خود ہی برے فعل سے باز رہے ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ سب سے پہلے بیت اللہ پر دیبا کا غلاف حجاج نے چڑھایا ہے اور زبیر بن بکار کا بیان ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے اس سے پیشتر کعبہ پر غلاف چڑھایا تھا اور زبیر بن بکار ایک گروہ سے تحریر کرتا ہے جن میں دار قطنی بھی ہے کہ چونکہ عباس بن عبدالمطلب کم سنی میں گم ہو گئے تھے اسی وجہ سے نتیلہ بنت جناب مادر عباس بن عبدالمطلب نے نذر کی تھی کہ اگر عباس مل جائیں گے تو کعبہ پر غلاف دیبا کا چڑھاؤں گی چنانچہ جب وہ مل گئے تو نتیلہ نے نذر پوری کی۔ واللہ اعلم

امارت کعبہ: قریش کے حالات یہی تھے ان کی حکومت مکہ میں تھی بنو ثقیف ان کے ہمسایہ طائف میں رہتے تھے عزت و شرف کے لئے ان دونوں کے درمیان آپس میں جھگڑا ہوا کرتا تھا قبائل ہوازن میں سب سے زیادہ وہ قوی تھے کیونکہ ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن کو ثقیف کے نام سے یاد کرتے ہیں ان سے پہلے طائف میں عدوان کا زور و شور تھا جن میں حکیم عرب عامر بن الظرب بن عمرو بن عیاذ بن یشکر بن عدوان بھی تھا اسی قبیلہ کی آبادی اس درجہ بڑھ گئی کہ ان کی تعداد ستر ہزار ہو گئی تھی کچھ روز بعد آپس میں لڑ جھگڑ کر تباہ و برباد ہو گئے معدودے چند جو باقی رہ گئے ان پر ثقیف مسلط ہو گئے اور ان کو طائف سے نکال کر خود اس کے مالک بن گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسلام کو اسی حالت پر پایا۔ (واللہ وارث الارض و من علیہا وھو خیر الوارثین و البقاء للہ وحدہ و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحابہ و سلم)۔ فقط

(مترجم) اہل الحوم عرب جاہلیت کی تمام قومیں نہایت سادہ مزاج تھیں ان کا طریقہ معاشرت بے حد سادہ اور بے تکلف تھا ایک گروہ ان کا وہ تھا جو پانی اور چارہ کی جستجو میں پھرا کرتا تھا خیموں میں رہا کرتا دشت و کوہ میں پھرا کرنا ان کا کام تھا ان کی معاشرت ایک چرواہے کی حیثیت سے کچھ بھی زیادہ نہ تھی اور دوسرا گروہ ان کا جو ان کی بہ نسبت تمدن پسند تھا وہ اپنے خیموں کو باقاعدہ ترتیب و انتظام سے دیہات اور دیہات سے قصبات سے تعمیر کیا کرتا تھا۔ ان کا وقت کاشتکاری اور تجارت میں صرف ہوتا تھا ان کی زندگانی کسی قدر مہذب طریقے سے بسر ہوتی تھی لیکن ان دونوں گروہوں کا قول اور ان کی چال چلن ایک سا تھا۔ کھانے پینے میں کفایت شعاری تھوڑی سی آمدنی پر قناعت اور معتدل النوم ہونا علی العموم ان کا شیوہ تھا مہمان نوازی اعلیٰ درجہ کی صفت اور قومی خاصہ تصور کیا جاتا تھا۔ جو شخص ان کاموں کے کرنے میں غفلت یا کوتاہی کرتا تھا اسے لوگ دل سے برا جانتے اور مذموم سمجھتے تھے۔ ہمسایہ کے حال پر مہربانی اور اس کی خبر گیری کرنا، مسکینوں اور محتاجوں کی نگرانی، قیدیوں کو چھڑانا، محتاجوں بے کسوں کی مدد کرنا اوصاف حمیدہ و خصائل پسندیدہ میں شمار تھے۔ ہر عرب کو اپنی عزت اور وعدہ کا خیال ایسا ہی ضروری تھا

جیسا کہ مذکورہ بالا اوصاف ضروری سمجھے جاتے تھے بالوں کو عطر سے معطر کرنا خوشبو اور پھولوں کے ہار پہننا شان امارت میں داخل تھا۔ فصاحت و بلاغت، طلاقت بخیر افت کے دائرہ کمال کی تکمیل کے لئے ضروری تھیں۔

شعر: شاعری کا بہت چرچا تھا۔ گھوڑے کی سواری، تیر نیزے کا شکار کرنا بہادری جوان مردی کا بہترین ثبوت تھا۔ ایک مٹھی ریت کی سونگھ لینے سے ریگستان کے طول و عرض کا اندازہ کر لیتے تھے جہاں ان میں یہ خوبیاں تھیں وہیں ان کے ساتھ ان میں جہالت بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

بد رسمیں: کسی کے مرنے کے بعد اس کی قبر پر اس کے اونٹ کو بے آب و دانہ باندھ دیتے تھے یہاں تک کہ وہ مر جاتا تھا میت کا سوگ ایک برس تک رکھتے تھے اور کسی کی جانور کا دودھ مخصوص کر دیتی تھیں۔ مردہ جانوروں کا گوشت عمدہ اور لذیذ ترین غذا سے تعبیر کرتی، بھیڑ بکری دس بچے جننے کے بعد چھوڑ دی جاتی تھی اور جب وہ مر جاتی تھی تو اس کا گوشت نہایت شوق سے صرف مرد کھایا کرتے تھے۔ الغرض اسی قسم کی قبیح رسمیں اور عقائد تھیں ان تمام ذہنی تاریکیوں والی دنیا میں اور آزاد قوم میں عجیب کی روایات پڑ گئی تھیں جس کے دور کرنے اور راہ راست پر لانے کے لئے اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خاص برگزیدہ رسول کر کے بھیجا۔ رب صلی وسلم علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

* * *